غیر مسلموں کی نعت گوئی

راجا رشید محمود

غیر مسلموں کی نعت گوئی

راجا رشید محمود

غیر مسلموں کی نعت گوئی

کتاب	غیر مسلموں کی نعت گوئی
محقق / تذکرہ نویس	راجا رشید محمود
	ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور
پروف ریڈر	عظیم اختر، کوثر پروین
کمپیوٹر کمپوزنگ	نعت کمپوزنگ سنٹر (فون: [illegible])
ناظم طباعت	اظہر محمود
	ایڈیٹر نعت روڈ "اخبار عام" لاہور
	ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور
اشاعتِ اول	۲۱ مئی ۱۹۹۳
ضخامت	۴۰۰ صفحات
مطبع	جیم پرنٹرز۔ لاہور
قیمت	۴۰ روپے

ناشر

اختر محمود

نعت کدہ

حضورِ اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے نام

جس کا ایک ایک لمحہ

غیر مسلموں کو نعت گوئی پر اُکساتا رہا

اُنہیں نعت گوئی پر آمادہ رکھے گا

چھڑ گئی ہے داستان افکار مصطفیٰ ﷺ
غیر مسلم بھی ہیں اب مدحت نگار مصطفیٰ ﷺ
غیر مسلم اور کریں مدحت رسول اللہ ﷺ کی
اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا وقار مصطفیٰ ﷺ

فہرست

مقدمہ راجا رشید محمود ۱۷ تا ۳۴

ہندوؤں کی نعت گوئی ۳۵

دیباچہ

نمبر شمار	تخلص	نام	صفحہ
۱	آرزو	سادھو رام سہارنپوری	۳۹
۲	آزاد	پنڈت جگن ناتھ	۴۲
۳	آفتاب	حکیم سورن ناتھ	۴۶
۴	آثر	پنڈت جگناتھ پرشاد	۴۷
۵	اختر	بابو طوطا رام	۴۸
۶	اختر	پنڈت ہری چند	۴۸
۷	اختر	بخشی شوری لال امرتسری	۵۱
۸	اختر	شوچرن داس بھکاوی	۵۲
۹	اختر	ستیہ پال رضوانی	۵۳
۱۰	ادیب	کنور سورج نرائن سنہا سیتاپوری	۵۵
۱۱	ادیب	گرسرن لال لکھنوی	۵۶
۱۲	اکمل	رام پرتاپ جالندھری	۵۸
۱۳	امن	گوپی ناتھ لکھنوی ثم دہلوی	۵۹
۱۴	امید	رگھوپتی ناتھ سہائے	۶۰
۱۵	باسر	بابو شیام سندر کاشمیری	۶۰
۱۶	بالغ	بال کشن داس گرگ	۶۳

۱۷	باقی	گردھاری پرشاد محبوب نواز نت بہادر	۶۳
۱۸	تحقی	کنج بہاری لعل کھتری	۶۶
۱۹	بسمل	سکھدیو پرشاد الہ آبادی	۶۷
۲۰	تبسم	تواں چند جمالی	۶۹
۲۱	بھگوان	راما بھگوان داس	۶۹
۲۲	بیتاب	بہاری لال	۳۳۲
۲۳	بیدل	بیدل رامپوری	۷۶
۲۴	بیدر	پنڈت مہاویر	۷۶
۲۵	بیرنگ	لالہ م بھیک؟	۷۷
۲۶	بیکل	بابو بہت گوپی ناتھ امرتسری	۷۸
۲۷	بنی نرائن	بنی نرائن	۸۰
۲۸	پردیسی	پردیسی جی برہمچاری	۸۰
۲۹	پرکاش	پرکاش ناتھ	۸۲
۳۰	پریم چند	پریم چند کانستھ	۸۲
۳۱	تارا	تارا چند لاہوری	۸۳
۳۲	تفتہ	منشی ہرگوپال سکندر آبادی	۸۳
۳۳	تلسی	تلسی داس	۸۷
۳۴	تمنا	کاشی رام سہائے لکھنوی	۸۸
۳۵	تمیز	گنگا سہائے لکھنوی	۸۹
۳۶	جذب	پنڈت راگھوندر راؤ	۹۰
۳۷	جست	بولاکی جست سیرامپوری	۹۳
۳۸	جوان	منی لال جند طوی	۹۵
۳۹	جوش	رادھا من بدایونی	۹۶
۴۰	جوش	پنڈت لبھو رام ملسیانی	۹۷

۴۱	جوہر	چندر پرکاش بجنوری	۹۸
۴۲	جوہر	بدھ پرکاش دیوبندی	۱۰۰
۴۳	چمن	چمن لال	۱۰۰
۴۴	پھولو داس	بابا پھولو داس	۳۳۳
۴۵	حاتی	پنڈت کشن نرائن بریلوی	۱۰۲
۴۶	حسرت	پنڈت دھرم نرائن	۱۰۳
۴۷	حمید	گنندر لال کھتری	۱۰۳
۴۸	خار	جگن ناتھ امرتسری	۱۰۶
۴۹	خمار	بھگوندر ناتھ امرتسری	۳۳۳
۵۰	خستہ	گنپتی لال دہلوی	۱۰۶
۵۱	خطیب	رگھوناتھ سرحدی	۱۰۸
۵۲	دانش	شمبھو دیال	۱۰۹
۵۳	دل	منوہر لال	۱۱۰
۵۴	ذکی	دامودر ذکی ٹھاکر	۱۱۱
۵۵	راجا رام	راجا رام	۱۱۳
۵۶	راحت	بھگونت رائے کاکوروی	۱۱۴
۵۷	راز	رچھپت رائے ٹھاکر لالپوری	۱۱۵
۵۸	رام	رام پرشاد کانستھ لکھنوی	۱۱۶
۵۹	رام پیاری	رام پیاری لکھنوی	۱۱۷
۶۰	رام	لالہ بیلی رام کشمیری	۱۱۸
۶۱	رام	ڈاکٹر لالہ بیلی رام	۱۲۰
۶۲	رائے	لالہ اودت رائے	۱۲۱
۶۳	ربا	بالا پرشاد	۱۲۳
۶۴	رتن	پنڈت رلا رام رتن چندوسی	۱۲۳

۶۵	رشی	رشی پٹیالوی	۳۵
۶۶	رشا	کالی داس گپتا	۳۷
۶۷	رگھوناتھ	رگھوناتھ خطیب سرحدی	۳۰
۶۸	رمز	سدانند سرسوتی ہوگی بہاری لال	۳۰
۶۹	رونق	پیارے لال رونق دہلوی	۳۲
۷۰	رویندر	رویندر رجن	۳۹
۷۱	زار	پنڈت تربھون ناتھ دہلوی	۳۰
۷۲	زکی	منشی راج بہادر	۳۱
۷۳	زیب	راجا کنول	۳۲
۷۴	زیب	ڈاکٹر ماتا پرشاد	۳۳
۷۵	زیبا	پنڈت برجموہن لال	۳۴
۷۶	ساحر	امرناتھ دہلوی	۳۶
۷۷	ساحر	بھگونت رائے ساحر	۳۸
۷۸	ساحر	مدن لال	۳۹
۷۹	ساحر	ساحر ہوشیارپوری	۱۵۰
۸۰	ساقی	پنڈت جواہرناتھ دہلوی	۳۳۴
۸۱	ساقی	شنکر لال ساقی چوری	۱۵۱
۸۲	ساحر	بلونت کمار گوہروی	۱۵۵
۸۳	سالک	لالہ سالک رام گرداری	۱۵۶
۸۴	ساقی	مہادیو پرشاد	۱۵۷
۸۵	سحر	لالہ لچھمی نرائن سحر	۱۵۹
۸۶	سلیقہ	درگا سہائے جہاں آبادی	۱۶۳
۸۷	سخن	رام چندر سرحدی	۱۶۵
۸۸	سندر	شیام سندر	۱۷۵

۸۹	سوز	ہیرانند	
۹۰	سوم	سوم ناتھ سوز دہلوی	
۹۱	شاد	سرکشن پرشاد	
۹۲	شفق	لالہ منشی دھرم دہلوی	
۹۳	شاد	نریش کمار	
۹۴	شاداں	راجا چندو لال	
۹۵	شاکت	لالہ بہاری لال	
۹۶	شائق	لچھمن داس امرتسری	
۹۷	شرما	اندرجیت شرما میرٹھی	
۹۸	شعلہ	منشی بنواری لال	
۹۹	شفیق	لالہ لچھمی نرائن صاحب	
۱۰۰	شگفتہ	شگفتہ دیوی اکبرآبادی	
۱۰۱	شگفتہ	سندر لال لکھنوی	
۱۰۲	شکر	لالہ شنکر داس	
۱۰۳	شوق	رگھوناتھ کشور رامپوری	
۱۰۴	شوق	وشنو کمار لکھنوی	
۱۰۵	شہرت	آنند لال	
۱۰۶	شیام سندر	شیام سندر	
۱۰۷	شیدا	چندی پرشاد دہلوی	
۱۰۸	شیدا	لالہ رام سروپ	
۱۰۹	صابر	پنڈت بہاری لال	
۱۱۰	صابر	مادھو پرشاد لکھنوی	
۱۱۱	صابر	پرکند ریال	
۱۱۲	صبا	چاند بہاری لال ماتھر سبے پوری	

شفیق	جگل کشور	۲۰۹
شیاب	مرلال سونی فتح آبادی	۲۱۰
طالب	شیتل چندر سکسینہ دہلوی	۲۱۲
عاشق	پربھودیال لکھنوی	۲۱۳
عاشق	منشی رانجھا ہوشیارپوری	۲۱۴
عرش	عرش ملسیانی	۲۱۷
عرش	پنڈت بال مکند ملسیانی	۲۱۸
عشق	دیوان مند کشور	۲۲۳
عیش	رامیشور ناتھ الہ آبادی	۲۲۵
فارغ	بھولا ناتھ	۲۲۵
فانی	پنڈت چرنجی لال	۲۲۶
فدا	پنڈت حکیم مکھن ناتھ کو دہلوی	۲۲۸
فراق	رگھوپتی سہائے گورکھپوری	۲۳۳
فقا	گوبند پرشاد لکھنوی	۲۳۳
فقیر	فقیر سہارنپوری؟	۲۳۴
فلک	لالہ لال چند	۲۳۶
قابل	مصر رام داس لاہوری	۲۳۷
قاصر	پریم ناتھ دت	۲۳۸
قیس	امرچند جالندھری	۲۴۰
کاشی	بابا الفضل کاشی	۲۴۷
کالکا پرشاد	کالکا پرشاد	۲۴۸
کبیر	کبیر داس	۲۴۸
کرشن موہن	کرشن لال موہن	۲۴۹
کشور	منشی نند کشور	۲۵۱

۱۳۷	کستوری	بابو کستوری پرشاد
۱۳۸	کنارپاشی	کنارپاشی
۱۳۹	کنول	جگن ناتھ کرتارپوری
۱۴۰	کنہیا	کنہیا لال ہندی
۱۴۱	کوثری	چودھری رگھو رام
۱۴۲	کیف	سورج رام سہارنپوری اعظم گڑھی
۱۴۳	گیتی	برجموہن دتاتریہ
۱۴۴	گیتی	چندربھان دہلوی
۱۴۵	گلزار	آنند موہن دہلوی
۱۴۶	گلشن	ریکھی نرائن سکسینہ دہلوی
۱۴۷	گوہر	لالہ رام جی لال
۱۴۸	گوہر	دگمبر پرشاد دہلوی
۱۴۹	ماتھر	دوارکا ناتھ پرشاد لکھنوی
۱۵۰	مائل	پنڈت دوارکا ناتھ
۱۵۱	ماہر	کلا پت سہائے بلگرامی
۱۵۲	مجبور	لالہ پھیرو مل جالوی
۱۵۳	مجرم	ہرنس لال دسوہہ
۱۵۴	محروم	منشی تلوک چند
۱۵۵	محزوں	برج ناتھ پرشاد لکھنوی
۱۵۶	مست	دینا ناتھ کشمیری
۱۵۷	مضطر	پنڈت پربھو دیال
۱۵۸	مظفر	کنور سین لکھنوی
۱۵۹	معصوم	بابا کرشن گوپال
۱۶۰	مکھن	بہاری لال

راجا لکھن لال	۲۹۱
پنڈت آنند نرائن	۲۹۳
لالہ بنکسی رام لاہوری	۲۹۵
منشی مول چند	۲۹۶
چھوٹے لال گپتا بدایونی	۲۹۷
بشیشور پرشاد لکھنوی	۲۹۸
راجیندر بہادر فتح گڑھی	۳۰۰
چرن سرن مانکپوری	۳۰۳
لالہ چھوٹمل دہلوی	۳۱۰
روپ کشور سہارنپوری	۳۱۳
بابا گورونانک	۳۱۳
زٹل امرتسری	۳۱۴
پنڈت دیا فکر	۳۱۵
اودے ناتھ لکھنوی	۳۱۶
لالہ سرداری مل	۳۱۷
ہری کشور شیدا	۳۱۸
سیارام سرو استو لکھنوی	۳۱۹
روشن لعل	۳۲۰
کرشن سہائے بنگالی	۳۲۲
کرشن بہاری لکھنوی	۳۲۳
نیرنگ سیتلی	۳۲۴
لالہ دھرم پال گپتا	۳۲۵
شنکر لال	۳۲۶
شیو پرشاد	۳۲۷

۱۸۵	ہرکشن لال	پنڈت ہرکشن لال	۳۲۸
۱۸۶	ہمدم	گوری پرشاد	۳۳۰
۱۸۷	یکتا	منشی نند کشور	۳۳۶

سکھوں کی نعت گوئی ۳۳۵

نمبر شمار	تخلص	نام	صفحہ
۱/۱۸۸	انجم	ٹھاکر داس سنگھ	۳۳۷
۲/۱۸۹	اشک	ترلوک سنگھ جالندھری	۳۳۷
۳/۱۹۰	بی آزی	بھواری	۳۳۸
۴/۱۹۱	بیدار	کرپال سنگھ	۳۴۰
۵/۱۹۲	بیکل	بچن سنگھ	۳۴۱
۶/۱۹۳	جوہر	جوہر سنگھ	۳۴۲
۷/۱۹۴	راہی	بلوان سنگھ	۳۴۴
۸/۱۹۵	سحر	کنور مہندر سنگھ بیدی	۳۴۵
۹/۱۹۶	شمیم	شیر سنگھ	۳۵۰
۱۰/۱۹۷	عارج	امر سنگھ روپڑی	۳۵۱
۱۱/۱۹۸	عیش	عزت سنگھ دہلوی	۳۵۲
۱۲/۱۹۹	مشعل	شیر پرتاپ سنگھ	۳۵۳
۱۳/۲۰۰	کلیم	رتن سنگھ کرتارپوری	۳۵۴
۱۴/۲۰۱	مخمور	گوربخش سنگھ	۳۵۵
۱۵/۲۰۲	ناشتو	سرجیت سنگھ	۳۵۶

عیسائیوں کی نعت گوئی ۳۵۷

دیباچہ

نمبر شمار	تخلص	نام	صفحہ
۱/۲۰۳	جانؔ	جون رابرٹس گلکرسٹ	۳۶۱
۲/۲۰۴	برجیس	جارج ہلٹن ڈوم	۳۶۳
۳/۲۰۵	قیصرؔ	ہنری قیصر	۳۶۴
۴/۲۰۶	مسیحی	ای آر مسیحی اللہ کھوکھی	۳۷۲

میرزائیوں کی نعت گوئی ۳۷۶

دیباچہ

نمبر شمار	تخلص	نام	صفحہ
۱/۲۰۷	ثاقبؔ	ثاقب زیروی	۳۸۷
۲/۲۰۸	غلام احمد	میرزا غلام احمد قادیانی	۳۸۸
۳/۲۰۹	گوہرؔ	ذوالفقار علی خان	۳۹۰
۴/۲۱۰	محمودؔ	میرزا بشیر الدین محمود احمد	۳۹۱
۵/۲۱۱	ناہیدؔ	عبدالمنان	۳۹۲
۶/۲۱۲	نسیمؔ	نسیم سیفی	۳۹۳
۷/۲۱۳	نوابؔ	نواب مبارکہ بیگم	۳۹۳

مصنف کی دیگر مطبوعہ تصانیف ۳۹۵

مُقدمہ

دنیا میں ایک ہی ایسی ہستی ہے جس کی تعریف و ثنا میں اس ہستی کو ماننے والے تو رطب اللسان ہوتے ہی ہیں اس کو نہ ماننے والے بھی اس کی عظمتوں کو سلام کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتے ہیں۔

اللہ کریم جل شانہ العظیم نے اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم کے ذکرِ پاک کو بلند کرنے کا اعلان فرمایا۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کہ ہم نے آپ کا ذکر آپ کی خاطر بلند کر دیا۔ ہم نے آپ کا ذکر آپ کو خوش کرنے کے لئے بلند فرما دیا۔ ذکر کی یہ بلندی ان معنوں میں بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جگہ جگہ اپنے محبوب پاک ﷺ کی تعریف و مدحت کی ہے' ان کی عظمت کو بیان فرمایا ہے' ان کی تعظیم و توقیر کا درس دیا ہے' ان کی حیثیت کو تسلیم کرنے اور ان کے حکم کو مان لینے ہی میں عافیت بتائی ہے۔ اس کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ کی محبت کو اساسِ ایمان قرار دے کر ان کا ذکر کرنے کی رغبت دلائی گئی ہے۔ ذکر کی بلندی کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نام اور اپنے ذکر کے ساتھ حضور حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا کے ذکرِ خیر کو منسلک کر دیا ہے۔ کلمۂ توحید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نہیں ہے' بلکہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر تکمیل پذیر ہوتا ہے۔ ہر اذان میں اللہ تعالیٰ کے ذکرِ ارفع کے ساتھ حضور رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکرِ خیر کا اعلانِ عام بھی ضروری قرار دیا گیا ہے ــــــ لیکن رفعتِ ذکرِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ تمام ممالک میں رہنے والے' دنیا کی مختلف زبانیں بولنے والے مسلمان بھی اپنے نبیٔ اکرم رسولِ معظم

ﷺ کی نعتیں لکھیں، پڑھیں، چھاپیں اور گائیں ----- یعنی وہ جو اسلام کی حقانیت کو تسلیم نہیں کرتے، جن کے مذہبی رہنما اور ہیں، جو خدا کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرتے ہیں، یا خدا کو تو مانتے ہیں، حضور رسولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی نبوت کو نہیں مانتے، بتوں کو پوجتے ہیں یا تثلیث کے قائل ہیں یا کاذب نبوتوں کے پجاری ہیں، ------- وہ بھی حضور رسولِ مقبول ﷺ کی منصبی حیثیت میں آپ کو سب سے بڑا تسلیم کریں، آپ ﷺ کے جمالِ سیرت کی رعنائیوں سے ان کی آنکھیں چکاچوند ہو جائیں، ان کے دل بھی انہیں نعت گوئی پر مجبور کر دیں۔ یعنی میرے سرکار ﷺ کی نعت و مدحت امتیوں کے حلقے سے نکل کر دشمنانِ اسلام کے گروہوں میں بھی داخل ہو جائے۔ وہاں بھی حضور محبوبِ خالق و مطلوبِ خالق ﷺ کا ذکرِ پاک گونج اٹھے اور بجتا رہے۔

"اَلْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ"۔ فضیلت اس گواہی کو ہے جو دشمن دیں۔ جب دشمنانِ اسلام بھی حضور ﷺ کو صادق اور امین ماننے پر مجبور تھے، جب وہ بھی پہلی دعوتِ اسلام کے موقع پر حضور ﷺ کی چالیس سالہ حیاتِ طیبہ کے کسی لمحے پر کوئی انگلی نہ اٹھا سکے، جب دشمنی کو قتل پر پہنچانے والے بھی اپنی امانتیں سرکار ﷺ ہی کے پاس رکھنے پر اس لئے مجبور تھے کہ انہیں "امین" کہتے ہی نہیں تھے "مانتے بھی تھے ------ تو گویا کفارِ قریش نے بھی اپنے عمل و کردار کی زبان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمتوں کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی راہ نہ پائی۔

غیر مسلموں کی نعت گوئی کی تاریخ

غیر مسلموں کی نعت گوئی کی تاریخ پر نگاہ دوڑائیں تو اس کے ڈانڈے بھی سرکارِ ابد قرار ﷺ کی حیاتِ طیبہ سے ملتے ہیں۔ اعشیٰ میمون بن قیس، بنی قیس بن ثعلبہ کے قتیل الجوع قیس بن جندل کا بیٹا تھا۔ اس کی کنیت ابو بصیر تھی، اعشیٰ زمانۂ جاہلیت کے ان سات شاعروں میں سے ایک تھا جن کے قصیدوں کو سوقِ عکاظ میں سب سے

زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی تھی اور ان میں سے ہر قصیدے کو آبِ زر سے لکھ کر بیت اللہ کے دروازے پر لٹکا دیا گیا تھا۔ یہ "سبعہ معلقہ" کا ایک شاعر ہے۔

اسے حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کے اعلانِ نبوت کی خبر ملی تو حضور ﷺ کی مدح میں ایک قصیدہ لکھ کر حجاز کی طرف روانہ ہوا۔ اُدھر ایک روایت کے مطابق ابوسفیان کو یہ معلوم ہوا تو اس نے کہا۔ "بخدا اگر اعشیٰ محمد (ﷺ) کے پاس پہنچ گیا اور کہیں ان کا اتباع کر لیا تو وہ اپنے اشعار سے سارے عرب میں آگ بھڑکا دے گا"۔ چنانچہ قریش نے چندہ کر کے ایک سو اونٹ جمع کئے اور نجد و حجاز کے درمیان ایک مقام "منفوحہ" پر اس کی خوشامد کر کے اونٹ اسے دئے اور وہ اسلام کی نعمت سے محروم واپس لوٹ گیا۔ قدرتِ خداوندی یہ ہے کہ انہی میں سے ایک اونٹنی نے اسے اپنی پیٹھ سے گرا دیا اور پٹخنے سے زمین پر رگڑ رگڑ کر ہلاک کر دیا۔

دوسری روایت یہ ہے کہ عامر بن طفیل دوسی نے اسے سمجھایا کہ اگر تو نے اسلام قبول کر لیا تو شراب کی لذت سے محروم ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ واپس لوٹ گیا۔ وجہ جو بھی ہوئی ہو، حقیقت یہی ہے کہ اعشیٰ میمون بن قیس اسلام کی دولت سے مستفید نہ ہوا لیکن اس کا قصیدہ نعت تاریخ نے محفوظ رکھا۔ اس قصیدے کے چار اشعار کا ترجمہ یہ ہے:

" میں نے قسم کھائی ہے کہ (اپنی اونٹنی) کی کمزوری اور اپنی برہنہ پائی کا اُس وقت تک گلہ نہ کروں گا جب تک کہ اُفتاں و خیزاں کسی حال میں وہ مجھے محمد ﷺ تک نہ پہنچا دے۔

وہ ایسے نبی ہیں جو ان چیزوں پر نظر رکھتے ہیں، جن کو تم لوگ نہیں دیکھتے اور میری قسم ان کی شہرت ملک ملک پھیل چکی ہے۔

ان کے احسانات مسلسل ہوتے ہیں، جن میں ناغہ نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کے یہاں سے بٹنے والی خیرات کم نہیں ہوتی، کسی عنایت میں کمی اس لئے نہیں ہوتی کہ گزشتہ روز وہ کی جا چکی ہے۔

جب تم اپنی اونٹنی کو ابنِ ہاشم ﷺ کے در پر بٹھاؤ گے تو تمام کلفت بھول

جائے گی' آرام پائے گی اور ثنا (محمد ﷺ) کے صدقات تم کو سیراب کریں گے۔"

ڈاکٹر زکی مبارک "مدائح النبویہ" (عربی) میں اس قصیدے کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ قصیدہ "مدائح النبویہ" میں شامل نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ الاعشیٰ نے یہ قصیدہ صدقِ دل سے نہیں کہا بلکہ اس کے برعکس وہ اس قصیدے کے ذریعے حضور ﷺ کا تقرب حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جب قریش نے بدلہ دیا تو وہ واپس لوٹ گیا۔ اگر وہ سچا ہوتا تو کبھی نہ جاتا"۔ رشار شا' عوان سے اپنی کتاب "عہدِ رسالت میں نعت" میں زکی مبارک کی اس رائے سے اختلاف کیا ہے کہ "جب وہ مکہ سے قصیدہ لکھ کر چلا تھا تو یقیناً صدقِ قلب تھا۔ بہت آسان ہے کہ اپنی طرف سے کسی کی نیت پر شک کیا جائے۔ اگر ہم یوں ہی کا شمار کریں تو وہ بہت سے قصائد خارج از نعت قرار پا جائیں گے جن میں دل اور زبان کی ہم آہنگی کا دعویٰ شاعر نے نہیں کیا۔"

اعشیٰ کی نعت سے قبل نظر' واقعہ یہ ہے کہ شاعر میمون بن قیس اعشیٰ کا قصیدہ نعت غیر مسلموں کی نعت گوئی میں اولیت کا درجہ رکھتا ہے۔

کعب بن اشرف نے بھی حضور ﷺ کی نعت میں اشعار کہے۔ ایک شعر کا ترجمہ ہے "محمد ﷺ امین اور ہم کو سب سے محبت کرنے والے ہیں۔" ﷺ کی شان میں دشمن کا ورود [illegible] ہے "اپنی منافقت" [illegible] اس کا حضور اکرم ﷺ سے [illegible] محمد بن مسلمہ ﷺ سے [illegible] اسلام میں یہ پہلا قتل تھا جو [illegible] کعب بن اشرف کی اپنی منافقت کا پھل تھا۔

ہم نے پہلے عرض کیا ہے کہ غیر مسلموں کا حضور اکرم ﷺ کی تعریف و ثنا میں تر زبان ہونا بھی وہ حقیقت ہے جس کا [illegible] ایک دلیل ہے اور ہر زمانے میں' ہر ملک میں' ہر زبان بولنے والوں نے حضور ﷺ کی نعت کہی ہے۔ جو شخص بھی حقیقت پسند ہوگا' حسنِ فکر کی دولت اسے جس حد تک ودیعت کی گئی ہوگی' تعصب کی عینک کو اتار کر اپنی آنکھوں سے دور رکھے گا' کسی بھی مذہب یا ملت سے تعلق

رکھتا ہو' سرکارِ دوعالم ﷺ کی عظمتوں کو زبان سے' اور اگر زبان سے نہیں تو دل سے تو خراجِ تحسین پیش کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پائے گا۔

قاہرہ سے چھپنے والی محمد عبدالغنی حسن کی عربی تالیف "الشعر العربی فی المہجر" میں انہوں نے عیسائی شعراء کے بارے میں لکھا کہ "میری مختصر نظر کا نتیجہ یہ ہے کہ شعرائے مہجر کے بہت سے دیوانوں میں ہم عیسائی شاعروں کو دیکھتے ہیں جو اسلام اور حضور نبی کریم ﷺ پر نعتیں لکھتے ہیں جس طرح ہم مسلمان شاعروں کو دیکھتے ہیں۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نعتیں لکھتے ہیں اور ان سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں"۔ محمد عبدالغنی حسن نے کئی عیسائی عرب شاعروں کے نعتیہ اشعار بھی کتاب میں نقل کئے ہیں"۔ (ماہنامہ [illegible] "عیسائیوں کی نعت گوئی" سے ماخوذ [illegible])

زیرِ نظر تالیف میں کئی غیر مسلموں کی لکھی ہوئی نعتیں جمع کر دی گئی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ قارئین کو غیر مسلموں سے بھی حضور ﷺ کی تعریف و ثنا کی سعادت حاصل کی ہوگی۔ پاکستان کی علاقائی زبانوں میں بھی ایسی ہی کاوش ہوگی۔ صرف پنجابی میں بہت سے غیر مسلموں کی نعتیں شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں سے دیکھتی رام کا کرتا زیرِ نظر تالیف میں الگ سے بھی کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ جہاں تک میری یادداشت کا تعلق ہے' پنڈت کرتار چند تخم' بھائی تارا چند اور ونیدی بھیکھاری (یہ مولوی بعد میں عیسائی ہو گیا تھا) کی نعتیں ایک زمانے میں زبان زدِ خاص و عام ہوا کرتی تھیں۔

غیر مسلموں کی نعت گوئی کی وجوہ

غیر مسلموں کی نعت گوئی کی بنیادی وجہ میرے سرکار ﷺ کے کردار کی سچائی ہے۔ حضور پُرنور ﷺ کے زمانے میں' آپ کو جاننے والے تمام لوگ آپ کو صادق اور امین کہتے ہی نہ تھے' مانتے بھی تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب حضور آقا و مولا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوہِ صفا پر لوگوں کو اکٹھا کیا اور ان سے اپنا صادق ہونا منوایا۔۔۔۔ "اگر میں یہ کہوں کہ اس پہاڑی کے پیچھے سے دشمن تم پر حملہ آور ہو رہا ہے تو کیا تم مان

ہوگے؟ اس سوال کے جواب میں کسی کو کاغذ پر حساب کتاب کرنے کی ضرورت نہ تھی' کسی کو زیادہ سوچنے اور غور کرنے کی حاجت بھی نہ تھی۔ یہ ایسی حقیقت ہے جو ان کے نفس نفس میں تھی' کسی سے چھپی ہوئی نہ تھی'۔ سب یک زبان ہو کر پکار اٹھے کہ آپ نے تو کبھی جھوٹ نہیں بولا' آپ تو ہمیشہ سچ بولتے رہے ہیں' اگر آپ یہ کہیں گے تو اس کے سچ ہونے میں کسی شبہ' کسی گنجائش کی بات نہیں ہو سکتی۔

یہ درست ہے کہ اس وقت ان لوگوں نے توحید کی بات سے' یعنی حضور ﷺ کی رسالت کو تسلیم نہ کیا۔ یہ باپ دادا کے دین کو چھوڑنے اور ایک نئے دین کی طرف آنے کے پیچھے رہنے کی خواہش سے' لیکن حضور اکرم ﷺ کی بات سے متاثر ہوئے۔ لیکن یہ تجزیہ کر کے دیکھیں۔ یہ بہت ہے کہ ایک مسلّم "صادق" کی حیثیت سے مبارک سے تھے' وہ ان لوگوں کے دلوں میں بھی گھر کر گئے تھے جو وہاں حاضر تھے اور وہ لوگ وہاں حاضر نہ تھے' ان کے دل میں بھی بس گئے کہ ہمیشہ سچ بولنے والا نبی' اس روایت و دیگر کے حوالے سے بھی یہ بات عیاں ہو جاتی ہے۔ یہ حقیقت جو حضور ﷺ کے سچ بولنے سے متعلق تھی' ان سب کے قلوب و اذہان پر مرتسم ہو گئی تھی اور بعد میں "صادق" ان سب کے اسلام لانے کا باعث بنتی رہی۔ ان کے بعض حلقوں میں' آج تک کے غیر مسلموں کی نعت گوئی کی بنیاد حضور ﷺ کا صادق ہونا ہی ہے۔

بہرحال' ہمارے کچھ دوست اس نقطۂ نظر سے غیر مسلموں کی نعت گوئی پر اعتراض کرتے رہتے ہیں کہ اگر واقعی ان شاعروں کے وہی جذبات ہیں' جو ان کی نعتوں میں بیان ہوئے ہیں' تو وہ مسلمان کیوں نہیں ہو گئے۔ اس سلسلے میں ایک سوال تو یہ ہے کہ ہم مسلمان نعتیہ شاعری میں جو مضامین و موضوعات استعمال کرتے ہیں' کیا واقعی ان سب میں ہم سچے ہوتے ہیں؟ مشہور نعت خواں محمد ثناء اللہ بٹ نے ایک نعت خواں کا قصہ سنایا جو ایک مشہور پنجابی نعت بہت ہی پڑھتا تھا۔ اس نعت میں ایک شعر اس مضمون کا ہے کہ میں مر جاؤں تو دوستو! میرا جنازہ مدینۂ طیبہ کے بازار میں سے گزارنا۔ وہ نعت خواں مدینہ کرمہ گئے تو وہاں مختلف محفلوں میں نعت تو پڑھتے لیکن وہ خاص شعر نہ پڑھتے۔ حاضرین نے اصرار کیا کہ وہ شعر ضرور سنائیں تو انکار کر دیا اور خاص مجلس

انداز میں کہا' "یہ حق سچ اور درست ہے' اپنے بچے جوان ہیں"۔ مطلب یہ تھا کہ یہاں اس شعر میں کی گئی خواہش فوری طور پر پوری ہو سکتی ہے' اور میں مر سکتا ہوں' اس لئے یہ شعر پڑھنے کا رسک نہیں لیا۔

شاعری میں مدینۂ طیبہ میں مرنے اور دفن ہونے کی خواہش تو ہر شاعر کے یہاں پائی جاتی ہے لیکن ہمیں ایک شاعر نے بتایا' ایک سال قبل مدینہ شریف میں بیمار ہو گئے اور اسپتال میں داخل ہونے تو کسی نے انہیں دعا دی کہ خدا کرے' آپ کو جنت البقیع کی مٹی نصیب ہو جائے۔ سچ پوچھئے تو میں ڈر گیا کہ مجھے تو گھر واپس جانا ہے۔

جب یہ بات پوری طرح مسلمان نعت گویوں کے بارے میں بھی نہیں کہی جا سکتی کہ وہ اپنی نعتوں میں بیان کئے گئے جذبات اور موضوعات و مضامین میں سچے بھی ہیں تو غیر مسلموں کے بارے میں یہ اعتراض کیسے اٹھایا جا سکتا ہے۔

البتہ غیر مسلموں کی نعت گوئی کی وجوہ پر بات ضرور کی جا سکتی ہے تاکہ تصویر واضح ہو کر سامنے آ جائے۔ غیر مسلموں کے حوالے سے ایک تو یہ ہو سکتا ہے کہ غیر مسلم نے اس سے حضور ﷺ کی مدح شائع ہونے سے پہلے اسلام کو تسلیم بھی کر لیا ہو لیکن اسے مسلمان ہونے کا موقع نہ ملا ہو یا ایسا موقع میسر نہ آیا ہو۔ مثلاً اعشیٰ میمون بن قیس مسلمان ہونے کے لئے قصیدۂ نعت ساتھ لے کر جا رہا تھا کہ بد قسمتی نے گھیر لیا اور خوش قسمتی نے اس سے منہ پھیر لیا۔

حضور رحمت عالم ﷺ کو تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا اور عالم انسانیت کا ایک حصہ غیر مسلم بھی ہیں۔ ہر عالم حضور ﷺ کی رحمت سے مستفید ہوتا ہے' وہ رحمت کیسی ہوتی ہے' اس کی تعریف میں زبان گونگی ہے۔ راقم الحروف (ڈاکٹر رشید محمود) نے ایک کتاب "تسخیر عالمین اور رحمۃ للعالمین ﷺ" لکھی ہے' اس میں مختلف عوالم پر حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت للعالمینی کے اثرات اور ان کے رد عمل ان عوالم کے احساس ممدوحی کے مظاہر کا ذکر کیا گیا ہے۔

سعودی عرب میں کمپیوٹر کی مدد سے انسانی جسم کی تصویر کشی کی جس کے ذریعے یہ حیرت انگیز انکشاف ہوا کہ ہر انسان کی سانس کی نالی (اصل) پر کلمۂ طیبہ کا جزو اول "اللہ"

لا الٰہ الا اللہ" لکھا ہوا ہے جبکہ دائیں پھیپھڑے پر "محمد رسول اللہ" (ﷺ) نقش ہے۔ سب سے پہلے یہ تصویر ماہنامہ "نور حبیب" بصیر پور (ضلع اوکاڑہ) کے مئی ۱۹۹۰ کے شمارے میں چھپی۔ جون ۱۹۹۰ کا ماہنامہ "نعت" لاہور کا شمارہ "غیر مسلموں کی نعت" (حصہ دوم) چھپا تو اس میں بھی یہ تصویر شامل کر دی گئی۔ ادارہ ماہنامہ "نعت" لاہور کا ایک مضمون [illegible] شائع ہوا [illegible] میں لکھا گیا [illegible] تجربات سے ثابت ہو چکا ہے کہ [illegible] ہوتے ہی حضور رحمت اللعالمین ﷺ کی مدح و ثنا میں [illegible] مصروف ہو جاتے ہیں۔ جب سانس [illegible] کلمہ طیبہ کی [illegible] سب سے پہلی کی [illegible] حضور ختمی مرتبت ﷺ کی رسالت [illegible] شامل ہے۔ جب انسان کی [illegible] ہے تو حقیقتاً [illegible] سانس نالی اور پھیپھڑوں سے [illegible] سانس کی نالی اور پھیپھڑا "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" سے عبارت ہے تو انسان اپنی فطرت کے اعتبار سے توحید و رسالت کا قائل ہے۔ وہ انسان غیر مسلم بھی ہو تو بھی فطرت سے حضور ﷺ کے ساتھ اپنی بے پناہ محبت و عقیدت کا برملا اظہار کرتا ہے کیونکہ [illegible] اس کی سانس سے [illegible] جانے کا الزام اسے اس پر مجبور کرتا ہے۔ اس کے سینے میں موجود کلمہ طیبہ کی تڑپ اسے نعتیں کہنے پر مامور رکھتی ہے۔

آقا حضور ﷺ کے اس ارشاد گرامی کا مطلب بھی اسی سے سمجھ میں آیا کہ "ہر پیدا ہونے والا بچہ اپنی فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں (مسند امام اعظم۔ باب ۳۔ مؤلف [illegible] اردو ترجمہ از دوست محمد شاکر، ص ۱۰))"۔ فطرت بچے کو سانس لینے پر مجبور کرتی ہے۔ سانس کی نالی اور دایاں پھیپھڑا اپنی ساخت میں کلمہ طیبہ کا حامل ہے تو ہر بچہ اپنی تخلیق کے اعتبار سے خدا اور رسول (جل شانہ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا معترف ہوا۔ بعد میں ماں باپ اسے کچھ بھی بنا دیں۔ اور میرا ایمان ہے کہ زندگی میں جہاں کہیں انسان کو خدا تعالیٰ اور حضور محبوب کبریا علیہ التحیۃ والثنا کو ماننے کا موقع ملتا ہے اس کے اظہار کی صورت

بنتی ہے انسان اپنے آپ کو اس پر مجبور پاتا ہے۔ "غیر مسلموں کی نعت" کی بنیادی وجہ بھی سمجھ میں آتی ہے"۔

کمپیوٹر سے اور پھر انسانی جسم کی یہ تصویر بعد میں "میڈیکل [illegible]" [illegible] کے ۱۵ تا ۲۱ جنوری ۱۹۹۲ کے شمارے میں، ماہنامہ "اردو ڈائجسٹ" لاہور کے جون ۱۹۹۱ء کے پرچے میں [illegible] اور بہت سے رسائل میں چھپی (حتیٰ کہ [illegible] نئی دہلی کے فروری ۱۹۹۲ کے شمارے میں [illegible] کا یہ مضمون بھی شائع ہو گیا)۔ یہ حقیقتاً غیر مسلموں کی نعت گوئی کی بہت بڑی وجہ ہے۔

غیر مسلموں کی نعت گوئی کا ایک سبب یہ بھی ہے۔ حضرت [illegible] ﷺ کی سیرت طیبہ کے مطالعے سے غیر مسلم شعرا متاثر ہوئے اور اپنے مذہب پر جمے ہوئے، اپنے مذہب سے محبت رکھتے ہوئے بھی انہوں نے نبی برحق کی تعریف میں زبان کھولی جس کی حیات طیبہ سے [illegible] عظمت و رفعت نے انہیں متاثر کیا تھا۔

بعض غیر مسلموں کے دل میں تصوف کے مطالعے کے زیر اثر صوفیا کی محبت کے باعث اسلام اور پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کے جذبات پیدا ہوئے اور ان جذبات کا اظہار شعر کی زبان میں ہوا۔

بعض غیر مسلم حضور اکرم ﷺ کی پاک زندگی سے متاثر ہوئے اور اسلام کی حقانیت کے قائل ہو گئے لیکن مسلمانوں کی بداعمالی اور مجموعی حالت نے انہیں مسلمان نہ ہونے دیا۔ حضور ﷺ کی حیات طیبہ سے انہیں جتنی محبت اور عقیدت محسوس ہوئی، ہم مسلمانوں کے کردار سے اتنی ہی نفرت کا احساس ہوا، اور انہوں نے ہم میں شامل ہو کر ہم جیسے ہونا پسند نہ کیا۔

بعض غیر مسلم سرکار ﷺ کی شخصیت کے زیر اثر اسلام کے قریب ہو گئے، دل سے تعظیم کرتے رہے، لیکن کھلے طور پر مسلمان ہونے کا اعلان نہ کر سکے۔ ہمارے معاشرتی ماحول میں رشتہ داروں، عزیزوں، دوستوں اور ساتھیوں سے کٹ کر زندگی گزارنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ کسی بھی ایسی ہی صورت میں [illegible] ہوئیں اور وہ چاہنے کے باوجود اپنے ایمان کا کھلم کھلا اعلان نہ کر پائے۔ ان لوگوں میں دیا شنکر نسیم (مثنوی گلزار

ﷺ والے) اور رگھا رام شامل ہیں۔

ایسے غیر مسلم بھی ہیں جو دل سے اسلام کو سچا دین سمجھے اور حضور اکرم ﷺ کی عظمت و حیثیت کو تسلیم کرنے کے بعد اپنے مسلمان ہونے کا اعلان تو نہ کر سکے لیکن حضور ﷺ کی حقانیت کا ذکر کرنے اور اس سلسلے میں برادری اور اپنے خاندان کی دشمنیاں اور دیگر مصائب و شدائد برداشت کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں رانا بھگوان داس بھگوان کا نام لیا جا سکتا ہے۔

ایسے غیر مسلم بھی ہیں جو سب کچھ دیکھتے بھالتے ہوئے، حضور ﷺ کی ہستی مقدس کی حیاتِ طیبہ کے مطالعے سے جب اسلام کے نزدیک ہوئے تب بھی ہندو رہے اور صرف نعتیں اور منقبتیں ہی کہتے رہے۔ بالآخر اسلام میں آئے، اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا --- ۔ اس تذکرے میں یہ پڑھ کر یقیناً قارئین ہم بہت خوش ہوں گے لیکن واقعہ یہ ہے کہ جب دلّو رام کوثری، کوثری ہو گئے تو انہیں عام مسلمانوں نے قبول نہ کیا اور ہندوؤں نے ترک کر دیا۔ ان کی زبان بند ہو گئی اور وہ دو سال کی اسلام کی زندگی کسمپرسی میں گزار کر شدید مشکلات کا مقابلہ کرتے کرتے انتقال کر گئے۔ جب تک ہندو تھے مسلمان انہیں بڑی عقیدت کی نعت بنا لیتے تھے کہ ہندو دلّو رام کوثری ہندو ہو کر سرکار ﷺ کی تعریف میں رطب اللسان رہا ہے۔ جب وہ ایمان لے آئے تو ان کا یہ تخلص بھی ان سے چھن گیا اور عبرت ناک بات یہ ہے کہ مسلمان ہونے کے بعد ان کی کوئی نعت سامنے نہیں آئی۔

اور مسلمان ہونا تو ایسا ہی ہے جیسے کسی کو بہت بڑی نعمت مفت میں مل جائے۔ مسلمان ہونے اور مسلمان رہنے میں ہمارا کچھ نہیں لگا۔ جن لوگوں کے آباؤ اجداد اور رشتہ دار کافر تھے، وہ مسلمان ہوئے تو انہوں نے حضور ﷺ کی ظاہری حیاتِ پاک میں بھی اور بعد میں بھی کیسی کیسی مصیبتیں نہ جھیلیں۔ لیکن سرکار ﷺ کے ساتھیوں کو تو انصار و مہاجرین سب نے سینوں سے لگایا تھا، اپنا سب کچھ ان میں آدھا آدھا بانٹ دیا تھا، انھیں سر آنکھوں پر بٹھا لیا تھا مگر آج ہم صرف باتیں کرتے ہیں۔ ہم اپنے آپ کو انصار و مہاجرین کا مقلد بنائیں تو بہت سے غیر مسلم نعت گو مسلمان ہو جائیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں اور یہ بات درست بھی ہے کہ مسلمان شخصیتوں، مسلمان استادوں اور مسلمان معاشرے کے زیرِ اثر بھی غیر مسلموں نے نعتیں کہیں۔ جہاں کسی غیر مسلم شاعر نے کسی کہنہ مشق مسلمان شاعر کو اپنا استاد کیا، ان سے اصلاح لی تو ان کا اثر بہرحال لیا۔ کسی صورت میں قبول کیا۔ اس لئے ممکن ہے کہ پنڈت ہری چند اختر نے اپنے استاد حفیظ جالندھری کے زیرِ اثر نعتیں کہی ہوں یا منشی پیارے لال رونق دہلوی نے عبدالرحمان راسخ یا لطف بریلوی سے شاگردی کی وجہ سے نعت گوئی میں نام پیدا کیا ہو (شمیم لکھنوی نے پیارے لال رونق کو عبدالرحمان راسخ کا شاگرد بتایا ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں نے کہیں پڑھا ہے کہ ان کے استاد لطف بریلوی تھے)۔ یا دوسری وجوہ کے ساتھ ایک وجہ یہ بھی شامل ہو گئی ہو۔ اسی طرح بعض غیر مسلم شعراء کے مسلمانوں سے قریبی تعلقات اور اس طرح حضور باعث فخر موجودات علیہ الصلوٰۃ والسلام و اسوۂ کی حیاتِ پاک اور عظمتوں کے بارے میں ... سے بھی انہیں نعت گوئی پر اکسایا ہو۔ مثلاً مہاراجا سر کشن پرشاد شاد کے صوبہ ... سے بھی بڑے گہرے تعلقات تھے، وہ حیدر آباد دکن کی ریاست کے دارالمہام بھی تھے۔ مسلمان دانشوروں کے ساتھ بھی ان کے تعلقات بہت مستحکم تھے۔

لیکن ایسا بھی تو نظر آتا ہے کہ کہیں کوئی مسلمان بااثر شخصیت ایسی نظر نہیں آتی جس کے زیرِ اثر غیر مسلم شاعر نعت گوئی پر مجبور ہوئے ہوں پھر بھی نعت ... ساتھ ان کا تعلق گہرا نظر آتا ہے۔ اس سلسلے کی مثال کے طور پر ڈاکٹر کنور مہندر سنگھ بیدی سحر ہیں۔ ان کے مجموعہ ہائے کلام سب نعتوں سے سجے ہیں۔ وہاں مسلمانوں کا ایسا اثر نہیں، کوئی ایسی تشویق و تحریک نہیں جس کے سبب انہوں نے نعت کہنا پسند کیا ہو۔ ان کی غزلوں کے مجموعے نعت سے شروع ہوتے ہیں اور صرف نعت سے۔ کسی رام ... کی تعریف کی کوئی نظم ان کتابوں میں نہیں ہے۔

جب دیکھنے والے کو دنیا میں اور کوئی شخصیت سب سے عظیم نظر نہیں آتی اور وہی ہستی ایسی دکھائی نہیں دیتی جو زندگی کے تمام شعبوں اور کائنات کے تمام حصوں میں یکساں اور بھرپور رہنمائی دے رہی ہو، تو اس کے دل پر اثر ہوتا ہے۔ وہ شاعر کا دل

بہرحال اختلاس ہوتا ہے۔ اس پر کسی ہستی کی عظمت مرتسم ہو جائے تو شعری زبان میں اس کا اثر ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ جب غیر متعصب محقق، دانشور یا شاعر شخصیتوں کے مطالعے کے نتیجے میں اپنے مذہب کے بزرگوں میں بھی وہ خوبیاں نہیں پاتے جو نبیِ سرکارِ دو عالم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں نظر آتی ہیں تو ان کا قلم عقیدت سے پھول لٹانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

جن غیر مسلموں نے مسلمانوں اور عرب کے لئے بھی حضور ﷺ کی نعت گوئی کی۔ ان میں اگر کعب بن اشرف کا نام ملتا ہے جو مسلمانوں کو مسلمانوں کا دشمن تھا اور حضور اکرم ﷺ کی نعت کہہ کر اس دعوے کو مزید مستحکم کرتا ہے ... تو بیرا نیوں کا نام بھی اس پہلو سے لیا جا سکتا ہے۔ وہ حضور اکرم ﷺ سے محبت کی بات کر کے مسلمانوں کو بھی خوش کرنا چاہتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی جو اسلام کے قریب آنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ان کا رویہ بھی کھل جاتا ہے کہ مالک رام ہندو نہیں رہتے، محمدی ہو جاتے ہیں۔

بہرحال، ہم کسی شخص کے دل میں اتر کر تو نہیں دیکھ سکتے۔ ظاہری صورت میں جن غیر مسلم شاعروں نے ہمارے سرکار ﷺ کی تعریف و ثنا کو شعری زبان دی ہے، ان کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

غیر مسلموں کی نعتوں کی تدوین

اب تک جن کتابوں میں صرف غیر مسلم نعت گوؤں ہی کی نعتیں جمع کی گئی ہیں، ان میں فانی مراد آبادی کی مرتب کردہ کتاب "ہندو شعرا کا نعتیہ کلام" ۱۲۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ عارف پبلشنگ ہاؤس، لائل پور (اب فیصل آباد) نے شائع کی۔ "پرنٹ لائن" میں سن اشاعت درج نہیں، البتہ "عرض مؤلف" کے آخر میں ۲۸ محرم ۱۳۸۲، ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ کی تاریخ درج ہے۔ نعتیں کسی ترتیب کے بغیر دی گئی ہیں۔ ایک ہی شاعر کی نعتیں کئی کئی جگہوں پر بکھری ہوئی ہیں۔ کتابت کی غلطیاں بھی ہیں اور کاتب کو

اس بات کی بھی کھلی چھٹی دی گئی کہ وہ جس نعت کو جس ہیئت میں چاہے لکھ دے۔

عبد المجید خادم سوہدروی نے بھی اسی نام سے کتاب مرتب کی "ہندو شعرا کا نعتیہ کلام"۔ سن اشاعت درج نہیں۔ مسلمان کمپنی، لاہور نے شائع کی۔ صفحات ۵۰ ہیں۔ سرورق پر لکھا ہے "جس میں ہندوستان کے بیسیوں مشہور شاعروں کی نہایت پُر درد، رقت انگیز اور محبت بھری نظمیں درج ہیں جو عشق و سوز سے لبریز ہیں"۔ اس میں بھی حسنِ ترتیب مفقود ہے۔ البتہ فانی مراد آبادی کی کتاب سے بہتر ہے۔

تنویر احمد علوی نے مصطفیٰ ﷺ کو جز الوالدین مرتب اور شائع کردہ مختصر کتاب "ہندو شعرا کا نذرانۂ عقیدت" ہے جو ۳۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

"نور سخن" نور احمد میرٹھی کی مرتب کردہ ہے۔ اس میں بھی سن اشاعت درج نہیں، البتہ دیباچہ راسخ عرفانی کی تحریر کے بعد ۲۲ مئی ۱۹۸۹ء اور نور احمد میرٹھی کے دیباچے کے بعد کی تاریخ ۱۰ اپریل ۱۹۸۹ء درج ہے۔ صفحات ۲۳۰ ہیں۔ کتاب حسنِ طباعت کا نمونہ ہے۔ اس میں بہت سے غیر مسلم شعرا کا اضافہ ہے، ورنہ اس سے پہلے فانی مراد آبادی کی کتاب کو سامنے رکھ کر مضامین لکھے جاتے رہے۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری کی "اردو کے ہندو ادیب"، محمد عطاء الرحمان کی "ہندو شعر اور درود و سلام ﷺ" اور محمد الدین فوق کی "ذوقِ نعت" میں کئی غیر مسلموں کی نعت گوئی سامنے آئی۔

ماہنامہ "نعت" لاہور نے چار سال قبل اب تک "غیر مسلموں کی نعت" کے موضوع پر شائع ہو چکے ہیں (حصہ اول، اگست ۱۹۸۸؛ حصہ دوم، جون ۱۹۸۹؛ حصہ سوم، جون ۱۹۹۰؛ حصہ چہارم، جولائی ۱۹۹۲، ۲۲۸ صفحات)

نعت پر لکھی جانے والی کتابوں میں غیر مسلموں کا ذکر

ڈاکٹر طلحہ رضوی برق نے اپنی کتاب "اردو کی نعتیہ شاعری" میں جن غیر مسلم نعت گوؤں کا ذکر کیا ہے، ان میں سے چند کی کوئی نعت مجھے کہیں سے نہیں ملی۔ بہرحال،

مسلموں نے رنا بھگوان داس، جگن ناتھ آزاد، پربھو دیال شعر، رگھوندر راؤ جذب، مہاراجا سرکشن پرشاد اور برجموہن دتاتریہ کیفی کا نمونۂ نعت دیا ہے۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے اپنی کتاب "اردو کی نعتیہ شاعری" میں بنو رام کوثری کا ذکر کیا ہے۔

ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق کی کتاب "اردو میں نعتیہ شاعری" میں راجا مکھن لال، ٹھکر داس ساقی، مہاراجا سرکشن پرشاد شاد اور بنو رام کوثری کا تذکرہ ہے۔

پروفیسر سید یونس شاہ کی "تذکرہ نعت گویانِ اردو" (دو جلدیں) میں کنور مہندر سنگھ بیدی سحر، منشی شنکر پرشاد شنکر، ستیہ پال حزیں، خوشوالی، مہر لال سونی ضیا فتح آبادی، موتی لال صبا، ہری چند اختر، مہندر سنگھ قیس جالندھری، پنڈت میلا رام وفا، رتن لال، دیپ لکھنوی، رام پرشاد کسل، رقی چنیوٹی اور گلشن کشور شوق کا ذکر ہے۔

ڈاکٹر ریاض مجید کی کتاب "اردو میں نعت گوئی" میں صفحہ ۵۹۷ سے ۶۰۵ تک غیر مسلموں کی نعت گوئی کا ذکر ہے۔

ڈاکٹر اسماعیل آزاد فتح پوری کی کتاب "اردو شاعری میں نعت" (دو جلدیں) میں ۳۲ غیر مسلم شعرا کی نعتیہ شاعری کے حوالے سے بات کی گئی ہے اور ان غیر مسلموں کا نمونۂ نعت دیا گیا ہے۔

سید الطاف حسین علوی لطفی فتح پوری کی کتاب "اردو نعت: تاریخ و ارتقا" کے صفحہ ۳۳ سے ۱۱۲ تک چند غیر مسلم شعرا کا سرسری ذکر اور نمونۂ نعت ہے۔

منتخباتِ نعت میں غیر مسلموں کی نمائندگی

شفیق بریلوی کی مرتبہ کتاب "ارمغانِ نعت" کے پہلے ایڈیشن میں صفحہ ۲۵۱ سے ۲۶۰ تک دس غیر مسلم شعرا کی نعتیں دی گئیں۔ تیسرے ایڈیشن میں ۳۰ نعتیں ہیں۔

"نعتیہ مشاعرہ ﷺ کے حضور میں" مرتبہ ممتاز حسن میں ۲۲ غیر مسلم شعرا کی نعتیں منتخب کی گئیں۔

پروفیسر محمد اقبال جاوید کی مرتب کردہ کتاب "مخزنِ نعت" میں صفحہ ۲۵۹ تا ۲۳۳ (۲۰ صفحات) میں کچھ غیر مسلموں کے ایک ایک شعر نقل کیے گئے ہیں۔

سید محمد منیر و طاہر شادانی کی مرتبہ کتاب "گلدستۂ نعت" میں پنڈت ہری چند اختر، چندر بھان، تلوک چند محروم، دتا رام کوثری، منور لال قیصر، مہاراجا سرکشن پرشاد شاد، دتاتریہ کیفی، لال چند فلک اور جگن ناتھ آزاد کی نعتیں ہیں۔

راجا رشید محمود (راقم) کے ایک انتخابِ نعت "مدیحِ رسول ﷺ" میں سرور ... منشی شنکر، ہری چند اختر، جگن ناتھ آزاد اور سردار بشن سنگھ بیکل کی نعتیں ہیں۔

جنگ پبلشرز لاہور کی طرف سے شائع ہونے والے میرے ضخیم انتخابِ نعت "نعت کائنات" میں ۳۱ نعتیں غیر مسلموں کی ہیں۔

غیر مسلموں کی نعت گوئی پر لکھے جانے والے مضامین

پروفیسر خالد بزمی کا مضمون "احترامِ عقیدت" ماہنامہ "شام و سحر" لاہور کے نعت نمبر (۱) میں صفحہ ۲۷۹ تا ۲۸۰ پر چھپا۔ پروفیسر آفتاب احمد نقوی (اب ڈاکٹر) کا مضمون "غیر مسلم شعرا کی اردو نعت" ماہنامہ "اسلامیل" لاہور سیرت ﷺ نمبر (۱۹۹۷) میں صفحہ ۳۳ تا ۲۱۸ پر چھپا۔ پھر صفحہ ۲۲۳ تک غیر مسلم شعرا کی نعتوں سے اشعار ہیں۔ اس سے چند ماہ پہلے ماہنامہ "محفل" لاہور کے "ذکرِ اسم ﷺ نمبر" میں آفتاب احمد نقوی کا یہی مضمون صفحہ ۲۰۹ تا ۲۱۵ پر شائع ہوا تھا۔

مجلہ "سہ ماہی" گورنمنٹ ڈگری کالج گوجرانوالہ کی اشاعتِ خصوصی "نذرِ عقیدت بحضور سرورِ کونین ﷺ" میں پروفیسر ظہیر قادری (شعبہ اردو سندھ یونیورسٹی) کا ایک مضمون "ہندو شعرا بارگاہِ رسول ﷺ میں" شامل ہے۔

ہفت روزہ "الہام" بہاولپور کے نعت نمبر ۱۹۸۳ میں سعد نظامی کا مضمون "حضور ﷺ کی بارگاہ میں غیر مسلم شعرا کا نذرانۂ عقیدت" چھپا۔ اسی طرح روزنامہ "جنگ" لندن میں معین حق کا مضمون "ہندو نعت گو شعرا" شائع ہوا (۸...

اگست ۱۹۸۱ء)

محولہ بالا سب مضامین [illegible] فاروقی مراد آبادی کی کتاب کو سامنے رکھ کر لکھا گیا ہے۔ کسی نے تحقیق و تجسس کی راہ اختیار نہیں کی۔ یہ سب مضامین ایسے ہی ہیں جس طرح "طبع زاد مضامین" ہوتے ہیں۔

"محفل" کے جزو البشر ﷺ نمبر میں پروفیسر سید معراج نیر کا مضمون "ایک ہندو عاشقِ رسول ﷺ رانا بھگوان داس بھگوان" بھی شائع ہوا [illegible] میں وہی کی معلومات مہیا ہیں۔

مسلمانوں کو غیر مسلموں میں شامل کرنے کی کوشش

احمد نظامی نے مضمون میں مشہور نعت گو شاعر [illegible] "[illegible]" کہہ کر انہیں [illegible] قرار دے [illegible] سے وہ مشہور ہو گئے۔ [illegible] نے بھی [illegible] پروفیسر محمد یونس شاہ کی کتاب "تذکرہ نعت گویان [illegible]" میں "شریف غیر مسلم [illegible]" اور ﷺ میں "آداب (مشتمل) [illegible]" اس میں [illegible] لکھوں کا [illegible] ہو گیا۔ [illegible] انتخاب احمد [illegible] سے "[illegible]" [illegible] نعت گو [illegible] محمد غلام حبیب [illegible] "علامہ حبیب [illegible]" کہہ کر ان سے اشعار غیر مسلموں کے حصّوں میں [illegible] ہیں۔

[illegible] غیر [illegible] نعت گوئی کے موضوع پر مضامین لکھنے [illegible] میں سے کئی حضرات نے [illegible] شاعری کے سلام [illegible] [illegible] ہے جس سے [illegible] تفصیل [illegible] ماہنامہ "نعت" لاہور سے حاصل ہو "غیر مسلموں کی نعت" حصہ [illegible] میں شامل ہے [illegible] "سرکار ﷺ کے ہندو اور سکھ نعت گو" میں [illegible] ہے۔

غیر مسلموں کی نعت گوئی کی خصوصیات

غیر مسلم عام طور سے اسلامی شعائر و روایات اور دینی اصطلاحات سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے، اس لئے نعتیں بیان کرنے میں غلطی کر جاتے ہیں یا کر سکتے ہیں۔ نعت میں بعض اوقات اسلامی تاریخی تلمیحات اور قرآن و احادیث کے مضامین پر مشتمل موضوعات کو برتنا ہوتا ہے، ظاہر ہے کہ غیر مسلموں کا اس امتحان میں کامیابی کے ساتھ گزرنا ممکن نہیں ہوتا یا کم از کم مشکل ضرور ہوتا ہے۔

معیاری نعت گوئی مسلمان بھی وہی کر سکتا ہے جو تعلیماتِ قرآن و احادیث سے پوری طرح واقف ہو لیکن آج کل بہت سے مسلمان بھی نعت کہہ رہے ہیں جن کا دینی تعلیمات سے براہِ راست کوئی واسطہ نہیں ہے وہ کل تک دینی شعائر کا مذاق اڑاتے تھے۔ آج وہ محض بازار پر قابض ہونے کی وجہ سے نعت بھی کہتا ہے [illegible] ہیں۔ اس طرح وہ ایسی ہی نعت کہتے ہیں جو دینی پس منظر سے ناواقف آدمی یا کوئی غیر مسلم کہہ سکتا ہے۔ اسی طرح علم سے کورے حضرات جو محض ترنم کے بل پر نعت خوانی میں مصروف ہیں، نعت کہہ رہے ہیں۔ ان کی نعت [illegible] محفلوں میں تو ہوتی ہے تاکہ گائی جا سکے لیکن عام طور پر ایسی نعتوں میں حدودِ نعت کا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔

پہلے ہی ظاہر ہے کہ غیر مسلموں کی نعت کو معیاری نعت کی کسوٹی پر نہیں پرکھا جا سکتا۔ ان سے غلطیاں ہو سکتی ہیں اور ہوئی ہیں۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ کوئی غیر مسلم معنوی لحاظ سے معیاری نعت نہیں کہہ سکتا، اگر وہ قرآن و احادیث کی تعلیمات اور تاریخِ اسلام سے اچھی طرح واقف نہ ہو۔

کسی غیر مسلم کا نعت کہنا ہی مسلمانوں کے لئے خوشگوار حیرت کا باعث ہوتا ہے، اس لئے وہ اس کے معانی و مفاہیم پر زیادہ توجہ نہیں دیتے اور اسے داد دیتے ہیں، اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں تاکہ وہ آئندہ بھی اس راہ پر چلتا رہے ------ اس لئے اس کی اصلاح نہیں ہوتی۔ اصلاح تو تنقید سے ہو سکتی ہے اور نعت پر تنقید کا بھی رواج ہی نہیں ہوا۔

غیر مسلموں کی بیشتر نعتیں نعتیہ مشاعروں یا مسلمانوں کی محافل میں پڑھی گئیں۔

خاصہ حساس محبت و ارادت کے شدید جذبات کے حامل ہے ایسی محافل میں شریک ہوتے ہیں۔ اس لئے حدودِ نعت کا لحاظ شاعر کے پیشِ نظر نہیں ہوتا، محض یہ مقصد پیشِ نظر ہوتا ہے کہ عوام حساس کلام کو زیادہ سے زیادہ پسند کریں اور زیادہ سے زیادہ داد دیں۔ اس رجحان کی وجہ سے ہماری نعت خوانی کی محافل میں بھی معیار مجروح ہو رہا ہے۔ غیر مسلم نعت گویوں سے بھی اس کی توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ عوامی رجحان کو پیشِ نظر رکھنے کے علاوہ بھی کوئی بات مدِ نظر رکھیں گے۔

چنانچہ کئی غیر مسلموں کی نعتوں میں بھی ایسے مضامین پائے جاتے ہیں جن میں حمد اور نعت کے فرق و امتیاز اور آپس میں تعلق کی نزاکت کو پیشِ نظر نہیں رکھا گیا اور مسلمان عوام (بلکہ خواص بھی) کی حوصلہ افزائی سے یہی راہ مستقل ہو جاتی ہے۔

کچھ غیر مسلموں نے چند نعتیں ہی کہی ہیں لیکن بعض نے ساری عمر یہی شغل اختیار کئے رکھا اور نعت کے علاوہ انہوں نے کسی صنفِ سخن کی ضرورت محسوس نہ کی۔

اس صورتِ حال میں، غیر مسلموں کی نعتیں پڑھتے ہوئے قارئینِ کرام کے ذہن میں یہ بات راسخ ہونی چاہئے کہ غیر مسلموں کے جذباتِ احترام کے اظہار میں، ایمان کی سعادت کا کوئی تعلق نہیں ہوتا، اس لئے ان کے لئے نعت کے معاملے میں کچھ حدود و قیود نہیں ہیں، ہمارے لئے ہیں۔

جو موضوعات و مضامین غیر مسلموں نے نظم کئے ہیں، وہ عموماً وہی ہیں جو مسلمان بیان کرتے ہیں لیکن مسلمانوں کے ہاں جو احتیاط، حد بندی اور رکھ رکھاؤ ضروری ہے، وہ غیر مسلموں کے ہاں نہیں ہو سکتی اور شاید ضروری بھی نہ ہو۔

ہندوؤں کی نعت گوئی

اردو پورے ہندوستان کی زبان تھی اور کسی حد تک اب بھی ہے۔ میں [illegible] کے اواخر میں دلی گیا تو دیکھا کہ وہاں رسم الخط تو ہندی ہی چلتا ہے، بولی البتہ اردو ہی جاتی ہے۔ بس اس میں چند الفاظ ہندی کے بھی شامل ہوتے ہیں۔ اردو کی ترقی میں اہم کردار مسلمانوں نے ادا کیا اور اس پر زیادہ اثر مسلمانوں ہی کا رہا۔ اردو کا مزاج بھی اسلامی ہے، اس لئے بھی اردو بولنے اور اس میں لکھنے والے غیر مسلم نعت کی طرف نسبتاً زیادہ راغب رہے۔

دوسری باتیں وہی ہیں جن کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے کہ لوگوں کو حضور ﷺ کی رحمت للعالمینی نے بھی متاثر کیا، حضور ﷺ کی سیرتِ طیبہ کی پاکیزگی اور سچائی نے بھی مثبت اثر ڈالا، ہندوؤں نے دیکھا کہ ان کے اپنے مذہب کے بڑے، تمام تر جذباتی اور عقیدت مندانہ لگاؤ رکھنے کے باوجود حضورِ اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کی اچھائیوں کا پاسنگ بھی نہیں ہیں، حضور ﷺ جیسی بے عیب ہستی ان کے مذہب کے علاوہ کسی اور مذہب میں بھی نظر نہیں آتی، پھر سرکارِ ابد قرار ﷺ کے نام لیوا آپ ﷺ کی تعریف کرنے والوں کو بھی سر آنکھوں پر بٹھاتے ہیں، چنانچہ مسلموں سے

حضور سید عالم و عالمیان ﷺ کی تعریف و ثنا میں تر زبانی کی۔

ہندو دھرم میں بتوں کا راج ہے وہاں توحید اور رسالت کا تصور کہاں ہو سکتا ہے۔ اُن کے مقابلے میں سکھ مذہب توحید کا قائل ہے، اس لئے بابا گورو نانک اس کے مسلمانوں کے لئے بھی محترم ہیں کہ وہ ہمارے سرکار ﷺ کی تعریف و ثنا کرتے ہیں اور ان کی بنیادی تعلیمات بھی بڑی حد تک اسلام کے قریب ہیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ جتنے بڑے مدحت گو ہندوؤں میں ہوئے اتنے سکھوں میں نہیں ہیں۔ حضور اکرم ﷺ سے عقیدت و محبت کے دو رخ تھے، یا آپ کی تعلیمات کی ہمہ گیری نے، یا آپ ﷺ کی شخصیت نے ہندو شاعروں کے دلوں کو یوں گرفت میں لیا کہ انہوں نے توحید کے گن بھی گانے شروع کر دیئے۔ پروفیسر شفقت رضوی نے بہت سے ہندو شاعروں کے مدحیہ اشعار، ایک مضمون "ہندو شاعروں کے کلام پر فکر اسلامی کا اثر" میں جمع کر دیئے تھے۔ اس طرح جن ہندو شعرا کے مدحیہ شعر سامنے آئے ہیں ان کے نام بترتیب حروف تہجی درج ذیل ہیں:

آزاد (کرشن لال)۔ آرام (رائے بہادر شیو نرائن۔ م ۱۸۹۸)۔ آشفتہ (پنڈت امرناتھ۔ م ۱۸۸۵)۔ آبر (منشی برن ون۔ پ ۱۸۷۳)۔ الفت (منشی دوارکا پرشاد۔ پ ۱۸۷۳)۔ اکبر (اقبال نرائن)۔ اکبری (پنڈت امرناتھ۔ ۱۸۲۳ تا ۱۸۹۸) انور (پنڈت شیشر ناتھ۔ ۱۸۷۸ میں زندہ تھے)۔ اثمن (پنڈت سروپ نرائن۔ امرتسر۔ پ ۱۸۶۸۔ م ۱۹۳۸) باقی (گردھاری پرشاد۔ حیدر آباد دکن۔ شاگرد فیض۔ م ۱۹۰۰)۔ بہار (منشی مہاراج بہادر۔ دہلی۔ پ ۱۸۸۳)۔ برہمن (چندر بھان۔ م ۱۰۷۳ھ)۔ بشاش (لالہ دیبی پرشاد۔ ۱۹۰۸ میں زندہ تھے)۔ بہادر (رائے ٹیک چند۔ معاصر آرزو)۔ بے تاب (لالہ ٹھاکر لال)۔ بے تاب (نتھو مل رائے۔ شاہجہان آباد)۔ بھسوتی (بھسوتی لال)۔ بے جان (پنڈت جانکی پرشاد۔ دہلی۔ م ۱۹۰۷)۔ بے جاں (لالہ بے کشن۔ شاگرد سرج)۔ تسکین (پنڈت گنگا دین)۔ جذب (راما کرشن۔ حیدر آباد دکن)۔ جوش ملسیانی (پنڈت لبھو رام۔ شاگرد داغ)۔ جوہر (لالہ مادھو رام۔ فرخ آباد۔ ۱۸۹۸)۔ جوہر (منشی دوارکا پرشاد)۔ جوہر (حکیم بھگی رتھ۔ شاگرد بحق۔ بدایوں)۔ چکبست (پنڈت برج نرائن۔ فیض آباد)۔

حسرت (لالہ [illegible] رام۔ شاہجہان آباد)۔ حضور (لالہ بالمکند۔ شاگرد ذوق)۔ دیا رام (پنڈت۔ دہلی)۔ آس (لالہ جیک ناتھ۔ حیدر آباد دکن)۔ ذکا (دوارکا پرشاد۔ لکھنؤ)۔ راحت (لجھمن رائے کاکوروی)۔ راز (منشی بینڈہ لال۔ لکھنؤ۔ م ۱۸۵۸)۔ رام چندر (پروفیسر دہلی کالج۔ ۱۸۲۱ء۔ ۱۸۸۰)۔ رنجور (بالا پرشاد)۔ رسا (امبا پرشاد۔ شاگرد ہوس)۔ رسوا (آفتاب رائے۔ م ۱۸۷۷)۔ رقم (سوامی سرسوتی بھارتی مال۔ حیدر آباد دکن)۔ رمز (گنگا پرشاد۔ م ۱۸۵۳)۔ روان (جگت موہن لال)۔ رونق (پیارے لال)۔ رمتمل (دیا شنکر۔ لکھنؤ۔ م ۱۸۸۵)۔ زاہد (اجودھیا رام شد مکی)۔ ساحر (پنڈت امرناتھ۔ دہلی۔ ۱۸۶۳۔ ۱۹۲۳)۔ سخن (لالہ رام دیال۔ شاگرد ناسخ)۔ شاد (لالتا پرشاد۔ میرٹھ)۔ شاد (مہاراجہ سرکشن پرشاد۔ شاگرد آل۔ حیدر آباد دکن)۔ شاداں (پنڈت [illegible] لال)۔ شاداں (رائے طوطا رام۔ لکھنؤ۔ م ۱۸۸۰)۔ شفق (منشی ہردیال۔ شاگرد تیسر۔ پ ۱۸۷۰)۔ شفیق (لچھمی نرائن۔ اورنگ آباد۔ معاصر سراج۔ ۱۱۵۸ھ)۔ عابد (منشی دیبی دین)۔ عاصی (منشی سروپ نرائن۔ پ ۱۸۵۰)۔ عالی (راجا نرسنگھ راج)۔ فرد (کرپال۔ پرشاد باقی۔ پ ۱۹۰۳)۔ محو (سیتا رام۔ شاگرد لعل اللہ خاں یقین)۔ فگن (منشی بہاری لال۔ شاگرد قربان علی سالک)۔ فراق (رگھوپتی سہائے گورکھپوری۔ م ۱۹۸۲)۔ کیفی (م ۱۹۴۳)۔ گلی (پنڈت برجموہن دتاتریہ۔ دہلی۔ پ ۱۸۶۶۔ م یکم نومبر ۱۹۵۵)۔ گل (ہری رام۔ سندھ)۔ محب (منشی برج موہن۔ نوبت رائے نظر کے شاگرد۔ بارہ بنکی۔ پ ۱۸۷۳)۔ محروم (تلوک چند۔ پ ۱۸۸۷)۔ مست (منشی رتن لال۔ شاگرد فیض۔ حیدر آبادی)۔ مخمس (بہاری لال۔ حیدر آباد دکن)۔ مقبل (پنڈت آنند نرائن۔ پ ۱۹۰۱)۔ منور (بشیشور پرشاد۔ پ ۱۸۹۹)۔ موہن چند (شاگرد شاہ نصیر۔ م ۱۸۴۳)۔ موتی چند (سندھ)۔ مہر (منشی سورج نرائن۔ دہلی۔ م ۱۹۴۳)۔ نادان (منشی کاشی پرشاد۔ پ ۱۸۵۳)۔ نانک (لالہ نانک چند۔ لکھنؤ۔ پ ۱۸۴۳)۔ نسیم (دیا شنکر)۔ نظر (نوبت رائے۔ ۱۸۶۱ ـ ۱۹۲۳)۔ نیاز (چند لاہوری)۔ نسال (کشور چند سہائے۔ ۱۸۶۵۔ ۱۸۹۵)۔ نیساں (بالا پرشاد۔ م ۱۹۳۷)۔ وفا (راجا [illegible] رائے۔ م ۱۸۷۳)۔ وقار (منشی [illegible] رائے۔ م ۱۸۸۵)۔ وقار (لالہ کشن کمار)۔ ولی (ولی رام۔ دہلی۔ معاصر ولی دکنی)۔

دتی (علمی شعور پرشاد۔ لکھنؤ۔ عتیق دہلوی۔

متحدہ ہندوستان میں بھی اور اب بھی ہندو نے ہمیشہ مسلمان سے نفرت کی ہے اور اپنے مذہب کی اتنی پرکشائی کی ہے کہ اگر مسلمان اس کی رسوئی میں پاؤں رکھ دے تو اس کا سب کچھ بھرشٹ ہو جاتا تھا۔ اب بھی یہی حال ہے۔ پھر غیر مسلم شعرا کا ہمارے سرکار ﷺ کی تعریف و ثنا میں رطب اللسان ہونا معمولی بات نہیں۔ خاص طور پر اس صورتِ حال میں کہ مسلمان شعرا نے ہندوؤں کے مذہبی رہنماؤں کی تعریف میں کچھ بھی نہیں کہا۔ یہ صورتِ حال متحدہ ہندوستان میں بھی تھی اب بھی ہے۔ اور اس کا ایک ہی مطلب ہے کہ اتنے متعصب، مسلمانوں سے اور اسلام سے اس قدر نفرت کرنے والے ہندو بھی جب سرکارِ والا تبار ﷺ کی حیاتِ طیبہ کو دیکھتے ہیں تو متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ اَلْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ۔

آرزو سہارنپوری، سادھو رام

سادھو رام آرزو سہارنپوری پیر و مرشد کا گرویدہ، دیدۂ اللہ کا عاشق، تصوف در عرفاں کا جلوہ ریز کیونکر نعت سے میداں میں۔ ۔۔۔ نعت و منقبت کوئی دشوار راہ ہے۔ شاعر کو اپنے ممدوح کے مرتبے اور مقام کے اعتبار سے زبان استعمال کرنی پڑتی ہے (۱)

مرزا علی رضوی نے "بنگال میں اردو" (ص ۱۹) کے حوالے سے لکھا ہے کہ "آرزو سہارنپوری کلکتہ میں پیدا ہوئے۔ ان کا ایک مجموعۂ کلام "الہامِ نعت" کے نام سے شائع ہو چکا ہے (۲) مرزا علی رضوی نے آرزو کا اصل نام نہیں لکھا۔ نہیں یہ بولی موسومہ صاحب نہ لائے۔

فاضل مراد آبادی کی کتاب "ہندو شعرا کا نعتیہ کلام" میں آرزو سہارنپوری کا کلام شامل نہیں۔ پہلی بار مجھے یہ معلوم ہوا کہ محمد بدیع حسین رحمانی (گورنمنٹ شادی، ضلع اوکاڑہ) سے ان کی دو نعتیں ماہنامہ "النعت" کے اگست ۱۹۸۸ کے خاص نمبر سے بھجوائیں۔ میں نے اپنے مضمون میں دونوں نعتوں کا ایک ایک شعر نقل کیا (۳)۔

ڈاکٹر ریاض مجید نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے "اردو میں نعت گوئی" میں لکھا۔ "حال ہی میں سادھو رام آرزو سہارنپوری کا نعتیہ مجموعہ شائع ہوا ہے جس کا نام "ظہورِ قدسی" ہے۔ ڈاکٹر ریاض مجید نے ان کا ایک نعتیہ مطلع نمونے کے طور پر نقل کیا ہے":

نوری حق جلوۂ ربِ کو بالله
ہے تو جلوہ گر اللہ اللہ (۴)

ان کی ایک نعت کے کچھ شعر ماہنامہ "النعت" کے جون ۱۹۹۰ کے شمارے میں اور ایک اور نعت مارچ ۱۹۹۰ کے شمارے میں شائع ہوئی۔ خالد بزمی نے ان کی جس نعت کے چار اشعار بطور نمونہ اپنے مضمون میں دیے ہیں (۵) انھی میں سے دو اشعار نور احمد میرٹھی نے اپنی کتاب میں شامل کیے ہیں (۶)۔

میں ۱۹۸۸ کے آغاز میں دہلی گیا تو جامعہ ملیہ کی لائبریری سے مجھے [illegible] سہارنپوری پر ایک کتاب "عرفانِ آرزو" دکھائی دی جس کے صفحہ ۸۹ سے ۹۷ تک ان کی نعت گوئی کا تذکرہ ہے اور ان کی نعتوں کے اشعار بھی دیے گئے ہیں۔ صفحہ ۹۸ [illegible] پر ایک مسدس "بارگاہِ مجتبیٰ" ہے۔

ان کی چند نعتوں سے منتخب اشعار نذرِ قارئین کیے جاتے ہیں:

نبی کے دم سے اولیٰ ہے قدس کی تکمیل
نبی کی ذات سے قائم جہانوں کا وجود
وہی نذیر و بشیر و محمد و احمد ﷺ
وہی ہے طٰہٰ و یٰسٓ و [illegible] و محمود

نبوت کیا، ولایت کیا، امامت کیا، شہادت کیا
ہزار عنوان ہیں نادر ایک افسانہ محمد ﷺ کا
ہزاروں جبرئیل اُڑ کے تھکے ہیں گردِ محمل سے
نہ جانے کس بلندی پر ہے کاشانہ محمد ﷺ کا
بہل جائے غلامِ دہر تجلی آپ واحد میں
کوئی حد پر اگر آ جائے دیوانہ محمد ﷺ کا

عیاں ہو کر بھی نظروں سے رہا پنہاں مدینے میں
محمد ﷺ آج تک باقی رہا ہے فطرت کے سینے میں
مکاں کیا، لامکاں بھی آج تک جس سے معطر ہے
وہ خوشبوئے [illegible] وحدت تھی محمد ﷺ کے پسینے میں
زمین و آسماں و ملائک کا تو آخر پوچھنا کیا ہے
ہوائیں بھی ادب کے ساتھ چلتی ہیں مدینے میں

مجھے کاش [illegible] یا جذب کر لیں
ہوا ہے نقش و نگارِ مدینہ
مری خاک کو بھی اُڑا کر کے [illegible]

نظر ہا نظر ہے عیارِ مدینہ

جب شاہِ دو عالم ہوئے سلطانِ مدینہ ﷺ
خود [illegible] کے مشیت اولیٰ قربان ہے
ہے اپنی عقیدت مجھے آنکھوں پہ ہے
آ ہوس میں طے کر کے حجاب ہے

ازل ہی سے محمد ﷺ کی ثنا خواں ہے زباں میری
ہاں طبع سیح اسی پہ لکھی ہے داستاں میری
ترے محبوب ﷺ کی مدح و ثنا مقصود ہے مجھ کو
دکھا دے آپ ہر گز کوئی یا رب! زباں میری
مدینے ہر لحظہ سے جیسے کی تو عشق محمد ﷺ کی
فرشتے حشر میں دہرائیں گے جب داستاں میری

ہے نگاہِ ازل صورتِ خندانِ محمد ﷺ
اور شامِ ابد اصلِ پریشانِ محمد ﷺ
اے آرزو کٹنے کا خدا حشر میں غم
[illegible] ہوں مگر ہوں میں ثنا خوانِ محمد ﷺ

اسرارِ حبیبِ کُن کی حقیقت ہیں مصطفیٰ ﷺ
معدن تجلی ورثہ نبوت ہیں مصطفیٰ ﷺ
سرِ لطیف [illegible] وحدت ہیں مصطفیٰ ﷺ
حُسنِ تمام معنیٰ و صورت ہیں مصطفیٰ ﷺ

جن کی زمیں پہ نہ فلک پر کوئی مثل
ہے ختم جن کی ذات پہ فطرت کا ہر کمال

۲۲ اشعار کی ایک نعتیہ مثنوی بھی "عرفانِ آرزو" میں شامل ہے(۷)۔

حواشی

(۱) قربان، ڈی اے، [illegible] (مرتب) عرفانِ آرزو۔ مطبوعہ سہارنپور ۱۹۸۸ء۔ ص ۸۸

(۲) سرور علی رضوی (مؤلف و مرتب): تذکرۂ شعرا ... جلد دوم۔ مجلس ترقی ادب پاکستان کراچی۔ ۱۹۸۸ء۔ ص ۸۳

(۳) نعت (ماہنامہ) لاہور۔ اگست ۱۹۸۸ء۔ جلد ۱، شمارہ ۸۔ "غیر مسلموں کی نعت"۔ حصہ اول۔ ص ۳۸

(۴) ... اردو میں نعت گوئی۔ ... ص ۵۲۳

(۵) شام و سحر (ماہنامہ) لاہور۔ نعت نمبر (۱) ص ۲۲۳ (مضمون "اعتراف عظمت" از حامد یزدی)

(۶) نور احمد میرٹھی (مرتب) نور سخن۔ مطبوعہ کراچی۔ ص ۳۷

(۷) ... ص ۸۸، ۹۱

آزاد، پنڈت جگن ناتھ

اقبالیات کے ماہر جگن ناتھ آزاد عیسیٰ خیل ضلع میانوالی میں ۵ دسمبر ۱۹۱۸ء کو پیدا ہوئے۔ انہوں نے ... کا امتحان کلور کوٹ سے، میٹرک کا میانوالی سے، بی اے کا راولپنڈی سے اور ایم اے کا لاہور سے پاس کیا۔ قیام پاکستان کے وقت ترک وطن کر کے دلی پہنچے اور رسالہ "آج کل" کے نائب مدیر بن گئے۔ پھر انفارمیشن آفیسر ہو گئے۔ آج کل جموں یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کے صدر ہیں(۱)۔

عام طور سے کتابوں اور رسالوں میں آزاد کے سلام کو نمونے کے طور پر نقل کیا جاتا ہے۔ قابل مراد آبادی نے اس سلام کے بارہ (ص ۷۲) اور خلیل احمد بدر امروہوی کی مرتبہ کتاب "سلام قدسی" میں بھی یہی ۱۲ اشعار نقل کیے گئے ہیں (ص ۸۲ تا ۸۳)۔ عبد المجید خادم سوہدروی کی کتاب "ہندو شعرا کا نعتیہ کلام" میں یہ سلام نہیں ہے۔ مکتبۂ رضائے مصطفیٰ ﷺ گوجرانوالہ کی مرتبہ کتاب "ہندو شعرا کا نذرانۂ عقیدت" کے صفحہ ۳۳ پر اس سلام کے ۷ اور صفحہ ۶۰ پر چار شعر دیے گئے ہیں۔ مطلع اور مقطع دونوں جگہ موجود ہیں۔ "نور سخن" میں دس (ص ۳۸، ۳۹) گلدستۂ نعت مرتبہ ضیا محمد ضیا و طاہر شادانی میں آٹھ (ص ۲۱، ۲۲) ارمغان نعت مرتبہ شفیق بریلوی میں آٹھ (ص ۳۸۲) اور صبح رسالت ﷺ مرتبہ راجا رشید محمود میں بھی آٹھ اشعار ہیں (ص ۱۴۳)۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے اپنی کتاب "اردو کی نعتیہ شاعری" کے حصۂ انتخاب میں اس سلام کے

سات اشعار دیے ہیں (ص ۳۵) اور "رشید" کے نعت نمبر ۱۹۸۶ء میں بھی اور "اوج" کے نعت نمبر میں بھی آٹھ آٹھ اشعار شامل ہیں (ص ۳۵۴۔ ص ۴۹۸، جلد دوم)

حامد یزدی نے اپنے مضمون "اعتراف عظمت" میں جگن ناتھ آزاد کے ذکر میں ان کے سلام ہی کے دو شعر دیے ہیں (ص ۲۵۶) ماہنامہ "النعت" کے اگست ۱۹۸۸ء کے شمارے میں بھی نو اشعار ہیں (ص ۴۳) ڈاکٹر طلحہ رضوی برق نے اپنی کتاب "اردو کی نعتیہ شاعری" میں اس سلام کے تین اشعار درج کیے ہیں۔

ڈاکٹر طلحہ رضوی برق نے البتہ ان کے ایک ترجیع بند بعنوان "مطلع انوار"(۲) کا ایک بند نقل کیا ہے:

تھی وہ تاریک فضاؤں میں تجلی جس کی
کس کا اعجاز تھا، یہ ایک بشر کا اعجاز
ہاں، یہ اعجاز اسی صاحب اعجاز ﷺ کا تھا
آج بھی مشعل تحقیق کا ہے جو طراز
ہر زمانے میں وہ انساں کی رسائی ہی کی
کبھی گونجی تھی جو صحرائے عرب میں آواز
تو نے انسان کو انساں سے آگاہ کیا
اے ترے علم سے پیدا ہوئے سینے میں گداز
"جوہر خلق من از وصف کمالت روشن
گوہر نظم من از نسبت ذاتت ممتاز" (۲)

مؤرخِ لاہور، محمد دین کلیم نے اس کے دو مزید بندوں کے کچھ اشعار اپنے مضمون "لاہور کے غیر مسلم نعت گو شعرا" (حصہ دوم) میں نقل کیے ہیں:

آج کا دن تھا کہ جب نور معانی کے طفیل
تیرہ و تار نظر مطلع انوار ہوئی
آج کا دن تھا کہ ظلمت سے ہو کر بیدار
زندگی جلوۂ پنہاں کی طلب گار ہوئی

آج کا دن تھا کہ جب باغِ بہاری کے طفیل
خس و خاشاک کی دنیا گل و گلزار ہوئی
مژدے گیتی سے چلی کفر و سحر کی تیرہ
ایک پیغامِ مسرت ملا آج کے دن
عالمِ قدس سے سنکی ہوئی آئی جو نسیم
ملجم انساں کے مقدر کا رکھا آج کے دن (۳)

ممتاز حسن نے اپنی کتاب "خیر البشر ﷺ کے حضور میں" میں جگن ناتھ آزاد کی ایک طویل میلادیہ نعت شامل کی ہے جس کے پہلے چند اشعار یہ ہیں:

مجھے لکھنا ہے اک انسانیت کا باصفا نغمہ
سنورے جس کے ہوں الفاظ، مصرعے جس کے رخشندہ
مجھے اک محسنِ انسانیت ﷺ کا ذکر کرنا ہے
مجھے رنگِ عقیدت فکر کے خاکے میں بھرنا ہے
بشارت جس کی دی تھی ابنِ مریمؑ نے زمانے کو
وہ ہستی کون تھی؟ کب آئی تھی محفل سجانے کو
وہ کیا ساعت تھے، جب اتری تھی رحمت دو جہانوں کی
بلندی مل گئی کیوں کر زمیں کو آسمانوں کی

اس کے بعد شاعر نے نظم کے مختلف حصوں میں عرب، ایران، یونان، چین وغیرہ ممالک کی حالتِ زار بیان کی اور آخر میں حضورِ اکرم ﷺ کی اس دنیائے آب و گل میں تشریف آوری کا ذکر کیا۔

غرض دنیا میں چاروں سمت اندھیرا ہی اندھیرا تھا
نشانِ نور گم تھا اور ظلمت کا بسیرا تھا
کہ دنیا کے افق پر دفعتاً سیلابِ نور آیا
جہانِ کفر و باطل میں صداقت کا ظہور آیا
حقیقت کی خبر دینے بشیر آیا، نذیر آیا

شہنشاہی نے جس کے پاؤں چومے، وہ فقیر آیا
(۳) - - - - - - - - - -

جگن ناتھ آزاد کے مشہورِ زمانہ سلام کے چند اشعار بھی دیکھیں:

سلام اس ذاتِ اقدس پر، سلام اس فخرِ دوراں پر
ہزاروں جس کے احسانات ہیں دنیائے امکاں پر
سلام اس پر جو حامی بن کے آیا غم نصیبوں کا
رہا جو بے کسوں کا آسرا، مشفق غریبوں کا
سلام اس پر، جو آیا رحمۃ للعالمین ﷺ بن کر
پیامِ دوست لے کر، صادق الوعد امیں بن کر
سلام اس پر جو ہے آسودہ زیرِ گنبدِ خضرا
زمانہ آج بھی ہے جس کے در پر ناصیہ فرسا

پنڈت جگن ناتھ آزاد کی حضرت شیخ کلیم اللہ دہلوی علیہ الرحمہ کی ایک منقبت بھی میری نظر سے گزری ہے جس میں حضرت شیخ کی تعلیمات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

یہی تعلیم تھی دراصل کالی کملی والے ﷺ کی
کہ جس کے فیض سے دنیا نے دیکھی شکل جینے کی (۵)

حواشی

(۱) آزاد، جگن ناتھ ... شاعری میں نعت۔ جلد دوم (عہد ... سے حال تک) ... بار اول ... ص ... اردو پاکستان، کراچی۔ ۷۷-۱۹۷۶ء، ص ۱۰۰

(۲) طلحہ رضوی برق، ڈاکٹر: اردو کی نعتیہ شاعری۔ ... اکیڈمی آرہ (بہار) بار اول ... ۱۹۷۴ء ص ۸۵، ۸۶ / نعت (ماہنامہ) لاہور۔ اگست ۱۹۸۸ء۔ "غیر مسلموں کی نعت" حصہ اول۔ ص ۳۸

(۳) ... (نعت نمبر) ... ۱۹۸۳ء ص ۳۵، ۳۶

(۴) ممتاز حسن (مرتب): خیر البشر ﷺ کے حضور میں۔ ادارہ فروغِ اردو لاہور۔ بار اول۔ جنوری ۱۹۶۸ء ص ... / نعت (ماہنامہ) لاہور۔ جون ۱۹۹۰ء۔ "غیر مسلموں کی نعت" (حصہ سوم) ص ۴۳، ۴۴

(۵) آستانہ (ماہنامہ) دہلی۔ نومبر ۱۹۸۰ء ص ۴۵

آفتاب، حکیم سروپ ناتھ

محمد الدین فوق نے "تاریخ اقوام پونچھ" میں لکھا ہے کہ حکیم سروپ ناتھ آفتاب، لالہ میلا رام کے چھوٹے بیٹے ہیں جنہوں نے ۱۹۲۸ء میں طبیہ کالج دہلی سے امتحان کامل طب و جراحت پاس کیا۔ کچھ عرصہ سیٹھ ہولی ڈسپنسری جموں کے انچارج رہے پھر پونچھ آ گئے۔ یہاں دور دور تک ان کی حذاقت کا چرچا ہے۔ طبیب ہونے کے علاوہ اچھے ادیب اور شاعر بھی ہیں۔ پونچھ کے مشہور "آفتاب" کے ایڈیٹر و مالک ہیں۔ ۱۹۳۱ء میں معراج النبی ﷺ کمیٹی پونچھ کی طرف سے بہترین نعت لکھنے کے صلے میں انہیں ایک تمغہ بھی مل چکا ہے۔

فوق نے لکھا ہے کہ ان کے بزرگ لالہ دھول چند موضع میانی ضلع شاہ پور(۱) کی مشہور شخصیت تھے۔ ان کا تعمیر کردہ مندر و دھرم شالہ اب بھی وہاں موجود ہے۔ ان کی اولاد سے لالہ شنکر داس بھیرہ(۲) گئے اور وہیں آباد ہو گئے۔ ان کے فرزند لالہ کرم چند، حکیم سروپ ناتھ آفتاب کے دادا تھے۔ فوق نے ان کا نمونۂ نعت نہیں دیا اور کسی اور جگہ سے ان کے بارے میں معلومات بھی دستیاب نہیں ہو سکیں(۳)۔

حواشی

(۱) ضلع شاہ پور، پہلے مقام شاہ پور ہوتا تھا بعد میں سرگودھا۔ میانی کا قصبہ بھیرہ اور ملک وال کے درمیان واقع ہے وہ عام طور سے نمک میانی کے نام سے مشہور ہے۔ چونکہ کھیوڑہ سے نکلنے والا نمک پہلے یہاں لایا جاتا تھا اور پھر یہاں سے پورے ملک میں بھیجا جاتا تھا۔ لارڈ ہیلی اور اعجاز رشید کا ۱۸۴۹ء میں یہاں آئے۔ ...نے بیس سے زائد سال میانی میں تعلیم حاصل کی۔ یہیں سے ۱۸۵۶ء میں پرائیویٹ طور پر میٹرک پاس کیا۔ ۱۸۵۸ء میں ہم میانی چھوڑ کر لاہور آ گئے۔

طارق عاطف نے اپنے مقالہ "جانِ رحمت" کے ضمن میں سرگودھا سے نعت گوئی پر کام بھی کیا ہے (ص ۲۹) تحقیقی مقالہ "سرگودھا میں نعتیہ شاعری" کے نام سے گورنمنٹ کالج شاہدرہ لاہور سے ... (جلد اول ص ۲۸۳)

(۲) بھیرہ پہلے ... کے پہلے ... بھیرہ ... سے یا مولوی ... بھیروی کے نام سے مشہور تھا لیکن اب پیر کرم شاہ الازہری کی شہرت سے منسوب ہے۔

آنند، پنڈت جگناتھ پرشاد

فاقی مراد آبادی نے نام "جگناتھ پرشاد لکھا ہے"(۱) نور احمد میرٹھی نے بھی یہی دہرایا ہے(۲) جبکہ عبدالمجید خادم سوہدروی(۳) اور خالد بزمی(۴) نے "جگن ناتھ" لکھا ہے۔ ماہنامہ "نعت" کے خاص نمبر بعنوان "غیر مسلموں کی نعت" (حصہ دوم) میں بھی "جگن ناتھ" چھپا(۵) یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جگن ناتھ کو جگناتھ بھی لکھا جاتا ہو۔ کیونکہ ڈاکٹر اسمعیل آزاد فتح پوری نے جگن ناتھ آزاد کو "جگناتھ آزاد" لکھا ہے(۶)

فاقی نے ان کے پانچ اشعار اپنی کتاب میں درج کئے تھے۔ یہی پانچ اشعار خادم سوہدروی کی مرتبہ کتاب "نور سخن" میں اور ماہنامہ "نعت" کے محولہ بالا نمبر میں چھپے۔ پروفیسر خالد بزمی نے البتہ ان میں سے دو اشعار نقل کئے ہیں۔

پنڈت آنند کے حالات زندگی و مزید کلام دستیاب نہیں ہوا۔ ان کی اس انوکھی نعت کے چار اشعار ملاحظہ فرمائیے:

دل شکستہ ہی رہا فرقت میں ان کی عمر بھر
گنبدِ خضرا تک لیکن دھواں پہنچا نہیں

حبِ حسنِ مصطفیٰ ﷺ ہے ایک بحرِ بیکراں
اس کے ساحل تک کوئی شیریں بیاں پہنچا نہیں

فلک [illegible] کی ہے حد، تو واقفِ کونین ہے
ہے پہنچ تیری جہاں وہم و گماں پہنچا نہیں

کیا غضب ایسی ہوئی آنند جو محروم ہے (۷)
اب تک ان کے گوش تک شورِ فغاں پہنچا نہیں

حواشی

(۱) فاقی مراد آبادی (مرتب) ہندو شعراء کا نعتیہ کلام۔ ص ۳۴

۲) نور احمد میرٹھی (مرتب) ورفعنا ۔ ص ۴۰
۳) خادم سوہدروی عبدالمجید (مرتب) ۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام ۔ ص ۳۳
۴) شام و سحر (ماہنامہ) لاہور ۔ نعت نمبر (۱) ۔ ص ۱۷۲
۵) السعد (ماہنامہ) لاہور ۔ جون ۱۹۸۹ء "غیر مسلموں کی نعت" (حصہ دوم) ص ۹
۶) اردو شاعری میں نعت ۔ جلد دوم ۔ ص ۳۳۲
[illegible]
ورفعنا کا پہلا شمارہ ۔ نعت نمبر جلد دوم ۔ ص ۲۸۹)

اختر بابو طوطا رام

نور احمد میرٹھی نے اپنی مرتب کردہ کتاب میں ان کی ایک نعت کے یہ تین اشعار دیے ہیں:

مدت سے یہ دل بنا ہے شیدائے مدینہ
کب مجھ کو خدا دیکھئے دکھلائے مدینہ

مجنوں ہوں میں ہندی وہ لیلائے مدینہ
مائل ہے مرا جی تو صحرائے مدینہ

اے باد صبا چشم کرم کچھ تو ادھر بھی
لا بہر خدا تو کبھی دکھلائے مدینہ

حاشیہ
۱) ورفعنا ۔ مطبوعہ دہلی ۔ ص ۳

اختر پنڈت ہری چند

نظیر لدھیانوی کہتے ہیں کہ ان کا وطن ہوشیار پور تھا۔ اپریل ۱۹۰۱ء میں پیدا ہوئے۔ تعلیم زیادہ تر لاہور ہی میں حاصل کی۔ فارسی میں منشی فاضل اور انگریزی میں ایم اے پاس کیا۔ ابتدا ہی سے زبان اردو اور شعر سے بہت شغف تھا۔ ابتدا میں تین چار سال اخبار نویسی کی۔ پھر پنجاب اسمبلی کے دفتر میں ملازم ہو گئے۔ بعد ازاں حکومت ہند کے

محکمۂ اطلاعات میں ایک اسامی مل گئی۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران میں حکومت ہند کے جنگی پروپیگنڈا کے شعبے سے وابستہ رہے۔ بعد میں آل انڈیا ریڈیو میں پہنچ گئے (۱)

ڈاکٹر [illegible] لکھتے ہیں کہ ہری چند اختر ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۱ء کو صاحب [illegible] ضلع ہوشیار پور میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۲۱ء میں شاعری کے شوق سے سرالفیو اور حفیظ جالندھری سے شرف تلمذ حاصل کیا (۲) ۱۹۵۸ء میں فوت ہوئے (۳)

ان کی ایک نعت مشہور ہے "کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا" اور یہی نعت مختلف [illegible] میں نقل ہوئی ہے (۴)۔

تین اشعار دیکھئے:

کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا

کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِّ یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا

آدمیت کا غرض ساماں مہیا کر دیا
اک عرب [illegible] نے آدمی کا بول بالا کر دیا

پروفیسر حامد یزدانی نے اپنے مضمون "[illegible] عقیدت" میں لکھا ہے "مجھے حاسی تلاش اور جستجو کے باوجود (ہری چند اختر) کی صرف ایک ہی نعت مل سکی ہے جس کے تین شعر یہاں درج کر رہا ہوں (۵)۔ حقیقت یہ ہے کہ غیر مسلموں کی نعت گوئی [illegible] کرنے والے دوسرے بیشتر حضرات کی طرح یزدانی صاحب کے پیش نظر فانی مراد آبادی صاحب کی [illegible] مضمون سے [illegible] کیا ہے [illegible] فانی کی کتاب میں یہ تینوں اشعار موجود ہیں (اور پوری نعت میں صرف وہی تین اشعار ہیں جو یزدانی صاحب نے تلاش بسیار کے بعد پائے ہیں) (۶) حالانکہ عبدالمجید خادم سوہدروی کی مرتبہ کتاب میں اس نعت کے سات اشعار درج ہیں (۷) ڈاکٹر اسماعیل آزاد فتحپوری نے چھ اشعار نقل کئے ہیں (۸) اور پروفیسر یونس شاہ نے ایک (۹)

اس نعت کے چند اشعار دیکھئے:

وحدتِ مشرب سے ہیں اک محوِ اسرار ہم
کفر ہم، اسلام ہم، تسبیح ہم، زنّار ہم
دوستو دیدار کی حاصل نہیں تو حیف ہے
گو کہ ہیں دیوار، لیکن پھر بھی ہیں نادار ہم (۱۰)
سبز گنبد سے اشارے کھینچ لائے ہیں ہمیں
بخشؔ دربار میں حاضر ہیں اے سردار ﷺ ہم
یا الٰہی کس طرف کو ہے ہوا ہوش سر
عشق کہتے ہیں کہ ساتھ آئیں ذرا سرکار ہم
نامِ پاکِ احمدِ مرسل ﷺ سے ہم کو پیار ہے
اس لیے لکھتے ہیں خوش نعت میں اشعار ہم

حواشی

(۱) ظہیر احمد صدیقی۔ تذکرۂ شعرائے اردو۔ مطبوعہ لاہور۔ اپریل ... ص ۳۴۳
(۲) ... غیر مسلم شعراء ... جلد ... ص ۳۷
(۳) نقوش۔ رسول ﷺ نمبر۔ جلد ... ص ... نعت ... جلد دوم۔ ص ۳۷۸ ... ص ... مطبوعہ لاہور۔ ص ۳۳۰
(۴) ... رسول ﷺ ... جلد ... ص ۳۵ ... جلد دوم۔ ص ۳۷۸ ... مطبوعہ ... ص ۳۷ ... رسول ﷺ کے حضور ... ص ... نقوش۔ رسول ﷺ نمبر۔ جلد ... ص ... جلد دوم۔ ص ۱۷۱
(۵) شام و سحر۔ نعت نمبر۔ ص ۳۵۱
(۶) قاضی مراد آبادی۔ ... نعتیہ کلام۔ ص ۸۳
(۷) خادم ... عبدالمجید۔ ... نعتیہ کلام۔ مطبوعہ لاہور۔ ص ۳۵، ۳۶
(۸) ... جلد دوم۔ ص ۳۸۳
(۹) ... جلد دوم۔ ص ۳۰۹

(۱۱) یہ شعر صرف عبدالمجید ... کی کتاب میں ہے ... "نعت" ... لاہور ... ص ۳۲)۔

اخترؔ امرتسری، بخشی شوری لال

"مجلّۂ نعت" مرتبہ پروفیسر محمد اقبال جاوید میں بخشی شوری لال اخترؔ کی نعت کے دو شعر شائع ہوئے ہیں (۱)۔ "صحیفہ" گوجرانوالہ کے خاص نمبر میں اس نعت سے چھ اشعار چھاپ گئے (۲)۔ یہ نمبر بھی محمد اقبال جاوید نے مرتب کیا تھا۔۔۔۔ وہ یہ پوری نعت (۷ اشعار) ماہنامہ "نعت" لاہور کے خاص نمبر بعنوان "غیر مسلموں کی نعت" (حصہ دوم) میں شامل ہوئی (۳)۔

نعت یہ ہے:

دیکھیں گے کیسی صورت دکھاتے محمد ﷺ
گھر ہے نظر میں تیری دکھائے محمد ﷺ
قرآن شوق کے کہ لکھی ہے شب و روز
آنکھوں میں مری صورتِ سمائے محمد ﷺ
آنکھوں میں لگاؤں میں سے سرمہ سمجھ کر
مل جائے اگر خاکِ کفِ پائے محمد ﷺ
ہیں کون و مکاں جلوۂ پُرنور سے روشن
پھیلی ہوئی ہر سو ہے تجلّائے محمد ﷺ
پھر بھول کے وہ نام نہ لے حور و جناں کا
دیکھے جو کوئی صورتِ زیبائے محمد ﷺ
روتا ہوں بہت سروِ گلستاں سے لپٹ کر
یاد آتی ہے جب وہ قدِ رعنائے محمد ﷺ

اے شوقِ [illegible] (۳) مجھے اے شوقِ مدینہ
دیکھوں میں وہاں حسنِ دلآرائے محمد ﷺ

کیوں نام محمد ﷺ نہ ہو ہر وقت زباں پر
ہے سر میں سمایا ہوا سودائے محمد ﷺ

کیوں کر نہ جہاں میں ہو مرا مرتبہ عالی
میں اختر [illegible] ہوں شیدائے محمد ﷺ

اسالیب [illegible] (۸۱۲ صفحات) [illegible] مبسوط تحقیقی مقدمہ کے ساتھ [illegible] حیثیت میں نعت سے [illegible] ناشر [illegible] "نعت [illegible]" میں ان کی نعت کے سات اشعار شامل ہیں (۵)۔

حواشی

(۱) [illegible] (مرتب) [illegible] لاہور۔ [illegible] ص ۲۴
(۲) [illegible]
[illegible] ﷺ۔ ص ۳۰۲
(۳) [illegible] "غیر مسلموں کی نعت" [illegible] ص ۸۸
(۴) [illegible]
[illegible] (جلد [illegible] ص ۲۸۵) "جذب القلوب" میں [illegible] شیخ محقق حضرت عبدالحق دہلوی [illegible]
[illegible]
[illegible] ص ۲۰
(۵) [illegible] (مرتب و مقدمہ نگار) [illegible] ص [illegible]

اختر بنگالوی، شوچرن داس

ان کی بیس اشعار کی ایک نعتیہ مثنوی جس کا نام فانی مراد آبادی کی کتاب میں

[illegible] لکھا ہے، پہلے پہل شائع ہوئی (۱) مختار [illegible] کے علاوہ اشعار بھی مرتب [illegible] کتاب میں شائع کئے (۲) [illegible] احمد میرٹھی نے صرف تین اشعار منتخب کئے ہیں (۳) [illegible] کے بارے میں لکھا ہے [illegible] کتاب کی اشاعت کے وقت عمر ۵۵ سال تھی۔ تصانیف میں [illegible] (ایک تاریخی ناول) اور تفسیر حیات (شعری مجموعہ) ہے۔

مثنوی میں [illegible] ﷺ کی تعریف بیان کی گئی ہے۔ پہلا شعر یہ ہے:

[illegible] ہے، قابل [illegible] ہے
محمد ﷺ کا کیا خوب ارشاد ہے

اس کے بعد [illegible] کی گئی ہیں۔ چند اشعار دیکھئے:

[illegible]

[illegible] کے تحت [illegible] اس مثنوی کے [illegible] اشعار شائع کئے گئے ہیں [illegible] مثال کو [illegible] سے خارج کر دیا ہے (۴)

حواشی

(۱) فانی مراد آبادی (مرتب) [illegible] ص ۸۸، ۹۰
(۲) [illegible] ﷺ کے حضور [illegible] ص ۵۵، ۵۴
(۳) [illegible]۔ ص ۳۳
(۴) [illegible] ص ۱۹۷

اختر رضوانی، ستیہ پال

فانی مراد آبادی نے لکھا ہے کہ جالندھر کے رہنے والے ہیں۔ فانی کی کتاب "ہندو شعرا کا نعتیہ کلام" ستمبر ۱۹۸۳ کے بعد چھپی تھی۔ اس میں لکھا ہے کہ ۵۵ سال عمر ہے۔ پیشہ اخبار نویسی۔ شعر و شاعری و تالیف و تصنیف، قابلیت بہت کی، مشق کا حلقہ وسیع ہے۔ تصانیف میں رنگ و سرور، نقش مستقل، مدوجزر، سنگ و خشت، نئے عنوان، عکس جمیل، خدوخال اور عالمی علم شامل ہیں (۱)۔ عالم کی لکھتے ہیں، پاکستان کے وجود میں آنے سے پہلے لاہور میں تھے۔ آج کل جالندھر میں ہیں (۲)۔

فانی نے ان کی پانچ نعتیہ رباعیات نقل کی ہیں۔ سید مجید علام سہروردی کے ادارے رضوی کی کتاب میں شامل کی ہیں یا بعد مکتبہ رسالۂ مصطفیٰ ﷺ کو جو ادارے کی مرتب کردہ کتاب میں ان کی دو رباعیاں دی گئی ہیں (۳) پروفیسر یونس شاہ کی کتاب "ہندو کا نعت گوئی پر رویہ" میں چار رباعیات ہیں (۴) مختار حسن نے بھی یہی چار رباعیات نقل کی ہیں (۵) "نور سخن" میں دو رباعیات دی گئی ہیں (۶) محمد علیم نے اپنے مضمون میں چار رباعیات درج کی ہیں۔

جمہور و مساوات کا پیغمبر ﷺ ہے
انگیز علامات کا پیغمبر ﷺ ہے
اے خطۂ بطحا و عرب کے ہادی
تو کشف و کرامات کا پیغمبر ﷺ ہے

تاریکیوں کا نقش مٹایا تو نے
وحدت کا نیا گیت سنایا تو نے
صدیوں سے جو روشن تھا چراغ باطل
تحریر صداقت سے بجھایا تو نے

حق ہے ترے اطوار کا ثانی نہ ملا
پاس صدق کا ایثار کا ثانی نہ ملا
دیکھے تو ملے لاکھ نقوش تابندہ
لیکن ترے کردار کا ثانی نہ ملا

شکایت محبت ترا افسانہ تھا
تفریق و تعصب سے تو بیگانہ تھا
ہر حال میں تھا شمع شبستاں کا
اللہ ترا انداز فقیرانہ تھا (۸)

"اوج" کے نعت نمبر میں چار رباعیات اس طرح کپور داؤلی ہیں کہ رباعیات قطعیں لگتی ہیں نعتیہ عرض معلوم ہوتی ہیں۔ اور "ہم دید" بھی ہیں تو سے "مدح سرا" میں ترمیم کر کے "نعت سرا" کر دیا ہے (۹)۔

حواشی

(۱) فانی مراد آبادی (مرتب) ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۵۰
(۲) شام و سحر۔ نعت نمبر (۱)۔ ص ۲۳
(۳) مکتبہ رسالۂ مصطفیٰ ﷺ گوجرانوالہ۔ ہندو شعرا کا نذرانۂ عقیدت۔ ص ۳۶، ۴۱
(۴) [illegible]
(۵) [illegible] ﷺ [illegible] ص ۵۵
(۶) نور احمد میرٹھی (مرتب) نور سخن۔ ص ۳۲
(۷) [illegible] ۱۹۸۲ء ص ۲۶ [illegible] غیر مسلم نعت گو شعرا [illegible] از محمد علیم
(۸) یہ رباعی صرف فانی مراد آبادی نے دی ہے (ص ۵۱)
(۹) اوج (مجلہ گورنمنٹ کالج شاہدرہ) نعت نمبر۔ جلد دوم۔ ص ۲۹۹

ادیب سیتاپوری

کنور سورج نرائن سہا نام ہے۔ نور احمد میرٹھی کی مرتب کردہ کتاب "نور سخن" میں ان کا ایک قطعہ اور ایک نعت کے دو اشعار شائع کیے گئے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے:

محمد ﷺ ایک فرقے کے نہیں ہیں
محمد ﷺ سب کے ہیں، نور ازل کا

ادیب لاتے ہیں یہاں ان پر
محمد ﷺ رحمت [illegible] تمامی ہیں

حسن اللہ پہ زلفوں کی گھر کرتی ہے جیسے
کیا میرے مقدر میں کبھی ہو گا وہ در بھی
جس کی تھی منزل شب معراج محمد ﷺ
روشن نہ ہوئی اتنی کبھی کوئی سحر بھی

حاشیہ

(۱) [illegible] ص ۲۵

ادیب لکھنوی، ہر سرن لال

ایم اے فارسی۔ علی گڑھ (انڈیا) سے [illegible] فانی مراد آبادی کی کتاب کی اشاعت پر [illegible] سال تھی۔ یہ کتاب ۱۹۳۳ء کے بعد چھپی۔ ایک مجموعہ رباعیات اور [illegible] کی ایک اردو کتاب شائع ہوئی۔ فانی کی کتاب میں ان کی تین نعتیں (ایک نعتیہ مسدس کے تین بند، ایک نعت کے [illegible] اشعار اور ایک اور نعت کے دو اشعار) شامل ہیں (۱)۔

فانی کی کتاب نے دو شعروں کے [illegible] نعت کی [illegible] کی وجہ سے نعتیہ غزل کو قطعات کی صورت میں لکھ دیا ہے، جیسے مسدس یا مخمس کا حصہ [illegible] کی طرح انہیں کسی نعتیہ غزل کو مسدس کی صورت میں [illegible] زیر نظر مسدس کو [illegible] غزل کی طرح اور نعتیہ غزل کو مسدس کی طرح ثابت کیا ہے۔ [illegible] پروفیسر خالد بزمی کے مضمون میں (۲) اور نعتیہ رسالے "مصطفیٰ ﷺ" گوجرانوالہ کی مرتبہ کتاب "بہار شعر نذرانۂ عقیدت" میں (۳) مسدس کے پہلے بند کے چار مصرعے دو شعروں کے طور پر نقل کیے گئے ہیں۔ "نور سخن" میں اس مسدس کا پہلا بند دیا گیا ہے (۴) ممتاز حسن نے پہلے دو بند نقل کیے ہیں (۵)

خالد بزمی نے ادیب کی دوسری نعت کے پانچ شعر بھی اپنے مضمون میں درج کیے ہیں (۶)

جو دو اشعار صرف فانی کی کتاب میں ہیں، یہ ہیں:

قلم کو جب شرف حاصل ہوا نعت پیمبر ﷺ کا
تھا ہر لفظ اک تعویذ خوشبو سے معطر کا
کہا خورشید نے، یہ بھی حق ہے، [illegible] ہائے
لیا آغوش میں گردوں نے سایہ جسم اطہر کا

مسدس کا آخری بند دیکھیے:

تھی رسول پاک ﷺ سے پہلے جہالت ہر طرف
تھا عرب کی سرزمیں پہ دورِ ظلمت ہر طرف
بھائی بھائی میں بھی تھی رسمِ عداوت ہر طرف
[illegible] تھا جو پھیلی [illegible] نفرت ہر طرف
تھی گونجی ظلمت سے بھی اللہ اکبر کی صدا
پھر خالق کی صدا، نعت پیمبر ﷺ کی صدا

مجھ سے [illegible] سے آتے ہیں [illegible] | ہیں ستارے جن کے رخ پر روشن جبیں
ہے وہ دل آئینہ صدق و صفا | جس میں ہو جلوا فشاں [illegible]

حواشی

(۱) فانی مراد آبادی۔ بہار شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۳۸، ۸۰، ۸۸
(۲) شام و سحر نعت نمبر (۱)۔ جنوری فروری ۱۹۸۸ء۔ ص ۲۶۵
(۳) نعت رسالے مصطفیٰ ﷺ گوجرانوالہ۔ بہار شعر نذرانۂ عقیدت۔ ص ۲۹
(۴) نور سخن۔ ص ۳۰
(۵) خیرالبشر ﷺ کے حضور میں۔ ص ۳
(۶) شام و سحر نعت نمبر (۱)۔ ص ۲۶۵

اکمل جالندھری، رام پرتاپ

کتابی طور پر ان کا دور ان کی نعت گوئی اور بھی حافظ محمد ایوب قلی مراد آبادی نے کیا۔ انھوں نے لکھا کہ پنڈت جی تعلیم بی اے ہیں، [illegible] ریلوے میں ملازم ہیں۔ کتاب کی اشاعت کے وقت (۱۹۴۳ میں) عمر ۵۵ سال تھی۔ شعری مجموعہ گل ۱۹۵۸ میں اور نالۂ دل ۱۹۴۳ میں چھپے۔ قلی نے ان کی نعت کے دو شعر اپنی کتاب میں درج کئے ہیں۔ چند اشعار یہ ہیں:

کیا شان ہے جناب رسالت مآب ﷺ کی
نظریں اٹھی ہوئی ہیں مہ و آفتاب کی
مذہب کو زندگی کے عمل سے ملا دیا
ممنون انقلاب ہے امت جناب ﷺ کی
قرآن پاک اس کی صداقت پہ ہے گواہ
حق سے ملا دیا یہ رسائی جناب ﷺ کی
مرہون لطف صرف مسلماں ہی نہیں
منت کش کرم ہے خدائی جناب ﷺ کی
میرے بھی حال زار پہ ہو اک نظر لطف
ٹھکرائے جانے والے جہان خراب کی (۱)

خادم سہروردی نے اس نعت کا کوئی شعر شامل نہیں کیا۔ "ہندو شعرا کا نذرانۂ عقیدت" میں دو اشعار ہیں (۲)۔ ماہنامہ "نعت" لاہور کے ایک خاص نمبر بعنوان "غیر مسلموں کی نعت" (حصہ اول) میں چھ اشعار (۳) "مسلک" گوجرانوالہ میں چار اشعار (۴) اور "نور سخن" میں چار اشعار ہیں (۵)۔ پنڈت رام پرتاپ اکمل کی اس نعت کے اشعار ماہنامہ "الارشاد" اسلام آباد کے سیرت نمبر میں بھی چھپے (۶)۔

ممتاز حسن نے درج ذیل دو اشعار چھوڑ کر باقی نعت "خیر البشر ﷺ کے حضور میں" میں شامل کی ہے:

ہاں چشمۂ مروت و الطاف دیکھ کر
جائے نہ آہ دل چشم پُر آب کی
ہو جس کے دست شوق میں دامن جناب کا
کیا اس کو فکر پرسش یوم الحساب کی
(۷)

حواشی

(۱) قلی مراد آبادی (مرتب) ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۸۳
(۲) [illegible] رسالت مسلک ﷺ گوجرانوالہ، ہندو شعرا کا نذرانۂ عقیدت۔ ص ۲۱
(۳) نعت (ماہنامہ) لاہور۔ اگست ۱۹۸۸۔ غیر مسلموں کی نعت (حصہ اول) ص ۴۸
(۴) [illegible] ﷺ
ص ۳۰۲ [illegible]
بھی رام پرتاپ اکمل کے اشعار موجود ہیں۔ ص ۲۶
(۵) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نور سخن۔ ص ۴۸
(۶) الارشاد (ماہنامہ) اسلام آباد، سیرت نمبر [illegible]
(۷) خیر البشر ﷺ کے حضور میں۔ ص ۵

اَمن گوپی ناتھ

علی جواد زیدی نے "قصیدہ نگارانِ اترپردیش" میں گوپی ناتھ امن لکھنوی ثم دہلوی کے بارے میں لکھا ہے کہ ولادت ۱۸۹۹ میں ہوئی۔ عزیز لکھنوی کے شاگرد ہیں۔ رسولِ اکرم ﷺ اور اہلِ بیت علیہم السلام کی مدح میں کئی قصیدے لکھے ہیں۔ دلّی کی قصیدہ خوانی کی محفلوں میں برابر شریک ہوتے ہیں۔ بے حد متین قصیدہ گو ہیں۔ تشبیب میں عموماً واقعاتِ حاضرہ پر شاعرانہ و فلسفیانہ تبصرہ ہوتا ہے۔ قصائد میں نظم کی شان ہے اور مدح حوالات اور اوصاف پسندانہ ہوتی ہے۔

حاشیہ

علی جواد زیدی۔ قصیدہ نگارانِ اترپردیش، اترپردیش اردو اکادمی لکھنؤ۔ ۱۹۸۳۔ ص ۱۱

اُمید، رگھوناتھ سہائے

نور احمد میرٹھی کی مرتبہ کتاب "نور سخن" میں ان کی ایک نعت کے مندرجہ ذیل چار اشعار شائع ہوئے ہیں:

لاثانی ہے دہر پیمبر محمد ﷺ
ہے اصل و ۲ بارگاہ محمد ﷺ
تو کی ہے معراج دو محمد ﷺ
شعور بشر جلوہ گر محمد ﷺ
مجتبٰی ہے شمشیر یا لاثانی
ہے شغل و صوت ثنا محمد ﷺ
مجاز اعلیٰ عالم میں آئینہ رکھو
حقیقت نما ہے تو محمد ﷺ

حاشیہ

نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نور سخن۔ مطبوعہ کراچی۔ ص ۴۹

ناصر کاشمیری، شیام سندر

لالہ شیام سندر ناصر کاشمیری کی چار نعتیں (ایک مثنوی ایک مخمس اور دو غزل کی ہیئت میں) لال مراد آبادی کی کتاب میں شامل تھیں (۱)۔ بعد کے سب کام کرنے والوں نے انہی چاروں نعتوں کے اشعار دیے ہیں (اور ظاہر ہے کہ حوالے کے بغیر دیے ہیں) خادم سہروردی نے چاروں نعتوں کے اشعار (۲) کتبہ رحمت مصطفٰی ﷺ گوجرانوالہ کی کتاب میں دو نعتوں کے (۳) خالد بزمی کے مضمون میں دو نعتوں کے (۳) ماہنامہ "نعت" لاہور کے خاص نمبر "غیر مسلموں کی نعت" حصہ اول میں تین نعتوں کے (۴) اور "اوج" کے نعت نمبر میں ایک نعت کے اشعار (۶) نقل کیے گئے ہیں۔

ممتاز حسن، ڈاکٹر اسماعیل آزاد فتحپوری نے شیام سندر ناصر کاشمیری کی کسی نعت کو شامل نہیں کیا۔

شیام سندر، ناصر تخلص کرتے تھے۔ ایک نعت میں انہوں نے پورا نام شیام سندر، تخلص کے طور پر استعمال کیا ہے۔ لیکن خادم سہروردی نے ایک نعت نقل کرتے ہوئے ناصر کی جگہ سندر لکھ دیا ہے۔ "ناصر سے کیا رقم ہو، وہ شان ہے تمہاری" کو "سندر کیا رقم ہو" کر دیا ہے (۷) خادم کی کتب سے نور احمد میرٹھی نے یہ نعت اپنی کتاب کے لیے حاصل کی ہے اور "نور سخن" میں اسے "سندر" تخلص کے تحت شامل کر دیا ہے (۸)۔ اس سے اب گمراہی ہو گئی ہے۔ کسی موضوع پر کام کرنے والے باریک بینی اور ژرف نگاہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ کسی ایک جگہ سے کوئی چیز حوالے کے بغیر نقل کر کے مطمئن ہو جانے سے ایسی ہی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

ناصر کی چاروں نعتوں کے چند اشعار نذر قارئین ہیں:

[illegible] ﷺ نے فرمائی مکہ سے ہجرت
ساماں ہے یہ انکار مدینہ
جاں سر کے قل میں نبی فخر و عزت
گھائے اگر گہوارہ مدینہ ﷺ
ناداں ابھی تم سے جہلم اس کو
اگر ہاتھ آئے طیبہ مدینہ

پہنچے جنت اللہ اکبر ہے
ارضِ حجاز پاک ہے
نقل حرا کے غار سے
یا دین مشکبو ہے
اک روشنی اک زندگی
مشعل ہدایت کی ملی
اور نور برسانی ہوئی

دنیا کو روشن کر گئی

دنیا کو تم نے آ کر پُرنور کر دیا ہے
اور ظلمتوں کو یکسر کافور کر دیا ہے
تاروں کی چلمنوں ہے وہ آفتاب چمکا
چشم فلک کو جس نے مسرور کر دیا ہے

اے رحمت ہے اعظم [illegible]
پیغمبر معظم [illegible]
سب کے دلوں سے محرم
تو محبوب خدا ہے
تیرا ہی آسرا ہے

آفات اور بلائیں
اب ہے کہ کہاں نہ جائیں
دکھلا کے دکھائیں
بس تجھ کو واسطہ ہے
تیرا ہی آسرا ہے

حواشی

(۱) قاضی مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۵۳، ۷۸، ۱۲۲، ۱۵۰
(۲) خادم سوہدروی، عبدالمجید (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۴۲، ۴۳
(۳) ہندو شعرا کا نذرانۂ عقیدت۔ ص ۲۲، ۲۹
(۴) شام و سحر۔ نعت نمبر (۱)۔ ص ۲۵۹
(۵) نعت (ماہنامہ) لاہور۔ اگست ۱۹۸۸ء۔ "غیر مسلموں کی نعت" (حصہ اول)۔ ص ۳۵
(۶) اوج۔ نعت نمبر۔ جلد دوم۔ ص ۴۸۷
(۷) قاضی مراد آبادی کی مرتبہ کتاب۔ ص ۱۵۰، خادم سوہدروی کی مرتبہ کتاب۔ ص ۴۳
(۸) نور سخن۔ ص ۱۲۶۔ مقطع میں لفظ "طاہر" کو "قمر" لکھا گیا ہے)۔

بابو بال کشن داس گرگ

راجا گردھاری پرشاد (راجا محبوب نواز ونت بہادر باقی کے بیٹے) راجا نرسنگھ راج بہادر (۱) نے ان کا مجموعۂ کلام "آزردۂ باقی و دُردِ ساقی" کے نام سے مرتب کیا، جس میں ان کی فارسی نعت اور فارسی عقیدہ رباعیات موجود ہیں۔

نعت کے چند اشعار اور تین رباعیات دیکھیں:

جُزء ازل بے رخشاں آفریند
اوّل ہی دین و دنیا آفریند

ہی او ذاتِ خدا وَلی خدا را
جمالت اے محمد ترا آفریند

خوبیِ شان و قدرت عرش دارند
ازاں عرش و معلّیٰ آفریند

ظہور عالم بالا نہ ہی کثرت
نخست نور قمر بالا آفریند

بہ عکس لطف و دیدار صاحب
بہ عطر مرتضیٰ آفریند

ز رخسار او گلگوں دارند
ازاں شمس و قمر را آفریند

ز رحمت بہ صبح عید لطف کردند
ز شہرت شام یلدا آفریند

بہ بستر کباب بوسۂ فرشتہ را
برائے سجدۂ ما آفریند

محمد اور سردار کائنات محتاج
کہ چشمانِ تو سیلا آفریند

لیلیٰ کاشت را سایہ زاں نیست

حکیم رحمان صاحب کے صاحبزادے، بیکل اکبر آبادی کے شاگرد۔ صحبت عرصت میں دن بسر کئے۔ والد کے انتقال کے بعد چچا بنگالی مل نے (جو لاولد تھے) پالا۔ پیدا نے خاندانی پیشہ طبابت اختیار کیا۔ صاحب عمدہ صحت شریف کرتے تھے۔ مست طبیعت انسان تھے۔ کبوتر بازی اور پرندوں کا بہت شوق تھا۔ ۱۹۰۶ میں پیدا ہوئے اور ساٹھ سال کی عمر میں دنیائے فانی سے کوچ کیا(۱)۔

عقیل مرتضٰی نے نمونہ کلام کے طور پر ان کی ایک نعت سے چند اشعار دیے ہیں جو ماہنامہ "نعت" میں بھی اشاعت پذیر ہو چکے ہیں(۲)

دعا کرتا ہے اس میں جلوہ کیا [illegible] کا

مرا دل ہے اس سے اک خانہ [illegible] کا

بگہ غم کا نہیں غم دینے والے، یہ شکایت ہے

جو تجھ کو غم ہی دینا تھا تو غم دیتا [illegible] کا

وہاں کی خاک کا ایک ایک ذرہ تجلا ہے

عرب کی وادیوں میں نور جب پھیلا [illegible] کا

اگر تجھ کو محبت ہے جو تیرا عشق صادق ہے

تو آنکھیں بند کر کے کھینچ لے نقشہ [illegible] کا

یہ تجلی عشق ہر صورت میں اس کا دیکھتا ہوں میں

ہر اک صورت پہ ہوتا ہے گماں دھوکا [illegible] کا

ملا لیں گے کبھی سرکار والا [illegible] بلائیں گے کبھی

ہماری آنکھیں بھی دیکھیں گی کبھی روضہ [illegible] کا

حواشی

(۱) عقیل مرتضٰی (عقیل احمد انصاری) شعرائے برج چند لکھی۔ مطبوعہ آگرہ ۱۹۸۵ء ص ۶۰

(۲) نعت (ماہنامہ) لاہور۔ مارچ ۱۹۹۲ء "منصب کے سانے میں" ص ۳۸

باقی، راجا گروھاری پرشاد

آ ... ہے ... حل ... و ... ہوتا ... آفریدہ

و ... ہر ... دستاب ... ہے ... کس ... و ... دار

وفا ... و ... ہوا ... آفریدہ

مرا ... باقی ... پا ... ہر ... وصلب ... کیا ... حق

بیگم ... نحر ... کیا ... آفریدہ (۲)

امید ... ہو ... نعت ... تو ... ہے ... ہاتھ ... باقی

مضمون ... کلامت ... ہے ... ہوگا ... باقی

لَولَاکَ ... لَمَا ... خَلَقْتُ ... الْاَفْلَاکَ ... ہیں ... اسے

ذرہ ... نقش ... ہے ... ادا ... کہ ... گویا ... باقی

طاہر ... شدہ ... انوار ... تو ... بر ... عرش ... و ... ۲

دعا ہے ... تو ... کساد ... ـ ... بہت ... و ... بال

کشتہ ... تو ... شق ... ... ہے ... فلک

در ... ستہ ... تو ... گرد ... شدہ ... مسکہ ... غبار

تو ... نور ... حقیقی ... ہے ... بجا ... آئینہ ... کی

ہو ... ذرہ کی ... نور ... دار ... در ... ... تصفیہ ... کی

ناسید ... نظر ... ہے ... چشم ... عالم ... بوسے

کرم ... چاہیے ... آ ... کے ... بار ... ... کی (۳)

پروفیسر شفقت رضوی نے لکھا ہے کہ باقی ۱۹۰۰ء میں فوت ہوئے (۳)۔

حواشی

(۱) پروفیسر شفقت رضوی نے اپنے مضمون "ہندو شاعروں کے کلام پر مجمع سلامی کے اثرات" میں اس مجموعہ راج کا مختصر حال لکھا ہے۔ حیدرآباد دکن میں یہ گل ۱۹۰۳ء وفات کی ہے اور ان کی نعتیہ رباعیات نقل کی ہیں۔ سہ ماہی "اردو" انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی جولائی تا ستمبر ۱۹۸۹ء ص ۲۷، ۳۳

(۲) راجگان راج بہادر "راجا" (مرتب) نعت باقی و دیگر سالک۔ مطبوعہ سرور پریس، حیدرآباد ۱۳۲۳ھ ص ۳۳، ۳۴

(۳) اُردو رباعی و نعت ساقی۔ ص ۳۳
(۴) ... (ماہنامہ) کراچی۔ جولائی تا ستمبر ۱۹۸۸ء ص ۲

برق، گنج بہاری لعل

پروفیسر سید یونس شاہ کی کتاب "تذکرہ نعت گویانِ اردو" کی دوسری جلد نومبر ۱۹۸۳ء میں لاہور سے شائع ہوئی۔ اس میں موصوف نے لکھا ہے کہ ۲۹ اکتوبر ۱۸۷۹ء کو آگرہ میں ایک طرحی مشاعرہ ... میں ہوا۔ اس مشاعرے کے بانی ... منشی ... علی ریختہ، امیر آبادی تلمیذ میر حاتم علی بیگ مہر تھے۔ اور دیں طرح مصرع تھا "... کی دیوار کے سائے تلے آ کر کھڑا ٹھہرے"۔ حاتم علی بیگ مہر کے ایک نوجوان ہندو شاگرد گنج بہاری لعل برق نے اس طرح میں نعتیہ غزل لکھی جس کے ساتھ شاعر نے اپنا تعارف یوں پیش کیا ہے:

"گنج بہاری لعل کھتری۔ تخلص برق۔ خلف میر ... تلمیذ مہر۔ عمر ۲۹ سال۔ مشقِ شاعری ۲ سال۔ ساکن نائی منڈی آگرہ۔ جس نے تحصیلِ علومِ انگریزی و فارسی بمدرسہ مشن کالج و گورنمنٹ کالج ۱۸۵۲ء سے ۱۸۶۷ء تک کی اور عرصہ نو سال سے سررشتۂ ریل میں مقام ٹونڈلہ مشاہرہ ... روپیہ ماہوار نوکر ہوں"۔ اس کے نعتیہ اشعار یہ ہیں:

جو محبوب خدا ﷺ ٹھہرے، جو ختم الانبیا(۱) ٹھہرے
وہ محبوب خدا ٹھہرے، وہ میرے رہنما ٹھہرے

نہ کیوں نظر کی ہو دریائے رحمت میں رواں ٹھہرے
جب اپنی کشتیٔ اُمت کے احمد ﷺ ناخدا ٹھہرے(۲)

مجھے اے برق کیا غم ہے بھلا روزِ قیامت کا
شفاعت کے لئے حامی مرے خیر الوریٰ ﷺ ٹھہرے (۳)

نور احمد میرٹھی نے بھی یہی تین اشعار نقل کئے ہیں(۴)

حواشی

(۱) "تذکرہ نعت گویانِ اردو" میں "ختم الانبیا" لکھا ہے۔ نور احمد میرٹھی نے بھی اسی طرح نقل

ہو گیا ہے لیکن حاتم علی بیگ مہر کے شاگرد سے ایسی غلطی کا ارتکاب مشکل لگتا ہے۔ اس سے گمان غالب ہے کہ کتابت کی غلطی ہے۔ چنانچہ میں نے "ختم الانبیا" لکھ دیا ہے۔
(۲) یہاں دو اشعار اور ہیں۔ ایک حضرت علی کی منقبت میں ہے۔ دوسرا غزل کا ہے۔ پروفیسر سید یونس شاہ نے انہیں حذف نہیں کیا۔
(۳) یونس شاہ، پروفیسر سید۔ تذکرہ نعت گویانِ اردو۔ جلد دوم۔ ص ۳۹، ۴۰
(۴) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نورِ سخن۔ ص ۵۱

بسمل الٰہ آبادی، سکھدیو پرشاد

ڈاکٹر طلحہ رضوی برق نے "اردو کی نعتیہ شاعری" میں غیر مسلموں کی نعت گوئی کا ذکر کرتے ہوئے جن شاعروں کے نام ناقابلِ فراموش قرار دیے ہیں ان میں منشی سکھدیو پرشاد بسمل الٰہ آبادی کا نام شامل تھا(۱)۔

نور احمد میرٹھی نے "نورِ سخن" میں ان کی ایک نعت کے نو اشعار شامل کئے ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

واہ کیا حسن ہے، کیا شان رسولِ عربی ﷺ
تم پہ سو جی سے ہوں قربان رسولِ عربی ﷺ

خانۂ دل مرا جلوے سے منور ہو جائے
وہ گھڑی تم ہو جو مہمان رسولِ عربی ﷺ

حشر میں آنسو عاصی نے جو دیکھا تم کو
آ گئی جان میں پھر جان رسولِ عربی ﷺ

میں نہ بھولوں گا، نہ بھولوں گا میں ان کو ہرگز
جو مرے سر پہ ہیں احسان رسولِ عربی ﷺ

لے لیا دل سے اگر نام مصیبت میں کبھی
مشکلیں ہو گئیں آسان رسولِ عربی ﷺ (۲)

ڈاکٹر اسماعیل آزاد فتحپوری نے فہرست میں تو ان کا نام درست لکھا ہے البتہ جہاں

ذکر ہے، وہاں "مہر شار" قبل از "آبادی" لکھا ہے۔ کہتے ہیں "بسمل نے اپنی نعتیہ کاوشات میں معجزاتِ نبوی ﷺ کو بڑی ہی کدوکاوش سے نظم کیا ہے اور مضامینِ نعت میں قرآنی آیات اور احادیثِ نبویہ ﷺ سے خاص فیض اٹھایا ہے۔ کہیں کہیں پر شاعر کا وفورِ شوق اور اس کا والہانہ انداز قاری و سامع کے لئے روحانی غذا کا کام کرتا ہے۔ نعت کریمہ "والشمس الضحیٰ" (۳) اور حدیثِ قدسی "لولاک لما خلقت الافلاک" (۴) کے استعمال نے کلام میں [illegible] پیدا کر دی ہے۔ چند [illegible] اشعار ملاحظہ ہوں:

فرشتے بھی، بشر بھی، دل سے ان پر فخر کرتے ہیں
زمیں سے عرشِ اعظم تک رسائی ہے محمد ﷺ کی
اگر وہ پیدا نہ ہوتے تو نہ ہوتا کوئی بھی پیدا
خدا کی شان ہے گویا خدائی ہے محمد ﷺ کی
ہوا اک چاند کے دو ٹکڑے انگلی کے اشارے سے
منور [illegible] لقائی ہے محمد ﷺ کی
ہوائے شوق اڑا کر لے چلا ہے مدینے میں
بڑی تکلیف دیتا مجھ کو جدائی ہے محمد ﷺ کی (۵)

"الرشید" کے نعت نمبر ۱۹۸۴ء میں اس نعت کے سات اشعار دیئے گئے ہیں۔ باقی تین اشعار یہ ہیں:

درِ اقدس پہ حسرت کھینچ لائی ہے محمد ﷺ کی
کہ مشہورِ جہاں حاجت روائی ہے محمد ﷺ کی
اٹھانے حشر بھی مجھ کو تو اب میں اٹھ نہیں سکتا
بڑی مشکل سے ایڑی ہاتھ آئی ہے محمد ﷺ کی
یہی صدمہ پڑے گا بسمل عاصی قیامت میں
دہائی ہے محمد کی، دہائی ہے محمد ﷺ کی (۶)

حواشی

(۱) علامہ رضوی بسمل، ڈاکٹر: اردو کی نعتیہ شاعری۔ ص ۸۸

(۲) ایضاً۔ ص ۵۲، ۵۳
(۳) والشمس والضحیٰ۔ تفہیم کی سہولت کے لئے "س" کے بجائے "ش" لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے (الضحیٰ: ۱)
(۴) [illegible] صاحب نے [illegible] کی کتاب "منتخب [illegible]" کلام [illegible] موضوعات" کے [illegible] سے نقل کی ہے [illegible] لیکن وضاحت کی ہے کہ یہ الفاظ کسی حدیث سے ثابت نہیں البتہ اس مفہوم کی اور احادیث ضرور ملتی ہیں۔
(۵) اردو شاعری میں نعت۔ جلد دوم (حالی سے حال تک)۔ ص ۲۴۹، ۲۵۰
(۶) الرشید (ماہنامہ) لاہور۔ نعت نمبر [illegible]۔ ص ۳۸۵ (جلد دوم)

بسمل حیرتی، غزال چند

"معراجِ سخن" میں ان کے دو نعتیہ اشعار ملتے ہیں:

ہر دل کے ہیں ایمان رسولِ عربی ﷺ
ہر جان کے ہیں جان رسولِ عربی ﷺ
مجھ ہندو و کافر کے بھی اے کاش بسمل
ہو جائیں نگہبان رسولِ عربی ﷺ

حاشیہ

(۱) [illegible] (مرتب)۔ [illegible]۔ مطبوعہ کراچی۔ ص ۵۶

بھگوان، رانا بھگوان داس

۲۹ دسمبر ۱۹۴۲ء کو نصیر آباد لاڑکانہ (سندھ) میں پیدا ہوئے۔ رانا [illegible] کے چوتھے بیٹے اور مشہور صوفی مشرب طبیب رانا [illegible] رام کے پوتے ہیں جو ملتان کی سرزمین سے منتقل ہو کر سندھ میں آ بسے تھے۔ سلسلۂ نسب مہاراجہ پرتھوی راج سے ملتا ہے، اسی لئے پرتھیانی راجپوت کہلاتے ہیں۔ ایم اے معارفِ اسلامیہ اور ایل ایل بی کے امتحانات پاس کرنے کے بعد صوبائی ملازمت میں عدلیہ کے لئے منتخب ہوئے۔ حیدرآباد

دکن کے ایک صاحبِ علم حضرت قادر علی سے علمی و ادبی آبیاری کی اور عروض میں رئیس امروہوی سے فیض حاصل کیا۔

پروفیسر سید معراج نیّر نے اپنے مضمون میں لکھا ہے "وہ ایک ہندو ہمارے وطن کا فرزند اور ہمارے رسول ﷺ کا عاشق ہے اور اس نے اپنے عشقِ رسول ﷺ میں ہر وہ صعوبت برداشت کی جو عاشق کی قسمت میں ہوتی ہے۔ برادری نے حقہ پانی بند کیا، اسباب سے تشنگیں چھوڑ دیں، بنفسِ نفیس متاثر کیا، طائف جیسا واقعہ، مخالفوں کا طوفان کھڑا ہوا۔ لیکن اس نے میلاد النبی ﷺ کو ہندوئے عام میں اعلان کیا:

"کہلاتا ہوں میں ہندو راجپوت ہوں لیکن خدا کو وحدہٗ لا شریک اور حضور محمد عربی ﷺ کو سیّدُ المرسلین اور خاتم النبیین مانتا ہوں" ---- ایک بار انہوں نے کہا کہ میں سنسکرت میں بھگوان داس ہوں، عربی میں عبداللہ"(۱)۔

قاضی مرد آبادی نے لکھا ہے کہ ۱۹۴۳ میں ان کی عمر ۲۳ برس تھی۔ اس وقت بی اے، منشی فاضل، ادیب فاضل تھے اور موروثی زمینداری پیشہ تھا۔ اس وقت تک مقالات، بھگوان تاریخِ تعمیر کعبہ، سوانح سہ قصیدہ، حیاتِ حسن، نظم و نثر عقیدہ اور داستانِ سندھ کی زبان چھپ چکی تھیں (۲)۔

۵- اپریل ۱۹۷۷ کے ہفت روزہ "پاک جمہوریت" لاہور میں ان کی ایک نعت چھپی تو اس کے ساتھ تحریر تھا کہ "آپ دادو میں ایڈیشنل جج ہیں"۔ (۲- الف)

بھگوان داس کہتے ہیں:

سُوئے ارضِ محبوب ﷺ جاؤں گا یارو
میں تقدیر اپنی جگاؤں گا یارو
کوئی مجھ کو روکے، مری جان لے لے
میں جاؤں گا، جاؤں گا، جاؤں گا یارو (۳)

انہوں نے اردو اور فارسی میں بہت سی نعتیں کہی ہیں۔ دستیاب نعتوں کے چند اشعار درج کئے جاتے ہیں:

نبیِ محترم شہنشاہِ عالی ﷺ
ہو اوصافِ ذاتی و شانِ کمالی
خدا کا جو نائب ہوا ہے وہ انساں
یہ سب کچھ ہے تیری ستودہ خصالی
نگاہِ کرم ہو نواسوں کا صدقہ
ترے در پہ آیا بھگوان ہے سوالی (۴)

عرشِ حق کی طرف جب چلے نبی ﷺ
جلوہ آرا تھا ہر سمت نورِ خدا
کہکشاں سے بنا اک نیا راستہ
ارشِ خاکی سے تا سدرۃ المنتہیٰ (۵)

اے مصطفیٰ ﷺ ہو زینتِ کون و مکاں تم ہو
یعنی جان و دلِ قرباں کہ مری جانِ جہاں تم ہو
کہاں انساں، کہاں بھگوان کہ سب ہے جلوۂ جاناں
یہ سب پردے تمہارے ہیں، انہی میں کُن فکاں تم ہو

السّلام اے راز دارِ رتبۂ اکبر السلام
السّلام اے مالکِ تسلیم و کوثر السّلام

بھگوان جانے ذات اس کا آئینہ حُسنِ وحدت ہے
ہے اپنا وظیفہ اے بھگوان سبحان اللہ سبحان اللہ

احمدِ مرسل ﷺ پیارا پیارا جلوہ اس کا پیارا نیارا
عرشِ بریں کا روشن تارا کملی والا ﷺ دل کا سہارا
نبی ہمارا، نبی ہمارا ﷺ (۶)

سیّد معراج نیّر نے ان کی دو میلادیہ نعتوں کے کچھ شعر بھی مضمون میں نقل کئے ہیں:

حق کے جلوے ہر طرف چھانے لگے، چھانے لگے
سرورِ عالم ﷺ جہاں میں جلوہ دکھلانے لگے

وہ رفیقِ ناس و وہ شبِ و وقتِ سحر
مرحبا اَعْلٰو و تَعَالٰو حضرتِ محمد البشر ﷺ

آدمؑ و نوحؑ و خلیل اللہؑ کا دلبر آ گیا
یونسؑ و اسحاقؑ کا یحییٰؑ کا رہبر آ گیا
یوسفؑ و یعقوبؑ بھی نازاں ہیں اسماعیلؑ بھی
عیسیٰؑ و موسیٰؑ ہیں سب کا پیمبر ﷺ آ گیا (۷)

نا بھگو داس بھگوان کی بہت سی فارسی نعتیں بھی ملتی ہیں۔ مثلاً

سلام اے رشکِ الوانِ جہاں
السلام آئینہ دارِ حق نشاں
السلام اے محسنِ نوعِ بشر
السلام اے کوئے محسن جہاں (۸)
محسنِ انسانیت ختمِ رسالت السلام
قاطعِ رہبانیت شاہِ ہدایت السلام
نازِ رسالتؑ ہے بھگوانؑ سرورِ ہر دو جہاں
رہبرِ دنیا و دیںؑ میرِ قیادت السلام (۹)
السلام اے شاہِ خوباں السلام
نازشِ و دلکشِ حسیناں السلام
تو ہے آئینہِ اسرارِ حق
والدہ رحمتِ جہاں السلام
محرمِ اسرار تخلیقِ جہاں
سے رہنمائے بزمِ مکاں السلام (۱۰)
نازشِ تخلیقؑ وجہِ نازِ یزداں السلام
زینتِ بزمِ دو عالمؑ روحِ دوراں السلام
اسلام اے جانِ عالمؑ جانِ جاناںؑ جانِ جاں

السلام اے نورِ اعظمؑ سراجِ بھگوان السلام (۱۱)
دلکشِ رشید حلیم و صاحبِ خُلقِ عظیم
رحمۃٌ للعالمین ﷺ محبوبِ ربُّ العالمین
یا حبیبُ المرسلین و یا نبی الآخرین ﷺ
یا رسول مستعین مومنین و متقین
السلامُ والسلام اے سرورِ دنیا و دیں (۱۲)
قبلِ جانِ دو عالمؑ نورِ رب و رسول اللہ ﷺ
قبلِ تیرے دھو بزمِ امکاںؑ یا رسولؑ اللہ ﷺ
قبلِ نازِ جمالیؑ نازشِ آدمیت ازل
شاہا محمد کرمؑ نازِ دوراں یا رسولؑ اللہ ﷺ (۱۳)
خوشا بخت دو عالم را کہ ختمِ مرسلاں آمد
پیمبر کبریا آمدؑ رسولِ دو جہاں ﷺ آمد
سرورِ جانِ بھگوانؑ است مستور ہر عالم ﷺ
جمالِ دو سرا مُنّہ جمیلِ قدسیاں آمد (۱۴)
قسمتِ دو عالم ﷺ تیری قُل انبیا ہستی
یہ ایسا دکھائے امکاں مظہرِ نورِ خدا ہستی
قبلِ محبوبِ بھگوانؑ و بعالم تیری یزدانی
یہ بزم کائنات سراپا صدق علیٰ ہستی (۱۵)
کلامُ اللہ قرآں ست و محبوبِ خدا ﷺ ہاشمی
لہ مصطفیٰ ﷺ و خلقِ صدقِ علیٰ ہاشمی
محمد نازاں ہے ذاتِ توؑ عرب نازاں ہے شانِ تو
المختار رازِ توحید و پیمبر کبریا ﷺ ہاشمی (۱۶)
مقصودِ عرفاں شاہِ دو عالم صلی اللہؑ علیہ وسلم
ارفع و اعلیٰ خُلقِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم

کعبۂ عرفاں، نورِ دل و جاں، مظہرِ ذی شاں، راحتِ بھگواں
ذاتِ مقدس لعنتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

رونقِ کعبہ لعنتِ منبر اللہ اکبر، اللہ اکبر
مسلکِ عالم ہادیٔ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
ہادیٔ اعظم محسنِ اعظم، شاہِ رسولاں خواجۂ بھگواں
ذاتِ مقدس مقدس طیّب و اطہر اللہ اکبر اللہ اکبر

بھگوان کا اس کی نہیں حصّہ بشر میں
بھگوان ہے مدّاح و ثنا خوانِ محمد ﷺ

اے کہ ترا وجود ہے شانِ ظہورِ کُن فکاں
اے کہ ترا جمالِ حق کشفِ خدائے دو جہاں

اکبر محمد ﷺ کی خاطر ہے
سالک کا بھی آ جانا

آپ ﷺ کے مکر کو بھگوان سے
انسان نہ سمجھا انسان نہ جانا (۱۷)

حواشی

(۱) نقوش (ماہنامہ) لاہور۔ محمد طفیل مدیر۔ رسول ﷺ نمبر مارچ ۱۹۸۴ء ص ۴۲۹ (مضمون "ایک ہندو عاشقِ رسول ﷺ۔ رانا بھگوان داس بھگوان" از پروفیسر سید معراج جامی)

(۲) کالی داس گپتا رضا (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۵۱

(۲۔الف) پاک جمہوریت (ہفت روزہ) لاہور ۔ ۵۔ اپریل ۱۹۷۸ء ص ۲

(۳) نقوش۔ محمد طفیل ایڈیٹر۔ رسول ﷺ نمبر ص ۴۲۸

(۴) شفیق بریلوی (مرتب)۔ ارمغانِ نعت۔ مطبوعہ کراچی۔ اشاعت اول مارچ ۱۹۷۵ء صفحہ ۳۷۰ تا ۳۹۰ ، الہام (نعت نمبر) بہاولپور۔ نعت نمبر ۷۔ دسمبر ۱۹۸۸ء ص ۳۱ (مضمون "محسنِ انسانیت ﷺ کی بارگاہ میں غیر مسلم شعرا کا نذرانۂ عقیدت" از اسد نظامی)، نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نورِ سخن ص ۵۵ فضل فتح پوری، سید ابوالخیر کشفی۔ اردو نعت: تاریخ و ارتقا۔ مطبوعہ کراچی۔ بار اول اپریل ۱۹۸۹ء ص ۱۵۲ (دو اشعار کی صحت کے صرف دو شعر دیئے ہیں)۔ نقوش۔ محمد طفیل ایڈیٹر۔ رسول ﷺ نمبر ص ۴۲۹ (سید معراج جامی نے اپنے مضمون میں اس نعت کا ایک شعر نقل کیا ہے)

(۵) تیاوہ اشعار کی یہ صورت جو نعت ہمارے سامنے آبادی کی مرتب کردہ کتاب میں ہے۔ ص ۵۱ شام و سحر نعت نمبر (۱)۔ ص ۲۷۲ (خالد بزمی کے مضمون میں پانچ اشعار ہیں)۔ نعت (ماہنامہ) لاہور۔ اگست ۱۹۸۸ء "غیر مسلموں کی نعت" حصہ اول۔ ص ۸۱ (پوری نعت)۔ راجا رشید محمود (مرتب و مقدمہ نگار) نعت کائنات۔ جنگ پبلشرز لاہور۔ ۱۹۹۳ء۔ ص ۳۲۸ (پوری نعت)

(۶) نقوش۔ محمد طفیل ایڈیٹر رسول ﷺ نمبر ص ۴۱۸، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹

(۷) ایضاً۔ ص ۴۱۹

(۸) طلحہ رضوی برق ڈاکٹر۔ اردو کی نعتیہ شاعری۔ دانش اکیڈمی آرہ بہار (انڈیا)۔ بار اول ۱۹۷۴ء۔ ص ۸۵ (چار اشعار دیئے ہیں) ریاض احمد "نعت گوئی" کراچی کی خصوصی اشاعتوں کا انتخاب) ۱۹۹۹ء (۹ اشعار)۔ ڈاکٹر ریاض مجید۔ اردو شاعری میں نعت۔ جلد ۲ و زمانی سے حال تک۔ ص ۲۶۶ (سات اشعار) نقوش۔ محمد طفیل ایڈیٹر۔ رسول ﷺ نمبر ص ۴۱۸ (دو اشعار) ارشید (ماہنامہ) لاہور۔ نعت نمبر ۱۹۸۰ء۔ ص ۳۵۹ (دو اشعار)

(۹) نقوش۔ محمد طفیل ایڈیٹر رسول ﷺ نمبر ص ۴۱۶

(۱۰) کالی داس گپتا رضا (مرتب) ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۵۹ (استانہ دہلی) نمبر ۱۹۹۰ء۔ ص ۴۵

(۱۱) نقوش۔ محمد طفیل ایڈیٹر رسول ﷺ نمبر ص ۴۱۶

(۱۲) [illegible] حسن (مرتب) نور ہند ﷺ کے حضور میں۔ مطبوعہ لاہور۔ ۱۹۷۵ء۔ ص ۲۰۵ تا ۲۰۹ (پانچ بند) طلحہ رضوی برق ڈاکٹر۔ اردو کی نعتیہ شاعری۔ ص ۸۵ (دو بند) ساحل (ماہنامہ) لاہور۔ پیرزادہ مصطفیٰ ﷺ نمبر ص ۳۲۲ (تین بند)۔ راجا رشید محمود (مرتب)۔ نعت کائنات۔ ص ۷۰ (تین بند) اوج۔ نعت نمبر جلد دوم۔ ص ۹۸۸ (تین بند) آخری بند کے تیسرے مصرع میں "[illegible]" کو جاننے سے مصرع بے وزن ہو گیا ہے۔

(۱۳) ہندو شعرا کا نذرانۂ عقیدت۔ مطبوعہ کرنا والا۔ ص ۳۱ (تین اشعار) [illegible] قصوری محمد منشا۔ قشقہ یا رسول اللہ ﷺ۔ مطبوعہ لاہور۔ اردو دم۔ جنوری ۱۹۸۰ء۔ ص ۳۵ (آٹھ اشعار) پاک جمہوریت (ہفت روزہ) لاہور۔ ۵۔ اپریل ۱۹۷۸ء۔ ص ۲ (سات اشعار)

(۱۴) آئینہ (ماہنامہ) لاہور۔ سیرت نمبر اگست ۱۹۴۳ء۔ ص ۵۳ (سات اشعار)، نقوش۔ محمد طفیل ایڈیٹر ﷺ نمبر ص ۴۱۹ (دو اشعار)

(۱۵) پاک جمہوریت (ہفت روزہ) لاہور۔ ۵ تا ۱۱ جولائی ۱۹۷۵ء۔ ص ۲ (دس اشعار) / ہندو شعرا کا نذرانۂ عقیدت۔ ص ۳ (چھ اشعار)

(۱۶) کالی داس گپتا رضا (مرتب) ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۱۰۳ (سات اشعار) / نقوش۔ محمد طفیل ایڈیٹر ﷺ نمبر ص ۴۱۸ (تین اشعار)

(۱۷) نقوش۔ محمد طفیل ایڈیٹر ﷺ نمبر ص ۴۱۸، ۴۲۹ (مضمون از سید معراج جامی)

بیدل رامپوری

نور احمد میرٹھی کی مرتب کردہ کتاب "نورِ سخن" میں ان کی ایک نعت کے پانچ اشعار پائے جاتے ہیں۔ بیدل رامپوری کا اصل نام معلوم نہیں ہو سکا اور احمد میرٹھی نے اس یقین کے ساتھ ہی اسے کتاب میں شامل کیا ہو گا کہ یہ غیر مسلم ہیں۔

نعت کے چار اشعار یہ ہیں:

رسولُ اللہ ﷺ کی محبت نہیں دل میں اگر تیرے
یہ تیرا دعویٰ ایمان کبھی مانا نہ جائے گا

اگر طوقِ غلامی تیری گردن میں نہیں ان کا
تجھے اپنا، بھرے محشر میں پہچانا نہ جائے گا

دہل جاتے ہیں دل ظالم جفا جابر جگر سن کر
غلاموں کے نبی ﷺ کا رُعبِ شاہانہ نہ جائے گا

جو کرنا ہے وہ کر لے، زندگی میں تُو اے بیدل
کوئی حیلہ بہانہ حشر میں مانا نہ جائے گا

حاشیہ

نور احمد میرٹھی (مرتب): نورِ سخن، مطبوعہ کراچی، ص ۹۰

تیرؔ، پنڈت مہابیر

"نورِ سخن" میں ان کی ایک نعت کے پانچ اشعار درج ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

مجھ کو دیدار محمد ﷺ کا جو حاصل ہوتا
پھر جہاں میں نہ کوئی میرے مقابل ہوتا

حوریں خدمت کو نہ ملتیں تو نہ جنت ملتی
میں جو حضرتؐ کی رسالت کا نہ قائل ہوتا

گر مجھے روضۂ اقدس کی زیارت ہوتی
جیتے جی روضۂ فردوس میں داخل ہوتا

خواب ہی میں کبھی شکل اپنی دکھائی ہوتی
یا نبی ﷺ! آپؐ کا دیدار تو حاصل ہوتا

سامنے حق کے قیامت میں نہ خفّت ہوتی
تیرؔ اگر امتِ احمد ﷺ میں نہ داخل ہوتا

حاشیہ

نور احمد میرٹھی (مرتب): نورِ سخن، مطبوعہ کراچی، ص ۲۱۶

نیرنگ

مجلہ "اوج" کے نعت نمبر میں "مدح ہوں مجھ سے اظہار بھی ہیں" کے عنوان سے جن غیر مسلم شعرا کا نعتیہ کلام شائع کیا گیا ہے ان میں سید غلام بھیک نیرنگ کو "غلام بھیک نیرنگ" لکھ کر شامل کر دیا ہے اور ان کے تین شعر درج ہیں (۱)۔

اس سے کچھ کم حرکت پروفیسر سید یونس شاہ کی کتاب "تذکرہ نعت گویانِ اردو" میں ہوئی تھی کہ اس کی جلد دوم کا باب ششم "شریف غیر مسلم ثنا خوانِ رسول ﷺ" کے عنوان سے پیش کیا گیا جس کی فہرست میں مہندر سنگھ بیدی سحرؔ، منشی (شیشو) پرشاد منور لکھنوی، ستیہ پال اختر رضوی، مہاراج سنگھ صباحؔ آبادی، پنڈت حرش صحیلی، ہری چند اختر، لالہ مہیشور قیس، پیارے لال رونق دہلوی اور نیرنگ لکھنوی کا ذکر ہے۔ ساتھ میں صفحہ نمبر ۳۳۳ تا ۳۹۰ بھی تحریر ہے۔ البتہ ان کے حق میں یہ بات جاتی ہے کہ متن میں ص ۳۸۳ تک غیر مسلموں کا ذکر کر کے انھوں نے اسی صفحے سے نیرنگ کا ذکر شروع کیا ہے تو متن سے معلوم ہوتا ہے کہ نیرنگ کو خواہ مخواہ غیر مسلم نہیں سمجھتے، مسلمان ہی جانتے ہیں (۲)۔ مجلہ "غلام بھیک نیرنگ" کے سلسلے میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

حواشی

(۱) سہ ماہی "اوج" (مجلہ گورنمنٹ کالج شاہدرہ لاہور)، نعت نمبر، جلد دوم، ص ۶۰۳، اشرف ثاقب

امرتسری)
(۲) یونس شاہ، پروفیسر سید۔ حمد و نعت گویانِ امرتسر۔ مطبوعہ لاہور۔ ص ۴۰۳۔

بیکل امرتسری، بابو برج گوپی ناتھ

عبدالمجید خادم سوہدروی کی مرتب کردہ کتاب میں بیکل امرتسری کے ایک نعتیہ مسدس کے چار بند شامل ہیں(۱)

یا خدا تعریف میں کس کی ہوا ہوں میں رطب اللساں
چٹکیاں لیتا ہے کیسا دل میں میرا طائرِ جاں
ہے زبانِ رنگ لب آتا ہے وصفِ احسن
آج دکھلانے کو ہے جوہر مری طبعِ رواں
آج سب پر یہ محبوبِ خدا ﷺ آنے کو ہے
ناز کا پھر وقت اے بیخود دعا کرنے کو ہے

اے رسولِ پاک ﷺ اے پیغمبرِ عالی وقار
چشمِ باطن روشن سے دیکھی تجھ میں شانِ کردگار
گلدستہ دم سے گل نظر آئے ہیں دو عالم کے خار
خوبیوں کا ہو تری کیونکر بھلا ہم سے شمار
نور سے تیرے اندھیرے میں درخشانی ہوئی
تیرے آگے ابرِ کفر کی پامالی ہوئی

اک جہالت کی گھٹا تھی چار سو چھائی ہوئی
ہر طرف مخلوقِ خدا پھرتی تھی گھبرائی ہوئی
شاخ دینداری کی تھی بے طرح مرجھائی ہوئی
صلِّ علیٰ تری جب جلوہ آرائی ہوئی
تیرے دم سے ہو گئیں تاریکیاں سب منتشر
پا گئی راحت ترے آنے سے چشمِ منتظر

کیوں نہ ہم بھی اس جہاں کا بیڑا مانگیں تجھے
کیوں نہ دلدار حق میں اپنا راہنما جانیں تجھے
دیکھنے کو ہے خدا آنکھیں تو پہچانیں تجھے
حق کی ہے بیکل صدا، شمس الضحیٰ مانیں تجھے
گو مسلمانوں کا اک پیغمبرِ اعظم ہے تو
اپنی آنکھوں میں بھی اک اوتار سے کب کم ہے تو

قاضی مراد آبادی کی مرتب کردہ کتاب کی کتابت کے بارے میں 'منتخبات' یہ ہے کہ کاتب کو جو کچھ دیا گیا، اس نے جس طرح چاہا لکھ دیا اور بعض صورتوں میں نامکمل بھی رہنے دیا تو کسی سے پوچھا نہیں گیا۔ یہ صورتِ حال بہت سی نعتوں میں پائی جاتی ہے۔ زیرِ نظر نعتیہ مسدس کا بھی یہی حال ہے۔ اس مسدس کو کاتب نے مثنوی کی صورت میں لکھ دیا ہے اور پہلے دو بندوں کے چھ چھ مصرعے تو مکمل لکھے ہیں، تیسرے بند کے پہلے چار مصرعے لکھ دیے ہیں، باقی دو مصرعے کتابت ہی نہیں کئے۔ اس طرح طائرانہ نظر سے دیکھنے پر یہ مثنوی کے آٹھ اشعار نظر آتے ہیں(۲)۔

پروفیسر خالد بزمی اور ڈاکٹر محمد میرٹھی نے اس پر غور نہیں کیا، اسے مثنوی سمجھے ہیں اور مثنوی کی صورت میں چھ اور پانچ شعر نقل کر دیے ہیں۔

خالد بزمی نے مسدس کے پہلے بند کے آخری دو مصرعے، تیسرے بند کے چھ مصرعے اور چوتھے بند کے پہلے چار مصرعے جمع کر کے ایک نعت بنائی ہے(۳) اور ڈاکٹر محمد میرٹھی کی کتاب والی نعت یوں وجود میں آئی ہے کہ پہلے بند کے پہلے دو اور آخری دو مصرعے، پھر تیسرے بند کا تیسرا اور چوتھا مصرع، پھر چوتھے بند کے پہلے دو مصرعے اور آخر میں دوسرے بند کے آخری دو مصرعے اکٹھے کئے گئے ہیں(۴)۔

حواشی

(۱) خادم سوہدروی، عبدالمجید (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۳۱، ۳۲
(۲) قاضی مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۴۲
(۳) شام و سحر۔ نعت نمبر (۱)۔ جنوری فروری ۱۹۸۶ء۔ ص ۲۲۲
(۴) نورِ سخن۔ مطبوعہ کراچی۔ ص ۴۰

بینی نرائن

"نورِ سخن" میں ان کی ایک مثنوی کے چند اشعار (چھ) شامل کیے گئے ہیں

کر آغاز سخن حمد خدا سے
پھر اس کے بعد مدحتِ مصطفیٰ ﷺ سے
خدا خالق ہے ہم اس کے پروردہ
نبی جتنے ہیں سب ہیں برگزیدہ
محمد ﷺ پر ہوئی ختم رسالت
علی ہے مالکِ مُلکِ ولایت
ہمیشہ ورد تو ان کو کیا کر
الٰہی ۲ مظہر العجائب پڑھا کر
علی جیسے بندے جتنے ہیں خاص
جناب ان کی میں رکھتا ہوں بھی اخلاص
لگے تو اس وسیلے سے شب و روز
ہمیں ہے رکھ مظفر اور فیروز

بینی نرائن کون تھے۔ ان کا یہ نعتیہ کلام کہاں سے ہوا گیا ہے، کچھ پتا نہیں۔

حاشیہ

نورِ سخن۔ مطبوعہ کراچی۔ ص ۳

پرتسکی جی برہمچاری

خادم سہسوانی نے ان کی ہندی نعت کے تو (۱) اور خالق مراد آبادی نے تین شعر اپنی مرتب کردہ کتاب (۲) میں دیئے ہیں۔ خادم کی کتاب میں یہ شعر زائد ہے:

کر دیا روح تم کو سچ پر تجو کو ایک دم مشتہر

کن میں یہ ملتا رہا مال سیّد ابرار ﷺ سے

"اوج" کے نعت نمبر میں خادم سہسوانی کی کتاب سے جو اشعار نقل کیے گئے ہیں ان میں کتابت کی جو غلطی خادم کی کتاب میں تھی، وہ بھی اسی طرح چھاپ دی گئی ہے۔ لفظ "دامن کشش" کو خادم نے "دامن کش" لکھا تھا، یہاں بھی یہی لکھ دیا گیا ہے (۳) بلکہ لطیفہ تو یہ ہے کہ خاصا پڑھا لکھا آدمی بھی یہی غلطی کر بیٹھا ہے (۴) "اوج" میں تو غلطیوں کی تصحیح کا کوئی خاص اہتمام ہی نہیں کیا گیا، اس لیے اس میں تو ہندی کے ایک لفظ و کتابت "قدری" بھی کر دی گئی ہے۔ نور احمد میرٹھی نے "نشاط" سے اشعار منتخب کیے ہیں (۵)۔

پریم کی جس کے ملی سیّد ابرار ﷺ سے
دیپ کی لو مثالی سیّد ابرار ﷺ سے
گُرو بالی گفتہ ہو گیا ہی گے بالکل
وہ گُرو جس سے ملی سیّد ابرار ﷺ سے
باپ میں اوسے تھے ہوا ان کا لقا پریم میں
خوب ہی لگتی بھلی سیّد ابرار ﷺ سے
ہو گیا ہو ہو میں ہو ہو ۲ گیا ہی دھیان میں (۶)
پکڑ جب مشکل دکھائی سیّد ابرار ﷺ سے
اے پیارے دھرم سے جنبہ چلکی کرو
ہے کی مشکل کھلائی سیّد ابرار ﷺ سے

حواشی

(۱) خادم سہسوانی، عبدالمجید (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۴۳
(۲) خالق مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۱۴۵
(۳) اوج۔ نعت نمبر۔ جلد ۲۔ ص ۵۳۵
(۴) شام و سحر۔ نعت نمبر ۲۔ ۱۹۹۸ء۔ ص ۲۰۹
(۵) نورِ سخن۔ ص ۲۳ (ہندی شعرا)
(۶) نور احمد میرٹھی نے "آیا ہی دھیان میں" کو "ہو گیا ہی دھیان میں" کر دیا ہے۔

پرویز، پرکاش ناتھ

پرکاش ناتھ پرویز کی ایک نعت اور مختصر حالاتِ زندگی قاتل مراد آبادی کی مرتب کردہ کتاب میں ملتے ہیں۔ ۱۹۳۲ء میں ان کی عمر تیس سال تھی۔ قابلیت ایم اے۔ پیشہ سرکاری ملازمت۔ تین کتابیں شفق زار (شاعری) جنگِ حسن (شاعری) اور دو ... چھپیں (۱)۔ خادم سوہدروی کی کتاب ... محمد ﷺ عربی والا کی شرح کردہ کتاب میں پرویز کا کوئی نمونۂ نعت نہیں ہے۔ حافظ لدھیانوی (۲) اور نور احمد میرٹھی (۳) نے قاتل کی کتاب والی نعت ہی کے اشعار اپنے مضمون اور کتاب میں درج کئے ہیں۔

خیال افروز ہے نام محمد ﷺ
بہت افضل ہے پیغام محمد ﷺ
ہوا عرفانِ ہست و بود اس کو
سنا جس دل نے پیغام محمد ﷺ
رہے گا تا بہ سرشار و مخمور
ملا جس رند کو جام محمد ﷺ
ولی و اہل کیف سے ہوں مراعات منت
اس و اہل پر ہے اکرام محمد ﷺ
محمد ﷺ مدحِ نوازِ دو عالم
محمد ﷺ ہست ستودۂ دو عالم

حواشی

(۱) قاتل مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۱۳۸ (سات اشعار)
(۲) شام و سحر (ماہنامہ) لاہور۔ نعت نمبر (۱)۔ جنوری فروری ۱۹۸۶ء۔ ص ۱۲۶۵ (چار اشعار)
(۳) نور احمد میرٹھی۔ نورِ سخن۔ ص ۴۵ (پانچ اشعار)

پیم چند

نام اور تخلص پیم چند قوم کے کائستھ تھے۔ نواب نظام علی خاں آصف جاہ ثانی (۱۱۷۵ھ سے ۱۲۱۸ھ) کے عہد کے غیر معروف شاعر تھے۔ حالاتِ زندگی پر کسی تذکرہ نویس نے روشنی نہیں ڈالی۔ ان کی ایک مثنوی کے مطالعے سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ رو ترہ کے قلعہ دار برہان شاہ کے متوسلین میں سے تھے۔ جب مثنوی (ربیع الثانی ۱۲۱۳ھ میں) مکمل ہوئی تو اس وقت یہ ناگپور میں تھے۔ یہ مثنوی شاہنامہ کا ترجمہ ہے اور اس کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن اور ایک سالار جنگ میوزیم میں موجود ہے (۱) اس مثنوی کی ابتدا قدیم رنگ کی مثنویوں کی طرح حمد و نعت سے ہوئی ہے۔

کندن لال کندن لکھتے ہیں کہ "ایک ہندو شاعر کا حمد و نعت لکھنا حیران کن بات نہیں۔ اس سے پہلے اور بعد میں بھی ہندو شاعر حسبِ روایت حمد و نعت لکھتے رہے ہیں"۔ (۲)

نمونۂ نعت دستیاب نہیں ہوا۔

حواشی

(۱) کتب خانہ آصفیہ کے اردو مخطوطات جلد اول۔ ص ۷۰۳
(۲) کندن لال کندن، سراپا، دکنی ہند کی تاریخی مثنویاں (تحقیقی و تنقیدی مطالعہ)۔ ناشر ... دہلی۔ ۱۹۸۵ء ص ۱۱۱

تارا لاہوری، تارا چند

ایک شخصی ادارہ علامہ اقبال کے مقالے کے حوالے سے ڈاکٹر گوہر نوشاہی نے لکھا ہے کہ تارا چند تارا لاہوری علامہ اقبالؒ کے احباب میں سے تھے۔ دہلی دروازہ لاہور میں وہیں حلوہ والے کے لقب سے معروف تھے۔ ڈاکٹر اقبال انہیں اپنے لاہور کے احباب کی طرف خطوں میں سلام بھیجتے (۱)۔

مؤرخ لاہور محمد دین کلیم لکھتے ہیں کہ لالہ تارا چند تارا دہلی دروازہ کے اندر سوہن حلوہ ... تھے۔ ان کا مشہور مصرع اسی بات کا مظہر ہے

تارا چند تارا ... سونی ... کرن

الٰہی بخش مسکین کے شاگرد تھے۔ "دیوان مسکین" ... شائع ہوا تھا۔ الٰہی بخش مسکین مولانا محمد حسین آزاد کا شاگرد تھا۔ سید ... لکھتے ہیں کہ ... لاہور کی ... حالی اور داغ دہلوی کا شاگرد تھا۔ یہ شخص حلوہ بیچتا تھا ... حلوہ ... قدر ... تھا۔ در حقیقت علامہ مرحوم اقبال بھی ... کے پاس حلوہ کھانے کے لئے جایا کرتے تھے اور بہت پسند فرماتے تھے۔ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹۰۶ء میں ... ۸۰ سال کی عمر میں انتقال ہوا (۲)۔

تارا چند تارا لاہور ... نعت گو ... کے تھے۔ ان کی ... نعت کے چند اشعار پیش خدمت ہیں:

بس ... مدینہ چلے اے تارا محمد ﷺ سے
ہو ... کلام ... خیال ہمارا محمد ﷺ سے
سیکھا ہے ... روز محشر تک
... محمد ﷺ سے
خلق ... ہیں ... سے میں
نعت نبی رکھتا ہے ... محمد ﷺ سے
خدا کرتا ہے ... فرشتے رہتے ہیں نعت
جو کوئی عشق رکھتا ہے ... محمد ﷺ سے

(۳)

جو رکھتا دل میں ہے نور عشق مصطفیٰ ﷺ ہو گا
تو قندیل فلک کی طرح سینہ پُر ضیا ہو گا
اگر اک اک نفس میں اس کے ہو گا اسم اعظم کا
وظیفہ جس کا ... درود مصطفیٰ ﷺ ہو گا
طواف اس روضۂ اقدس کا ... نگاہوں کا
گزر اپنا مدینہ میں اگر ... ہو گا

کوئی اس روضۂ اقدس کا ... دے اگر رستہ
بھلا ہو گا بھلا ہو گا بھلا ہو گا بھلا ہو گا
میں مداح محمد ﷺ ہوں، میں مداح محمد ﷺ ہوں
عشق میرا ہو ... ہو گا وہ عشق مصطفیٰ ﷺ ہو گا (۴)

ہیں جہاں میں گو ... ناپاک گنہگار ہم
دل سے ہیں مفتون حسن احمد مختار ﷺ ہم
لکھ رہے ہیں ہم ... احمد ﷺ کی ثنا
امیر گوہر کا لگاتے ہیں ... ہم
اس قدر ... رہتے ہیں وا
شاہد مقصود کا دیکھیں کہیں دیدار ہم
گر مدینہ کی طرف جائے تو لکھ بھیجیں وہاں
داستان ... سب ... اپنا حال ... ہم (۵)

خالی رہے نہ جام عنایت سے یہ غلام
ہے التجا عرض مالک کوثر ﷺ کے سامنے
یہ ... مصطفیٰ ﷺ بھی خالی نہ جائے گا
... کا ... کے سامنے
پرواز ... روح کرے ...
جا کر نبی ﷺ کے روضۂ اطہر کے سامنے (۶)

"بعض شعرا کا نذرانۂ عقیدت" اور "نقوش ..." میں تارا چند تارا لاہوری کو نمائندگی نہیں دی گئی۔

حواشی

(۱) ... "لاہور میں اردو شاعری کی روایت" مکتبۂ عالیہ، لاہور ... ص [illegible]
(... اور ... کالج میگزین، لاہور ۱۹۵۴ء ... لاہور ۱۵ اگست ۱۹۵۴ء)
(۲) "استقلال" ... لاہور ... مضمون "لاہور کے غیر مسلم نعت گو شعرا" ...

(۲) قاضی مراد آبادی (مرتب) بحور شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۱۰۳ [illegible] شعار [illegible]
عبارت [illegible] ہے جس سے شعر [illegible] کی [illegible]
مرتب، بحور شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۱۰۹ [illegible]
[illegible] کی [illegible] ص ۱۲ (دو اشعار نقل کئے گئے ہیں)

(۳) قاضی مراد آبادی [illegible]
[illegible] ۱۹۹۰ [illegible]
[illegible]
[illegible]

(۵) قاضی مراد آبادی [illegible] بحور شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۳۳ [illegible]
(۶) ص ۲۹۹ [illegible]
۱۹۸۸۔ ص ۲۶۰ [illegible]
ہے شعرا [illegible] کی [illegible] ہیں۔
(۷) [illegible] بحور شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۳۸ [illegible]
(مرتب) بحور شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۱۲۸ [illegible]
ص ۲۴۹ (دو اشعار) [illegible] ص ۱۷ (دو اشعار)

تفتہؔ ہرگوپال

منشی ہرگوپال تفتہؔ سکندرآبادی، غالبؔ کے شاگرد تھے۔ [illegible] ۱۸۰۰ء ۱۷۹۹ء میں پیدا ہوئے، وفات ۲ ستمبر ۱۸۷۹ء [illegible] کر دولی [illegible] نے انھیں صاحب دواوین و مثنویات و قصائد لکھا ہے [illegible] نے اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں انکا [illegible] کرنے کا ذکر کیا ہے لیکن مالک رام کا قول ہے کہ انھوں نے ساری عمر فارسی میں بسر کر دی اور اردو میں صرف ایک قطعے کا پتا چلتا ہے (۱)۔

قاضی مراد آبادی کی کتاب میں ان کا ایک فارسی نعتیہ شعر درج ہے

چوں بہ محشر بود [illegible]
تفتہؔ گرپال آمد [illegible] (۲)

حواشی

(۱) [illegible] قصیدہ نگاران [illegible] مطبوعہ لکھنؤ [illegible] ایڈیشن۔ ۱۹۸۳ء۔ ص ۱۳۰، ۱۳
(۲) نور احمد میرٹھی (مرتب) نور سخن۔ ص ۸۷ [illegible] کی کتاب ص ۴۳

تلسی داس

نور احمد میرٹھی کی مرتب کردہ کتاب میں تلسی داس کی ایک نعت کا [illegible] یہاں میں [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] مرتب نے اس نعت کو [illegible] کے نام سے شائع کیا ہے [illegible] تلسی داس کے نام سے نقل کر رہے ہیں۔ ساتھ میں اردو ترجمہ بھی ہے (۱)۔

[illegible]	یہاں میں آپ کی طرفداری میں کچھ نہ کہوں گا
[illegible]	جو وید اور پرانوں میں لکھا ہے وہ سچ کہوں گا
[illegible]	دس دس ہزار تک رسالت قائم ہوگی
[illegible]	بعد کو یہ مرتبہ کوئی پا نہیں سکتا (ختم رسالت)
[illegible]	عرب دیس میں ایک خوش ستارہ ہوگا
[illegible]	اور اچھی شان کی زمین ہوگی
[illegible]	اصولی باتیں (تجربے) اس سے ظاہر ہوں گی
[illegible]	اللہ کا دوست نام کہلائے گا
[illegible]	ست یگ جیت کی سمندروں کی تعداد کے مطابق
[illegible]	(ساتویں صدی میں پیدا ہوگا) کیونکہ سمندر سات ہیں

رچ ہست عمو پہت دکھوے — یعنی بادشاہی قاعدہ سے خوف دکھا کر نبی ونجیت ظاہر کرے گا

اپنی مت سب کو سمجھاوے — نجیت ظاہر کرے گا اور اپنا مذہب سب کو سمجھائے گا

چترم سدرم مسط چاری — اس کے چار خلیفہ ہوں گے

گی نس ہوگی مت ہماری — اس سے ہماری نسل ہوگی

تب لگ جو سدرم بہہ کوئی — اس دین کے رہنے تک جو کوئی ہوا تک پہنچتا ہے

بارہ امام ﷺ پار نہ ہوئی — بغیر دریعہ امام ﷺ کے پار نہ ہو گا

تب ۱۲۰۰ سنہ سنگ لگ اوتارا — تک ہووے گا ایک سوال

مہدی کہیں سکل سنسارا — اس کو سب جہان والے مہدی (امام) کہیں گے

پھر سدرم ۲ نہیں ہوئی — پھر ان کے بعد سدرم (ولایت) نہیں ہو گی

تلسی تیکن ست ست کوئی — تلسی داس یہ بات سچ کہتا ہے

"منتور سخن" میں تلسی داس کا ایک اور شعر بھی درج کیا ہے:

کاشی پہنچ دامن بیرتھ سبھی کام
بکشو داس بنائی ہا ﷺ نام (۲)

حواشی

(۱) نور احمد میرٹھی (مرتب) نور سخن۔ منظور کراچی۔ ص ۵۵۸۸

(۲) ایضاً۔ ص ۷۹

تمنّا کاشی رام سہائے

لکھنؤ کے رہنے والے تھے۔ والد کا نام منشی پرسا چند تھا۔ کاشی رام کے دادا ویشری پرشاد بھی شاعر تھے جن کا تخلص سحاقی تھا۔ تمنّا کی ایک تاریخی مثنوی "یادگار بھوپال" نومبر ۱۸۸۸ء / ۱۳۰۶ھ میں تصنیف ہوئی۔ یہ مختصر مثنوی صرف چودہ صفحات پر مشتمل ہے۔ تمنّا نے یہ مثنوی ۱۸۸۸ء میں عید کے دن نواب شاہجہان بیگم والیٔ بھوپال کی خدمت میں پیش کی۔ کندن لال کندن نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ مثنوی کی ابتدا حمد و نعت سے ہوئی ہے(۱)۔

کندن لال کندن نے حمد و نعت کا کوئی شعر کتاب میں درج نہیں کیا' لیکن یہ ان کا موضوع بھی نہیں تھا۔ اسی کتاب میں ایک اور جگہ لکھتے ہیں۔ "ایک ہندو شاعر کا حمد و نعت لکھنا حیراں کن نہیں' ہندو شاعر حسب روایت حمد و نعت لکھتے رہے ہیں" (۲)۔ مطلب یہ ہے کہ چونکہ روایت یہی رہی ہے کہ مثنوی کا اصل موضوع شروع کرنے سے پہلے حمد اور نعت کے اشعار لکھے جائیں' اس لئے ہندو بھی اس روایت کو نبھاتے رہے ہیں۔ راقم السطور کے علم میں نہیں کہ کسی مسلمان شاعر نے کسی ایسی ہندوانہ رسم کو نبھانے کی کوشش کی ہو۔ بہرحال واقعہ یہ ہے کہ کاشی رام سہائے تمنّا نے نعت کے اور حمد کے اشعار کہے۔

حواشی

(۱) کندن لال کندن۔ جنوبی و شمالی ہند کی اردو مثنویاں (تحقیقی و تنقیدی مطالعہ)۔ ناشر مؤلف۔ نئی دہلی۔ ۱۹۸۸ء۔ ص ۲۲۲

(۲) ایضاً۔ ص ۲۱

تمیز لکھنوی گنگا سہائے

"منتور سخن" میں ان کی ایک نعت کے پانچ اشعار درج کئے گئے ہیں۔

ہر دم تصور شہ والا جناب ﷺ ہو
لب پر ہمیشہ ذکر رسالت مآب ﷺ ہو
ہادی تمہارا دونوں جہاں میں نہیں کوئی
یا رب حصول عشق رسالت مآب ﷺ ہو

جو اس جہاں سب ہو گئے قرباں شب ہر
دیکھا جو جمال تیرا وجود سے محمد ﷺ
اس جستجو میں اللہ کو تھا کسی کی شب
یا رب تو دکھا سے دنیا دیکھے محمد ﷺ

ڈاکٹر اسماعیل آزاد فتح پوری نے ایک مصرع اور نعت میں سے چند اشعار انہیں دیکھ کر
تھیں "تو اور نہیں یعنی تھیں" (حصہ ... (۲) الف)

علامہ سہروردی کی مرتبہ کتاب میں جو یہ شعر وارد ہے اس سے پہلے مصرع
میں "لولاک لما خلقت الافلاک" کا استعمال کیا گیا ہے اس سے دوران میں گزر چکا ہے
ہے۔ اس کے علاوہ یہ شعر درج نہیں ہے۔ علامہ سہروردی نے اس لئے سے درج کرنا
مناسب سمجھا ہے کہ وہ اس سے تمہیدی فہرست میں لکھا تھا۔ "لولاک لما خلقت
الافلاک" کی حدیث ہونے کی نہیں ہے اس قدر بیان ہو چکی ہے کہ اب اس
انکار بھی عوام کو ناگوار گزرتا ہے (۵) اس سلسلے میں کسی بحث کی یہاں گنجائش نہیں
یہ بات بھی یہیں لکھی جا چکی ہے کہ یہ الفاظ کسی حدیث میں نہیں ملتے ہیں اس میں
شک نہیں کہ اس موضوع و مفہوم کی احادیث ملتی ہیں۔ بہرحال ایک موقف تک
عبداللہ خان قریشی نے اختیار کیا ہے اور وہ چونکہ شعر میں ہے اس لئے سے نقل کرنے
کی گنجائش معلوم ہوتی ہے:

کہتے ہیں کہ تو صاحب لولاک ہے
یہ عالم تیرے لئے ہی ہوا ہے
اور یہ بھی تو کہتے ہیں کہ یہ قول ہے وہی
مقبول مستند اس کی یہ پیشوا ہے
لیکن مجھے کچھ بحث روایت سے نہیں ہے
میں کہتا ہوں یہ قول حقیقت ہے بجا ہے
ارباب نظر سے کوئی پوچھے تو بتا کر
ہر حسن یہاں صاحب لولاک ہے

فضل و کرم سے آپ کے یا شاہ دوسرا ﷺ
مفتون سا نعت کہا ہے اور لاجواب ہے
مطلع غزل کا مطلع انوار حق ہے
ہر بیت اس کی بہتر خدا کا جواب ہے
حامی ہو حسن کا روز جزا سے حبیب حق ﷺ
کیا خوب ہر قیمت اس روز حساب ہے

اور محمد ہمیں سے کہیں یہ نہیں بتایا کہ افسوس ہے ان نعت اصل سے ان کے۔

حاشیہ

اور احمد میر علی (مرتب) نور مخلص۔ ص ۵۵

جذب، پنڈت راگھوندر راؤ

قاضی مراد آبادی نے ان کے چھ اشعار (۱) اور علامہ سہروردی نے سات اشعار
(۲) درج کئے ہیں۔ دونوں نے ان کے نام کے ساتھ لکھا ہے "وکیل رائچور (دکن)"۔
خالد بزمی نے پانچ اشعار نقل کئے ہیں اور لکھا ہے کہ "ان کی نعتیہ شاعری عشق و عقیدت
کی آئینہ دار ہے" (۳) میں نے ماہنامہ "نعت" کے خاص نمبر "غیر مسلموں کی نعت"
(حصہ اول) میں اس نعت کے چار اشعار شامل کئے تھے (۴)۔ یہی چار اشعار اور احمد
میر علی نے "نور مخلص" میں نقل کئے (۵)

نعت کے چند اشعار یہ ہیں:

لکھتا ہوں نعت نبی محمد ﷺ
ہے مدح خورشید فلک رسول محمد ﷺ
اوصاف احمد ﷺ کے ہوں ظاہر نہیں ممکن
ہے خورشید فلک تڑپے محمد ﷺ
کے ہے مدینے سے ہی ہیں گلاب (۶)
بوسے گل رخسار و گیسوئے محمد ﷺ

اللہ نے بنا کر تجھے اک پیکرِ خوبی
جو حسن بچا تجھ سے، وہ دنیا کو دیا ہے

بادل نے لیا تیری سخاوت سے برسنا
گیسو کو ترے سونگھ کے مسرور صبا ہے

دنیا کی رونق میں "اوراق" عبارت
اور بحر کی وسعت میں ترا لطف و عطا ہے

ہر خون کے قطرے میں ترا شوقِ شہادت
ہر تیغ کی بجلی میں ترا جوشِ ادا ہے

بلبل کے ترانوں میں ترا سوزِ عبادت
کوئل کی صداؤں میں ترا درد بھرا ہے

القصّہ زمانے میں ظہور آپ کا ہے جو حسن
وہ تیری ہی اک شان ہے، تیری ہی ادا ہے

جب خلق کے نزدیک یہی حق ہے تو پیارے
حق یہ ہے کہ تو صاحبِ لولاکَ لما ہے

اے شافعِ محشر [illegible]! اس کو [illegible] نہ کرنا
[illegible] ہے مرتبہ آپ ہی کا ہے (۸)

پروفیسر شفقت رضوی نے اپنے مضمون "ہندو شاعروں کے کلام پر فکرِ اسلامی کے اثرات" میں جذب کی ایک مدحیہ رباعی دی ہے:

کر صدق و خلوص سے خدا کو سجدہ
ہے شرک ہوس کو، ہوا کو سجدہ
جذب کی ہے نشان کو [illegible] آپ ہے
کرتا ہے نشان پہ [illegible] دنیا کو سجدہ (۹)

حواشی

(۱) فانی مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۱۰۲
(۲) علامہ سہروردی، عبدالمجید (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۳۷، ۳۸

(۳) شام و سحر (ماہنامہ) لاہور۔ نعت نمبر (۱)۔ ص ۲۷۵
(۴) نعت (ماہنامہ) لاہور۔ اگست ۱۹۸۸ء "غیر مسلموں کی نعت" (حصہ اول)۔ ص ۵۹
(۵) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نورِ سخن۔ مطبوعہ کراچی۔ ص ۸۲
(۶) "ہے ہی" کی جگہ ماہنامہ "نعت" میں "ہے ہے" چھپا۔ "نورِ سخن" میں بھی "ہے ہے" ہی [illegible]
[illegible]
(۷) غلام سہروردی کی مرتبہ کتاب۔ ص ۴
[illegible] ۱۹۸۸ء [illegible]
شمارہ ۹۔ [illegible] "حصہ اول"۔ ص ۳۳
(۹) اسد (سہ ماہی) کراچی۔ انجمن ترقی اردو کراچی کا مجلہ۔ ۱۹۸۷ء کا شمارہ۔ ص ۲۳

جذب [illegible] جذب

[illegible] نے ان کی ایک نعت کے پانچ شعر "نورِ سخن" میں شامل کئے ہیں۔ [illegible] یہ نعت وہاں بھی اور وہاں سے نقل کی ہے، اس کا کوئی حوالہ نہیں ہے۔ [illegible] عام طور سے یہی [illegible] کرتے ہیں حالانکہ [illegible] کوئی کتاب مرتب کرتے ہوئے [illegible] حوالہ دے دو تو مزید کام کرنے والوں کو سہولت ہوتی ہے [illegible] اس میں [illegible] بھی کیا ہے کہ جہاں سے کوئی چیز لی جائے اس کا [illegible] دیا [illegible]

ہے نورِ خدا آنکھ کے اندر
خدا مل گیا ہے مدینے کے اندر
وہ خوشبو ختن طلا میں بھی نہیں ہے
جو خوشبو ملی ہے پسینے کے اندر

خدا کی ہے کہ ہی ﷺ بھی ملیں گے
گی۔ کہ نہیں ہے مدینے کے اور

یہ درست ہے کہ آج کا دور پبلک ریلیشنگ کا دور ہے۔ لیکن یہ بھی سوچنا چاہئے کہ اگر مستقبل کے نقاد کو معلوم ہو گیا کہ ماہنامہ "نعت" انہیں اعزازی طور پر جاتا تھا اور اگر کبھی ڈاک کے "حسنِ نظام" کے سبب پرچہ انہیں نہیں ملتا تھا تو دوبارہ پیش کر دیا جاتا تھا۔ "نعت" کا پورا فائل ان کے پاس ہے اور ۱۹۹۹ کے شماروں میں "۲۰۰۰" کے حضور ﷺ کے اسمِ گرامی "محمد" (ﷺ) کا عدد ہونے کا احساس ایڈیشن کا ہو' اس کا اظہار اس نے ایک اداریے (حتیٰ کہ "سیرتِ منظوم") تک میں بھی کیا اور اس سال کے آخری شمارے میں یہ اعلان بھی کیا گیا کہ "۲۰۰۰" حضور ﷺ کے اسمِ گرامی "محمد" (ﷺ) کا عدد ہے۔ سو ۲۰۰۰ سال ﷺ ہے۔ اسی حوالے سے مصنف نے امسال کام کیا ہے' اس کا مجمل خاکہ یہ ہے' (۱) ۲ (قصائد) (۲) سیرتِ منظوم (۳) تسنیمِ عالمین اور رحمۃ للعالمین ﷺ (۴) سفرِ سعادت' محفلِ محبت (۵) قرطاسِ محبت (۶) نعت کائنات (۷) ذکی مسیح و حسن (۸) درود و سلام (۹) پاکستان میں نعت (۱۰) حمدِ خدا (۱۱) لمعۂ مصطفیٰ ﷺ" (ص ۳۲۰)

ان میں سے نمبر شمار ۱' ۲' ۳' ۴' ۵' ۶' ۸' ۹ (آٹھ کتابیں) اب تک شائع ہو چکی ہیں ---- اور نقاد اگر محنت کرے گا تو اسے یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ گورنمنٹ کالج شاہدرہ لاہور کے مجلہ "اوج" کا نعت نمبر ۱۹۹۹ کے آخر میں چھپا تھا --- اور ظاہر ہے کہ اداریہ آخر میں لکھا جاتا ہے۔ مجلہ کے اداریے پر پرنسپل میاں مقبول احمد کے یہ الفاظ کافی دوار ہے۔ "ہم دیرینہ رفیق محترم جناب ڈاکٹر پروفیسر آفتاب احمد نقوی سے ذکر ہو کہ ۲۰۰۰ کا سال گزر رہا ہے یقیناً ۲۰۰۱ بھی آئے گا لیکن ۲۰۰۰ ہماری زندگی میں اب پھر کبھی نہیں آئے گا۔" (۲)۔ یہ قریباً وہی الفاظ ہیں جو "نعت" کے ۲۰۰۰ کے اداریے کے ہیں۔ "یہ حقیقت آج کل ہماری جیبوں اڑ رہی ہے کہ موجودہ سال ۲۰۰۰ ہے۔ ۲۰۰۰ میرے سرکار ﷺ کے اسمِ گرامی محمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا عدد ہے۔ یہ

۲۰۰۰ گزر گیا تو ہماری زندگیوں میں دوبارہ کہاں آئے گا۔ اس لئے ہم ۲۰۰۰ کی عظمت و اہمیت کے حوالے سے' اس سال کوئی ایسا کام کیوں نہ کر جائیں جو ہمیں آئندہ زندگی میں کام دے۔ سیرت و نعتِ آقا و مولا ﷺ پر تحقیق' درود و سلام کی کثرت' خلقِ خدا کی بہبود کے لئے کوئی کاوش....... در حقیقت خداوندِ کریم (جل شانہٗ) اور کریم نبی کریم (علیہ التحیۃ والتسلیم) اور درود و سلام کی برکت سے "سیرتِ منظوم" لکھی گئی ہے۔ یہ ۲۰۰۰ کا تحفہ ہے' میرے لئے بھی' آپ کے لئے بھی"۔ (اداریہ ماہنامہ نعت "لاہور" ۲۰۰۰ء) "اوج" والے اگر ان چیزوں کا حوالہ دیتے تو ان کا کیا گھٹتا!!

جوآن سندیلوی' منّی لال

ماہنامہ "نعت" لاہور کے خاص نمبر بعنوان "غیر مسلموں کی نعت" (حصہ اول) میں میرا ایک مضمون "سرکار ﷺ کے ہندو اور سکھ مدحت نگار" شائع ہوا تھا۔ اس میں منّی لال جوآن سندیلوی کے ایک مسدس "شبِ معراج" کا پہلا بند نقل کیا گیا (۱)۔ یہ مسدس ماہنامہ "جامِ نور" کلکتہ کے "خورشیدِ رسالت ﷺ نمبر" میں تھا (۲) اور اسی حوالے سے شاملِ مضمون کیا گیا۔

"خورشیدِ رسالت ﷺ نمبر" میرے ذاتی ذخیرۂ کتب میں تھا لیکن کسی بے پرواہ دوست کے ہتھے چڑھ گیا' اور اب میں اس سے محروم ہوں' ورنہ اس مسدس کے کچھ اور بند بھی قارئین کے ذوقِ سلیم کی نذر کر سکتا۔ فی الوقت وہی پہلا بند جو میرے مضمون میں تھا' نقل کیا جاتا ہے:

آج کیا ہے جو عجلت ہے یہ چرچا ہر سو
چاندنی رات بھی دلکش ہے' ستارے بھی حسیں
نور کا دور ہے' ظلمت کا کہیں نام نہیں
تجلی [illegible] ہے گلزارِ جناں کی زمیں
حکمِ خالق ہے' فرشتے سبھی ہشیار رہیں

دربارِ محبوب ﷺ کی تعظیم کا تجار دیں

حواشی

(۱) نعت (ماہنامہ) لاہور۔ اگست ۱۹۸۸ء "غیر مسلموں کی نعت" حصہ اول۔ ص ۴۴
(۲) "چاند تارا" (ماہنامہ) [illegible] ﷺ نمبر۔ جون جولائی ۱۹۶۸ء۔ ص ۴۲

جوش بدایونی، رادھامن

ان کی ایک نعت "[illegible]" سے خاص نمبر "[illegible] عقیدت بحضور سرور کائنات ﷺ" میں شائع ہوئی (۱) نعت یہ ہے:

پیغام کر شب کے نام اللہ اللہ
نبوت کا ماہ تمام اللہ اللہ
ہر اک تشنہ لب شاد کام اللہ اللہ
ہے فیض کی ﷺ لٹا عام اللہ اللہ
نظر بھی منور، نفس بھی معطر
ہے فیض [illegible] سلام اللہ اللہ
مہ جبیں فصاحت سے [illegible] ہے اب
بلا ہے تو نے [illegible] عام اللہ اللہ
خدا کی کو عرفان بخشی [illegible]
ہے یقیناں جہد امام ﷺ اللہ اللہ
شہ رسل و جان ﷺ خاتم الانبیاء ہیں
نبوت کا ہے اختتام اللہ اللہ
ملک کی جگہ اور عرش بریں پہ

لبوں پر جو حق ہے ترا نام اللہ اللہ

"مسلک" کے اس خاص نمبر کے مرتب پروفیسر [illegible] تھے۔ ان کے [illegible] "نعت" میں [illegible] جوش بدایونی کے دو اشعار ہیں (۲) ایک تو مطلع ہے اور دوسرا شعر یہ ہے ("مسلک" میں یہ شعر نہیں ہے)

ترے عکس رخ پر گیسوئے مشکیں
ہے صبح [illegible] اللہ شام اللہ اللہ

[illegible] ﷺ [illegible] میں جوش بدایونی کا ذکر نہیں ہے (۳)۔

حواشی

[illegible]

جوش ملسیانی، پنڈت لبھو رام

ابوالفصاحت پنڈت لبھو رام جوش ملسیانی، مشہور نعت گو شاعر پنڈت [illegible] ملسیانی (جن کا مختصر مجموعۂ نعت "[illegible]" دہلی سے چھپ چکا ہے) کے والد [illegible] ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے تھے (۱)۔ انھیں حکومتِ ہندوستان نے "[illegible]" کا خطاب دیا تھا۔ اکثر [illegible] نے غیر مسلم نعت گویوں کے ذکر میں ان کا [illegible] ہے (۲)۔ [illegible] دہلوی، [illegible] شگفتہ [illegible] شاعر اور پنڈت [illegible] جوش ملسیانی کی کوئی نعت بھی نہیں ملی۔ لیکن ہو سکتا ہے [illegible] کوئی نعت نہیں دیکھی ہو، یا ہندوستان میں کبھی ان سے ضرور سنی ہو۔ اس لئے اس تذکرے میں ان کا نام شامل کر لیا گیا ہے۔

حواشی

(۱) [illegible] اپریل [illegible] ص ۲۱
(۲) [illegible] ص ۹۹

جوہر بجنوری، چندر پرکاش

ان کی ایک نعت کے سات اشعار [illegible] نعت [illegible] شائع کیے گئے (۱) کی
[illegible]

اللہ رے [illegible] فیضان [illegible] ﷺ
ہے [illegible] ﷺ
دکھتے ہیں [illegible] ﷺ (۳)
ہر ان [illegible] کس لیے [illegible] ﷺ
ہے [illegible] کیا ﷺ [illegible] عالم
کونین کی ہر شے [illegible] ہے احسان [illegible] ﷺ
ہر ایک کا [illegible] نہیں [illegible] کی ﷺ جوہر
اللہ [illegible] ﷺ (۴)

ماہنامہ "نعت" کے خاص نمبر بعنوان "غیر مسلموں کی نعت" (حصہ دوم) میں ان
[illegible]
[illegible] (۵)۔ [illegible]

ہو جس کی [illegible] کی جبیں ہے
[illegible] طیبہ کی [illegible] سے
[illegible] کا عقیدہ بھی [illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] طیبہ [illegible] سے
[illegible] بھی [illegible] سے

[illegible] صدقے
[illegible] عرش نشیں ہے
[illegible] محروم رہے گا
[illegible] ﷺ کا [illegible] زبان [illegible] ہے
جوہر کوئی عالم ہو، [illegible]
ہر حال میں [illegible] ﷺ کے قریں ہے
تمنا ہے کہ [illegible] سارا [illegible] ﷺ کا
[illegible] کا
حیات اس کی، [illegible] اس کی، یہ ساری کائنات اس کی
شرف ہو جائے حاصل جس کو طیبہ کی رسائی کا
[illegible] ہوں مگر ایمان ہے میرا [illegible] ﷺ
کوئی [illegible] تو دیکھے [illegible] کافر ادائی کا
[illegible] کی [illegible] طوفاں [illegible]
سہارا مل گیا جس کو نبی ﷺ کی ناخدائی کا
[illegible] ﷺ [illegible]
[illegible] زندگی [illegible] طیبہ سے رہائی کا
[illegible] ﷺ [illegible]
یہی حاصل ہے جوہر زندگی بھر کی کمائی کا (۶)

[illegible]
[illegible]

حواشی

(۱) [illegible] ص ۹۴، ۹۵
(۲) [illegible] ص ۷۵
(۳) [illegible]
[illegible] ص ۹۵

(۴) "سراج" میں سہو کتابت کی وجہ سے "محمد اکرم" "حمید" لکھا گیا ہے (ایضاً)
(۵) نعت (ماہنامہ) لاہور۔ جون ۱۹۸۹ء۔ "غیر مسلموں کی نعت" (حصہ دوم) ۔ص ۹۸ / نعت (ماہنامہ)
[illegible] ۱۹۹۲ء۔ "نعت [illegible]" [illegible] ص ۳۰ [illegible] ۲۵ [illegible]
(۶) فیض محمد خان [illegible] مرتب [illegible] محمد ﷺ [illegible] ۱۹۸۰
ص ۳۳

جوہر دیو بندی، بدھ پرکاش

"[illegible]" [illegible] سے [illegible] شعر [illegible] گئے ہیں [illegible]
[illegible]

حبیب [illegible] [illegible] [illegible] ختم الرسل ہیں
[illegible] محمد ﷺ
محمد ﷺ [illegible] جلوے کا نام [illegible]
[illegible] محمد ﷺ
[illegible]
[illegible] حیثیت
[illegible] محمد ﷺ
[illegible] خورشید [illegible]
[illegible] محمد ﷺ
[illegible]
[illegible] میں جو [illegible] صدائے محمد ﷺ

حاشیہ

[illegible]

چمن، چمن لال

قاتل مراد آبادی نے "عہد شعر کا نعتیہ کلام" میں ان کے ایک مخمس کے قریباً چھ بند شامل کئے اور ان کا نام یوں لکھا۔ "لالہ دئی مسٹر چمن لال صاحب چمن ایڈیٹر طلوع لاہور" (۱)۔

اس بات کو خالد بزمی نے یوں لکھا۔ "کسی زمانے میں لاہور سے "طلوع" نام سے ایک رسالہ نکالا کرتے تھے" (۲)۔ بزمی نے "رسالہ" کے لفظ سے کام چلایا لیکن محمد دین کلیم نے جرأت کر کے اسے "ماہنامہ" بنا دیا۔ نام بھی غلط لکھ گئے لیکن "کسی زمانے" کے الفاظ سے الگ جان نہ چھڑا سکے۔ "لالہ دئی چمن لال چمن لاہور" "کسی زمانے میں لاہور سے ماہنامہ "چمن" نکالتے تھے (۳)

قاتل مراد آبادی کی کتاب میں جو شعر ہیں ان میں تغیرات بہت زیادہ نظر آتے ہیں۔ مثلاً مرحوم تحسین جالندھری کے ایک مخمس کو بجائے مخمس کے اس طرح لکھا ہے کہ پہلے چار مصرعے تو سامنے ہیں اور پہلے بند کا پانچواں اور دوسرے بند کا پہلا مصرع آ جاتے ہیں۔ اسی طرح پوری نعت لکھی گئی ہے (۴)۔ اسی لئے خالد بزمی اسے مخمس کے بجائے نعتیہ غزل سمجھے ہیں اور انہوں نے پہلے چار مصرعوں کو دو شعروں کی صورت میں پیش کر دیا ہے (۵)۔

چمن لال چمن کا مخمس بھی کاتب نے اپنی مرضی سے لکھا ہے۔ چوتھے بند میں پانچ کے بجائے سات مصرعے ہیں اور آخری بند میں تین مصرعے ہیں جن میں سے دو مصرعے چوتھے بند کے ہیں۔ خالد بزمی کے مضمون کے کاتب نے بھی ان کے کاتب کی نقل کرنے کی کوشش کی ہے۔ عبدالمجید خادم سوہدروی نے ان کی کتاب کے سارے مصرعے اسی ترتیب سے دہرا دیئے ہیں البتہ کچھ نئے نقل ہونے بنانے کی کوشش کی ہے (۶)۔ ممتاز حسن نے مخمس کے صاف صرف چھ بند بنانے کی کامیاب سعی کی ہے (۷)۔ نور احمد میرٹھی اس ترتیب میں نہیں پڑے اور صرف تین بند پر اکتفا کیا ہے (۸)۔

اس مخمس کے پہلے دو بند ملاحظہ فرمایئے!

دو عالم [illegible] ﷺ [illegible] دو شاہ دو [illegible] ﷺ

وہ غم گسارِ بے کساں(۱)   سراج و روانِ عاشقاں(۲)
محبوبِ رب دو جہاں ﷺ

وہ جس کے آنے سے بجلی   دل کے گلشن کی کلی
ہر پودے کھلنے لگی   جو شاخ تھی سوکھی ہوئی
ہری ہوئی، پھلی پھولی

حواشی

(۱) فانی مراد آبادی، مرتب [illegible] ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۱۰۳
(۲) شام و سحر (ماہنامہ) لاہور، نعت نمبر (۲)۔ ص ۲۹۷ [illegible]
(۳) [illegible] ۱۹۸۲ ص ۱۲۹ [illegible]
شعرا [illegible]
(۴) فانی مراد آبادی، ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص [illegible]
(۵) شام و سحر، نعت نمبر (۱)۔ ص ۲۵۳
(۶) خادم سہروردی [illegible] ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص [illegible]
(۷) [illegible] ﷺ کے حضور میں۔ ص [illegible]
(۸) [illegible] (مرتب)۔ [illegible] ص ۷۷
(۹) [illegible]
ہے۔
[illegible]
میں [illegible] ہے [illegible] کی ہے۔

حاقی بریلوی، پنڈت بشن نرائن

ان کے حالات نہیں مل سکے۔ فانی مراد آبادی اور خادم سہروردی کی مرتب کردہ کتابوں میں ان کی ایک نعت کے دو اشعار ملتے ہیں۔ چند اشعار دیکھئے:

ہو کس سے بیاں عظمت و شانِ محمد ﷺ
ہے کب خداوند کا قرآنِ محمد ﷺ
ہو کیوں نہ جگر تابعِ فرمانِ محمد ﷺ

فردوس میں جائیں گے غلامانِ محمد ﷺ
عاصی تجھے پھر قیامت سے ڈریں کیوں
کافی ہے انھیں سایۂ دامانِ محمد ﷺ
ہوں بیکس و گنہگار، محشر میں الٰہی
چھوٹے نہ مرے ہاتھ سے دامانِ محمد ﷺ
بخشیں مجھے توفیق اگر نعت کی حاقی
بھولوں نہ کبھی عمر بھر احسانِ محمد ﷺ

حاشیہ

(۱) [illegible]
[illegible] کلام۔ ص [illegible] (دو اشعار)

حضرت، پنڈت دھرم نرائن

مخمس دہلوی نے "[illegible] ﷺ [illegible]" کے صفحہ ۲۸ پر پنڈت دھرم نرائن حضرت کا [illegible] ہے [illegible] یہ باکمال شاعر تھے۔ مولوی عبد الحمید مخمس بدایونی کے شاگرد تھے۔ ان کا دیوان "دیوانِ حضرت" ([illegible] ۱۹۰۰) یادگار ہے [illegible] مشتمل ہے۔ نعت کی طرف خصوصی رجحان تھا اور بہت [illegible] تھے۔ مزید حالات دستیاب نہیں [illegible] صرف دو شعر دستیاب ہوئے جو بطور نمونہ درج کئے جاتے ہیں۔

حمد خدا کے بعد ہی نعتِ حضور ﷺ ہو
ایسا ضرور چاہیے، ایسا ضرور ہو
مخمس ہم کیا کہیں، تم ہی [illegible] رہے کا
تمہارا چھوٹا بھائی جب [illegible] کا [illegible]

حاشیہ

عشق والوں نے شعر سے والوں اور رسول [redacted] ہے۔ احمد رضا ... مکتبہ ... دہلی۔ ۱۹۸۸ء ص ۲۸

حمید تلہری' شندر لال

ماہنامہ "آستانہ" دہلی میں ان کے نام سے ساتھ "لالہ سے ایل ایل بی وکیل" لکھا ہے (۱) ان کی ایک ہی نعت جو ہندوں وہاں میں سے اب تک نقل ہوتی رہی ہے۔ بہر حال ان کی نعت کوئی شک اور شبہ سے بالا ہے۔ ماہنامہ "آستانہ" کے رسول [redacted] نمبر میں اس نعت کے آٹھ شعر چھپے۔ یہی نعت شعر فانی مراد آبادی کی مرتب کردہ کتاب میں ہیں (۲) یہی اشعار ماہنامہ "امید" لاہور میں بھی شائع ہوئے (۳) "گلدستہ نعت" میں بھی یہی آٹھ اشعار چھپے (۴) محمد مجید عالم سہروردی کی مرتبہ کتاب میں شندر لال قیدی کی یہ نعت نہیں ہے۔

مختار حسن نے اپنے انتخاب میں اس نعت کے سات اشعار دیے ہیں (۵) ان میں سے پانچ اشعار تو وہی ہیں جو درج کردہ آٹھ اشعار میں سے ہیں لیکن دو اشعار ایسے ہیں جن میں مقطع بھی ہے۔ نور احمد میرٹھی نے اس نعت کے نو اشعار اپنی کتاب میں نقل کیے ہیں جن میں سے پہلے آٹھ اشعار تو وہی ہیں' آخری تین اشعار اور ہیں (۶) یہ تین اشعار مکتبہ رضا سے متعلق [redacted] گوجرانوالہ کی شائع کردہ کتاب میں ہیں۔ (۷)

"نور عشق" میں تیسرے شعر کے دوسرے مصرعے "توحید کی تو ہاتھوں میں یوں کتنا تھا اداروں میں" میں "یوں" کا لفظ نہیں ہے۔ اسی طرح چوتھے شعر کے پہلے مصرعے "کیوں لوبھ کی ہالے نے پورا آ کی مانے تمہارا سو لیا" میں "پورا" کا لفظ نہیں ہے اور دوسرے مصرعے "تم ہیا رام کو چھوڑ بسال پر چلتے ہو کیوں غاروں میں" میں "پر" کا لفظ نہیں ہے۔

آٹھویں شعر کا دوسرا مصرع کسی نے "شودر وشل کیے سب داخل جس نے ہر کے پیاروں میں" لکھا ہے' کسی نے "مکّذر اور وشل" کیا ہے لیکن نور احمد میرٹھی نے

"مکّذر اور وشل" کر دیا ہے۔ اسی طرح مقطعے کے آخری مصرعے میں بھی "سب" کا لفظ غائب ہے۔ اس طرح نور احمد میرٹھی نے شعر تو پورے دے دیے ہیں لیکن ان میں سے کئی شعروں کا حلیہ بگاڑ دیا ہے۔

ویسے اس نعت کے کئی الفاظ فانی مراد آبادی کی کتاب میں بھی غلط چھپے ہیں۔ لیکن ان کی کتاب کے بارے میں پہلے بھی لکھا جا چکا ہے کہ اس میں تو کاتب کو کھلا چھوڑ دیا گیا تھا کہ جو چاہے لکھتا رہے اور جس مصنف کو جس نعت میں چاہے' لکھ دے۔

چند اشعار قارئین کے ذوق کی نذر ہیں:

اک رام جیسی گیان گرو کل جگ کو تھا تھا واروں میں
وہ نمکن رستے پیام بھرے' دلدار تھا وہ دلداروں میں
وہ حکمت گیانی میں موہن تھا واقف ہر کے رازوں سے
گن گیان کو لے کر آیا تھا وہ ظلمت کے بازاروں میں
یوں تھی سنسکرت' چرن لاگوں' نام محمد [redacted] جس کا ہے
شودر' وشل کیے سب داخل جس نے ہر کے پیاروں میں
ہم داس رہیں گے مرتے دم تک زاہد اس گرگیانی کے
ایل روپ سروپ محمد [redacted] کے پاس قدرت کے آثاروں میں
یہ سورج بھی ظاہر ہوا ہے آیا اُتم گھڑی میں
تھی کیا اب نارائن کا کی گتی کے اندھاروں میں
تم لے کے اس کا نام حمید اُپدیش کرو اس گھڑی میں
یہ گیان دھرم کی تیغ نہیں ہے' جا کر چھپنا غاروں میں

حواشی

(۱) آستانہ (ماہنامہ) دہلی۔ رسول [redacted] نمبر۔ مئی ۱۹۵۳ء ص ۱۲۵
(۲) فانی مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۲۷
(۳) امید (ماہنامہ) لاہور۔ نومبر اکتوبر ۱۹۵۹ء۔ ص ۳۳
(۴) محمد صدیق (مرتب)۔ گلدستہ نعت۔ ص ۸۹
(۵) مختار حسن [redacted] کے حضور میں۔ ص ۱۰

(۶) نور احمد میرٹھی (مرتب) نورِ سخن۔ مطبوعہ کراچی۔ ص ۹۹، ۱۰۰
(۷) ہندو شعرا کا نذرانۂ عقیدت۔ ص ۱۹ (کل ۹ اشعار شامل کیے ہیں)

خارؔ امرتسری، جگن ناتھ

"نورِ سخن" میں ان کی ایک نعت شامل ہے، ملاحظہ فرمائیں:

نبیؐ وہ ہے جب خوش نما معلوم ہوتے ہیں
ترے جمال سے آئنے آشنا معلوم ہوتے ہیں
محمد مصطفیٰ ﷺ واقف ہیں اسرارِ الٰہی سے
اسے قربِ کہیں، مجھ سے بھی خدا معلوم ہوتے ہیں
جنھیں جبریلؑ اور رسولؐ پر درود کہتے ہیں
وہ سب آگے محمد ﷺ کے گدا معلوم ہوتے ہیں
سراپا حسنِ احمد ﷺ ادب، صد رہ جلوہ پیدا ہو
والا عرب و رشک معلوم ہوتے ہیں
محمد ﷺ کا ذکر کرتے ہیں جو، نہیں بصیرت ہے
مری آنکھوں سے دیکھیں آ کے، کیا معلوم ہوتے ہیں
نہیں کچھ ایک خارِ خستہ ہی پہ منحصر کوئی
ترے عاشق زمانے سے جدا معلوم ہوتے ہیں

حاشیہ

۱۔ نور احمد میرٹھی (مرتب) ... نورِ سخن۔ ص ۱۸۱ [illegible]

خستہؔ دہلوی، گنیشی لال

پنڈت گنیشی لال خستہ دہلوی کی ایک نعتیہ نظم بصورتِ مثنوی ملتی ہے جس کے تین اشعار خادم سوہدروی نے (۱) اور اٹھارہ اشعار فانی مراد آبادی نے (۲) شائع کیے

ہیں۔ پروفیسر خالد بزمی نے ان میں سے پانچ اشعار منتخب کیے ہیں۔ (۳) ماہنامہ "نعت" لاہور میں اس نظم میں سے دو اشعار شامل کیے گئے (۴) یہی دو اشعار نور احمد میرٹھی نے "نورِ سخن" میں دیے ہیں (۵)؛ ڈاکٹر اسمٰعیل آزاد فتحپوری کی "اردو شاعری میں نعت" میں گیارہ اشعار ہیں (۶)

"اوج" کے نعت نمبر میں اس نعتیہ نظم کے سات اشعار نقل کیے گئے ہیں لیکن غلطیوں کی وجہ سے یا تو مطلب "خبط" ہو گیا ہے یا وزن میں گڑبڑ کر دی گئی ہے۔ "بادۂ عصیاں" کو "بارِ عصیاں" میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ایک مصرع کے شروع میں "ہاں" کا اضافہ کر کے اس کا بوجھ بڑھا دیا ہے۔ ایک جگہ "تری" اور دوسری جگہ "ترا" کو تیری اور تیرا کر دیا ہے (۷)

ڈاکٹر اسمٰعیل آزاد فتحپوری نے بھی "پائے مصطفیٰ" کو "اسرارِ مصطفیٰ" کر کے کمال کیا ہے۔ "رہِ ضلال" کو "راہِ ضلالی" اور "تیر" کو "تم" بھی کر دیا گیا ہے (۸)

پتا نہیں، اس قسم کی غلطیوں کے ساتھ جو کتابیں بالعموم چھپ رہی ہیں، ان سے کس کا بھلا ہو گا۔

بہرحال، خستہ کی نعتیہ نظم کے چند اشعار دیکھیے:

کاشفِ اسرارِ وحدت پائے محمد مصطفیٰ ﷺ
آن کر تو نے عرب کا بار ہلکا کر دیا
جاہلوں اور وحشیوں کو لایا راہِ راست پر
آفریں صد ہا تیری پائے محمد مصطفیٰ ﷺ
ہادیٔ برحق کہوں یا تجھ کو نورِ معرفت
یا سوے وحدت کا کہوں تجھ کو کروں کیا رہنما
ناز ہے اہلِ عرب ہی کو نہ تیری ذات پر
حشر تک تجھ پر کرے گا فخر سارا ایشیا
آج تیری قوم پر افسوس آیا ہے گھٹا
فرقہ بندی نے جسے زنجیر در پا کر دیا

حواشی

(۱) علامہ مسعود علی محوی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۳۳
(۲) نانی مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۲۱
(۳) شام و سحر (ماہنامہ) لاہور۔ نعت نمبر (۱)۔ ص ۲۷۹
(۴) نعت (ماہنامہ) لاہور۔ غیر مسلموں کی نعت (حصہ اول)۔ اگست ۱۹۸۸ء۔ ص ۴۵
(۵) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نور سخن۔ مطبوعہ کراچی۔ ص ۸۲
(۶) آزاد فتح پوری، ڈاکٹر اسماعیل۔ اردو شاعری میں نعت۔ جلد دوم (حالی سے حال تک) مطبوعہ لکھنؤ۔ ص ۲۵۵، ۲۵۶
(۷) ایضاً۔ نعت حبیب جلد دوم۔ ص ۲۸۸
(۸) اردو شاعری میں نعت جلد دوم۔ ص ۲۵۶

خطیب سرحدی، رگھوناتھ

ڈاکٹر طلحہ رضوی برق نے اپنی کتاب میں جن غیر مسلم نعت نگاروں کو ناقابلِ فراموش قرار دیا ان میں رگھوناتھ خطیب سرحدی کا نام شامل تھا (۱) لیکن ان کا کوئی نعت کہیں سے دستیاب نہ ہو۔ آخر ڈاکٹر اسماعیل آزاد فتح پوری کی کتاب میں ان کا مختصر ذکر اور چند اشعار مل گئے:

خدا ہم پہ دم آئد از عرشِ اعظم
سلام اُس علیم نبیؐ مکرم ﷺ
طلبگار حضرت کا کر کیا تجھ کو کوئی
وہاں جام کوثر یہاں بادہ دم دم
علیم و حبیب خدا اللہ اللہ
وہاں طور پر تھا یہاں عرشِ اعظم
محبت ہی اولیٰ ہے اس دور میں واللہ
رگھوناتھ اور وصفِ شاہِ دو عالم ﷺ (۲)

نور احمد میرٹھی نے ان چار اشعار کے علاوہ مطلع بھی لکھا ہے جس کا دوسرا

مصرع درج نہیں ہے (۳)۔ شاید اسی لئے ڈاکٹر اسماعیل آزاد نے وہ نقل نہیں کیا۔ چونکہ نعت میں شاعر نے اپنا نام تخلص کے طور پر استعمال کیا ہے اس لئے نور احمد میرٹھی نے اسے عنوانِ تخلص کے اعتبار سے "رگھوناتھ" میں نقل کیا ہے۔

حواشی

(۱) برق، ڈاکٹر طلحہ رضوی۔ اردو کی نعتیہ شاعری۔ ص ۸۸
(۲) آزاد فتح پوری، ڈاکٹر اسماعیل۔ اردو شاعری میں نعت۔ جلد دوم (حالی سے حال تک) ص ۲۹۹
(۳) نور سخن۔ ص ۳۱

دانق، شمبھو دیال

ڈاکٹر اسماعیل آزاد فتح پوری نے لکھا ہے کہ بابو شمبھو دیال دانق نے "خلاقِ محمدی ﷺ" کے نام سے ایک طویل نعت لکھی ہے جس میں ایک تاریخی واقعے کو نظم کر کے اس کے ذریعے خلاقِ محمدی ﷺ کو منکشف کیا گیا ہے۔ اس نعت میں ایک خاص بات یہ ہے کہ شاعر نے تاریخی واقعے کو نظم کرنے میں کہیں بھی شعریت کا دامن نہیں چھوڑا۔ اس نعت میں منظوم واقعہ مختصراً اس طرح بیان ہوا ہے کہ ایک دن حضرت محمد ﷺ ایک جھاڑی کے نیچے سو رہے تھے کہ ایک دشمن نے تلوار کھینچ کر آپ ﷺ سے کہا:

کون اب تجھ کو بچانے آئے گا
سے تیرا وہ ہے محافظ کون ہے

جب آپ ﷺ نے فرمایا "میرا حامی ہے وہ ربّ العالمین" تو اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ تب آپ ﷺ نے تلوار ہاتھ میں لے کر اس سے پوچھا کہ اب تجھ کو کون بچائے گا؟ اور پھر آپ ﷺ نے اس کو معاف فرما دیا۔ دانق نے اس واقعے کو ۳۵ اشعار میں نظم کیا ہے۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں:

پھینک کر تلوار‘ لرزاں وہ لے
اور کہ اپنے قلبِ پُر درد سے
مجھ کو بھی ہے اب اُسی کا آسرا
اب دلِ مضطر مدد کو آگیا
اس نے جب دیکھی یہ حالِ حق
اور یہ تقریر آنحضرت ﷺ کی سنی
ہو گئی اس کی تو کچھ حالت ہی اور
ہو گئی اس کی تو کیفیت ہی اور
کیا کہوں‘ کیا اس کا حالِ زار تھا
رو رہا تھا ان کے قدموں میں پڑا

حاشیہ

۱۔ اردو [illegible] شاعری میں نعت [illegible] حالی سے حال تک [illegible] مطبوعہ لکھنؤ
ص ۲۳۷‘ ۲۴۳

دلؔ‘ منوہر لال

منوہر لال دلؔ کی ایک نعت کے چند اشعار ملتے ہیں‘ ملاحظہ فرمائیے:

آج جو محمد ﷺ ہے عرب اور عجم کا
ہے شکل نمود ہے صداقت کا‘ کرم کا
حاصل ہے جنھیں تیرے غلاموں کی غلامی
پہنچے نہیں وہ نام کی تعمیر و حرم تک
کہتے ہیں جسے طلبِ جہاں احمدِ مرسل ﷺ
دریا ہے وہ الطاف کا‘ وہ منبع ہے کرم کا
جلوے سے ترے تیرگیٔ دہر ہوئی گم

یہ [illegible] کا عجب اخترِ تقدیر ہے چمکا
اس قوم کی جانب ہے بڑی چشمِ عنایت
اس کو نہیں [illegible] ہاں کوئی دینار و درم کا
امداد نظر سے ہے مسکن کی عبادت
معلوم ترا دنیا میں جہاں اثرِ رم کا
کیا دلؔ سے بیاں ہو ترے اخلاق کی توصیف
عالم ہوا مداح ترے لطف و کرم کا

حاشیہ

۱۔ [illegible] (مرتب)۔ [illegible] مطبوعہ کراچی۔ ص ۲۴۳ [illegible]
۱۹۸۹ء "غیر مسلموں کی نعت" (حصہ دوم)۔ ص ۱۱

ذکیؔ ٹھاکور‘ دامودر

"[illegible]" میں دامودر ذکی کی ایک نعت (۷ اشعار) شائع کی گئی (۱) جس
[illegible] "النعت" میں بھی چھپی (۲)۔ نعت یہ ہے:

[illegible] سرور ﷺ کے قرینے
[illegible] جینے
[illegible] رب سے زمین کے قرینے
[illegible] میں ان کے نقشوں کے ہیں دینے
سیرت نبی ﷺ کی جینے کے ہیں قرینے
نقشِ قدم نبی ﷺ کے عرشِ بریں کے زینے
تم صرف یاد آ کر کیا کیا ہم زمانہ
اک عمر ہی گزاروں کیا روز کیا جینے
طوفاں نے راہ دے دی موجوں نے [illegible] کے دی

نام آپ ﷺ کا لیا تو جب دل پر سے سیجے

یاد آ گئے محمد ﷺ دل مُرتفع ہوا ہے
موتی ابل رہے ہیں آنکھوں کے آبگینے

اب کر گئے اٹھا عرب میں توحید حق کا نعرہ
کفر اور کمری کے پھندا کے سیچے

یہ سرفرازیاں تھیں ان کی نوازشیں تھیں
تمکین ہے لطف ورنہ کب اپنے دل وقی لے

حواشی

(۱) نور احمد میرٹھی (مرتب) [illegible] مطبوعہ کراچی۔ ص ۸۶
(۲) [illegible] ۱۹۸۱ [illegible] مسلمانوں کی خدمت" (حصہ دوم) ص ۵۰

راجا رام

سید ظہیر الدین مدنی لکھتے ہیں [illegible] سے بعد قدیم [illegible] میں چند اوراق پریشاں مل سکے۔ یہ شعر کم نام راجا رام کا مجموعہ کلام [illegible] میں صرف ۲۵ [illegible] الف ردیف [illegible] سب غائب ہیں۔ [illegible] سے بھی چند اوراق کم ہیں [illegible] اس [illegible] ساتھ کا حدود یک "[illegible]" [illegible] یہ مجموعہ [illegible] سید علاء [illegible] شعر سے [illegible] روایات سے مطابق شاعر کا [illegible] تھا [illegible] مسلمان ہو گیا تھا [illegible] راجا رام کا انتقال ہوا تو [illegible] مسلمان [illegible] سے تجہیز و تکفین کے بعد خواجہ سید جلال الدین کی خانقاہ میں دفن کیا۔

راجا رام کی علمی قابلیت سے متعلق کہا جاتا ہے کہ [illegible] تو عربی فارسی کا [illegible] علم ضرور تھا۔ اس سے ایک جگہ حدیث کا حوالہ بھی دیا ہے۔ شاعر اپنے

کلام میں صہبائے معرفت سے سرشار، رسول کریم ﷺ کا عاشق زار آلِ رسول ﷺ پر دل و جان سے نثار ہونے کا ثبوت دیتا ہے (۱)۔

نمونۂ نعت یہ ہے:

اگر تجھ کو ملے مرشد خاص
خدا اور مصطفیٰ ﷺ میں مت جدا کر

اے راجا رام کر ذکر ولی کو
تو دلبر مصطفیٰ ﷺ کو دل رہا کر

او [illegible] نوبہار [illegible]
حسن تیرا رنگیں دیکھا ہم کو

حسن ہے یار کو خدا کا یقین
عشق ہے ہم کو مصطفیٰ ﷺ کا یقین

مجھے کیا خوف راجا عاقبت کا
محمد ﷺ کے وسیلہ کو لیا ہوں (۲)

حشر کا غم نہ کر اے راجا رام
شافع حشر ہے نبی ﷺ کی آل ہے

اے راجا رام مت کر راز کو فاش
ہے ہے شک عشق ہو خاموش (۳)

"تنویر سخن" میں دوسرا، چوتھا، پانچواں، چھٹا اور ساتواں (پانچ شعر) دیے گئے ہیں (۴)

حواشی

(۱) ظہیر الدین مدنی سید۔ تنویر گجرات۔ ترقی اردو بیورو نئی دہلی پہلا ایڈیشن ۱۹۸۱ء ص ۹۳، ۹۴
(۲) نور احمد میرٹھی نے شعر درست نقل نہیں کیا۔ "محمد ﷺ کو وسیلہ" لکھا ہے جو غلط ہے۔
(۳) تنویر گجرات۔ ص ۹۴۔ نور احمد میرٹھی نے اسے یوں لکھا ہے جو درست نہیں

اے راجا رام مت کر راز فاش
ہے ہے شک ہو عشق ہو فاش

(۴) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نورِ سخن۔ مطبوعہ کراچی۔ ص ۸۸

راحت کاکوروی، بھگونت رائے

عبدالغفور نساخ نے اپنے تذکرے میں ان کا نام "بھگونت رائے" لکھا ہے (۱)
اور حکیم نثار احمد علوی نے "سخنورانِ کاکوری" میں "بھگونت سہائے" تحریر کیا ہے (۲)۔
"سخنورانِ کاکوری" میں ہے کہ شاعری میں سید آغا حسن امانت لکھنوی کے شاگرد تھے واجد علی شاہ کے زمانے میں حیات تھے۔ جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء کے بعد گمنام ہو گئے تاریخ پیدائش اور وفات کا پتا نہیں چلتا۔ ایک مثنوی بہارستانِ کلام عرف قصہ بہرام ۱۲۷۷ھ میں لکھی۔ ان کے علاوہ تین مثنویاں بیستِ اردو، بوستانِ راحت اور سوزِ عاشقانہ بھی لکھی تھیں۔ تعجب ہے کہ حکیم نثار احمد علوی نے "مثنوی گل و من" کا ذکر نہیں کیا مگر نمونۂ کلام کے طور پر اس کے چھ شعر درج کیے ہیں۔
نور احمد میرٹھی نے ان کی نعتیہ مثنوی کے جو اشعار دیے ہیں ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں:

ہو صلِ علیٰ پہ ورد اکثر — لکھا کرے وصفِ پیمبر ﷺ
اے ساقیِ بزمِ حق پرستاں — دے اور الولا پیچ عرفاں
دے جام ہے جو شرابِ اطہر — کہ جس سے ہیں جو لقبِ کہیر کوثر
وہ ﷺ سرورِ انبیا اعلیٰ ہے — سو یقیں کا یہ شیدا ہے
سوا ہے کون اس کے صاحبِ تاج — جو ہو واصلِ فلک پہ معراج
ہر شے سے خوب ہے اس کی عزت — محبوبِ خدا ہے فی الحقیقت
واں قول ترتب کا بجا ہے — احمد ﷺ سے خدا نہیں جدا ہے
القصہ نبی ہے فخرِ عالم
ہے جس کی صفت کتابِ عالم (۳)

پروفیسر شفقت رضوی نے اپنے مضمون "ہندو شاعروں کے کلام پر فکرِ اسلامی کے

اثرات" میں ان کی ایک حمدیہ مثنوی کے نو اشعار درج کیے ہیں (۴)

حواشی

(۱) سخنِ شعرا۔ عبدالغفور نساخ۔ اتر پردیش اکادمی لکھنؤ نے اس کی پہلی اشاعت ۱۲۹۱ھ (اکتوبر ۱۸۷۴ء) کی عکسی نقل ۱۹۸۲ء میں شائع کی۔ ص ۱۷۵، ۱۷۶ لکھا ہے۔ "راحت تخلص بھگونت رائے ولد ... دہلوی، باشندۂ کاکوری، شاگرد امانت۔ ان کی مثنوی ... نظر سے گزری۔")
(۲) نثار احمد علوی، حکیم۔ سخنورانِ کاکوری۔ مکتبۂ ادب، کراچی۔ ۱۹۶۸ء۔ ص ۴۴۳
(۳) نورِ سخن۔ ص ۸۹، ۹۰
(۴) نعت (ماہنامہ)۔ انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی۔ جولائی تا ستمبر ۱۹۸۶ء۔ ص ۷۶

راز لائلپوری، دھنپت رائے تھاپر

دھنپت رائے تھاپر، راز لائلپوری کی ایک نعت کے چار اشعار نور احمد میرٹھی کی مرتبہ کتاب میں شامل ہیں۔ اگر یہ معلوم ہوتا کہ انھوں نے یہ نعت کہاں سے لی ہے تو اس پر مزید گفتگو ہو سکتی۔
راز کے نعتیہ اشعار یہ ہیں:

سرورِ کائنات ﷺ ایک نظر
مظہرِ حُسنِ ذات ﷺ ایک نظر
اے مرے عرش صفات ایک نگاہ
اے مرے پاک ذات ﷺ ایک نظر
ہے تری چشم انتظار جواب میں
اور بار التفات ایک نظر
کشتۂ عذابِ عشق ہوں
اے سراپا نجات ایک نظر (۱)

حاشیہ

(۱) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نورِ سخن۔ مطبوعہ کراچی۔ ص ۹

رام پرشاد کاشتہ لکھنوی

فانی مراد آبادی نے منشی رام پرشاد کاشتہ لکھنوی کے چار شعر اپنی کتاب میں درج کیے ہیں (۱) عبد المجید خادم سوہدروی نے یہ چاروں اشعار اپنی کتاب میں دیے ہیں (۲) خالد بزمی نے بھی یہی چار اشعار اپنے مضمون میں نقل کیے ہیں لیکن "بعض شعرا تخلص کے طور پر پورا نام "رام پرشاد" ہی استعمال کر لیتے ہیں" (۳) لکھ کر یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ انھوں نے رام پرشاد کا پورا کلام بھی دیکھا ہے، وہ ان کے اصل تخلص سے واقف ہیں۔

ڈاکٹر اسپرنگر (ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لکھنؤ) نے شاہان اودھ کے کتب خانے کی فہرست تیار کی تھی جس کی پہلی جلد کلکتے سے ۱۸۵۴ میں شائع ہوئی۔ اردو شعرا سے متعلق حصے کا ترجمہ طفیل احمد نے یادگار شعرا کے نام سے ۱۹۴۳ میں ہندوستانی اکیڈمی الہ آباد نے شائع کیا تھا۔ اس میں کسی منشی رام پرشاد کاشتہ کا ذکر ہے جن کا تخلص شاد تھا۔ نصیر کے شاگرد تھے۔ ان کے متعلق اس تذکرے (یادگار شعرا) میں لکھا ہے کہ یہ نوجوان ذہین شخص ہیں اور اب دہلی میں رہتے ہیں (۴) ظاہر ہے کہ نام کے التباس کے باوجود زیر نظر شاعر اس تذکرے والے شاعر سے مختلف ہیں۔ ایک تو اِن کا لکھنوی اور اُن کا دہلوی ہونا ہے۔ دوسرے، زیر نظر رام پرشاد کاشتہ کی زبان آج کی ہے جبکہ اسپرنگر کے تذکرے والے شاعر کی زبان آج کی نہیں ہو سکتی۔

رام پرشاد لکھنوی کے چار اشعار یہ ہیں:

پاسکے واں وصال سرا سے ہاتھ خالی گھر چلے
بار عصیاں مفت ہم تو اپنے سر پہ دھر چلے

غور سے کیا خوب دیکھا کوئی بھی اپنا نہیں
خواب غفلت میں عبث ہم عمر ضائع کر چلے

گو کرو ہوتا ہے وہی، لکھا ہے جو تقدیر میں

ہر بشر کو چاہیے کچھ کام اچھے کر چلے

رام پرشاد ان کو جنت میں ملا جام طہور
تشنہ لب محفل سے بھیجے ساقی کوثر [redacted] ہے

اس میں لطیفہ یہ ہے کہ ان چاروں اشعار میں صرف مقطع نعتیہ ہے، باقی اشعار غزل کے ہیں۔ اور اگر بعض ہندوؤں کی ایسی غزلیں جمع کر لی جائیں جن میں نعت کے شعر بھی آگئے ہیں تو منشی پیارے لال رونق دہلوی اور پنڈت جگموہن ناتھ کو فدا دہلوی کی (بہت سی صفحات نقل کی جا سکتی ہیں۔

نور احمد میرٹھی نے بھی یہ چاروں اشعار نعت کے نمونے کے طور پر نقل کر دیے ہیں۔ انھوں نے ان کا نام "رام لکھنوی، رام پرشاد" لکھا ہے (۵)۔

حواشی

(۱) فانی مراد آبادی (مرتب) ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۱۵۵
(۲) خادم سوہدروی، عبد المجید (مرتب) ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۴۸
(۳) شام و سحر نعت نمبر (۱)۔ ص ۲۷۷
(۴) اسپرنگر۔ یادگار شعرا۔ (ترجمہ طفیل احمد) مطبوعہ لکھنؤ۔ ۱۹۵۸ء ص ۷۱
(۵) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ ا ب ن۔ ص ۴۳

رام پیاری

لکھنؤ سے تعلق ہے۔ فانی مراد آبادی نے ان کی نظم بصورت مثنوی بعنوان "پیغام" درج کی ہے جس میں چار چار اشعار کے پانچ بند ہیں۔ ہر بند کے بعد یہ شعر دہرایا گیا ہے:

ہند و مسلم کو یکساں یہ مرا پیغام ہے
غور سے دونوں پڑھیں، دانائی اس کا نام ہے (۱)

عبد المجید خادم سوہدروی نے پوری نظم نقل کی ہے (۲)۔

نور احمد میرٹھی نے تیسرے بند کے پہلے دو اشعار اور مذکورہ بالا ٹیپ کا شعر (تین شعر) نقل

گئے ہیں(۳)

میں نے کتاب "غیر مسلموں کی نعت گوئی" میں یہ پوری نظم شامل کی ہے' اس میں یہ کیا ہے کہ مذکورہ بالا شعر ہر بند کے بعد نہیں دُہرایا' ایک بار آخر میں لکھ دیا ہے (۴)۔

اس نظم کا دوسرا بند بطور نمونہ درج کیا جاتا ہے:

عورتوں پر ظلم کیا کیا کچھ نہ دنیا میں ہوئے
بس مگر ان کو محمد ﷺ نے بچایا ظلم سے
کی حمایت عورتوں کی مرتے دم تک آپ ﷺ نے
تھی وصیت آخری ان کی اعانت کے لیے
عورتوں کو گھر کے کاموں میں مدد دیتے تھے آپ ﷺ
کام عورت سے جہاد و جنگ میں لیتے تھے آپ ﷺ
آپ ﷺ نے تعلیم کا فرض عورت پر کیا
عورتوں کے سر پہ احسان رہے گا آپ ﷺ کا

حواشی

(۱) فانی مراد آبادی (مرتب) ہندو شعراء کا نعتیہ کلام۔ مطبوعہ لائل پور (اب فیصل آباد)۔ ص ۳۵، ۳۶
(۲) خادم سوہدروی، عبدالمجید (مرتب) ہندو شعراء کا نعتیہ کلام۔ مسلم کمپنی لاہور۔ س ن۔ ص ۳۶، ۳۷
(۳) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نورِ سخن۔ مطبوعہ کراچی۔ ص ۴۳
(۴) دیکھیں، راقم کی زیرِ نظر کتاب سے پہلے چھپی ہوئی "غیر مسلموں کی نعت گوئی"۔

راقم کشمیری، لالہ بیلی رام

فانی مراد آبادی اور خادم سوہدروی کی کتابوں میں ان کی ایک نعت کے گیارہ شعر ملتے ہیں۔ فانی کی مرتبہ کتاب کے کاتب نے انھیں اس طرح کتابت کیا ہے کہ دیکھنے والوں کو مسدس دکھائی دے جس کے آخری دو مصرعے غائب ہوں(۱)۔ "ہندو شعراء کا

ذراتِ عقیدت" میں تین اشعار ہیں (۲)۔ حامد یزدانی کے مضمون میں پانچ اشعار ہیں (۳)۔ "نورِ سخن" میں بھی پانچ اشعار نقل کیے گئے ہیں (۴)۔

پانچ اشعار ملاحظہ فرمائیں:

آپ وہ ہیں' کعبہ کے دل میں ہے گھر آپ ﷺ کا
آپ اس کے پیارے ہیں اور وہ ہے دلبر آپ ﷺ کا
رات ہو' دن ہو' سحر ہو' شام ہو' یا دوپہر
منتظر رہتا ہے سائل کے لیے' در آپ ﷺ کا
کیوں نہ مجھ کو آرزو ہو آپ کے در کی نبی ﷺ
بڑھ کے ہے قلزم سے بھی قطرہ وہ آپ ﷺ کا
جو ہمارے پاس ہے' وہ آپ ﷺ کا ہے یا نبی ﷺ
جان بھی آپ ﷺ کی' دل آپ ﷺ کا' سر آپ ﷺ کا
شکوۂ عالی جاہ سے ہے مرتبہ اس کا سوا
خواجہ قطرہ سے جس کو ملا در آپ ﷺ کا
تیرے اعظم کا ہو' ہو کہ ریگِ عرب
اے محمد ﷺ دیکھ کر شیدا ہوا ہوں آپ ﷺ کا
راقم کو چاہیے نالہ چھوڑ دے' پیدا نہیں
راقم سے لیکن نہ چھوٹے گا کبھی ﷺ در آپ ﷺ کا

ماہنامہ "نعت" کے خاص نمبر بعنوان "غیر مسلموں کی نعت" (حصہ اول) میں اس نعت کے سات اشعار شائع کیے گئے (۵)۔

حواشی

(۱) فانی مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعراء کا نعتیہ کلام۔ ص ۳۳
(۲) ہندو شعراء کا ذراتِ عقیدت۔ ص ۲۵
(۳) شام و سحر (ماہنامہ) لاہور۔ نعت نمبر (۱)۔ ص ۲۹۰، ۲۹۱
(۴) نورِ سخن۔ ص ۴۳
(۵) عام طور سے لفظ "پروا" کو "پرواہ" لکھا جاتا ہے جو درست نہیں۔ خادم سوہدروی نے "پرواہ"

ہی لکھا ہے جبکہ فانی مراد آبادی کے کاتب نے کمال کیا ہے۔ اس نے "پروا" لکھ دیا ہے۔

(۲) نعت (ماہنامہ) لاہور۔ اگست ۱۹۸۸ء "غیر مسلموں کی نعت" حصہ اول۔ ص ۷۹ (ماہنامہ "نعت" دنیا میں 'دنیا کی تمام زبانوں میں' واحد ماہنامہ ہے جس کا ہر شمارہ نعت یا سیرت کے کسی موضوع پر خاص نمبر ہوتا ہے۔ ہر شمارہ کم از کم ۱۲۸ صفحات پر مشتمل ہوتا ہے۔ "نعت" جنوری ۱۹۸۸ سے آج تک پوری باقاعدگی سے بروقت شائع ہو رہا ہے)

رامؔ ڈاکٹر لالہ بیلی رام

اسد نظامی نے اپنے مضمون "حضور ﷺ کی بارگاہ میں غیر مسلم شعراء کا نذرانۂ عقیدت" میں ڈاکٹر لالہ بیلی رام کانپوری ثم لاہوری کی ایک نعت کے تین اشعار دیئے ہیں۔ انہوں نے دوسروں کی طرح ماخذ کا ذکر نہیں کیا، اس لئے اس حوالہ سے تو بات نہیں ہو سکی۔ معلوم صورت یہ ہے کہ لالہ بیلی رام کشمیری اور ڈاکٹر لالہ بیلی رام کانپوری ثم لاہوری سے الگ شخصیت ہوتا یوں ظاہر ہوتا ہے کہ ایک صاحب ڈاکٹر ہیں "کانپوری ثم لاہوری" ہیں، دوسرے صاحب کشمیری ہیں۔ بیلی رام کشمیری کی ایک ہی نعت سب کتابوں، رسالوں میں نقل ہوتی آ رہی ہے۔ اسد نظامی نے ڈاکٹر بیلی رام کانپوری کے جو تین اشعار اپنے مضمون میں نقل کئے ہیں، وہ مختلف ہیں:

اگر مل جائے محبوبِ خدا ﷺ کا آستاں مجھ کو
تو میں سمجھوں کہ کیا مل گیا سارا جہاں مجھ کو

وہ قلعت ہے ہجرِ گیسوئے احمد ﷺ میں یہاں مجھ کو
کہ گورستان سے کچھ کم نہیں ہندوستاں مجھ کو

خدایا! رامؔ کی دائم دعا ہے تیری رحمت سے
[illegible] نعتِ احمد ﷺ روز و شب ہو وردِ زباں مجھ کو

حاشیہ

الہام (ہفت روزہ) بہاولپور۔ نعت نمبر۔ ۷ دسمبر ۱۹۶۵ء ص ۳۰

رائے اروڑہ رائے

مؤرخ لاہور، محمد دین کلیم (قادری) لکھتے ہیں کہ ۱۳۰۰ھ / ۱۸۸۲ء سے پہلے لاہور میں مشاعروں کا بہت زور تھا جن میں مسلمانوں کے علاوہ اہلِ ہنود(۱) بھی شرکت کیا کرتے تھے۔ ان میں سے چار مشاعروں میں پڑھے گئے نعتیہ کلام کو منشی محمد دین فوق نے ایک کتابی شکل میں شائع کرایا جس کا نام "دیوانِ نعتیہ لاہور" تھا۔ اس میں لاہور کے چار ہندو شعراء کا کلام درج ہے۔ یعنی لالہ اروڑہ رائے رائے لاہوری، لالہ مال چند فلک لاہوری، منشی رام داس قابل لاہوری اور لالہ تارا چند تارا لاہوری کا۔ یہ کتاب خورشید عالم پریس لاہور سے شائع ہوئی تھی۔ لاہور میں اروڑہ رائے ۱۳۲۱ھ مطابق ۱۹۰۳ء کے لگ بھگ وفات پا گیا(۲)۔

ان کی تین نعتوں کے یہ اشعار ملتے ہیں:

ذرّے ہوں جیسے مہرِ منور کے سامنے
یوں انبیا ہیں سبھی، پیمبر ﷺ کے سامنے

جبریلؑ سا فرشتۂ خدا سے پیام لے
آیا تھا روز احمدِ سرور ﷺ کے سامنے

حضرت بلالؓ عشقِ نبی ﷺ میں رفتہ تھے یوں
بلبل ہو جس طرح سے گُلِ تر کے سامنے

خالق سے آرزو ہے کہ جلدی سے لے چلے
مجھ کو مزارِ ساقیٔ کوثر ﷺ کے سامنے

جا کر کروں طواف مدینہ کی گلی سے
سر کو کروں فدا درِ اطہر کے سامنے

اس واسطے کہ عشقِ حق کا رسولِ پاک ﷺ
جلدی چلا لو روضۂ انور کے سامنے (۳)

فانی مراد آبادی اور خادم سہسوانی نے ان کا ایک شعر ایسا بھی نقل کیا ہے جس

کا قافیہ "تکرار" ہے۔ اس کو ہندو شاعر نے اپنی لاعلمی سے "تکرار" باندھا ہے لیکن فانی و خادم کی لاعلمی کو کیا کہا جائے کہ انھوں نے یہ چھاپ دیا ہے۔

دوسری نعت کے پانچ اشعار ملتے ہیں:

جان و دل سے ہیں فدائے احمد مختار ﷺ ہم
دیکھئے‘ دیکھیں گے اس سرور ﷺ کا کب دربار ہم
جلوۂ حسن نبی ﷺ جاری ہے مثل بحر فیض
یا خدا‘ پائیں گے کب اس سے گہر شہوار ہم
ہیں ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ رکن دیں
بے شبہ (۴) چاروں سے کر سکتے نہیں انکار ہم (۵)

تیسری نعت کے دو اشعار محمد دین کلیم نے اپنے مضمون میں دیے ہیں۔ یہ اشعار اور کہیں نہیں ملے‘ اس لیے نقل کیے جاتے ہیں۔

مجھے دارِ جہاں میں کچھ نہیں پیارا محمد ﷺ سے
خدا نے یہ جہاں پیدا کیا سارا محمد ﷺ سے
عیاں شق القمر کا معجزہ ہے سب خلائق میں
فلک پر آ چکا تھا ہو کے دو پارہ محمد ﷺ سے (۶)

حواشی

(۱) "تکرار" غلط ہے۔
(۲) استقلال (ہفت روزہ) لاہور۔ ۳ مئی تا ۱۰ مئی ۱۹۸۲ء۔ ص ۲۹ (مضمون "لاہور کے غیر مسلم نعت گو" از محمد دین کلیم)
(۳) فانی مراد آبادی نے اس نعت کے چھ اشعار دیے ہیں (ص ۲۳) عبدالمجید خادم سوہدروی نے پانچ (ص ۲۱) پروفیسر خالد بزمی نے دو (شام و سحر۔ نعت نمبر ۱۹۸۸ء۔ ص ۹۷۸) اور محمد دین کلیم نے چھ اشعار دیے ہیں (استقلال۔ ۳ مئی تا ۱۰ مئی ۱۹۸۲ء۔ ص ۲۹)
(۴) "شُبہ" کو عام طور سے لوگ "شبہ" لکھتے اور بولتے ہیں جو غلط ہے لیکن اس کا جو املا "نوراللغات" کے نسخہ سوم میں کیا گیا ہے‘ وہ عجیب ہے۔ وہاں اس "مصرعے" میں "بے شبہ" لکھ دیا گیا ہے جس سے مصرع بے وزن ہو گیا ہے (جلد دوم۔ ص ۳۳)
(۵) فانی اور خادم نے ان کے پانچ پانچ اشعار درج کیے ہیں۔ ایک شعر کسی نے نقل نہیں کیا۔ اس میں

کی غلطیاں ہیں۔ خالد بزمی نے اپنے مضمون میں تین اشعار درج کیے ہیں‘ وہی تین اشعار نور احمد میرٹھی کی کتاب میں ہیں (اور بھی ہے۔ ص ۹۵) ماہنامہ "نعت" لاہور کے خاص نمبر "غیر مسلموں کی نعت" (حصہ اول) میں اس نعت کے بھی اشعار چھاپ دیے گئے (ص ۸۳)
(۶) استقلال۔ ۳ مئی تا ۱۰ مئی ۱۹۸۲ء۔ ص ۲۹ (محمد دین کلیم کے مضمون میں "آ" کے بجائے "آہ" ہے)

ربطؔ بالا پرشاد

پروفیسر شفقت رضوی کے مضمون "ہندو شاعروں کے کلام پر فکرِ اسلامی کے اثرات" میں ہے کہ شعرائے عہد متوسطین میں بالا پرشاد ربطؔ بھی تھے جن کے اجداد کا تعلق کلکتہ سے تھا لیکن وہ حیدر آباد دکن میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور حیدر آباد کے مسلمانوں کی معاشرتی زندگی سے متاثر تھے۔ مؤلف گلزار آصفیہ (غلام حسین خان) نے ان کے ایک شعر کو نقل کیا ہے:

تصویر اگر کھینچ رسالت کی کھینچوں میں
خامہ سے نکل جلوۂ شق القمر آئے

ڈاکٹر ریاض مجید نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے میں کسی حوالے کے بغیر یہ لکھ کر مندرجہ بالا شعر نقل کر دیا ہے کہ "اسی طرح ہندو شاعروں کے ہاں نعت کے شعر مل جاتے ہیں‘ مثلاً بالا پرشاد ربطؔ کا یہ شعر دیکھیے" (۲)۔

نور احمد میرٹھی نے بھی کسی حوالے کے بغیر یہی شعر نقل کیا ہے (۳)۔

حواشی

(۱) اردو (سہ ماہی)‘ انجمن ترقی اردو پاکستان‘ کراچی۔ جولائی تا ستمبر ۱۹۸۸ء۔ ص ۱۱۰
(۲) ریاض مجید‘ ڈاکٹر۔ اردو میں نعت گوئی۔ مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء۔ ص ۵۱۸
(۳) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ اور بھی ہے۔ ص ۳۴

رتنؔ پنڈوروی‘ پنڈت رلا رام

• قانع مراد آبادی نے ان کے نام کے ساتھ "حیا آفرین سخن، مختار الشعرا جناب پنڈت رتن پنڈوروی (گورداسپور)" کے الفاظ لکھے ہیں۔ قابلیت ادیب فاضل، منشی فاضل، ایس وی درج ہے۔ انھوں نے عمر ساٹھ سال لکھی ہے (یعنی ۱۹۴۷ میں) پیشہ درس و تدریس ہے۔ تصانیف میں نور رتن، دستور القواعد، معاون الادب، رہنمائے ادب، داستان ادب، نثر نظر، گرداب جنوں، پیغام عمل اور ہندی کے مسلم شعرا درج ہیں (۱)۔

میرے پاس ان کی کتاب "ہندی کے مسلمان شعرا" ہے۔ اس پر ان کا نام "(ایم اے، البلاغت) رتن پنڈوروی" تحریر ہے۔ کتاب کی ضخامت ۱۹۲ صفحات ہے۔ ناشر ماہنامہ "شان ہند" نئی دہلی ہے۔ ۱۹۸۲ میں چھپی۔ کتاب میں تین سو ستر (۳۷۰) مسلمان شعرا کا ذکر ہے اور ان کا نمونۂ کلام ہندی بھی دیا ہے۔ شروع میں ہندی زبان کی مختصر تاریخ، ہندی زبان کی خصوصیات، ہندی اور اردو، ہندی اور مسلمان اور ہندی کے مسلمان شعرا کے عنوانات کے تحت بحث کی گئی ہے (۲) اس کتاب کی اشاعت تک رتن پنڈوروی زندہ تھے۔

اس کتاب سے ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ قانع مراد آبادی کی کتاب میں ان کا نام "رتن چندوری" لکھا گیا تو پروفیسر خالد بزمی (۳) اور نور احمد میرٹھی (۴) نے اپنے مضمون اور کتاب میں یہی نقل کر دیا، جبکہ اصل لفظ "پنڈوروی" ہے۔

قانع نے ان کی ایک نعت کے گیارہ اشعار شامل کتاب کیے ہیں۔ خالد بزمی نے ان میں سے سات اور نور احمد میرٹھی نے نو اشعار نقل کیے ہیں۔

قانع کی کتاب میں ایک شعر کے دوسرے مصرعے میں کتابت کی غلطی نے یہ صورت بنا دی تھی:

وحدت کو مانا کیوں نہ ہو احمد ﷺ کی ذات پر
سمجھا جس نے راز الف لام میم کا

نور احمد میرٹھی نے "سمجھا ہے" لکھ کر اسے "با وزن" بنا دیا ہے جبکہ خالد بزمی کے دوست سلیم نے "سمجھایا" لکھا ہے اور یہی درست ہو سکتا ہے۔

قانع کی کتاب کے خوشنویس صاحب نے اگر یہاں وزن کم کر دیا تھا تو مقطع کے

دوسرے مصرعے کے شروع میں "یہ" کا اضافہ بھی کر دیا۔

چند اشعار دیکھیے:

اے قلب یوم جا بسیرا بنا چلا ہوں میں
پیغام لے کر آیا ہے جھونکا نسیم کا
شافع اگر حضور رسالت مآب ﷺ ہوں
پھر کیوں نہ کیوں نہ نام ہو رحمت کریم کا
شاہد نہ ہو سکا کبھی معشوق سے الگ
نور خدا ہے نور رسول کریم ﷺ کا
یکسر بیاں ہو مدحت خیر البشر ﷺ رتن
ہے تنگ قافیہ رہی مختصر سلیم کا

حواشی

(۱) قانع مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۷۴
(۲) رتن پنڈوروی (ایم او ایل)۔ ہندی کے مسلمان شعرا۔ ماہنامہ شان ہند، نئی دہلی ۱۹۸۲۔ (قانع نے کتاب کا نام "ہندی کے مسلم شعرا" لکھا ہے جو درست نہیں)
(۳) ماہ نو "ماہنامہ" لاہور۔ نعت نمبر (۱)۔ ۱۹۸۸۔ ص ۲۹۸
(۴) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نور سخن۔ ص ۱۸، ۱۹

رشی پٹیالوی

قانع مراد آبادی نے اپنی مرتب کردہ کتاب میں ان کے بارے میں لکھا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب (چنڈی گڑھ) کے پرسنل سیکرٹری ہیں، عمر ۴۵ سال ہے، تعلیم بی اے ہے۔ تصانیف میں افسانوں کا مجموعہ "الف۔ لام" اور دیگر ہندی کہانیاں" اور مضامین کے مجموعہ جات ہیں (۱)۔ قانع نے ان کی ایک نعتیہ نظم بصورت قطعات شامل کتاب کی ہے جس کے پہلے چار بندوں میں خدا تعالیٰ کی تعریف ہے اور آخری تین بندوں میں حضور ﷺ کی مدح و ثنا۔ خالد بزمی نے اپنے مضمون میں دو نعتیہ قطعات نقل کیے ہیں (۲)

نور احمد میرٹھی نے ان کے دو مصرعے نمونے کے طور پر پیش کر دیے ہیں اور انھیں قطعیت کی صورت میں پیش بھی نہیں کیا(۳)۔

نظم یہ ہے:

نور جس کا وادیٔ سینا میں ہے
مہر و مہ کی جان ہے جس کا جمال
جس کا چرچا عالم بالا میں ہے
جس کی قدرت ہے کمال لازوال

جس کے پروردہ ہیں سب چھوٹے بڑے
جس کی رحمت سے ہے دریا فیض یاب
نیک ہیں جس کے لئے اچھے برے
جس کی بخشش کا نہیں کوئی حساب

جس کو کہتے ہیں خدا داتا
جس کی فطرت میں غلط ممکن نہیں
خالقِ کون و مکاں، ارض و سما
جس کی ہستی کا عدم ممکن نہیں

پاس رہتے ہو بھی ہے جو دور تر
جس کے ہر جلوے میں اک اعجاز ہے
دل میں رہ کر بھی نہیں جو منظر
جس کا پوچھنا بھی مجسم راز ہے

اے محمد ﷺ! اے مکرّم! اے کریم
میں نے اس جلوے کو دیکھا آپ میں
اے جمیل و پیکرِ حق! اے رحیم
خلق ہے شانِ معلی آپ میں!

آپ کی تعریف کوئی کیا کرے

آپ کی تعریف ہو سکتی نہیں
مجھ سے بے بس، مجھ سے بے مقدور سے
آپ کی توصیف ہو سکتی نہیں

اے رسول اللہ ﷺ! اے صلِّ علیٰ
آپ نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا
ہر طرف ہے آپ سے نور و ضیا
آپ نے دل میں اجالا کر دیا
اے رسول اللہ ﷺ، اے صلِّ علیٰ

حواشی

(۱) اقبال مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا انتخابِ کلام۔ ص ۸۲
(۲) شام، رب نعت سر/(۱)۔ ۱۹۹۸ء۔ ص ۱۳۳ (مضمون "...")
(۳) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نورِ سخن۔ ص ۹۱

رضا کالی داس گپتا

مجھے معروف دانشور سید سجاد رضوی نے کالی داس گپتا رضا کی کسی کتاب سے جو مناقبِ اہلِ بیتِ کرامؓ پر مشتمل تھی، ان کی دو نعتوں کی عکسی نقل مہیا فرمائی۔ دونوں نعتیں میلادیہ ہیں۔ ایک میں نے ماہنامہ "نعت" لاہور کے خاص نمبر "غیر مسلموں کی نعت" حصہ اول میں (۱) اور دوسری "میلادُ النبی ﷺ" حصہ اول میں (۲) شائع کر دی۔ ان میں سے پہلی نعت کے پانچ اشعار نور احمد میرٹھی نے اپنی مرتب کردہ کتاب میں نقل کیے (۳)۔

دونوں نعتیں یہ ہیں:

سامنے نظارۂ احمد ﷺ کی ہے کشتی بھی
جام اٹھے ہیں، غم جھکے ہیں، صراحی بھی
ناخدا جس پہ فدا ہے، وہ محمد ﷺ کا ہے نام

جس پہ دستار چڑھا ہے، وہی مستی اچھی
جام و مینا سے نہیں ہم کو سروکار مگر
آپ [redacted] کے نام پہ آ جائے تو مستی اچھی
اسوۂ شاہِ ولایت [redacted] کا جو ہوا دیوانہ
اس نے تعمیر طریقت کی اٹھائی اچھی
واسطے آپ [redacted] کے جھیلیں تو ستم بھی اچھا
عشق میں آپ [redacted] کے آئے تو بلا بھی اچھی
سامنے سیرتِ نبوی [redacted] کے کوئی کیا ٹھہرے
ٹھیک، مقبول، خوش اسلوب، انوکھی، اچھی
کہہ گئے راہِ محمد [redacted] سے گزرنے والے
آپ [redacted] ہیں جس کی طرف، بات اسی کی اچھی
نعت کے بعد پڑھنا کبھی محفل میں غزل
واقعی یہ نہیں "اسلاف" میں سوجھی اچھی

زمیں پہ روشنی نہیں فلک پہ روشنی نہیں
سبب ضرور اس کا ہے، کسی کو آگہی نہیں
محبتیں رہیں نہیں، عداوتوں کا زور ہے
انتقام کا زور ہے، خلافتوں کا زور ہے
نہ غنچے میں چٹک رہی، نہ پھول عطر بیز ہے
خزاں کے ظلم و جور سے چمن تو تاب رہے ہے
اجڑ چکی ہیں دوستی و آشتی کی محفلیں
سمٹ کے رہ گئی ہیں زندگی کی منزلیں
نہ مشکلوں کی ہے کمی، نہ تہلکوں کی ہے کمی
مصیبتیں ہزار ہیں، مسرتوں کی ہے کمی

سب اپنے اپنے تنگ دل قفسوں میں بند ہوئے
یہاں سب کے دل عداوتوں کے زہر سے بجھے ہوئے
کسی نے دہر کے لذتوں سے دامن اپنا بھر لیا
کسی نے خنجر بغض سے جگر میں چھید کر لیا
تصورِ حیات بھی گیا ام کی گود میں
ابد کی نیند سو چلا بشر عدم کی گود میں
ادب کی خاکساریاں، نظر کی خاکساریاں
زمینِ شعر کیا کریں بشر کی خاکساریاں
زمانہ ہو گیا، اسی ڈگر پہ کارواں ہے
اندھیری رات ہے یہاں، وہاں اندھیری رات ہے

مگر یہ آج کیا ہوا کہ ظلمتیں ہی چھٹ گئیں
بساطِ ظلم الٹ گئی مصیبتیں پلٹ گئیں
مگر یہ آج کیا ہوا، سکون سا دل کو ہو گیا
کہاں گئیں کدورتیں، کہاں غرور سو گیا
مگر یہ آج کیا ہوا، ہوا میں گدگدی سی ہے
سموم میں اثر نہیں، فضا میں زندگی سی ہے
مگر یہ آج کیا ہوا کہ سہل ہو گئی حیات
خرد کو راز مل گیا، نظر نے کہہ دی دل کی بات
مگر یہ آج کیا ہوا، طبیعتوں میں ڈر نہیں
کسی بھی کاروبار میں حسد کا گزر نہیں
مگر یہ آج کیا ہوا سرشتِ کائنات کو
کہ مل [illegible] کی تصورِ حیات کو
مگر یہ آج کیا ہوا کہ ضو سے زیست بھر گئی
صدائے صبر بندگی ہر اک طرف بکھر گئی

یہ سب کو ایک جان سا بنا لیا گیا ہے کیوں
یہ سب کو ایک تار میں پرو دیا گیا ہے کیوں
رنگِ حیات میں یہ کیا قرار سا آ گیا
چمن کا رنگ رنگِ فضا میں کیسا بھر گیا
شگفتہ ہے کلی کلی، چمن پھول پھول ہے
یہ روزِ سعید متصل ہے، ولادتِ رسول ﷺ ہے

حواشی

(۱) نعت (ماہنامہ) لاہور۔ اگست ۱۹۸۸ء "غیر مسلموں کی نعت" (حصہ اول) ص ۲۷
(۲) نعت (مدیر) [illegible] ۱۹۸۸ء "[illegible] ﷺ" (حصہ اول) ص ۸۰
(۳) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نور سخن۔ ص ۱۱۰

رگھوناتھ سرحدی

ڈاکٹر طلحہ رضوی برق [illegible] نے [illegible] اس کا نام رگھوناتھ خطیب سرحدی لکھا ہے، چنانچہ ہم نے ان کا [illegible] حروفِ تہجی کے اعتبار سے "خطیب" میں کر دیا ہے۔ البتہ شاعری کی جو نعت ملی ہے، اس میں انہوں نے "رگھوناتھ" کو تخلص کے طور پر استعمال کیا ہے۔ اسی لئے نور احمد میرٹھی نے اسے "رگھوناتھ" میں رکھا ہے۔ چنانچہ ہم بھی یہاں ان کا ذکر کر رہے ہیں۔ تفصیلات "خطیب، رگھوناتھ سرحدی" میں دیکھیں (ص ۱۰۸ پر)

رمز، سدا نند سرسوتی جوگی، بہاری لال

"نور سخن" میں ان کا نام "سدا نند بہاری لال رمز" لکھا ہے جبکہ پروفیسر شفقت رضوی نے اپنے مضمون "ہندو شاعروں کے کلام پر فکرِ اسلامی کے اثرات" مشمولہ سہ ماہی اردو، کراچی مطبوعہ ۱۹۹۲ء میں عام طور سے ان کا نام "سدا نند سرسوتی جوگی" لکھا

ہے (ص ۸۰، ۸۳، ۸۸) دو جگہوں پر نام وہ لکھا ہے جو راقم نے طرزِ عنوان بنایا ہے (ص ۸۲، ۸۸) اور ایک جگہ صرف "بہاری لال رمز" لکھا ہے (ص ۸۶)

شفقت رضوی ان کے بارے میں لکھتے ہیں۔ "سدا نند سرسوتی جوگی رمز بھی حیدر آباد کے رہنے والے تھے اور مشہور صوفی شاعر حضرت لیقی سے بیعت تھے، وہ کہتے ہیں:

پڑھتا ہوں دم احمد ﷺ و حیدر و جعفر
ہے لب پہ مرے شکر محمد، علی اکبر (۱)

اس مضمون میں صفحہ ۸۰، ۸۳، ۸۶، ۸۸ پر رمز کے مدحیہ اشعار درج کئے گئے ہیں۔ نور احمد میرٹھی نے "نور سخن" میں ان کے مندرجہ ذیل نعتیہ اشعار دیئے ہیں۔

میرے آقا میرے مولا میرے اللہ کے ولی ﷺ
ہے تیرے آپ کے قدموں ہی کے صدقے میری
اہل بیت آپ کے ہوں میرے بھی حامی محشر
ہووے مقبول عبادت و اطاعت میری (۲)

یہ "اشعار" مرتبِ کتاب نے کہاں سے لئے ہیں، کچھ معلوم نہیں۔ شفقت رضوی کے مضمون میں جو چند مدحیہ شعر ہیں اور ایک منقبتیہ شعر ہے، وہ تو یہ نہیں۔
شعر

دولی ہے کا چاند، نہیں تکا تمثیل
رکھتی ہے کب اُس میں انوار کا خاکہ
تو میرے دل ہی میں ہو کر بھی نہ پہنچا مجھ سے
[illegible] کا کیوں صفت میں پھر ہو
سو گتھیاں اب رشتۂ تدبیر میں تو کیا
ہمت نہیں تو حضرتِ مشکل کشا کی ہے

بہرحال، رمز کے نام سے نعت کے یہی دو شعر ملے ہیں، نذرِ قارئین کر دیے گئے ہیں۔

حواشی

(۱) اردو (سہ ماہی)، مجلس ترقی اردو پاکستان، کراچی۔ جولائی تا ستمبر ۱۹۹۵ء، ص ۴۰

(۲) اردو اے ہیرا (مرتب)۔ نور سخن۔ ص ۲۲

رونق دہلوی، منشی پیارے لال

قاضی مراد آبادی نے ان کے نام کے ساتھ "ممتاز الشعراء" کا خطاب لکھا ہے (۱)۔ مظفر حسین خان نظیر لودھیانوی لکھتے ہیں کہ دہلی کے ایک معزز خاندان کے رکن تھے۔ مولانا عبد الرحمٰن راسخ کے تلمیذ تھے۔ ادبی حلقوں میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ شاعری کے علاوہ صحافت سے بھی دلچسپی تھی (۲)۔

قاضی مراد آبادی نے ان کے دیوان کا نام "دیوان رونق" لکھا ہے (۳) علامہ سہا مجددی اور پروفیسر خالد بزمی نے بھی یہی نام نقل کر دیا ہے (۴) حالانکہ ان کے کلام کا مجموعہ "رونق سخن" کے نام سے شائع ہوا، دوسرا مجموعہ دلی کی لائبریری سے "کلام رونق" کے نام سے چھپا تھا (۵) راقم الحروف (راجا رشید محمود) نے خود ان کا دیوان "رونق سخن" دیکھا ہے جو ۱۹۰۰ء میں امپیریل بک ڈپو، دہلی سے چھپا۔

"نقوش" کے رسول نمبر [illegible] میں رونق کی ایک نعت شامل ہے اور اس کے ساتھ "وفات" "؟" لکھی ہے (۶)۔

ممتاز الشعراء پیارے لال رونق دہلوی کے دیوان "رونق سخن" میں تیرہ نعتیں ہیں۔ علاوہ ایک نعتیں بھی ادھر ادھر سے ملی ہیں جو ان کے دیوان میں شامل نہیں۔ ان سب کے منتخب اشعار قارئین ابھی ملاحظہ فرمائیں گے۔ جب پروفیسر سید یونس شاہ صاحب یہ لکھتے ہیں کہ "منشی پیارے لال رونق دہلوی نے سینکڑوں نعتیں لکھی ہیں" (۷) تو احساس ہوتا ہے کہ ہمارے محترم مرتبین و محققین، الفاظ کے استعمال میں احتیاط نہیں برتتے۔ خود پروفیسر یونس شاہ نے پیش نظر کتاب میں رونق کی دو نعتوں کے سات اشعار اور ایک مسدس کا ایک بند درج کیا ہے۔

"رونق سخن" میں رونق دہلوی کی تیرہ نعتیں ہیں جن میں سے چھ نعتوں کے

مطلعے یہ ہیں:

مرحبا، صلِّ علیٰ وہ رخِ زیبا دیکھا
جو نہ دیکھا تھا کسی، آنکھ نے جلوہ دیکھا

کہیں دیکھا، نہ سنا، نہ وہ روضہ دیکھا
چاہنے والے نے دنیا میں مزے کیا دیکھا

نظر آ جائے گر جلوہ تجھے گنبد کے تیرے [illegible] کا
نہ دیکھوں چاند کی صورت، نہ مکھڑا مہرِ منور کا

دارین میں ہے نورِ سراپا [illegible] کا
بجلی ہے ضیائے تیغ ابروئے [illegible] کا

شرمِ عصیاں سے انہیں دیکھ کے غفار کے پاس
جاؤں گا منہ کو چھپائے ہوئے سرکار [illegible] کے پاس

رکھتے ہیں عشق وصفِ شہِ لولاک [illegible] سے ہم
طالب کا کام لیتے ہیں اپنی زباں سے ہم

ایک نعت جو "رونق سخن" میں بھی ہے، دو کئی اور کتابوں، رسالوں میں بھی نقل ہوئی ہے۔ اس کے چند اشعار یہ ہیں:

تو ہے محبوب [illegible]، خدا چاہنے والا تیرا
مرتبہ سارے رسولوں میں ہے بالا تیرا

محو ہو جائیں گی محشر میں خطائیں ساری
داورِ حشر کو دوں گا میں حوالہ تیرا

لے اڑی آج صبا سوئے مدینہ دلِ زار
رونق نے بڑا کام نکالا تیرا

نور سے تیرے منور ہوئے دونوں عالم
نظر آتا ہے ہر اک سمت اجالا تیرا

گر کسی شوقِ مدینہ ہے تو ہاں، بسم اللہ

جلوہ ہے تاب، ہوا دیکھ لیتا تیرا
لے مجھ جلد مری، ناز سے سونے والے
ہو گیا فرش نشیں چاہنے والا تیرا
ہو گیا شوق میں وہ آج فدایٔ احمد ﷺ
دل جو رونق تھا بجھے تاروں کا پیا تیرا (۸)

"رونقِ سخن" کی ایک اور نعت بھی کی مرتضیٰ نے نقل کی ہے، اس کے چند اشعار دیکھیں:

سب جہاں کا ایک جوان علی ﷺ ہے
مختار وہ عالم، شہ انبیا نبی ﷺ ہے
اک شور ملائک میں ہوا صلِ علیٰ کا
رکھا جو قدم عرش معلی پہ نبی ﷺ نے
رہتا ہے مری آنکھوں میں کونین کا جلوہ
بخشا ہے مجھے نور وہ جدایہ نبی ﷺ نے
وہ ٹکڑے قمر کے ہوئے نکلی جو انگلی
اک معجزہ ٹی سا دکھایا تو نبی ﷺ نے
طیبہ(۹) مجھے جلدی سے بلا لیجیے شاہا!
کر رکھا ہے بے چین دولت طلبی نے
اقلیم مری حشر میں کرتے ہیں ملائک
وہ مرتبہ بخشا ہے مجھے نعت نبی ﷺ سے
فریاد کہ دل جاؤں شہیدوں میں الٰہی!
مارا ہے مجھے عشقِ رسولِ عربی ﷺ نے (۱۰)

قارئین محترم نے اس نعت کے کچھ اشعار پڑھ لیے ہیں، اب اس نعت کے بارے میں پروفیسر سیّد یونس شاہ کی یہ "تحقیق" بھی ملاحظہ فرمائیں۔ "مولانا جامی کی زمین میں رونق دہلوی نے بھی طبع آزمائی کی ہے"۔(۱۱)

"رونقِ سخن" کی ان نعتوں کے علاوہ بھی ممتاز الشعرا منشی پیارے لال رونق کی کچھ نعتیں ملتی ہیں:

یہ لطف عاصیوں پہ رسالت مآب ﷺ کا
ممنون ہے جہاں کرم بے حساب کا
گوشہ الٹ گیا تھا یہ کس کی نقاب کا
اب تک ہے زرد شرم سے منہ آفتاب کا
پردہ گناہگاروں کا محشر میں ڈھک گیا
سایہ پڑا جو ان پہ رسالت مآب ﷺ کا
شاید پڑا تھا پرتو حسن سراجِ نبی ﷺ
پھیکا ہوا فلک پہ ہے بہت آفتاب کا
روشن کیا ہر اک پہ شریعت کا مسئلہ
دے کر سبق زمانے کو اُمّ الکتاب کا
رونق اٹھے لکھے ہیں مومن جہاں میں ہم
ہر دل سے معتقد ہے رسالت مآب ﷺ کا (۱۲)
چمکا ہے نور حسنِ رسالت مآب ﷺ کا
روشن ہوا جو رخ جمالِ نقاب کا
عاشق ہوں اس جناب رسالت مآب ﷺ کا
کونین ایک ذرہ ہے کس کی جناب کا
ہر میں جہاں مرکب عرش بریں گیا
تھا معجزہ یہ آپ ﷺ کے پائے رکاب کا
لے کر بیان نور سراجِ آفتاب سے
لکھتا ہے وصف حسنِ رسالت مآب ﷺ کا
رونقِ سخن کو میرے یہ حاصل ہوا کیوں شرف
مداح ہوں جناب رسالت مآب ﷺ کا (۱۳)

نظر آسکے نہ جلوہ ہر گھڑی کہیں گر ہو ﷺ کا
ازل سے ہے دل و دیدہ میں اپنے گھر ہو ﷺ کا
نہ ڈر تو واعظ کا ہے، نہ کچھ خوف مناصبی ہے
بھروسا ہے بچے شفاعت پر محشر ہو ﷺ کا
بھٹکا اگر دل یہ مرے اک تجلی صد حیرت
نظر آیا وہ تجلی عارضِ انور ہو ﷺ کا
نہ پوچھ، یہ بے ورفعت مری کس شان سے پہنچے
شبِ معراج تھا کچھ اور کرّوفر ہو ﷺ کا
مثال خلق کا ہوتا نہ حق ہو کبھی پیدا
نہ (۲) صورتِ انساں میں گر پیکر ہو ﷺ کا
یہ وہ واسطہ مقدس ہے، رسالت ختم ہے جس پر
اب ہے در سے ہو کا اب کوئی ہمسر ہو ﷺ کا
نہ ہو کیوں قدر صدیق درہم داغِ محبت کی
کہ ہے بیٹھا ہوا تکیہ مرے دل پر ہو ﷺ کا (۱۳)

وہ حسن ہے، ٹھہرا نظر کا محال ہے
دیکھے نسخ نبی ﷺ کے تاب جمال ہے
مجھ اور مری زبان پہ توصیف شاہِ دیں ﷺ
جلتا ہوا حضور ﷺ کا حسن مثال ہے
ہے خود بنا دیا ہے تمنائے دید نے
یہ رابطہ محبت، ہوا شوقِ وصال ہے
کیا پوچھتے ہو حسرتِ دیدار مصطفیٰ ﷺ
کہہ دیں گی آرزوئیں جو اس دل کا حال ہے
ملنا یہ دیکھنی ہوتی ہے جو تصویرِ مصطفیٰ ﷺ
صدیق یہ اک کرشمۂ رنگِ خیال ہے (۱۵)

۵

صدیق کے دو نعتیہ مسدس بھی ملتے ہیں۔ ان کا کلام اتنا معیاری ہے کہ جی تو چاہتا ہے کہ مکمل مسدس قارئینِ کرام تک پہنچائے جائیں لیکن بوجوہ ایسا ممکن نہیں۔ ایک مسدس "عشقِ محبت" کے دو بند دیکھئے:

ستارہ اوج پہ کیوں کر نہ ہو شانِ نبوت کا
فلک مظہر ہے برج ہے احکامِ شریعت کا
کھلا تجھ سے جہاں میں رازِ سربستہ حقیقت کا
دکھایا حسن کثرت میں ہے جلوہ تو نے وحدت کا
نہ تجھ سا پیشوائے دیں اگر پیدا یہاں ہوتا
نہ اظہار رہ شش دول، نہ قائم اصل ہوتا

جہاں میں تو نے چمکایا ہے وہ آئینہ قرآں کا
کہ جس سے ہر طرف پھیلا ہوا ہے نور ایماں کا
ضیائے دیں ہے ہر چشمِ عالم اسیرِ عرفاں کا
دلوں میں تو نے جلا بھر دیا تاجورِ یزداں کا
جلالی بزمِ امکاں میں وہ مشعل حق پرستی کی
ہوئی روشن حقیقت جس سے محمدی پاک ہستی کی (۱۴)

ان کے ایک دوسرے مسدس "نبی ﷺ کی عظمت" کے تین بند ملاحظہ فرمایئے:

تم وہ ہو، حق نے بنایا جن کو شاہِ انبیا ﷺ
تم وہ ہو، پایا ہے سب نبیوں میں جن کا مرتبہ
تم وہ ہو، جن کو شرف معراج کا حاصل ہوا
تم وہ ہو، عرشِ بریں زینہ ہے جن کے بام کا
تجھ پہ منکشف قرب ہو، اسرارِ معرفت
منکشف تم سے ہو، رموزِ نہانِ معرفت

ہادیٔ دیں تمہیں ہو تم ہو مصطفیٰ ﷺ
باعثِ صد فخر ملت رہنما و پیشوا

کہہ دیا حق میں تمہارے حق نے لولاک لما
تم نہ ہوتے تو نہ بنتے یہ بھی ارض و سما

تم سے قائم ہے جہاں میں یہ حسین بیکراں
اس سے پہلے نام کو بھی کچھ نہ تھا نام و نشاں

تم وہ ہو چرخ رسالت کے درخشاں آفتاب
نور عالم تاب کا جس کے نہیں کوئی جواب
دیکھ کر بزم جہاں میں رنگ حسن لاجواب
شرم سے خورشید محشر نے لئے منہ پر نقاب

تم وہ ہو ظلمت مٹا دی دہر میں کفر و شرک کی
مشعل توحید کی سب کو دکھا کر روشنی (۱۷)

"مہک" گوجرانوالہ کے خاص نمبر میں پیارے لال رونق کے نام سے جو چار چھ اشعار نعتیہ غزل کے طور پر شائع کئے گئے ہیں، در اصل اسی نعتیہ مسدس سے ماخوذ ہیں (۱۸)۔

حواشی

(۱) لالی مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۲۵، ۵۱
(۲) [illegible] ص ۱۹۵۳، ص ۳۵۸
(۳) فانی مراد آبادی کی مرتبہ محولہ بالا کتاب۔ ص ۱۰۸، ۱۰۳
(۴) خادم سہارنپوری کی مرتبہ کتاب۔ ص ۱۴۲، شام و سحر نعت نمبر (۱) ۱۹۸۸ء۔ ص ۳۶
(۵) تذکرۂ شعرائے اردو۔ ص ۲۵۸
(۶) نقوش۔ رسول ﷺ نمبر۔ جلد دہم۔ ص ۹۶۳
(۷) پرنسپل ڈاکٹر سید رفیع الدین ... تذکرۂ نعت گویان اردو۔ جلد دوم۔ نومبر ۱۹۸۸ء۔ ص ۳۹۸
(۸) فانی مراد آبادی کی مرتبہ کتاب اور خادم سہارنپوری کی مرتبہ کتاب میں اس نعت کے بارہ اشعار ملتے ہیں (ص ۵۳۔ ص ۳۳ [illegible]) پروفیسر خالد بزمی نے اس نعت کے تین اشعار اپنے مضمون میں نقل کئے ہیں (شام و سحر نعت نمبر ۱۹۸۸ء ص ۳۹) "نقوش" کے رسول ﷺ نمبر جلد دہم میں اس نعت کے [illegible] اشعار ہیں (ص ۹۶۳) [illegible] "نعت" لاہور کے نمبر "غیر مسلموں کی نعت" حصہ اول (اگست ۱۹۸۸ء) میں ۵ شعر ہیں (ص ۸۲)

(۹) میں نے اپنے [illegible] مولانا طیب [illegible] کے ارشاد مبارک کے مطابق "یثرب" کے لفظ کو "مدینہ" میں بدل دیا ہے۔ رونق تو ہندو ہیں، ہمارے بہت سے مسلمان شعرا اپنی نعتوں میں مدینے رسول کے لئے یہ لفظ استعمال کرنے کی غلطی کر جاتے ہیں۔
(۱۰) فانی نے اس نعت کے تیرہ اشعار دیئے ہیں (ص ۱۹) اور خالد بزمی نے پانچ اشعار (شام و سحر نعت نمبر ۱۹۸۸ء۔ ص ۳۶)
(۱۱) تذکرۂ نعت گویان اردو۔ جلد دوم۔ ص ۳۹۸
(۱۲) [illegible] ص ۱۳۳ (تین اشعار) نعت [illegible] ۱۹۸۸ء [illegible] رسول ﷺ [illegible] ص ۳۲ (۵ اشعار)
(۱۳) [illegible] ص ۱۳۳ (تین اشعار) [illegible] مرتبہ کتاب۔ ص ۵۹ (۷ اشعار) [illegible] ص ۲۰ (تین اشعار) شام و سحر نعت نمبر (۱)۔ ۱۹۸۸ء ص ۳۶ (تین اشعار) [illegible] ص ۳ [illegible] تذکرۂ نعت گویان اردو۔ جلد دوم۔ ص ۳۹۸ (تین اشعار)
(۱۴) [illegible] ص ۱۰۸ (۷ اشعار) شام و سحر نعت نمبر (۱)۔ ص ۳۶ (۳ اشعار)
(۱۵) [illegible] ص ۸۲ نعت [illegible] "غیر مسلموں کی نعت" (حصہ سوم) ص ۲۰
(۱۶) [illegible] مرتبہ کتاب۔ ص ۴۲
[illegible] ۱۹۸۸ء "غیر مسلموں کی نعت" حصہ [illegible] ص ۴۴
(مضمون "سرکار ﷺ کے ہندو اور سکھ مدحت نگار" از راجا رشید محمود)
(۱۷) [illegible] ص ۲۵ [illegible] تذکرۂ نعت گویان [illegible] ص ۳۸۱ (ایک بند) / نعت (ماہنامہ) لاہور "غیر مسلموں کی نعت" حصہ اول۔ ص ۳۳ (چار بند)
(۱۸) [illegible] ﷺ۔ ص ۳۰۵

روپندر روپندر جین

ان کی ایک نعت کے سات اشعار نور احمد میرٹھی کی مرتبہ کتاب میں شامل ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے:

آپؐ کی شان عجب شانِ رسولِ اکرم ﷺ
آپ ﷺ اللہ کے مہمان رسولِ اکرم ﷺ

روزِ اوّل کے ہیں عنوان رسولِ اکرم ﷺ
اور محشر کے ہیں سلطان رسولِ اکرم ﷺ

آپؐ حاملِ تسلوات و امین و صادق
آپؐ ہیں افضلِ انسان رسولِ اکرم ﷺ

آپؐ کے ماننے والوں میں ضروری تو نہیں
صرف شامل ہوں مسلمان رسولِ اکرم ﷺ

آپؐ ہی کی تو بدولت ہے میسّر ہم کو
وہ جسے کہتے ہیں قرآن رسولِ اکرم ﷺ

آپؐ اکرم ہی اکرام عطائے ازلی
آپؐ احسان ہی احسان رسولِ اکرم ﷺ

آپؐ کا ذکر ہے وہ ذکر کہ جس کو سن کر
پختہ ہو جاتا ہے ایمان رسولِ اکرم ﷺ

حاشیہ

(۱) محمد صبیح محسن، (مرتب): نورِ سخن۔ ص ۳۲-۱۱۵

زار دہلوی، پنڈت ترلوکی ناتھ

فانی مراد آبادی کی مرتّب کردہ کتاب میں ان کی نعت کے ۲۰ اشعار اور "نورِ سخن" میں ۳ اشعار چھپے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ اس نعت کے بیشتر اشعار میری سمجھ میں نہیں آتے۔ شعر بے وزن ہیں، سوائے اس ایک دو مصرعے کے، جو نقل کرنے میں بے وزن ہو گیا ہو گا۔ میں گمان سے اس "نعت" کے چند اشعار نقل کر رہا ہوں کہ شاید صاحبِ علم قارئین محترم کچھ مطلب نکال لیں:

بھلی طرح حقیقتِ حقّ تھی جلی لاہوت میں (۱)

ظہر آئی جس کی ضیا بہ شکلِ تجلیِ قرنِ مجاز میں
ہوا نورِ ذاتِ خدا جلی جو تھا احد حرمِ طراز میں
تو چھپا نہ احمدِ پاک ﷺ کے، چھپا ہے وہ میم درار میں (۲)

وہی ذاتِ بابرکات تھی، جدا مکرّرِ حیات تھی
وہ روایت کی شریعت تھی لوائے علم طراز میں

وہی آئینہ حق وہی شانِ حق، وہی عینِ حق وہی جانِ حق
ہوئے مومن اس کے ہی کلمہ گو کہ جھکے اس کو نماز میں

وہی چشمِ نور دراصل تھی کہ ہمیشہ شبِ وصل تھی
[illegible] آئینہ تجلی بجا آئینہ [illegible]

[illegible] آئیں [illegible]
ہیں واقفیں [illegible] جو فقط ہیں رسولِ پاک ﷺ کی [illegible]

ہوئے خارِ تسلیم حضرتؐ ہوئے وار مومنِ مخلص (۳)
ہیں امید وار کہ پائیں بار حضورِ بندہ نواز میں (۴)

فانی نے شاعر کے نام کے ساتھ لکھا ہے: "پروفیسر اے۔ ایس، ترلوکی ناتھ، دہلی"۔ پروفیسر حامد بزمی نے "مدحِ سرور کونین" میں لکھا ہے۔ "آپ دہلی سے تعلق رکھتے ہیں" (۵)

حواشی

(۱) [illegible] میں "[illegible]" کی بجائے "[illegible]" لکھا ہے۔

(۲) [illegible] میں "چھپا ہے وہ میم [illegible]" لکھا ہے۔

(۳) اصل میں "[illegible]" کی جگہ "[illegible]" لکھا ہوا ہے۔

(۴) [illegible]، (مرتب): نورِ سخن۔ ص ۱۰۹-۱۱۸، فانی مراد آبادی (مرتب): [illegible]، ص ۲۰-۲۸۔

(۵) [illegible]: مدحِ سرور کونین، ص ۲۸۱-۲۸۲

زخمی، راج بہادر

منشی رنج بہادر "زخمی" تخلص کرتے تھے اور طاہر سوہانی کے شاگرد تھے۔ ایک رسالہ "نالۂ زخمی" ۱۸۸۶ء میں نکلا تھا جو چند سال بعد بند ہو گیا۔ ان کے بزرگ کاکوری کے قانون گو تھے۔ ۱۸۸۲ء سے کانپور میں قیام تھا۔ اکثر نعتیہ کلام بھی کہتے تھے (۱)۔

ان کی ایک ہی نعت ملتی ہے جس کے چھ اشعار حکیم نثار احمد علوی نے دیے ہیں اور سات اشعار نور احمد میرٹھی نے نقل کیے ہیں (۲)

دل پہ آستہ ہے برگشتہ مقدر اپنا
حرم پاک کے ہو گرد جو چکر اپنا

سبز شیریں لب محمد ﷺ نے جو لکھے اوصاف
شعر ہر ایک ہوا قند مکرر اپنا

یوں نہ اعجاز محمد ﷺ کے ہوں قائل اغیار
کر لیا ایک زمانے کو مسخر اپنا

کیوں نہ مل جائے ہمیں خلد مقدر زخمی
شعر جاوید الفت ہے پیمبر ﷺ اپنا

یا نبی ﷺ مشکل گزار جس کو بھولے
تم سکھا دو ہمیں گھرکے پیمبر اپنا

ہم جو آنکھوں سے لگا لیتے پردائے نبی
پھر نہ جاتے ہیں سوا تیرے لاغر اپنا (۳)

حواشی

(۱) نثار احمد علوی، حکیم۔ تذکرہ شعرائے کاکوری۔ مطبوعہ کراچی۔ ۱۹۸۸ء۔ ص ۵۲۵
(۲) نور سخن۔ ص ۱۰۱، ۱۰۲
(۳) آخری دو اشعار "تذکرہ شعرائے کاکوری" میں نہیں ہیں۔

زیب، راجا چھتول

راجا چھتول زیب کا ایک نعتیہ شعر نور احمد میرٹھی کی مرتب کردہ کتاب "نور سخن" میں شامل ہے:

انسان سے کیا کہے جو مدح محمد ﷺ
چلتا جہاں عقل جو فرشتوں کی زباں کا

حاشیہ

نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نور سخن۔ ص ۷۲

زیب، ڈاکٹر ماتا پرشاد

ان کی ایک نعت کے ۹ شعر "ارمغان شعر کا نذرانۂ عقیدت" میں شامل تھے (۱)۔ "نور سخن" کے مرتب نے اس نعت کے سات اشعار نقل کیے (۲) ماہنامہ "النعت" لاہور کے ایک خاص نمبر (۳) بعنوان "غیر مسلموں کی نعت" (حصہ سوم) میں اس نعت کے سات اشعار شائع کیے گئے ہیں۔

چند اشعار دیکھیے:

ورد گنبد خضرا کی ضیا بار تو ہے
زندگی جستجو طیبہ کی طلب گار تو ہے

وادیٔ ہوش و خرد مطلع انوار تو ہے
دل مرا نور محمد ﷺ کا ضیا بار تو ہے

باعث فخر ہے مرا یہ عقیدت مندی
جذبۂ دل میں محبت مقصود سرکار ﷺ تو ہے

مرا فکر، مرا آہنگ، مرا ساز ادب
جذبۂ نعت محمد ﷺ کا سزاوار تو ہے

میرے جذبات میں ہے نغمہ وصلِ نبی ﷺ
زیب آہنگ نہیں ساز میں، جھنکار تو ہے

حواشی

(۱) مکتب ... مسلسل ﷺ ... [illegible] ... ص ۵
(۲) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ ... ص ۱۱
(۳) ماہنامہ "نعت" لاہور کا ہر شمارہ خاص نمبر ہے جو نعت یا سیرت کے کسی ایک موضوع پر مضامین نظم و نثر کا حامل ہوتا ہے۔ یہ رسالہ جنوری ۱۹۸۸ سے پوری باقاعدگی سے جاری ہے اور ہر شمارہ ... [illegible]
(۴) نعت، ماہنامہ لاہور ... ۱۹۹۰ "غیر مسلموں کی نعت" حصہ دوم، ص ۲۱

زیبا، پنڈت برجموہن لال

فانی مراد آبادی اور خادم سہروردی نے ان کی دو دو نعتیں درج کی ہیں۔ ایک کے ساتھ "برجموہن لال تخلص زیبا ... امرتسر" لکھا ہے (۱) اور دوسری نعت کے ساتھ "پنڈت برجموہن لال زیبا پروفیسر ہندو کالج امرتسر" کے الفاظ رقم کئے ہیں (۲)۔

اس سے پروفیسر عالم بھی یہ سمجھے کہ یہ دو شخصیتیں ہیں۔ ان سے ایک جگہ "زیبا امرتسری" کے عنوان سے لکھا۔ "برجموہن تخلص زیبا امرتسری تعلیم کے اعتبار سے گریجویٹ ہیں۔ انہیں نعت گوئی سے خاص رغبت ہے۔ ان کا انداز بیان صاف اور سادہ سا ہے" (۳)۔ دوسرے مقام پر "برجموہن زیبا" کے عنوان سے لکھا "پنڈت زیبا ہندو کالج امرتسر میں پروفیسر رہے ہیں۔ ان کا نعتیہ کلام سادہ اور دلکش ہے" (۴)۔

واقعہ یہ ہے کہ یہ ایک ہی شخصیت ہے اور ان کی دو نعتیں ملتی ہیں۔ درج ذیل نعت جو فانی اور خادم نے شائع کی ہے پہلے ماہنامہ "مشیر" میں چھپی تھی (۵) فانی اور خادم نے اس نعت کے نو اشعار نقل کئے ہیں۔ چند اشعار دیکھئے:

گلزار وحدت حضرت محمد ﷺ
ابر رحمت حضرت محمد ﷺ

اللہ مداح ان کا ہے
ممدوح نبوت حضرت محمد ﷺ

عقبیٰ دنیا کو بنا کر ہی اٹھے
مشتاق وحدت حضرت محمد ﷺ

کہتے تھے، ہمسائے سے کر محبت
تھے نیک نیت حضرت محمد ﷺ

راہ صداقت پہ قائم رہے وہ
تھے حور صفت حضرت محمد ﷺ

ہے دل میں حسرت زیبا تو یہ ہے
دکھلائیں صورت حضرت محمد ﷺ (۶)

دوسری نعت کے چھ اشعار فانی اور خادم کی کتاب میں ہیں۔ "نور سخن" میں پانچ اشعار نقل کئے گئے ہیں (۷)۔

چند شعر یہ ہیں:

سبق دنیا کو وحدت کا دیا حضرت محمد ﷺ نے
دوئی کو دور ہر دل سے کیا حضرت محمد ﷺ نے

اٹھا کر پردۂ شک کا ہر دل کے چہرے سے
انہیں رنگ آشنائی کا دیا حضرت محمد ﷺ نے

سبق پاکیزگی کا اور نیکی کا بتا سب کو
بڑا احسان دنیا پہ کیا حضرت محمد ﷺ نے

غریبوں دردمندوں مظلوموں اسیروں عاجزوں مجبوروں
دل اک عالم کا ہاتھوں میں لیا حضرت محمد ﷺ نے

کہا ہر اک کو ہمسائے سے الفت کر، محبت کر
دل آزاری سے بچنا سکھا دیا حضرت محمد ﷺ نے

حواشی

(۱) فانی مراد آبادی کی مرتبہ کتاب۔ ص ۲۸ / خادم سہروردی کی مرتبہ کتاب۔ ص ۲۵
(۲) فانی مراد آبادی کی مرتبہ کتاب۔ ص ۱۳۸ / خادم سہروردی کی مرتبہ کتاب۔ ص ۴۴
(۳) شام و سحر نعت نمبر (۱)۔ ۱۹۸۸۔ ص ۲۷۲

(۴) ایضاً، ص ۲۹۹
(۵) "پیشوا" (ماہنامہ) دہلی، رسول [redacted] نمبر، ۱۳۸۹ھ (۱۹۶۹ء) بحوالہ ماہنامہ "نعت" لاہور۔ ستمبر ۱۹۸۸ء، رسول [redacted] نمبروں کا تعارف، حصہ اول۔ ص ۳۲
(۶) ایک مصرع ہے "تھے وہ ازقدرت حضرت محمد [redacted]"۔ یہ علامہ سعدی کی مرتبہ کتاب میں ہے، جبکہ قاقی کی کتاب میں "تھے وہ رازِ حقیقت" لکھا ہے جو وزن میں نہیں ہے۔
(۷) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نورِ سخن۔ ص ۱۸

ساحر دہلوی، امرناتھ

ناظر کاکوروی نے لکھا ہے "اردو کے ممتاز شاعر پنڈت امرناتھ ساحر دہلوی ۱۸۶۳ء میں بمقام دہلی پیدا ہوئے" (۱)۔ پروفیسر شفقت رضوی نے امرناتھ ساحر کے بارے میں لکھا ہے "دہلی۔ پیدائش ۱۸۶۳ء" (۲)۔ وفات ۱۹۴۲ء (۳)۔

قاقی مراد آبادی و علامہ سعدی کی مرتبہ کتابوں میں پنڈت امرناتھ ساحر کی دو منظومات شامل ہیں۔ پہلی نعت میں ان کے نام کے ساتھ تحریر ہے "علامہ دہلی سابق ڈپٹی کلکٹر" (۴)۔

ہر قلب منبعِ نور ہے کہ حرم میں جلوۂ یار ہے (۵)
دل و دیدہ محوِ نظارہ ہیں کہ نہ گرد ہے، نہ غبار ہے (۶)
ترے جلووں کا، تری رحمتوں کا حساب ہے نہ شمار ہے
کہ صفاتِ کون و مکان کی تری ذات دارومدار ہے (۷)
تو نہاں ہے ظہورِ صفات میں، تو عیاں ہے جلوۂ ذات میں
تو وہ نورِ پاک عظیم ہے جسے اپنے سایہ سے عار ہے
جو نہ حرف و صوت میں آسکے، جو نہ کون میں نہ سما سکے
رگِ جانِ ساحرِ خستہ میں وہ مکین محل و دیار ہے (۸)

دوسری نظم میں ۱۳ شعر ہیں (قاقی نے گیارہ شعر دیے ہیں) ان میں پہلے نو اشعار حمدیہ ہیں، مقطع سے پہلے کے تین شعر یہ ہیں:

حاصل ہمیں جنت و قربت ہے، اس میں ایک
ترا حبیب [redacted] ہے کہ وہ کونین کا لال ہے
بے سایہ نور باعثِ ایجاد و مغفرت
جس کے وجود جُود سے رحمت نہال ہے
اُمت کا ہی شافعِ روزِ جزا بنا
اب پرسشِ جواب، نہ رُوئے سوال ہے (۹)

"اردو کے ہندو ادیب" میں امرناتھ ساحر کی حضرت قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمہ کی ایک منقبت بطور نمونہ درج ہے (ص ۸۷)۔

قاقی مراد آبادی کی مرتبہ کتاب سے آٹھویں صفحے پر چھ اشعار کی ایک نعت ہے جس کے مقطع میں ساحر تخلص استعمال ہوا ہے لیکن شاعر کا نام درج نہیں ہے۔ کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ کس ساحر کی نعت ہے۔ دو اشعار دیکھیے:

جبینیں جہاں آستانِ [redacted]
عقیدت کی یہ انتہا ہو رہی ہے
مرا سر ہے پائے شہِ [redacted] پہ ساحر
نمازِ ارادت ادا ہو رہی ہے (۱۰)

پروفیسر خالد ندوی نے اپنے مضمون "امتزاجِ عظمت" میں مدن لال ساحر، ساحر سیالی اور ساحر لدھیانہ پوری کا ذکر کیا ہے، پنڈت امرناتھ ساحر کا نہیں کیا (۱۱)

حواشی

(۱) ناظر کاکوروی۔ اردو کے ہندو ادیب۔ ص ۸۵
(۲) اردو (سہ ماہی) کراچی، جولائی تا دسمبر ۱۹۹۳ء۔ ص ۸۱، ۹۲، ۱۰۷
(۳) ایضاً۔ ص ۸۱، ۹۲، ۱۰۷
(۴) قاقی مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۲۹؛ علامہ سعدی، عبدالمجید (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۳۲
(۵) "ہر" کو دونوں کتابوں میں "ہمرا" لکھا گیا ہے۔
(۶) قاقی کی کتاب میں "دل و دید" لکھا ہے۔
(۷) دونوں کتابوں میں "مکاں" کے ن کا اعلان نہیں ہوا۔

(۸) پہلے یہ نعت ماہنامہ "بیسویں" دہلی کے رسول ﷺ نمبر (۱۹۲۸ء) میں چھپ کر شائع ہوئی تھی۔ اس رسول ﷺ نمبر میں حمد مضامین نظم اور ۲۹ نعتوں کے علاوہ کئی کے قریب تصاویر ہیں (ماہنامہ "النعت" لاہور۔ ستمبر ۱۹۸۸ء۔ "رسول ﷺ نمبروں کا تعارف"۔ حصہ اول۔ ص ۱۴، ۲۲) "نوید حق" میں اس کے پانچ اشعار ہیں (ص ۳۰)

(۹) خادم سہروردی کی مرتبہ کتاب میں ... آخری دو شعر نہیں دیے۔ یعنی قلق کی کتاب میں یہ نظم ہے وہ صورت ہے اور اس میں صرف ایک شعر لکھتے ہے)

(۱۰) لالی مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۱۹۸ (حاشیہ)

(۱۱) شام و سحر نعت نمبر (۱)۔ ص ۲۲۹ تا ۲۸۰

ساحر سنامی

لالی مراد آبادی نے ان کا نام یوں لکھا ہے۔ "تیج رام ساحر سنامی۔ بی۔ اے۔ تحصیلدار پٹیالہ" (۱)۔ "شام و سحر" لاہور کے نعت نمبر میں پروفیسر خالد بزمی نے ان کے نعتیہ مخمس کے تین بند نقل کیے ہیں (۲)۔ نور احمد میرٹھی نے ان کے اس مخمس کے ایک بند کا تیسرا مصرع چھوڑ کر باقی چار مصرعے نمونۂ نعت کے طور پر پیش کر دیے ہیں (۳) خادم سہروردی کی مرتبہ کتاب اور "ہندو شعرا کا نذرانۂ عقیدت" میں ساحر سنامی کا ذکر نہیں ہے۔

نعتیہ مخمس کے دو بند ملاحظہ فرمایئے:

اے باعثِ صد فخرِ جمال، شبابِ مدینہ
اے لالۂ سرا بلبلِ بستانِ مدینہ
اے شوخیِ صد شانِ دلہن، جانِ مدینہ
اے رنگِ وفا دستِ بہ پہلوئے مدینہ
کہتے ہیں تجھے لیے نظر جانِ مدینہ (۴)

اب پہ مرے اب اک یہ دعا صبح و مسا ہے
میرے دلِ مضطر کی فقط اب یہ صدا ہے
کانوں میں گلوں کے بھی یہی کہتی صبا ہے

لب کی دعا ہے، تو یہی میری دعا ہے
ہو سجدہ مری کعبۂ گلستانِ مدینہ

حواشی

(۱) لالی مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۹۱ (مخمس کے چھ بند)
(۲) شام و سحر نعت نمبر (۱)۔ محولہ ص ۲۷۰
(۳) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نور سخن۔ ص ۳۳
(۴) خالد بزمی کے مضمون میں "تجھے" کے بجائے "تجھ" لکھا ہوا ہے جس سے مصرع بے وزن اور بے معنی ہو گیا ہے

ساحر، مدن لال

لالی مراد آبادی کی مرتب کردہ کتاب میں ان کی ایک نعت کے چھ اشعار شامل ہیں (۱)۔ پروفیسر خالد بزمی نے اپنے مضمون میں چار شعر نقل کیے ہیں (۲)۔ خادم سہروردی کی اور مکتبہ رسائے مصطفی ﷺ گوجرانوالہ کی مرتب اور شائع کردہ کتاب میں، نیز نور احمد میرٹھی کی مرتب کردہ کتاب میں ساحر ہوشیارپوری کی طرح مدن لال ساحر کا ذکر بھی نہیں ہے۔

مدن لال ساحر کی دستیاب نعت کے چند اشعار یہ ہیں:

یہاں کیا ہو گر مصطفی ﷺ ۲
عیاں دم بھر ہے جبریل رسا ۲
نہیں ہے خوف کچھ مدارِ جزا ۲
وسیلہ ہے تجھے غمزہ الورٰی ﷺ ۲
نظر جب آ گئے گیسوئے مشکیں
بنایا آنکھوں میں نقشہ دل نشیں ۲
بھلی ہے شان میں واللیل نازل
یہ ہے وصف آپ ﷺ کی زلف دوتا ۲

مدحت کی لگن ہو اور ساحرؔ
دیو والا پہ مسکن ہو گدا کا

حواشی

(۱) فانی مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۱۵۱
(۲) شام و سحر نعت نمبر (۱)۔ ۱۹۹۱ء۔ ص ۲۷۷، ۲۷۸

ساحر ہوشیارپوری

پروفیسر ساحر ہوشیارپوری (ایم اے۔ بی) کے چار شعر فانی مراد آبادی کی مرتب کردہ کتاب میں ایک جگہ اور سات اشعار دوسری جگہ چھپے ہیں (۱) دراصل یہ ان کی ایک ہی نعت ہے۔ پروفیسر حامد یزدی نے ان گیارہ میں سے نو شعر اپنے مضمون میں نقل کیے ہیں (۲)

چند شعر یہ ہیں:

ہو زمانے بھر میں چرچا اب مرے اشعار کا
ذکر ہے اُن میں جناب احمد مختار ﷺ کا
اک زمانہ تک رہا ہے مجھ کو کس تعظیم سے
ہے مری آنکھوں میں جلوہ [illegible] ﷺ کا
جسم خاکی میں نہاں اک [illegible] ہے
ہے مرے دل میں تصوّر احمد مختار ﷺ کا
دھوم ہے سارے جہاں میں آپ ﷺ کی گفتار کی
اک زمانہ معتقد ہے آپ ﷺ کے کردار کا
سارا عالم ہے منور آپ ﷺ کے انوار سے
سارا عالم آئنہ ہے آپ ﷺ کے انوار کا (۳)
گو مرے سے کم نہیں یہ بھی کہ ساحرؔ ہے غلام
اپنے "آقا" اپنے "مولا" احمد مختار ﷺ کا

حواشی

(۱) فانی مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۳۲، ۳۳
(۲) شام و سحر نعت نمبر (۱)۔ ۱۹۹۱ء۔ ص ۲۷۹، ۲۸۰
(۳) فانی مراد آبادی کی مرتب کتاب میں بھی اور حامد یزدی کے مضمون میں بھی "[illegible]" کے بجائے "[illegible]" لکھا ہے۔

ساقی سہارنپوری، شنکر لال

منشی شنکر لال ساقی قوم کے کائستھ بھٹناگر تھے۔ والد کا نام خوب چند تھا۔ ۱۷۹۰ء کو سکندرآباد میں پیدا ہوئے۔ وہ سہارنپور میں پیشکاری کے عہدے پر فائز تھے۔ ۱۸۹۰ء میں ۷۵ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ غالب اور مومن کے معاصر تھے۔ انھیں بہادر شاہ ظفر کے مشاعروں میں شرکت کا موقع بھی ملا۔ منشی ہرگوپال تفتہ ان کے چچازاد بھائی تھے۔ انھوں نے منشی ہرگوپال تفتہ کے علاوہ غالب اور مومن سے بھی کسب فیض کیا۔ (۱)
ڈاکٹر اسمٰعیل آزاد فتحپوری لکھتے ہیں کہ ان کی دو کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ گلستان سعدی کا ترجمہ جو بھاشا نظم میں ہے۔ اس منظوم ترجمے کو ساقی کے فرزند منشی کشن سروپ ساغر نے پہلی بار ۱۸۸۸ء میں شائع کیا تھا۔ دوسری مطبوعہ تصنیف "انتخاب کلیات" ہے جس میں چند نعتیں اور غزلیں شامل ہیں (۲)

ان کی جو نعتیں دستیاب ہیں، ان کے کچھ اشعار نمونے کے طور پر نذر قارئین کیے جاتے ہیں۔ شاید ان نعتوں کا ماخذ ڈاکٹر محمد ادریس فوق کی کتاب "ادب جھلک" ہے۔

جب سے عشق نبی ﷺ سے لگے مستی ہو گی
بے خودی ہو گی بلندی نہ یہ پستی ہو گی
مجھے بھی روضۂ اقدس کو نہ آنکھوں دیکھے
روح جنت میں بھی ہو گی تو ترقی ہو گی
ہیں اگر خاک نشیمن در احمد ﷺ ہوں میں
رفعتیں عرش کی ہمسر مری پستی ہو گی

سوا ہر دن ﷺ کی ہی دولت دیدار تجھے
پاس اس کے نہ پھٹکتی تھی ذرا ہو کی
نعت لکھتا ہوں مگر شرم مجھے آتی ہے
کیا رسائی ان کے مدح خوانوں میں ہستی ہو گی
کچھ غرض خلد و دوزخ سے نہیں ہے ساقی
ان کے مستوں کے لیے اور ہی ہستی ہو گی (۳)

تھی شب معراج میں سارے فلک پہ چاندنی
نور محبوب خدا ﷺ سے تھی منور چاندنی
نور افشاں جب ہوا وہ آپ ﷺ کا نور جمال
ہو گئی تھی چاند سے بھی بڑھ کر بہتر چاندنی
کیا کہوں جلوہ تھا کیا۔ جبریل کی حیرت تھی
رہ گئی تھی دیکھ کر حیرت و ششدر چاندنی
ساقیا جس جا کہیں جاتے ہوئے ٹھہرا براق
بن گئے قندیل تارے، فرش چادر چاندنی (۴)

فلک پہ دھوم تھی، وہ شاہ عالم آنے والا ہے
مدینہ کی زمیں سے عرش اعظم تک اجالا ہے
نجوم ہم سے تھی صورت آرائش محفل
ہر اک جا چاندنی کے فرش کا تختہ نرالا ہے
کھڑے ہیں صف بہ صف قدسی ادب سے اپنے موقع پر
بچھا ہل ہل کے تخت عرش کا دے پہ جھالا ہے
ہوئی کافور اور مصطفیٰ ﷺ سے شرک کی ظلمت
سیاہی سے عداوت کی ملی گفتار کالا ہے
صفت ذات محمد ﷺ لکھ سکوں کیا میری طاقت ہے
خیال اہل دانش جب یہاں مکڑی کا جالا ہے (۵)

آ کر دیکھا، ملک بولے کہ ہاں یہ ہی تو ہیں
احمد ﷺ مرسل شہ شاہنشہاں یہ ہی تو ہیں
ہے مظہر آیت لولاک جن کی شان میں
باعث اظہار دو جہاں جہاں یہ ہی تو ہیں
معجزہ شق القمر کا دیکھ کر کہتے تھے سب
باخبر ہیں دانندۂ اسرار نہاں یہ ہی تو ہیں
آپ کے اوصاف سن کر یوں لگے کہنے ملک
حشر میں جو دیں گے امت کو اماں یہ ہی تو ہیں
تھا شب معراج نبیوں کی وہاں پہ پرا
پیشوا و سرور پیغمبراں ﷺ یہ ہی تو ہیں
کر کے سایہ حشر میں امت پہ لائیں گے آپ
بخش دے یا رب مرے وابستگاں یہ ہی تو ہیں (۶)

ڈاکٹر روحی مجید نے لکھا ہے کہ "انھوں نے جنگ آزادی سے قبل شاعری کا آغاز کر دیا تھا مگر انھیں شہرت بعد میں نصیب ہوئی۔ انھوں نے اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں نعتیہ اشعار کہے"۔ ڈاکٹر روحی مجید نے پہلی تین نعتوں کے چار اشعار کے ساتھ "ادبی جلد" مؤلفہ محمد الدین فوق کے حوالے سے یہ شعر بھی درج کیا ہے:

آیت لولاک سے ظاہر تھی عظمت آپ ﷺ کی
سب سے پہلا تھا یہی نور نہاں قندیل میں (۷)

ڈاکٹر اسماعیل آزاد نے ساقی کی فارسی نعت کے یہ تین اشعار بھی نقل کیے ہیں:

ایں بوئے خوش کہ عکس حسن یافت در جہاں
بے شبہ از عطیۂ بوئے محمد ﷺ ست (۸)
در دہر ہم قبول زباں خرد لطافت سخن
گر بوئے دل صدق بوئے محمد ﷺ است (۹)
ساقی اگر چارہ ہمہ است بر تو (۱۰)

خاتم کبریا محبوب و گزیدۂ محمد ﷺ است (۱)

اس نعت کے پہلے دو شعر "نور سخن" میں ہیں:

روشن دلم ز جلوۂ گزیدۂ محمد ﷺ است
جانم فدائے نام گزیدۂ محمد ﷺ است
یاد خدا ست [illegible] [illegible] من
دل در خیال [illegible] گزیدۂ محمد ﷺ است (۲)

حواشی

(۱)۔ ربیع الدین اشفاق [illegible] اردو میں نعتیہ شاعری۔ مطبوعہ [illegible] ص ۲۰۵

(۲)۔ اردو میں نعتیہ شاعری۔ ص ۲۰۵ [illegible] اردو شاعری میں نعت جلد دوم (حالی سے حال تک) ص ۲۳۸

(۳)۔ غلام [illegible] کی مرتبہ کتاب میں [illegible] نعت سے [illegible] اشعار (ص ۳۳) [illegible] شاعری" میں ۷ اشعار (ص ۲۰۷-۲۰۸) [illegible] کی مرتبہ کتاب میں چھ اشعار (ص ۲۰۵) اور "نور سخن" میں ۲ اشعار (ص ۴۵-۴۹) ہیں

(۴)۔ غلام [illegible] کی مرتبہ کتاب [illegible] کی مرتبہ کتاب میں سات اشعار (ص ۳۹-۴۰) ربیع الدین اشفاق کی "اردو میں نعتیہ شاعری" میں بھی سات اشعار [illegible] (ص ۲۰۸-۲۰۹) سے گئے ہیں

(۵)۔ غلام اور [illegible] کی مرتبہ کردہ کتابوں میں اس نعت کے [illegible] اشعار ہیں (ص ۳۹-۴۰، ص ۴۹)

(۶)۔ [illegible] کی کتاب میں اس نعت کے دو اشعار ہیں (ص ۲۰) [illegible] کی کتاب میں چھ اشعار دیے گئے ہیں (ص ۱۹۷)۔ [illegible] آخری شعر [illegible] مصرعے میں "محبوب" کی جگہ "محمد" لکھا ہے

(۷)۔ [illegible] اردو میں نعت گوئی۔ مطبوعہ لاہور ص ۴۶۱ [illegible]
آزاد فتحپوری نے [illegible] اپنی کتاب "اردو شاعری میں نعت" جلد دوم میں بھی دیا ہے۔ ص ۲۳۹

(۸)۔ یہاں "شفیعہ" [illegible] لکھا گیا ہے۔ "نور سخن" میں "شفیع" ہے جو غلط بھی ہے اور مصرعے کا وزن بھی گر جاتا ہے

(۹)۔ یہاں یہ مصرعا اس طرح لکھا گیا ہے۔ "نور سخن" میں [illegible] "بہ صدق" (ص ۸۷)

(۱۰)۔ یہاں یہ مصرعا بھی اسی طرح لکھا ہے "نور سخن" میں "اگرچہ" ہے، وہ ٹھیک ہے

(۱۱)۔ اردو شاعری میں نعت جلد دوم (حالی سے حال تک)۔ ص ۲۳۸ - یہاں "محبوب" کا لفظ [illegible] حالی نے استعمال کیا ہے۔ [illegible] مسلمان شعرا بھی [illegible] کر رہے ہیں، حالانکہ حضور اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے

(۳)۔ نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نور سخن۔ ص ۸۸

ساگر تکوروی، بلونت کمار

کچھ علم نہیں یہ تکوروی ہیں یا تکواری۔ "نور سخن" میں "تکوروی" ہی لکھا ہے، اصل مقام کا پتا نہیں۔ ان کی نعت یہ ہے:

رحمتیں ان پہ ہیں دو نام کی ﷺ
صدق دل سے جو ہیں غلام نبی ﷺ
کوئی ہم پایہ ہو تو کیا کر [illegible] ہوا (۱)
عرش سے بھی ہے مقام نبی ﷺ
کھل گئے اس پہ راز دو عالم
کر لیا نوش جس نے جام نبی ﷺ
شمس و قمر منور ہے
ان میں جب سے ہے نور تمام نبی ﷺ
کیوں مسلماں نہ ہوں بھلا قرباں
شرح قرآں جو ہے کلام نبی ﷺ
کیوں نہ ہو [illegible] پار بیڑا کے خانے (۲)
ہیں جو عشق آشنائے جام نبی ﷺ
گو کہ میں ہوں بت پرست اے ساگر
پھر بھی دل میں ہے احترام نبی ﷺ (۳)

حواشی

(۱) "ہوا" [illegible] معلوم نہیں۔

(۲) "[illegible]" غلط ہو گا۔

(۳) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نور سخن۔ ص ۸۸

سالک گرواری، لالہ سالک رام

ظلی مراد آبادی نے ان کا نام "لالہ سالک رام سالک" لکھا ہے (۱) باقی ہر جگہ صرف "سالک رام سالک" لکھا ہے لیکن مجھے ماہنامہ "العزیز" بٹالہ میں ان کے نام کے ساتھ "گرواری" کا اضافہ بھی ملا ہے (۲)۔

نمونۂ نعت یہ ہے:

لے لے کے گئی مری جاں تمنائے مدینہ
مدت سے ہے اب وردِ زباں "ہائے مدینہ"
کیونکر نہ دل و جاں سے مجھے بھائے مدینہ
آنکھوں میں بسا ہے مرے، سودائے مدینہ
ہر داغِ جگر میں ہے بسی خلد کی خوشبو
جب سے ہے مرے دل میں تمنائے مدینہ
گلشن کی بہاروں میں مجھے کچھ نہیں بھاتا
جس دن سے مرے سر میں ہے سودائے مدینہ

"پیشوا" دہلی کے رسول ﷺ نمبر ۱۹۳۲ء میں ان کی ایک نعت ہے جس کے ساتھ نام "سالک رام سالک غازی پوری" لکھا ہے۔ ایک شعر دیکھیے:

مدینے کی نشستِ پاک کی جو سیر کرتا ہے
اُسے گلگشتِ گلزارِ جناں کی خاک رغبت ہو (۶)

میں نے شہید اسد نظامی (جہانیاں ضلع خانیوال) کے ذخیرۂ کتب میں ماہنامہ "العزیز" بٹالہ کا ایک شمارہ دیکھا، اس میں سالک رام سالک گرواری کی نعت پڑھی اور اس کا مطلع اپنے مضمون "سرکار ﷺ کے ہندو اور سکھ مدحت نگار" میں شامل کیا (۴) فی الوقت "العزیز" کا شمارہ میرے سامنے نہیں ہے (۵) صرف مطلع سامنے ہے، سو حاضر ہے:

نہ کیوں مائل ہو دل شوقِ محمد ﷺ

کہ دکھلائی ہے سمت کوئے محمد ﷺ

حواشی

(۱)۔ ظلی مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۳۰
(۲)۔ العزیز (ماہنامہ) بٹالہ۔ اگست ۱۹۴۰ء ص ۳۰
(۳) ظلی کی کتاب میں اس نعت کے آٹھ اشعار ہیں (ص ۳۰) خالد بزمی کے مضمون میں سات اشعار (شام و سحر نعت نمبر ۱۹۸۸ء ص ۲۷۷) اور گل میں گیارہ اشعار (ص ۱۱۹-۱۲۰)، ماہنامہ "نعت" میں دس اشعار (غیر مسلموں کی نعت۔ حصہ دوم۔ جون ۱۹۸۹ء ص ۹۷) اور "خیر البشر ﷺ کے حضور میں" مرتبہ ممتاز حسن میں چھ اشعار (ص ۱۶۸)
(۴)۔ نعت (ماہنامہ) لاہور۔ غیر مسلموں کی نعت۔ حصہ اول۔ اگست ۱۹۸۸ء۔ ص ۴۵
(۵)۔ العزیز۔ اگست ۱۹۴۰ء۔ ص ۳۰ (۶) "پیشوا"۔ نمبر ۱۹۳۲ء ص ۳۱

ساقی، مہادیو پرشاد

ڈاکٹر اسماعیل آزاد فتحپوری لکھتے ہیں:

ماسٹر مہادیو پرشاد ساقی جبلپوری کو سرورِ کائنات ﷺ سے مثالی محبت تھی۔ ۸ فروری سن ۱۹۰۷ء مطابق ۶ شعبان المعظم سن ۱۳۲۵ھ کو بوقتِ مغرب ایک روشن ستارہ (ٹوٹا) ٹوٹتے ہوئے ستارے نے حضور صلعم (ﷺ) کے اسمِ عالی "محمد ﷺ" کو سطحِ فلک پر منکشف کیا۔ اس نورانی منظر کو متعدد شعرا نے مختلف طریقوں سے اشعار کا سہارا لے کر بیان کیا ہے۔ اس سلسلہ کی کاوشوں میں ساقی کی تخلیقیں کافی قدر و قیمت کی حامل ہیں۔ انھوں نے دو نظموں میں اس روح افزا منظر کا ذکر کیا ہے۔ ایک نظم "جذباتِ ساقی" کے عنوان سے ہے جس میں ۳۳ ابیات ہیں۔

آسمان پر حضورِ اکرم ﷺ کے اسمِ گرامی کے ظہور کا یہ واقعہ رئیس الدین فریدی امروہوی یوں بیان کرتے ہیں: "یہاں ایک غیر معمولی واقعہ بیان کر دینا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ ۶ شعبان ۱۳۲۵ھ مطابق ۸ فروری ۱۹۰۷ء کو مغرب کے وقت اور مغرب کی سمت آسمان پر تیز روشنی ہوئی جیسے ستارہ ٹوٹنے سے ہوتی ہے اور اس کے فوراً بعد آسمان پر خطِ نورانی سے لفظ "محمد ﷺ" تحریر ہو گیا۔ جس کی شکل ابتدا میں

"محمد ﷺ" لکھی تھی اور آہستہ آہستہ اس کی روشنی کم ہوتی چلی گئی اور صورت بھی بدل گئی اور کوئی آدھ گھنٹے کے اندر وہ محو ہو گیا۔ ساز میں مشغول ہونے کی وجہ سے میں تو اس منظر کو نہ دیکھ سکا مگر دوسرے لوگوں نے بتایا کہ اس تحریر کا خط تین چار انچ موٹا تھا اور لمبائی کوئی چار پانچ فٹ تھی۔ یہ منظر دور دور تک دیکھا گیا۔ چھاؤنی میں انگریزوں نے اس کے فوٹو بھی لئے اور بمبئی کے انگریزی ہفتہ وار "السٹریٹڈ ویکلی" میں شائع بھی ہوئے۔ اس واقعے نے جبل پور میں نعتیہ مشاعروں کا طوفان برپا کر دیا۔ جگہ جگہ مشاعرے ہوئے اور خوب خوب شعر نکالے گئے۔ ایک شعر درج کیا ہے:

خدا کا شکر ہے، ہم کو نہیں اب خوفِ تاریکی
نمایاں آسماں پر ہو گیا جلوہ محمد ﷺ کا (۲)

لعل مراد آبادی کی مرتب کردہ کتاب اور عبد المجید خادم سوہدروی کی مرتب کردہ کتاب میں ساحی کی ایک ہی نعت شامل ہے۔ خادم کی کتاب میں اس کے ۲۶ اشعار ہیں (۳) اور لعل کی کتاب میں ۲۲ (۴)۔ چند اشعار دیکھئے:

مرشد مرا ہے گنجِ درخشاں یہ نور ہے
جس سے فروغِ شمع سرِ کوہِ طور ہے
نارسے نامِ نامیِ حضرت ﷺ عیاں ہوا
یہ معجزہ حضور کرامت ظہور ہے
یہ آنکھیں اور اس کا نظارہ ارے نصیب
دربارِ انبیا میں جو صدرِ الصدور ہے
ہاں کیوں نہ ہو یہ نور ہے اس شاہ کا کہ جو
محبوبِ حق ﷺ ہے شافعِ یوم النشور ہے
جو سامنے یہ جلوہ تو تسلیم ہے مجھے
یہ ہند کم کہاں نہیں دار السرور ہے
حضرت ﷺ کی جو گلی ہے مظہر الکلمات کی
اب عرش پر معارجِ ملو ناصبور ہے

جنت کی سمت رُخ نہ کروں گا آپ ﷺ کے بغیر
حضرت ﷺ کا ہوں گدا تو طبیعت غیور ہے
ممکن ہے مدح کس سے بجز اُس ذاتِ پاک کی
مدحت طراز جس کا خدائے غفور ہے
کافی ہے یہ نصیحت اغیار کے لئے
وہ دور ہے خدا سے، نبی ﷺ سے جو دور ہے
غلام کا بال بال گنہگار ہے تو ہو
مداح ہے حضور ﷺ کا اتنا ضرور ہے
دیکھوں شفاعتیں کی ہیں بس اتنی امید ہے
حضرت ﷺ بھی ہیں کریم، خدا بھی غفور ہے
محشر میں دیکھ لیں گے جنہیں اشتباہ ہو
ساحی ہے اور جام شرابِ طہور ہے
تھی جو کہ فکرِ سال کہ ہاتف سے دی صدا
لکھ لکھ نعت ہم حضور ہے(۵)

ڈاکٹر اسمٰعیل آزاد فتح پوری نے ساحی کی اس نعت کے بھی چند منتخب اشعار دیئے ہیں۔

حواشی

(۱)۔ آزاد فتح پوری، ڈاکٹر اسماعیل۔ اردو شاعری میں نعت، جلد دوم (آغاز سے ... تک)۔ ص ۲۵۴، ۲۵۵
(۲)۔ ... ص ۵۴، ۵۵
(۳)۔ خادم سوہدروی، عبد المجید (مرتب)۔ جذب شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۲۸، ۳۱
(۴)۔ لعل مراد آبادی (مرتب)۔ جذب شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۲۵، ۲۶
(۵)۔ آخری مصرع میں لفظ ... ﷺ ہے" سے ۱۲۲۵ھ برآمد ہوتی ہے

سخا لالہ لچھمی نرائن

فانی مراد آبادی کی مرتبہ کتاب میں ان کی پانچ نعتیں ہیں جن میں سے تین نعتوں میں ان کے نام کے ساتھ "ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جے پور" اور دو نعتوں کے ساتھ "سٹی مجسٹریٹ جے پور" لکھا ہے (ص ۱۰۰، ۲۰، ۲۵، ۱۱، ۳۳) عارف محمودی کی مرتب کردہ کتاب میں بھی یہ دونوں نعتیں ملتی ہیں (ص ۲۲، ۳۳) "نورِ سخن" میں ان کی ایک نعت کے چار شعر دیے گئے ہیں (ص ۳۳)

میں جنوری ۱۹۹۹ میں دہلی گیا تو جامعہ ملیہ کی لائبریری میں لالہ مکھی رام سری واستو صبا کی "معراجِ محبت" نظر سے گزری۔ یہ کتاب پہلی بار ۱۹۵۵ء میں چھپی۔ مرتب سید احمد علی شاہ گیلانی قمر اور ناشر پروفیسر اقبال نارائن سری واستو ہیں۔ صبا کے اس مجموعۂ کلام کے حصۂ نعت میں پچاس نعتیں تھیں۔ اس سے پہلے فانی مراد آبادی کی کتاب میں صبا کی پانچ نعتیں ہمارے سامنے تھیں۔ ایک نعت تو دونوں کتابوں میں ہے۔ "معراجِ محبت" کی نعتوں میں کتابت کی خاصی غلطیاں پائی جاتی ہیں، بعض جگہوں پر طباعت کی خامیوں نے بھی اپنا رنگ دکھایا ہے۔ بہرحال میں نے حتی الوسع احتیاط سے یہ نعتیں ایڈٹ کر کے ماہنامہ "النعت" لاہور کے خاص نمبر "غیر مسلموں کی نعت" حصہ چہارم (جولائی ۱۹۹۲۔ جلد ۵ شمارہ ۷) میں پیش کر دیں۔ یہ پورا خاص نمبر ہی نرائن صبا کی نعت گوئی پر ہے۔

غیر مسلموں کی اردو نعتوں میں عام طور وہی مضامین پائے جاتے ہیں جو مسلمانوں کی کہی ہوئی نعتوں میں ملتے ہیں۔ کہیں کہیں جہاں شاعر کی ذات نمایاں ہوتی ہے، وہاں انفرادیت بھی جھلکتی ہیں مثلاً دورام کوثری عام طور پر اپنے ہندو ہونے کے حوالے سے بات کرتے رہے۔ مکھی رام صبا بطور خاص اپنے ہندو ہونے کا ذکر نہیں کرتے البتہ کہیں کہیں مسلمانوں سے خطاب ضرور کرتے ہیں، لیکن وہ جو بھی مضمون باندھتے ہیں، وہ دری نہیں ہوتا اس میں ان کی ذات کے حوالے سے ایک موثر بے ساختگی پائی جاتی ہے اور یہی صبا کا تشخص ہے۔

مثلاً نعت گوئی کا ذکر کرتے ہیں تو کہیں کہیں نیا مضمون بھی باندھتے ہیں کہ میری نعت گوئی میں حضرت جبرئیلؑ یہ اصرار کر کے مخل ہو رہے ہیں کہ صبا مجھے حضور

ﷺ کا روح الامینؑ کہہ کے پکارے۔

محوِ وصفِ مصطفیٰ ﷺ میں ہیں مجھ روح الامینؑ
کہتے ہیں، کہہ دے صبا روحِ الامینِ مصطفیٰ ﷺ

لیکن اس موضوع پر جو دوسرے اشعار کہے ہیں، ان میں بھی ان کے ذاتی حوالے نے بے ساختگی کی عجیب دل خوش کن فضا پیدا کر دی ہے:

رہی پرستش خدا کے سامنے کیا جانے کیے گر ہو
کہاں ہے نعت گوئے نبیؐ اگر یوں ہو تو بہتر ہے

اے صبا جان کے جانے والے مجھ کو
نعت کہتا ہے تُو فردوس کی تمنا میں ہے

سخن یہ ہے، لکھوں وصفِ حبیبِ کبریا ﷺ کیا کیا
کلامُ اللہ سے پائی رہی ان کی ثنا کیا کیا

عشقِ سرکارِ دو عالم ﷺ اس عشق کا، ہونا ہی تو نعت گوئی کی ابتدا ہے۔ صبا اس موضوع پر یوں قلم اٹھاتے ہیں:

دل میں گر عشقِ نبی ﷺ ہو تو ہے انسان انسان
ورنہ کیا خاک بھرا اس خاک کی تصویر میں ہے

خدا کی بندگی یہ ہے کہ اہلِ عشقِ احمد ﷺ ہو
خدا کا عشق کیا کہنا، مگر یہ ہو تو بہتر ہے

کیا کہوں کیفیتیں عشقِ نبی ﷺ کے درد کی
بس فقط اتنا سمجھ لو تم، صبا کچھ بھی نہیں

جب سے ہے عشقِ نبی ﷺ، عشقِ بُتاں سے پہلے
جو دکھایا ہم نے، وہ بیکار نظر آتا ہے

حضور حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا کی نگاہِ لطف کی دستگیری کی طرف یوں اشارہ کرتے ہیں:

تماشے کر رہے کافی اک نگاہِ لطف احمد ﷺ کی
پریشاں میں رہا کیا، اک بڑا عالم پریشاں کا

سلا کو آقا حضور ﷺ کے کرم پر اتنا بھروسا ہے کہ اگر کوئی دریوزہ گر سرکار ﷺ سے دو جہاں بھی مانگ لے تو اس پر لطف و عطا سے خالی نہ ہونے گا۔

وہ کرم ہے آپ ﷺ کا یہ والیٔ دارین اگر
مانگتا ہوں میں تو گویا مانگتا کچھ بھی نہیں

وہ نورِ سرکار ﷺ اور رسالت کے موضوع کو اپنے ذاتی حوالے سے بے ساختگی کے اسلوب میں یوں بیان کرتے ہیں:

تم نے احمد ﷺ نہیں دیکھا تو پھر کس طرح سمجھو گے
ہا بھی ہوں اگر کہہ کر ٹوٹے شمس و قمر پیدا

حشر کے مضمون پر تین اشعار ملاحظہ فرمایئے:

سو بار چھیڑے شور کہ سو بار ہو حشر
کیا ہوش میں آئیں گے یہ مستانِ مدینہ؟

ہمی کو دیدِ احمد ﷺ سے تو سیری ہی نہیں اب تک
یہ تم کیا کہہ رہے ہو اہلِ محشر ہو چکا کیا کیا
غلامِ رحمۃٌ للعالمین ﷺ ہوں، صاف کہہ دوں گا
رب ان کا داورِ محشر ہے تو، ہے مجھ کو شایاں کیا

محب و محبوب (خدا و مصطفیٰ جل شانہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) کے موضوع پر بھی زبان تا کو سنئے:

مجھ کو شک ہو اگر تم کو تو جبریلؑ کو لاؤں
گفتارِ خدا ہے گفتار ہی ﷺ سے
رحم کر، بندہ ترا ہوں، بھکاری ہوں، تو یوں رحم کر
ہے سوالی عاشقِ اندوہ گستر مصطفیٰ ﷺ

کلیمؑ و حبیب ﷺ کے مضمون کو نعت گوؤں نے خوب خوب باندھا ہے، تا کا تفحص دیکھئے:

کلیمؑ پوچھتے ہیں آپ ﷺ سے شبِ معراج

مجھ ﷺ! آپ نے کیسے کہ خدا کو دیکھ لیا
مجھ ﷺ کی سی آنکھیں ہی نہ تھیں تو حضرتِ موسیٰؑ
مناسب ہی نہ تھا یوں جلوۂ دیدار ہو جاتا

عدم سایۂ حضور ﷺ کے موضوع پر ایک شعر ہے:

کرم دیکھو خدا کا کس طرح ملحوظ رکھا ہے
برائے آفتابِ حشر سایہ آپ ہی تو تھا

اس نعت کے ایک شعر میں میلاد و معراج کا ذکر کس انوکھے انداز سے کرتے ہیں، ملاحظہ فرمایئے:

زمیں پر ان کی آمد کی یہ جتنی دھوم ہے، کم ہے
فلک پر غلغلہ ہے آج تک دم بھر کی آمد کا

مدینۂ منورہ کے تذکرے میں اس غیر مسلم نعت گو کی وارفتگی ملاحظہ کیجئے:

مجھ کو تو وہاں کا خس و خاشاک ہی لا دو
پلکیں ہیں مستقل کو سب اشیائے مدینہ
یہ مجھ کم ہے، مجھ تو اجرِ ملاک کو کر دی
دعا حلقہ مدینے تک گیا اور کام کر گیا
بخشش مجھ کیا سو ہوں، مدینہ مجھ مدینہ ہے
جہاں کے تیرہ بختوں کو بھی سکتا ہے لساں کیا
نبی ﷺ کے در پہ چلئے، چل کے کیجئے ... رسائی
قدم کس واسطے ہیں، کھل گیا آخر یہ راز پیدا
اجابت کے فرشتے ... دعا دیکھیں
کبھی آ کے مدینے میں دعا کو دعا دیکھیں
مجھ تو ہے مگر کیوں کر کروں قدم ملاقات سے
نبی ﷺ کو دیکھنے والے وہی حسرت کو کیا دیکھیں
سفر دنیا سے کرنے میں تأمل ہے تو اتنا ہے

مدینے کی فضا دیکھیں کہ جنت کی فضا دیکھیں

ہم نہیں چلتے تھے باغِ ارم کو رضواں
بس سے چلتا تو مدینے سے جدا ہوتا ہے

مدینۂ طیبہ سے مکہ مکرمہ جانے کے لئے تقاضا کی شدت دیکھئے:

مدینہ سے لپٹا ہے جب تصور کعبہ
کہ سر گندرا' دوسری اک جبیں ہو

حالانکہ بھی درس سے استفسار کرتے ہیں کہ آج کل کے مسلمان میں وہ خصوصیات نقا ہوتی دکھائی دیتی ہیں جو حضورِ اکرم ﷺ کی نورانی تعلیمات کے باعث صحابہ کی تھیں۔ وہ اس حقیقت کا اظہار حسرت کے انداز میں یوں کرتے ہیں:

میں کس حسرت سے اس دورِ نبی ﷺ کو یاد کرتا ہوں
مسلماں جس میں تھے اپنی صفا اپنی وفا کیا کیا

اس نظم کی تحریر میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ نعت کے تقاضے حضور رحمتِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے جو کچھ محسوس کیا پوری "ایمانداری" سے بیان کر دیا ہے یا نہیں۔

مسلمانوں کو جو کچھ ہونا چاہیے اور جو کچھ وہ ہیں' اس کے ذکر میں قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں اور آج کے مسلمانوں کا تقابل کرتے ہوئے وہ یوں کہتے ہیں۔

اک مسلماں اب ہیں گویا مصطفیٰ ﷺ سے دور دور
اک مسلماں وہ تھے ہم کو ہم قریبِ مصطفیٰ ﷺ

مسلماں ہے تو وہ ہے جس میں کچھ تقلید ﷺ ہو
مشغلہ ہے اگر دنیا میں تو یہ ہے مسلماں کی

میں کس حسرت سے اس دورِ نبی ﷺ کو یاد کرتا ہوں
مسلماں جس میں تھے اپنی صفا اپنی وفا کیا کیا

ہم ایمان والوں کو یہ ہند نعت گو' پوری ایمانداری سے یوں آئینہ دکھاتے ہیں۔

یہ رازِ دیں کیا ہے؟ ذرا سوچو' کبھی کہہ دو

چلے اُدھر ہیں' جدھر کی ہوا کو دیکھ لیا

خوش اپنے موسموں سے شارحِ اسلام ﷺ کیا ہوں گے
کہ جو چلے اُدھر کو ہیں' جدھر چلتی ہو دیکھیں

حضورِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی وسعتِ رحمت ہی نے تو غیر مسلموں کو آپ ﷺ کی مدحت میں تر زبانی پر مائل کیا ہے' کہتے ہیں۔

جہاں ہو رحمۃ للعالمیں ﷺ کی وسعتِ رحمت
ہو یہ پھیلے دامن دیکھ لو مجھ سے سوالی ۲

مومن شاعر تو مضمون باندھتے ہیں کہ ہماری گناہگاری' معصیت کاری کے باوجود' ہم محض سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت کہنے سے بخشے جائیں گے لیکن تقاضا یہیں سمجھتے ہیں کہ:

عمل کر شرع پہ' یہ خوش رہے تو بخشوا لیں گے
نبی ﷺ کا بخشوا لینا تجھے دکھلاتا ہے اصل کیا

کرو تحصیل کچھ تو سوزشِ احکامِ احمد ﷺ کی
شفاعت کے لیے تو چاہیے اقرار ہو جانا

فرضِ اطاعت ہے رسول ﷺ اللہ کی' ڈرتے رہو
حکمِ رب ہے شرع کی تلوار سے ملتا ہوا

ملاحظہ فرمایئے کہ ہمارے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں قلم اٹھاتے ہوئے بھی رائن تقاضا کس بے تکلفی' بے ساختگی' راست روی اور ایمانداری سے اپنے محسوسات کو سپردِ قرطاس کرتے آئے ہیں۔

ہے نور جو ﷺ سے خدا آنکھیں تو پھر کیا ہے
خدا پنہاں نہیں رہتا جو ﷺ ہوں اگر پیدا
قدم کو چوم کر قرآن اور اشیخ ہر کو سیرابی
نہ ہو دل میں مدینے کا اگر شوقِ سفر پیدا

وہ دیارِ پاک کی اہمیت ہم پر یوں واضح کرتے ہیں:

اہلِ نبی ﷺ سے کہئے لطف جب ہے کا
یوں راز ہے درود اک حیلہ دعا کا

ستا کو احساس ہے کہ وہ ہندومت پر قائم رہتے ہوئے بھی حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کے انکار کی جرأت نہیں کر سکتے۔ کہتے ہیں:

چھوڑے اوتاروں کی پابندی تناسخ کی سہی
خاصہ اہل ہے ہر طرح الفت رسول ﷺ

ستا کا کلام آپ کے سامنے ہے۔ آپ خود اسے دیکھیں گے اور محسوس کریں گے کہ موصوف نے اپنے احساسات کو نظم بند کرتے ہوئے پوری "ایمانداری" برتی ہے جو کچھ محسوس کیا ہے، بے تکلف لکھ دیا ہے۔ میں اس سلسلے میں چند مثالوں پر اپنا مضمون ختم کرتا ہوں۔

محبت دل میں محبوبِ ﷺ خدا کی جگہ کر پیدا
خدا کے دین میں تو ہے یہی تعریف ایماں کی

ہے حبیب ﷺ کو جو خدا کا یار ہے
اللہ کو ہے کتنی محبت عمر کے ساتھ

ہر اک آیت سے قرآں کی جگہ اتنا میں تو سمجھا ہوں
مضامین نعت کے لے لے کے یہ روح الامیں آئے ﷺ

صدیق ہیں جھک رہے ہیں صاف الفاظ رسول ﷺ
عثماں یہ ناسخ ہر جا ہے ہمراہ رسول ﷺ

طرار الفت ہیں عمرؓ عثمانؓ ابوبکرؓ و علیؓ
ایک دنیا میں نہیں ان چار سے خالی ہوا

کون ہیں کیا ہیں محمد ﷺ یہ حقیقت جانا
ہر کی طاعت کرنے کے سوا کچھ بھی نہیں

والا بھی رائن ستا ہندو تھے، مسلمان انہیں کافر جانتے ہوں گے، وہ نعت کہتے تھے، ہندو انہیں مسلمان گردانتے ہوں گے۔ اس حالت کو بھی انہوں نے پوری ایمانداری سے بیان

کرتا ہے

کافر ہے مومنوں میں، مومن ہے کافروں میں
عشقِ نبی ﷺ میں یارب کیا حال ہے ستا کا

لالہ بھی رائن ستا کی بہت سی نعتوں کا کم از کم ایک ایک شعر ایسا ہے جس نعتوں کا کوئی شعر نہیں آیا۔ ان کے چند اشعار ملاحظہ کیجئے:

نہ ہوتا گر ظہور خالق اکبر محمد ﷺ کا
نہ ہوتا خلق پر ظاہر جمال کیوں کر محمد ﷺ کا
محمد ﷺ کی بشارت دیتے گر توراۃ پاک
زبانِ مستان ہے ہر ایک پیمبر تھے کا
نہیں ساقی کی حسرت رہبر ساقی کے یہ ارماں ہیں
ہمارا سر ہو یا رب اور ہو سنگِ در محمد ﷺ کا
بھلا سیراب زمزم سے کیا ہے تشنہ کاموں کو
کرم تم دیکھنا جل کر لبِ کوثر محمد ﷺ کا
بنی اولاد عیسیٰ کا خلاصہ اے ستا یہ ہے
ہوا ہے کوئی اب تک اور نہ ہو ہمسر محمد ﷺ کا

صدیقِ وفادار ہے محبوبِ خدا ﷺ کا
عثماں حیادار ہے محبوبِ خدا ﷺ کا
فاروق غمخوار ہے محبوبِ خدا ﷺ کا
اور حیدرِ کرار ہے محبوبِ خدا ﷺ کا
کیا شان ہے واللہ حسینؓ ابن علیؓ کا
جو دیں میں علمدار ہے محبوبِ خدا ﷺ کا
واقف ہے جہاں ہر تو اویس قرنی سے
مشہور علی الاظہار ہے محبوبِ خدا ﷺ کا
ہے زہرا خدمت میں بلالؓ ایک ہی معروف

ہو خادمِ مجبوبار ہے محبوبِ خدا ﷺ کا
کو شاستو اصول نے بھی گھیر رکھا ہے
کچھ نقل بھی درکار ہے محبوبِ خدا ﷺ کا
گفتار نے ہے وجہ اسے تنگ کیا ہے
یہ معرفت گلزار ہے محبوبِ خدا ﷺ کا
دراصل اسے راستو داریں ہے مطلوب
یہ واقفِ اسرار ہے محبوبِ خدا ﷺ کا
یہاں محفلِ میلاد میں حاضر ہے یہ دل سے
تاکہ یہ دربار ہے محبوبِ خدا ﷺ کا
اب واسطو داریں لی کچھ آقا کو
سب شکر سزاوار ہے محبوبِ خدا ﷺ کا

یہی آنکھیں ہیں لیکن اور ہی عالم نظر آیا
اجالا ہے نظر میں جب نبیؐ باہر ﷺ آیا
لشکر و اصل کا جب سارہ اونچ پہ گیا
تو محبوبِ خدا ﷺ کا عرش پہ جلوہ نظر آیا
یہ کچھ کم ہے، کہ مجھ کو اپنی سرکار ﷺ کو کر دی
دعا اللہ سے تک گیا اور کام کر آیا
وہاں دل وہاں، حسین کے ﷺ جان دیتے ہیں
عجب ہے آقا مجھ پر، مدینے جا کے گھر آیا

حق تعالیٰ کا شہر ہو دوسرا ﷺ کی حد
فی الحقیقت ہے خدائی میں خدا کی حد
دل سے اک بار رسالت کی شہادت دے کر
دل میں دیکھے تو کوئی صدق و صفا کی حد
ہم نوائی ہے خدا کی، ہوں ثنا خوانِ نبی ﷺ

بات یہ ہے کہ کہتے ہوئے، حیا کی حد

کونین میں تم سے کیا لوگ، محمد ہی محمد ﷺ ہیں
جہاں دیکھو، جدھر دیکھو، محمد ہی محمد ﷺ ہیں
دکھاؤں کس طرح تم کو، مگر اچھا ادھر آؤ
دل کی آنکھوں سے تم دیکھو، محمد ہی محمد ﷺ ہیں
محبوبِ حق محمد ﷺ سے بڑھ کر کون حق کو جان سکتا ہے
حق آگاہ، حق نما، حق کو محمد ہی محمد ﷺ ہیں
ہر آفت میں، بلا میں، ہر مصیبت میں یہی دیکھا
کوئی ہے یار تو یارا، محمد ہی محمد ﷺ ہیں

رحمۃ للعالمیںؐ اب تو کرم فرمائیے
لاؤلی ہے رحم بھی ہے بےکس و مجبور ہے
بعد اس کے رو کے، زاہر کی شب تھی ساری
قرض یہ بھی تو ہمارا، ناظر و منظور ہے

اگر اللہ کو پانا، رسول اللہ ﷺ کو پا
یہی ایمانی ہے ایمان سارا، یا رسول اللہ ﷺ
تمہی کو لاج رکھنی ہے تمنا کی مدح خوانی کی
کہ ہو گا حشر میں عشق تمہارا یا رسول اللہ ﷺ

حق تعالیٰ محمد ﷺ کے، خدا تک کہیں پرسش
ناز نسبی کی ہے، نہ غیر حسنی کی
اللہ غنی، شانِ شفاعت تھی سرور
جب ذنب سے لاؤ، کوئی شان حسنی کی

بات ایک ہے، جو چاہیے اللہ سے مانگو
یا مانگ لو جو چاہیے سرکارِ نبی ﷺ سے
اللہ نے تخلیق دو عالم کے لیے بھی

انوار سے منورے ہے الوادی نبی ﷺ سے
کمال ہو بندگی میں خواجگی کی شان بھی کیونکر
اگر کوئی غلام احمد مختار ﷺ ہو جائے
بصورت اصطلاح شوق ہے گئے مدینے کی
رسی ہو ہے، تماشے جمال یار ہو جائے
صاف معلوم ہوتا ہے کہ تمنا کی کم اردو میں نعتیں بھی قارئین کے دل میں سما ن مدد
ہوں

رہا مداح جب محمد پہ نظر یوں ہو تو بہتر ہے
اب ادا پر بھی ﷺ محمد کو نظر یوں ہو تو بہتر ہے
نبی ﷺ کا عشق ہو اور جگر یوں ہو تو بہتر ہے
ہو مدینے میں خدا کا گھر اگر یوں ہو تو بہتر ہے
سنائے جائیں جو مشتاق احمد ﷺ کو سناتے ہیں
اگر دنیا میں قائل اب شعر یہاں ہو تو بہتر ہے
نبی سے دین و دنیا ہیں، انہی کے دین و دنیا ہیں
بشر کر بندہ خیر البشر ﷺ یوں ہو تو بہتر ہے
محمد ﷺ کو ادھر مانا، اُدھر اللہ کو جانا
ادھر یوں ہو تو بہتر ہے، اُدھر یوں ہو تو بہتر ہے
تمنا اپنے رسول نعت اور مرا انعام لے گئے
صبا، میرا مدینے میں گزر یوں ہو تو بہتر ہے
قدم تک سالک کرو ﷺ کے ہو اور ہو مدینے میں
جب اس دنیا سے ہو اپنا سفر یوں ہو تو بہتر ہے
بھری محفل خدا کے سامنے کیا جانے، کیونکر ہو
کمال ہے نعت گوئے ہند ۲۳ اگر یوں ہو تو بہتر ہے
نظر انسان کی ہر دم نبی ﷺ کے نقش پا پہ ہو

سفر یوں ہو تو بہتر ہے، حضر یوں ہو تو بہتر ہے
"یہ کیا ہے، مر گیا جو روتے روتے ہجر احمد ﷺ میں"
جو سنی ہجر پہ تم خود کر یوں ہو تو بہتر ہے
نبی ﷺ کا ہر رحمت جوش سے نور آ ملے اس میں
مرا مشکو وہاں رشکو گر یوں ہو تو بہتر ہے
کلام حق جو "طیبا" مصطفیٰ پاک تو "طیبا"
جو ہے وصف احمد ﷺ رات بھر یوں ہو تو بہتر ہے
یہ دنیا عشق احمد ﷺ اک سند الٰہی ہے محشر تک
ہماری طرح کوئی ہے عمر یوں ہو تو بہتر ہے
کسی دن در کا اور کبھی بار پہنچ جو ﷺ
بسر مشتاق کی شام و سحر یوں ہو تو بہتر ہے
پڑھنا تعلیم ہے لیکن محمد ﷺ مرے، میں ان کا
دعا فریاد میں یارب اثر یوں ہو تو بہتر ہے
ادب سیکھو، کہو جو ہر قدم پہ شوق کے سجدے
حرم والا، مدینے کا سفر یوں ہو تو بہتر ہے
خدا کے عشق میں انسان خاک خاک ہو جل کر
جو مشتاق ﷺ کی خاک رہ یوں ہو تو بہتر ہے
ملیں یارب، جو سو آئیں مدینے کی ہواؤں میں
وقت محبوب ﷺ کو میری خبر یوں ہو تو بہتر ہے
خدا کی بندگی یہ ہے کہ اول عشق احمد ﷺ ہو
خدا کا عشق کیا کہنا، مگر یوں ہو تو بہتر ہے
محمد ﷺ نور ایماں ہیں، انہیں دل میں جگہ دیجے
یہ ایمان دل میں جلوہ گر یوں ہو تو بہتر ہے
شوق ابوطالب نبیر ﷺ دل تڑپ میں ۔

میری تقریر میں ہے جو، وہی تحریر میں ہے
بات جب ہے، وہ مجھے خود ہی بلا لیں طیبہ
عشق کا لطف اگر کچھ ہے تو تاخیر میں ہے
ہوں غلام شہ دیں ﷺ، عرش پہ رکھتا ہوں دماغ
ملک دنیا کی یہ کب وقعت و توقیر میں ہے
دل میں گر عشق نبی ﷺ ہو تو ہے انساں، انساں
ورنہ کیا خاک بھرا اس خاک کی تصویر میں ہے
ہم نے وہ عکس میں دیکھی، نہ قمر میں دیکھی
بات جو روضۂ پرنور کی تنویر میں ہے
جب سے ہے نام نبی ﷺ نقش نگینہ دل کا
عرش تک فرش سے جو ہے، مری تسخیر میں ہے
سیر طیبہ و بہا میں تامل کیسا!
شوق کہتا ہے کہ جنت اسی تاخیر میں ہے
اے فلک دیکھ لے، جاتے ہیں مدینے کو ہم
جو بھی تقدیر میں ہو ہے، وہی تقدیر میں ہے
جبہ سائی ہے نصیب آپ ﷺ کے در پہ جو کو
اس سے کھلتا ہے کہ جنت مری تقدیر میں ہے
اے شہا! جان گئے جاننے والے تجھ کو
نعت کہتا ہے، تو فردوس کی تقدیر میں ہے

سرور جہاں آبادی' درگا سہائے

جہاں آباد ضلع پیلی بھیت میں ۱۸۷۳ء میں پیدا ہوئے۔ کثرتِ بادہ نوشی کی وجہ سے ۳۷ سال کی عمر میں ۱۹۱۰ء میں فوت ہوئے(۱) ایک معزز سکسینہ کائستھ خاندان کے چشم و

چراغ تھے۔ پہلے وحشت تخلص کرتے تھے' بعد میں سرور ہو گئے(۲) مذہب سے گہرا لگاؤ تھا۔ ان کے سرمایۂ شعری میں متعدد مذہبی نظمیں ملتی ہیں' وہ ایک فراخ دل وسیع المشرب انسان تھے۔ ان کے نعتیہ سرمایہ میں عقیدت و شیفتگی کا عنصر حاوی ہے(۳) نظیر لودھیانوی نے ان کا نام "درگا پرشاد" لکھ دیا ہے۔

ڈاکٹر اسمٰعیل آزاد فتح پوری نے ڈاکٹر حکم چند کی کتاب "سرور جہاں آبادی' حیات اور شاعری" کے حوالے سے ان کی یہ رباعی نقل کی ہے:

جنت جاے جدا ہیں' عاشقاں ہیں جدا (۴)
ارباب ہنر سب کی نگاہیں ہیں جدا
زاہد ترے شیخ و برہمن ہیں دو فرق
منزل وہی ایک ہے' راہیں ہیں جدا

سید محمد مرتضیٰ بیتاب یزدانی میرٹھی کی مشہور نعت "خواب میں زلف کو مکھڑے سے ہٹالے" ہو۔ بے نقاب آج تو اے گیسوؤں والے" ہو" کی تضمین سرور جہاں آبادی نے کی۔ نعت میں ان کی یہی ایک کاوش سامنے ہے اور اسی کو سب نے نقل کیا ہے۔ علامہ سعود رضوی' خالد مراد آبادی اور مکتبہ رضائے مصطفیٰ ﷺ گوجرانوالہ کی مرتب کردہ کتابوں میں یہ نعت ملتی ہے۔ اس تضمین بصورت مخمس کے چند بند دیکھئے:

دل بے تاب کو سینے سے لگا لے آجا
کہ سنبھلتا نہیں کم بخت سنبھالے آجا
پاؤں ہیں طوق شب غم نے نکالے آجا
"خواب میں زلف کو مکھڑے سے ہٹالے آجا
بے نقاب آج تو اے گیسوؤں والے ﷺ آجا"

قسمت خورشید کو رکھا ترے سائے کا پتا
کہ ہوا نور ازل سے ہے سراپا تیرا
اللہ اللہ ترے چاند سے مکھڑے کی ضیا
کون ہے ماہ عرب' کون ہے محبوب خدا ﷺ

ہے وہ عالم کے حسینوں سے نرالے آ جا (۵)

ہائے واماندگیٔ دستِ طلب دامن مرا ہاتھ
المدد المدد اے شفیع بیچارگاں مرا ہاتھ
ہر قدم پہ لگی یاس ہے یاراں مرا ہاتھ
دیکھتے ہیں تجھے بڑھ بڑھ کے سنبھالو مرا ہاتھ
ڈگمگاتے ہیں قدم، کون سنبھالے آ جا

کان میں آکر جو اِدھر غنچۂ نزاکت نے کہا
مرحبا بیٹھ کے اِدھر شاہِ وحدت نے کہا
آ ہا آئیں تری سواری، جوش محبت نے کہا
مرحبا محبوب ﷺ تو مقالۂ قدرت نے کہا
منتظر راہ میں اے ناز کے پالے آ جا (۶)

حواشی

(۱)۔ الجم دہلوی۔ نو بہ نو شعر سے ہند۔ طبع ۱۹۸۸ء۔ ص ۲۵۴ (شفیق بریلوی نے "ارمغانِ نعت" میں سن پیدائش ۱۳۲۸ھ لکھا ہے جو درست ہے۔ ص ۴۳۳)

(۲)۔ گنپت سہائے سرور اعظم۔ اردو شاعری کے ارتقا میں ہندو شعرا کا حصہ۔ ص ۳۳۱

(۳)۔ آزر تیمپوری، ڈاکٹر اسماعیل۔ اردو شاعری میں نعت۔ جلد دوم۔ (حالی سے حال تک) ص ۲۷۴

(۴)۔ مطالعہ میں کے بعد "ہیں" "آ" لفظ سہو کتابت کا شکار ہو گیا ہے

(۵)۔ محمد اقبال جاوید نے مرتبہ کتاب "گلزارِ نعت" میں اس نعت کے پہلے چار مصرعوں کو "مرتبہ جمال نواز" کے دو شعروں کی طرح پیش کر دیا ہے۔ حالانکہ چوتھا مصرع سندر کا نہیں بیدل میرٹھی کا ہے (ص ۲۵۱)۔ ڈاکٹر آفتاب نقوی نے شاید سندر کی یہ تضمین کہیں دیکھی ہی نہیں، سوں نے "گلزارِ نعت" کے "دو شعروں" میں سے ایک شعر اپنے مضمون میں سندر کے طور پر پیش کر دیا ہے (سلسبیل۔ محمد ﷺ نمبر ۱۹۸۹ء۔ ص ۳۱۱ مضمون "غیر مسلم شعرا کی اردو نعت" (انتخاب نعت میں مضمون کے عنوان "شعرا" کی دی ہے۔ ص ۳۲۵] نقل۔ نعت ﷺ نمبر ۱۹۸۸ء۔ ص ۲۸۔ مضمون "غیر مسلم شعرا کا نعتیہ کلام۔ سلسبیل والا مضمون یہاں سے عنوان میں تبدیلی کی ہے

(۶)۔ شفیق بریلوی (مرتب)۔ ارمغانِ نعت۔ مطبوعہ کراچی۔ طبع دوم۔ ص ۴۳۳ (پانچ بند) نعت

(۱۱ بند) لاہور۔ اگست ۱۹۸۸ء۔ "غیر مسلموں کی نعت" حصہ اول۔ ص ۶۳ (چار بند) / نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نور سخن۔ ص ۳۳۔ ۳۴ (پانچ بند) اردو شاعری میں نعت۔ جلد دوم (حالی سے حال تک) ص ۳۴۵، ۳۴۱ (پانچ بند) ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی کا بتایا ہوا شعر:

ہمیں خورشید کو اتنا ترے سودے کا چا
کہ ملا نور ازل سے ہے سراپا تیرا

سخن سرحدی، رام چند

"نورِ سخن" میں ان کی ایک نعت کے پانچ شعر شائع کیے گئے ہیں:

محمد مصطفیٰ ﷺ نے مجھ کو دیوانہ بنایا ہے
مجھے امید سے مخمور و مستانہ بنایا ہے

تجھے خیر البشر ﷺ کہتے ہیں ہندو بھی، مسلماں بھی
ترے دل کو خدا نے کیا فقیرانہ بنایا ہے

حرارت عشق دی ایمان کی ہر قلب مومن کو
شعور علم کا ہر دل کو کاشانہ بنایا ہے

خدا ہی نے تو بخشا ہے تجھے ہادی سخن مرکی
تری توصیف کا بھی اس نے دیوانہ بنایا ہے

سخن تجھ کو عقیدت ہے محمد مصطفیٰ ﷺ سے بھی
کرم سے اس نے اپنے تجھ کو فرزانہ بنایا ہے

حاشیہ

نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نور سخن۔ ص ۳۵

سندر، شیام سندر

بابو شیام سندر ساغر کاشمیری کی نعت نقل کرتے ہوئے عبدالمجید خادم سوہدروی

نے "ناصر سے کیا رقم ہو وہ شان ہے تمہاری" کے بجائے "سمندر سے نیا رقم ہو وہ شان ہے تمہاری" لکھ دیا۔ خادم کی کتاب سے نور احمد میرٹھی نے یہ نعت "نور سخن" کے لئے حاصل کی تو ناصر کاشمیری کو "سمندر شیام سندر" کے عنوان سے 'حروف تہجی' سے قطعہ "س" میں درج کر دیا۔ اس طرح بات گمراہ کن ہو گئی ہے۔

وضاحت کی خاطر میں نے یہاں مختصراً اس بات کا ذکر کر دیا ہے ورنہ ان کا تذکرہ "ناصر کاشمیری" کی ذیل میں ہے۔

سوز، امیر انند

میں ۱۹۹۲ میں دہلی سے امیر چند سوز کا مجموعہ کلام "سورج میرے تعاقب میں" شائع ہوا۔ یہ غزلوں کا مجموعہ ہے لیکن آغاز حمد و نعت سے ہوا ہے۔ نعت کی دو نعتوں کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:

جب بھی کہیں پہ وصف شانِ خدا ہوئی
ذکرِ رسولِ پاک ﷺ ہی سے ابتدا ہوئی
نورِ خدا تھا منبع پہ رسالت مآب ﷺ کے
پردے وار آپ ﷺ پہ دنیا فدا ہوئی
ہر امتی پہ سنگ و مصائب کی دھوپ میں
سایہ فگن انہی کے کرم کی ردا ہوئی
اکسیر ہو گی میری عبادت کے واسطے
مجھ کو نصیب ان کی اگر خاکِ پا ہوئی
اترے ہیں جب بھی ذہن میں اشعار نعت کے
اے سوز اُن سے میری عقیدت سوا ہوئی (۱)
سجدہ کیا ہے جب بھی تو اس التجا کے ساتھ
نامِ رسول ﷺ لب پہ رہے ہر دعا کے ساتھ

دھویا انہوں نے سب کے دلوں سے غبارِ جہل
ذکرِ حضور ﷺ فرض ہے ذکرِ خدا کے ساتھ
اے سوز ان کا ماننا ہی راہِ نجات ہے
رہنا ہر ایک حال میں مشکل کشا کے ساتھ (۲)

حواشی

(۱) [illegible] سورج میرے تعاقب میں۔ [illegible] دہلی۔ [illegible] ۱۹۹۰
(۲) نور سخن۔ ص ۷۸

سوم سورنڈوی، سوم ناتھ

ڈاکٹر طلحہ رضوی برق نے اپنی کتاب "اردو کی نعتیہ شاعری" میں چند غیر مسلم نعت گویوں کا نمونۂ کلام درج کرنے کے بعد لکھا: "ان کے علاوہ کالکا پرشاد، [illegible] کوثری، یہ دو بڑے اہم و مشہور نعت گو ہیں۔ شیو پرشاد آتی لکھنوی، [illegible] جان آبادی، راجندر بہادر موج فتح گڑھی، رگھو ناتھ خطیب سرحدی، سوم ناتھ سوم سورنڈوی اور [illegible] پرشاد تمل الٰہ آبادی وغیرہ کے نام بھی نعت نویسوں میں قابل ذکر ہیں (۱)

طلحہ رضوی برق نے اور نور احمد میرٹھی نے ان کا نام "سوم سورنڈوی" لکھا ہے لیکن ڈاکٹر اسماعیل آزاد فتح پوری نے "سوم سورندی" تحریر کیا ہے (۲)

ان کی ایک نعت کے چند اشعار دیکھئے:

ہے جو کائنات میں شاہکار، اسی شاہکار کی بات ہے
جو تمام کلِ رسل ﷺ ہے، یہ اسی وقار کی بات ہے
شب و روز میری زبان پہ اسی برجِ نور کے ذیل میں
کبھی آستانے کا ذکر ہے، کبھی رہ گزار کی بات ہے
ہے خزاں کی حد سے بلند جو، ہے دوام جس کی بہار کو

یہ کسی مدینے کا ذکر ہے، اسی لالہ زار کی بات ہے
جسے سوچ بیچ ازل سے ہے، جو سحر بھی دیکھیں گے آنکھ سے
ذرا دم تو لے دل بیتاب ذرا انتظار کی بات ہے
ہے قدم میں جس کے بہشتِ دل، ہوئی ختم جس پہ پیمبری
وہ ہو تاج بخشِ زمانہ ہے، اسی تاجدار کی بات ہے
یہ ذرا سی آہ ہے، ہائے [illegible] اور حقیقت اس کی ہے آپ سے
بھلا نعت کہنا بھی سوچ کے، کہیں اختیار کی بات ہے

حواشی

(۱)۔ علامہ رضوی، ڈاکٹر، اردو کی نعتیہ شاعری۔ ... اکیڈمی، ... (۱۹۸۲)۔ ص ۸۸
(۲)۔ ڈاکٹر ... اسماعیل، اردو شاعری میں نعت۔ جلد دوم ... لکھنؤ۔ ص ۲۷۰
(۳)۔ ... "... اشعار میں" "اردو شاعری میں نعت" میں چھ اشعار دیے گئے ہیں۔ (ص ۲۸، ۲۹۔ ص ۲۷۰۔ ۲۷۲)

شادؔ، سرکشن پرشاد

رام بابو سکسینہ لکھتے ہیں کہ ۱۸۶۴ میں پیدا ہوئے (۱) ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق نے تاریخ پیدائش ۲۸ جنوری ۱۸۶۴، ۱۸ شعبان ۱۲۸۰ھ لکھی ہے (۲) لیکن ڈاکٹر اسماعیل آزاد فتحپوری کی کتاب میں ۱۸۶۳، ۱۲۸۰ھ سن ولادت لکھا ہے (۳) حالانکہ ۱۲۸۰ھ تو جون ۱۸۶۳ میں شروع ہوا تھا (۴) عبدالقادر سروری نے ۱۸۶۴ کے بجائے ۱۸۶۳ لکھ دیا ہے (۵)
شاد کے والد کا نام راجا ہری کشن پرشاد تھا۔ رام بابو سکسینہ لکھتے ہیں کہ مہاراجا نریندر پرشاد ان کے دادا تھے جو میر محبوب علی خاں والیٔ دکن کے زمانۂ نابالغی میں قائم ہونے والی کونسل آف ایجنسی کے رکن تھے۔ سکسینہ کہتے ہیں کہ مہاراجا چندولال اور یہ ایک ہی خاندان سے ہیں (۶) عبدالقادر سروری اور نصیر الدین ہاشمی مہاراجا چندولال بہادر شاداں کو شاد کا نانا بتاتے ہیں (۷) ------ جب کہ ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق مہاراجا نریندر پرشاد کو شاد کا نانا بتاتے ہیں جو لاولد تھے (۸) ڈاکٹر اسماعیل آزاد فتحپوری لکھتے ہیں کہ

مہاراجا چندولال شاداں، شاد کے دادا تھے اور نریندر پرشاد نانا تھے (۹)
۱۳۱۹ھ (۱۹۰۱) میں یہ حیدرآباد دکن کے مدارالمہام مقرر ہوئے۔ ایک بار سبکدوش ہو گئے، دوبارہ بحال کر دیے گئے۔ پھر صدارتِ عظمیٰ کی خدمت سپرد کی گئی (۱۰)
سرکشن پرشاد شاد کو بہت سے خطابات ملے تھے۔ میر محبوب علی خاں آصف جاہ والیٔ دکن اور نواب مرزا خاں داغ سے شرفِ تلمذ تھا (۱۱)
ان کا انتقال ۱۹۴۰/۱۳۵۹ھ میں ہوا۔
رام بابو سکسینہ نے لکھا ہے کہ شاد کی تقریباً چالیس تصانیف موجود ہیں۔ سکسینہ کی کتاب شاد کی زندگی میں لکھی گئی تھی۔ سکسینہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ ان کے دیوان اردو، فارسی شائع ہو چکے ہیں۔ ایک دیوان موسوم بہ "ختم نبوت" میں صرف نعتیہ اشعار ہیں (۱۲)
سکسینہ نے لکھا ہے کہ "۱۹۲۶ میں عہدۂ وزارت سے کنارہ کش ہو گئے تھے۔" اس کا مطلب یہ ہوا کہ "ہسٹری آف اردو لٹریچر" ۱۹۲۶ کے بعد لکھی گئی تھی اور شاد کے مجموعۂ نعت "ہدیۂ شاد" کے بارے میں یہ ہے کہ یہ ۱۹۰۸، ۱۳۲۶ھ میں طبع ہوا۔ ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق نے حافظ جلیل حسن جلیل کا قطعۂ تاریخ بھی نقل کیا ہے جس سے ۱۳۲۶ھ تاریخ نکلتی ہے (۱۳) ---- حیرت ہے کہ سکسینہ نے "ہدیۂ شاد" کا ذکر کیوں نہیں کیا اور "ختم نبوت" جس کا ذکر کیا ہے، وہ کتاب کدھر گئی۔
"ہدیۂ شاد" کے بارے میں ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق ہی نے بنیادی معلومات فراہم کیں۔ انھوں نے لکھا کہ یہ کتاب ۱۳۲۶ھ میں شائع ہوئی۔ اس میں ۱۰۳ غزلیں ہیں، ایک قصیدہ ہے، سات مخمس اور پانچ سلام ہیں۔ سلام اہلِ بیت کی منقبت میں ہیں۔ جملہ کلام ۸۸ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ ان کا اندازہ ہے کہ ۱۳۳۱ اشعار ہیں ------ یہی معلومات ڈاکٹر اسماعیل آزاد نے نقل کی ہیں، یہی کام سید فضل حسین نقوی فضل فتحپوری نے کیا ہے (۱۴) یہی حالت پروفیسر اظہر قادری کی ہے (۱۵) معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر اشفاق کے علاوہ اور کسی نے "ہدیۂ شاد" نہیں دیکھی۔ (۱۶) ہماری نظر سے بھی یہ کتاب نہیں گزری۔
بہرحال، اس میں شک نہیں کہ شاد نے زندگی بھر نعتیں کہیں۔ ان کی نعتوں کے

کو یکجا اشعار نقل کیے جاتے ہیں:

باندھ کے سر پہ سبز عمامہ، کاندھے پہ رکھ کر کالی کملی
ساری خدائی اپنی کر لی، مختار ہوا مختاروں کا
چرچا گھر گھر ہے، جلوہ دل کے اندر ہے
ذکر ترا ہر لب پہ جاری، دلدار ہوا دلداروں کا
امّی کو سب کہتے تھے، علم ازل کا تھا علم
راز ہوا تھا سینے میں، قرآن کے تیسوں پاروں کا
بادۂ عرفاں دیتا ہے ساقی وحدت کے مے خانے سے
شاہ مقدس طفیلی خدا سے جاتا اب سے خواروں کا (۱۷)

مدینے کو چلو، دربار دیکھو
رسول اللہ ﷺ کی سرکار دیکھو
نظر آتی ہے واں شانِ خدائی
وہ در و دیوار کے انوار دیکھو
نہ روکیں گے تجھے درباں کی منتوں میں
غلامِ احمدِ مختار ﷺ دیکھو (۱۸)

ہلا دیں گے تجھے مختار ہو سلطانِ مدینہ ﷺ
جاتے ہی تمھیں ہو جاؤں گا قربانِ مدینہ
لے جاؤں گا میں ساتھ لٹا عشقِ محمد ﷺ
تحفہ ہے مرے پاس یہ شایانِ مدینہ
کھولے در جنت کو یہی کہتا ہے رضواں
ہے خوف چلے جائیں غلامانِ مدینہ
اللہ دکھا دے مجھے روضۂ اقدس
باقی کہیں رہ جائے نہ ارمانِ مدینہ
مومن جو نہیں ہوں تو کم کافر بھی نہیں شاقو

راز رمز سے آگاہ ہیں سلطانِ مدینہ ﷺ (۱۹)

اشرفِ انبیاء، حبیبِ خدا ﷺ
پیکرِ حسن و جمال ہیں
ان کا شہر مدینہ مسکن ہے
گنبد کا ہے جو نقشہ عالی
رازِ وحدت کے راز دار ہیں یہ
بزمِ کثرت میں ہیں یہ لاثانی
کیا سراپا کا ان کے وصف کروں
دونوں عالم ہیں ان سے نورانی
شمس و نور و عطا کا یہ کمال
ابرِ رحمت کی ہے طغیانی
ایسی ہے شکل بھلا پیدا کی
ہو سکے کیا بھلا ثنا خوانی (۲۰)

سر دفترِ کون و مکاں، شاہنشہِ دنیا و دیں
ابرِ کرم مرسل ﷺ محبوبِ ربّ عالمیں
خلق میں یکتا ہیں یہ، کثرت میں سب اعلا ہیں یہ
کیا جانے کوئی کیا ہیں یہ، ان کا کوئی ہمسر نہیں
اسبابِ عالم کا سبب، اکرم ہیں یہ امّی لقب
جبریل کرتے ہیں ادب، سچے ہیں یہ بالیقیں (۲۱)

نعت کرنی ہے مجھ کو ان کی رقم
ہے لقب جن کا سرورِ جمہور
بات ہر اک ہے معجزہ ان کی
ہے ظہورِ لدنّیہ پہ مجبور
ان کا پرتو ہے سب جلال و جمال

حرمین ان کے نور سے معمور
تو وہ مقبول ہے کہ بحکمِ خدا
نام تیرا ہے عرش پہ مسطور (۳۲)

صادق جو وہ جہاں میں شاہِ امم ﷺ سے ہے
سارا ظہور آپ ہی کے دم قدم سے ہے
ہے آرزو کہ آپ کے در پہ پڑا رہوں
دولت سے مجھ کو غرض ہے نہ جاہ و حشم سے ہے (۳۳)

ٹھہرا ہے مدینہ جو مرا کعبۂ مقصود
لازم ہے' کروں یہ کہ میں اب جانبِ ساقی
کھنچتا ہے مدینہ کی طرف یہ تنِ زار
دوڑی ہے اُدھر سے کشش کار روانی
تاکید الوہیت کی تھی یہ نوعِ بشر کو
تا ہو سکے نہ واسطہ کبھی کہیں میں زوالی (۳۴)

تاجِ لولاک ہے شایانِ رسولِ عربی ﷺ
پرتوِ شانِ خدا شانِ رسولِ عربی ﷺ
اٹھا بیٹھے ہیں' آپؐ ان کے بھی شافع ہوں گے
سب کے سب ایسے کے اصحابِ رسولِ عربی ﷺ (۳۵)

محمد ﷺ پہ دل ہر شیدا ہوا ہے
ستارہ نصیبہ کا چمکا ہوا ہے
شہ ہے آپ کا کوئی ہمسر نہ ہوگا
یہ دیکھو نہیں' ہے یہ لکھا ہوا ہے
لقا حق کوئی سے اے شمشو تجھ کو
یہ عزت ملی ہے' یہ رتبہ ہوا ہے (۳۶)

مدینہ بھی خداوندا' عجب پُرنور بستی ہے

جھلکتا ہر وقت نور ہر دم فزوں رحمتِ حق ہے
تصور ہے جمالِ پاک کا اچھا پھر ہم کو
ہماری تو یہی اسے شاہِ دیں ضرورت پڑتی ہے (۳۷)

لے گیا بخت اگر روضۂ اقدس کی طرف
جان و دل سے بھی صدقے بھی قرباں ہوں گے
ہم کو تو گلشنِ طیبہ میں اڑا کر لے چ
ہم ترے بارِ صبا' بڑا احسان ہوں گے

ساز پھر اپنا زمانہ ہو گیا
ہم سے طیبہ کو جانا ہو گیا
دل طیبہ میں میرا لاشہ ہوا
اب مسافر کا ٹھکانا ہو گیا

جن کو کہتے ہیں محمد ﷺ' وہ ہیں اپنے سلطان
جن کو کہتے ہیں مدینہ' وہ ہے کشور اپنا
کیوں نہیں روضۂ اقدس کی زیارت ہوتی
کیوں بگڑ جاتا ہے بن بن کے مقدر اپنا

ہیں پھول اسی باغ کے' سب کافر و مومن
یہ گلشن انکار ہے گلزارِ محمد ﷺ
تخریب میں کچھ اور ہے' تشبیہ میں کچھ اور
انکارِ خدا کیوں نہ ہو انکارِ محمد ﷺ

گلشنِ طیبہ سے میری روح یوں مانوس ہے
جیسے ہو بلبل کو اپنے آشیاں سے ارتباط
یاد احمد ﷺ کیوں نہ آئے میرے دل میں بار بار
جو مکیں ہے' اس کو لازم ہے مکاں سے ارتباط

مجھ نگاہیں نور بھی ہوں گی' مگر

میرے سر کو ہے ترے در سے غرض
دولتِ عشقِ نبی ﷺ درکار ہے
دل سے کیا کام، جا در سے عرض

مشکل کشا ہے کہاں کہیں احمد ﷺ کے نام کا
پڑھنے کی ہے جگہ تو یہی ہے درود کی

ہر بات کرے ہے قامتِ شاہِ مدنی ﷺ میں
تلی ہے، آپ کی وہ سرکار بس میں

ہم ﷺ سے در پہ اس سے میں جبہ سا دیا
سجدے کے لائق در کوئی آستاں نہ تھا

عاشق ہوں، مجھے جنتِ فردوس سے کیا کام
ہے سر میں اور سے میرے سودائے مدینہ

مولائے مدینہ میں حج ہے اسے شاد
مرا کعبہ مدینہ کی گلی ہے

میں دور ہوں مدینے سے، فرقت یا نصیب
اب تک حضور میں نہ ہوئی بار، یا نصیب

میں فدا تم پہ دل و جاں سے ہوں اے میرے نبی ﷺ
مجھ کو بلا لو مدینے میں شہِ مکی ﷺ
یہی کہتا ہوا آؤں گا جو ہو گی غلطی
"مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت، چہ عجب خوش لقبی"

چاند سا دیکھ کے مکھڑا ہوا حیراں عالم
ہے عیاں قدرتِ حق آپ سے اے شاہِ امم ﷺ
وصف اس حسنِ خدا داد کا کیسا کر ہو رقم
ششدر ہے دل ہے، جلی تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی" (۲۸)
کیونکر ہو نعتِ سرورِ عالی جناب ﷺ کی
ذرے سے مدح کیا ہو بھلا آفتاب کی
بعد از خدا ہے آپ ہی کی ذات مستطاب
یہ شان ہے ہمارے رسالت مآب ﷺ کی
کیا نعت بھلا شاد ادا کر سکے ہو ان کی
دنیا کے وہ سردار، وہی سرورِ دیں ﷺ ہیں (۲۹)

سرکشن پرشاد شاد نے کئی نعتیہ گیت بھی لکھے ہیں (۳۰)

حواشی

(۱) [illegible]
(۲) ربیع الدین اشفاق، ڈاکٹر۔ اردو میں نعتیہ شاعری۔ مطبوعہ کراچی۔ ۱۹۷۶ء۔ ص ۴۹
(۳) آزاد فتح پوری، ڈاکٹر اسماعیل۔ اردو شاعری میں نعت۔ جلد دوم۔ (حالی سے حال تک) ص ۲۲۵
(۴) ضیاء الدین لاہوری۔ جوہر تقویم۔ مطبوعہ لاہور۔ ۱۹۸۴ء۔ ص ۲۰۹،۲۱۸
(۵) سہروردی، عبد الغفار۔ جدید اردو شاعری۔ مطبوعہ لاہور۔ طبع دوم ۱۹۳۹ء۔ ص ۱۸۱
(۶) تاریخ ادب اردو (اردو ترجمہ)۔ ص [illegible]
(۷) جدید اردو شاعری۔ ص ۱۸۱ / نظیر لدھیانوی۔ تذکرۂ شعرائے اردو۔ ص ۲۵۵
(۸) اردو میں نعتیہ شاعری۔ ص ۳۳۰
(۹) اردو شاعری میں نعت۔ جلد دوم۔ ص ۲۲۵ (اس کتاب میں ہر جگہ "شاد" کی بجائے "پرشاد" لکھا ہے)
(۱۰) ڈاکٹر ربیع الدین اشفاق نے لکھا ہے کہ ۱۳۳۵ھ میں صدارتِ عظمٰی کی خدمت سپرد کی گئی۔ (اردو میں نعتیہ شاعری۔ ص ۳۹۰) لیکن ڈاکٹر اسماعیل آزاد فتح پوری نے ۱۹۳۰ء [illegible] (اردو شاعری میں نعت۔ جلد دوم۔ ص ۲۲۵) لیکن ان کا بیان صحیح نہیں ہو سکتا۔ ۱۹۱۰ء / ۱۳۲۸ھ
۱۳۳۸ھ [illegible] (جوہر تقویم۔ ص ۲۱۶،۲۱۹)
(۱۱) [illegible] تذکرۂ نعت گویانِ اردو۔ جلد دوم۔ ص ۲۳
(۱۲) تاریخ ادب اردو (اردو ترجمہ)۔ ص ۵۴۰، ۵۸ [illegible]
(۱۳) اردو میں نعتیہ شاعری۔ ص ۳۹۶ / اردو شاعری میں نعت۔ جلد دوم۔ ص ۲۲۶
(۱۴) [illegible] سید افضل حسین [illegible] مطبوعہ [illegible]

ص ۲۷

(۱۵) مہ (مجلہ گورنمنٹ کالج) گوجرانوالہ۔ اشاعتِ خصوصی ہدیۂ عقیدت بحضور سرورِ کونین ﷺ۔ ص ۲۱۷

(۱۶) نعت (ماہنامہ) لاہور۔ اگست ۱۹۸۸ء "غیر مسلموں کی نعت"۔ حصہ اول۔ ص ۳۹ (مضمون "سرکار ﷺ کے ہندو اور سکھ نعت نگار" از راجا رشید محمود)

(۱۷) فانی مراد آبادی کی مرتبہ کتاب۔ ص ۲۳، ۱۰۴ (... اشعار) خادم سہروردی کی مرتبہ کتاب۔ ص ۳۰ (۹ اشعار) ... ص ... [illegible] ... ص ۳۵۳ ... [illegible] ﷺ سے ... ص ۱۹ (چار اشعار) ... [illegible] ... "سرکار کا" لکھا ہوا ... ص ۱۳۰ ... [illegible] شامل ان کی دو نعتیں ہیں

(۱۸) ... [illegible] ﷺ ... ص ۳۲۵ ... (۱۱ اشعار) خادم سہروردی کی مرتبہ کتاب۔ ص ۲۹ ... (۱۹ اشعار) فانی کی مرتبہ کتاب۔ ص ... (... اشعار)

(۱۹) ... [illegible] ... شاعری۔ ص ۸۸ (پانچ اشعار) ... ص ۱۴۲ (... اشعار) نقوش ... ﷺ نمبر۔ جلد دوم۔ ص ۱۹۹ (... اشعار) الرشید (ماہنامہ) لاہور۔ ... ص ۳۵۹ (... اشعار) خادم سہروردی کی مرتبہ کتاب۔ ص ۱۹، ۲۰ (... اشعار)

(۲۰) نقوش۔ ... ﷺ نمبر۔ جلد دوم۔ ... ۱۹۸۲ء۔ ص ۳۹۳، ۳۹۵ (۱۲ اشعار) فانی کی مرتبہ کتاب۔ ص ۱۳۴، ۱۳۵ (۲۳ اشعار) خادم سہروردی کی مرتبہ کتاب۔ ص ... (... اشعار)

(۲۱) فانی مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۹۲، ۹۳ (... اشعار) خادم سہروردی، عبدالمجید (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۱۸ (... اشعار)

(۲۲)۔ خادم سہروردی کی مرتبہ کتاب۔ ص ۱۰، ۱۱ (۳۳ اشعار) فانی مراد آبادی کی مرتب کردہ کتاب۔ ص ۹۵، ۹۶ (۳۳ اشعار)

(۲۳) فانی کی کتاب۔ ص ۳۹ (سات اشعار) خادم سہروردی کی کتاب۔ ص ۲۲ (۹ اشعار)

(۲۴) خادم۔ ص ۲۲، ۲۳ (۹ اشعار) / فانی۔ ص ۹۸، ۹۹ (۹ اشعار)

(۲۵) خادم۔ ص ۱۷ (دس اشعار) / فانی۔ ص ۱۲۶ (آٹھ اشعار)

(۲۶) خادم۔ ص ۱۳ (آٹھ اشعار) فانی۔ ص ۱۳۲ (آٹھ اشعار)

(۲۷) خادم۔ ص ۱۷ (سات اشعار) / فانی۔ ص ۳۹ (چھ اشعار)

(۲۸) ہدیۂ شاد۔ ص ۲۷، ۳، ۲، ۳، ۲۶، ۲۳، ۲۲، ۵۷، ۱، ۴۴، ۴۴، ۱۲، ۸۲ (بحوالہ "اردو میں نعتیہ

شاعری" ص ۴۳ (۲۵۱)

(۲۹) ادبی مجلہ بحوالہ اردو شاعری میں نعت۔ جلد دوم۔ ص ۲۵۳

(۳۰) خادم سہروردی کی مرتبہ کتاب۔ ص ۲۱ / اردو شاعری میں نعت۔ جلد دوم۔ ص ۲۵۳

شاد دہلوی، لالہ مرلی دھر

شاد اردو زبان کے شیدا تھے۔ انھیں بیخود دہلوی سے تلمذ حاصل تھا۔ ان کے ایک بھائی سر شنکر لال شنکر معروف سائنس دان تھے۔ یہ دونوں پاکستان کے قیام سے پہلے لائل پور (اب فیصل آباد) میں ہر سال "شنکر و شاد مشاعرہ" کرتے تھے جس میں پاک و ہند کے شعرا کو مدعو کیا جاتا تھا (۱)۔ راقم الحروف کو ذاتی طور پر علم ہے کہ لالہ مرلی دھر شاد کی لائبریری لائل پور میں پاکستان بننے کے بعد بھی عرصے تک یہ شنکر و شاد مشاعرہ ہر سال منعقد ہوتا رہا۔ کم از کم ۱۹۵۸ء تک تو مجھے یاد ہے۔

محمد دین کلیم لکھتے ہیں کہ انار کلی لاہور، ... مارکیٹ میں ... "دہلی کلاتھ ہاؤس" انھی کے زیرِ اہتمام چلتی تھی۔ لاہور میں ان کا کثرت سے آنا جانا تھا۔ (۲)

فانی مراد آبادی نے ان کی ایک حمد اور ایک نعت شاملِ کتاب کی ہے۔ حمد کے چند شعر دیکھئے:

جہنم کا نہ ڈر ہو گا نہ کچھ خوفِ سزا ہو گا
قیامت میں گنہ گاروں کو تیرا آسرا ہو گا
اُدھر دریائے رحمت کی نظر آ جائیں گی موجیں
اِدھر خورشیدِ محشر سے ہمارا سامنا ہو گا
سوا تیرے نہ سوجھے گی مرادِ اعمال کا دفتر
تمھیں دیدار کی حسرت میں سب کچھ دیکھنا ہو گا
ہمیشہ تیرے در پہ ہم نے ادب کی جبیں سائی
نہ سجدہ خواب میں بھی غیر کے در پر کیا ہو گا (۳)

عبدالمجید خادم سہروردی کی مرتبہ کتاب "ہندو شعرا کا نعتیہ کلام" اور نور احمد

میر علی کی "تذکرۂ سخن" میں مُنی دھر شاد کو ساجد کی نہیں ملی۔ ان کی ایک نعت کے چند اشعار فانی کی کتاب میں ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے:

جلوہ دکھا دے مجھ کو خدایا حضور ﷺ کا!
لکھتا ہے آج مجھ کو سراپا حضور ﷺ کا

آنکھوں میں ہے حضور ﷺ کے جلووں کا سلسلہ
جنت کو بھولتا نہیں خادم حضور ﷺ کا (۴)

چرچا کا چاند جن کے ہو قسمت میں حشر تک
دل میں ہے بھروسہ دریا تک حضور ﷺ کا

حسرت ہے یہ حضور ﷺ کے قدموں میں جان دوں
ارمان ہے کہ دیکھوں جلوہ حضور ﷺ کا (۵)

سودائی ہم کو کہتے ہیں سارے اپنے نصیب
روزِ ازل نصیب تھا سودا حضور ﷺ کا

دل شاد و فیضیاب دولت سے وہ بھی ہو
ہے جان و دل سے شاد بھی شیدا حضور ﷺ کا (۶)

مکتبہ رضائے مصطفیٰ ﷺ گوجرانوالہ کی مرتب کردہ اور شائع شدہ کتاب "ہندو شعرا کا نذرانۂ عقیدت" میں شاد دہلوی کی "شہباز" میں درج کردہ مصرعے کے دو اشعار اس انداز میں دیے گئے ہیں کہ مختلف اشعار معلوم ہوں (۷)

حواشی

(۱) شام و سحر (ماہنامہ) لاہور۔ نعت نمبر (۱)۔ ۱۹۸۱ء۔ ص ۲۳۹ (مضمون "غیر مسلم شعرا کی نعت گوئی")
(۲) استقلال (ہفت روزہ) لاہور۔ ۴ مئی تا ۱۰ مئی ۱۹۸۲ء۔ ص ۳۱ (مضمون "لاہور کے غیر مسلم نعت گو شعراء")
(۳) فانی مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۳۹
(۴) "شیدا" کو فانی کے کاتب نے "خادم" کر دیا ہوگا۔ پروفیسر خالد بزمی نے یہ شعر اپنے مضمون میں نقل نہیں کیا (شام و سحر نعت نمبر ۱۹۸۱ء ص ۲۳۹)
(۵) فانی کی کتاب میں "ارمان" ہے۔ خالد بزمی نے "رمان" درج کیا ہے۔ اگر "ارمان یہ ہے" ہو تو

ان بھی اچھا ہوتا۔ یہ بھی کاتب کی ستم ظریفی معلوم ہوتی ہے
(۶) فانی مراد آبادی کی مرتب کردہ کتاب۔ ص ۴۰
(۷) ہندو شعرا کا نذرانۂ عقیدت۔ ص ۲۱

شاد، نریش کمار

ڈاکٹر طلحہ رضوی برق نے اپنے نعت گو ہندوؤں اور سکھوں کے ذکر کے ساتھ جن کا نمونۂ نعت زیرِ نظر تالیف میں شامل ہے، پنڈت آنند نرائن ملا، جوش ملسیانی اور نریش کمار شاد کا ذکر بھی نعت گوئی کے حوالے سے کیا ہے لیکن ان کا نمونۂ نعت نہیں دیا (۱)۔

مجھے نریش کمار شاد کی کوئی نعت دستیاب نہیں ہوئی۔ ممکن ہے، ڈاکٹر طلحہ رضوی برق نے ان سے کوئی نعت خود سنی ہو، یا ان کی کوئی نعت پڑھی ہو۔ میں ان کا ذکر اس نقطۂ نظر سے کر رہا ہوں کہ مستقبل میں نعت کے موضوع پر کام کرنے والے اس پہلو سے مزید تحقیق کریں تو شاید ان کی کوئی نعت مل جائے۔

حاشیہ

طلحہ رضوی برق، ڈاکٹر۔ اردو کی نعتیہ شاعری۔ الفن ایجنسی۔ آرہ بہار (انڈیا)۔ ص ۹۳

شاداں، راجا چندو لال

مہاراجا سرکشن پرشاد شاد کے ضمن میں ان کا ذکر آ چکا ہے۔ شاد کے بزرگ تھے۔ عبدالغفور نساخ لکھتے ہیں۔ "شاداں تخلص، راجا چندو لال، نائب دیوانی حیدر آباد دکن۔ ولد نرائن داس کھتری۔ باشندہ دہلی۔ شاگرد شیخ حفیظ الدین و شاہ نصیر دہلوی۔ حالات ان کے نہایت مشہور ہیں۔ دیوان ان کا نظر سے گزرا" (۱)۔
سید محسن علی محسن لکھنوی نے بھی انہیں "نائب رئیس حیدر آباد دکن" لکھا ہے اور نام "راجہ چندو لال" تحریر کیا ہے (۲)۔

عبدالقادر سروری نے مہاراجہ سر کشن پرشاد شاد کے ذکر میں لکھا۔ "مہاراجہ بہادر جیل القدر وزیر کے نواسے ہیں جن کا نام علم و فضل کی قدردانی کی وجہ سے دکن کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ مہاراجہ چندو لال بہادر شاداں کو فارسی شاعری کا اچھا ذوق تھا۔ جس کی یادگار ان کا ایک ضخیم دیوان اور اس سے بڑھ کر ان کی کئی بیٹے والی علمی سرپرستیوں کی صورت میں ہمیشہ باقی رہے گی"۔ (۳)

۱۲۵۸ھ / ۱۸۴۲ء میں فوت ہو گئے (۴)۔

"نورِ سخن" میں شاداں کا ایک نعتیہ شعر درج ہے۔

تو صاحبِ معراج ہے، تو صاحبِ لولاک
رُتبہ ترے قدموں سے ملا عرشِ بریں کو (۵)

حواشی

(۱) سالک، عبدالمجید ... شعراء ... ۱۹۶۸ء ... مجلس ... اردو اکادمی ... نے ۱۹۸۲ میں شائع کیا۔ ص ۲۳۶
(۲) محسن کاکوروی، سید محسن علی (مؤلف) ... مرتب ... مطبوعہ لاہور۔ جنوری ۱۹۵۷ء۔ ص ۵۶
(۳) عبدالقادر سروری، جدید اردو شاعری۔ کتاب منزل لاہور۔ طبع دوم۔ ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۵
(۴) ... تاریخ ادبِ اردو ... ترجمہ ... عنوانات ... اردو ... ص ۲۴۳ ... لاہور۔ ص ۲۰۲
(۵) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نورِ سخن۔ مطبوعہ کراچی۔ ص ۴۰

شانتؔ، لالہ بہاری لال

قاضی مراد آبادی کی کتاب میں سیالکوٹی لالہ بہاری لال شانتؔ کی ایک نعت کے چھ شعر شامل ہیں (۱) پروفیسر خالد بزمی کے مضمون میں ان میں سے تین اشعار شائع کئے گئے (۲)۔ نور احمد میرٹھی نے یہی چھ اشعار اپنی کتاب میں شامل کئے لیکن شانتؔ کے بجائے "صابر" تخلص لکھا اور حروفِ تہجی کے لحاظ سے "ص" میں انہیں شامل کیا (۳)

قاضی کی مرتب کردہ کتاب میں "مغیلاں" کو "طیلان" لکھا گیا ہے اور ایک مصرع بے وزن کر دیا گیا "واہ کیا جمیل فلک شانِ مدینہ"۔ نورِ سخن میں یہ غلطیاں نہیں ہیں۔ آخری شعر میں "میرے داتا" کے بجائے میرٹھی کی کتاب میں "میرے آقا" ہے۔ اگر یہ معلوم ہو جاتا کہ میرٹھی نے یہ اشعار کہاں سے نقل کئے ہیں تو شاید یہ فیصلہ کرنے میں آسانی ہوتی کہ بہاری لال کا تخلص صابر تھا یا شانت۔

چند اشعار دیکھئے:

کیوں کر کہوں جنت ہے گلستانِ مدینہ
جنت کے فرشتے ہیں ثنا خوانِ مدینہ
ہے محفلِ عالی فلک شانِ مدینہ
خود واں، جنت ہوا مہمانِ مدینہ
سو جنتیں اور ایک بیابانِ مدینہ
سو پھول اور اک خارِ مغیلانِ مدینہ
سب اس سے سوا اور ہو کیا شانِ مدینہ
انسان مجسم پہ ہے احسانِ مدینہ
ہے طفیل ترے قدموں کا یہ جانِ مدینہ
آدم بھی، فرشتے بھی ہیں قربانِ مدینہ
میں بھی ہوں ترے در کا بھکاری مرے آقا
اک نگہِ کرم مجھ پہ بھی سلطانِ مدینہ

حواشی

(۱) قاضی مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعراء کا نعتیہ کلام۔ ص ۳۱
(۲) شام و سحر، ماہنامہ، لاہور۔ نعت نمبر (۱)۔ ۱۹۸۸ء۔ ص ۲۷۵
(۳) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نورِ سخن۔ ص ۴۳

شائقؔ امرتسری، لچھمن داس

پروفیسر خالد بزمی لکھتے ہیں۔ "مشتاق امرتسری کا اصل نام بچھن داس ہے۔ گوت کے اعتبار سے برہمن ہیں۔ لوگ انھیں عام طور پر "پنڈت جی" کے الفاظ سے مخاطب کرتے ہیں۔ مجھے ان سے ایک بار ملنے کا موقع ملا ہے اور یہ آج (۱۹۸۸) سے تقریباً ۲۵ برس پہلے کا واقعہ ہے۔ مشتاق امرتسری ہندو سبھا ہائی سکول' امرتسر میں اردو اور فارسی کے استاد تھے۔ وہ میرے بڑے بھائی محمد بشیر (مرحوم) ان کے شاگرد تھے ۔ کوشش کے باوصف ان کے نعتیہ کلام سے صرف تین اشعار مل سکے ہیں"(۱)۔

تعجب ہے کہ خالق مراد آبادی کی مرتب کردہ کتاب "ہندو شعرا کا نعتیہ کلام" پروفیسر خالد بزمی کے سامنے تھی اس کا اعتراف بھی موصوف نے اپنے مضمون کے آخر میں کیا ہے اور اس کتاب میں مشتاق کی اس نعت کے ۱۰ اشعار موجود ہیں (۲) پھر "کوشش کے باوجود" انھیں اس نعت کے صرف تین اشعار کیوں ملے۔

نور احمد میرٹھی نے پانچ اشعار نقل کیے ہیں (۳)۔

چند اشعار دیکھئے:

بحق کہا "خدا ہے" رسولِ کریم ﷺ سے
اللہ ہی دیکھا ہے رسولِ کریم ﷺ نے
ارض و سما پہ چھا گئی ہے شانِ احمدی
لولاک کہا سنا ہے رسولِ کریم ﷺ نے
عاصی پہ بابِ رحمتِ حق آپ وا کیا
دیکھا جو رو سیاہ ہے' رسولِ کریم ﷺ نے
منکر نکیر حشر میں تھے مجھ سے شرمسار
فرمایا' بے خطا ہے' رسولِ کریم ﷺ نے
اللہ رے جناب کی اعلیٰ قدردانیاں
مشتاق کا لکھا ہے رسولِ کریم ﷺ نے (۴)

حواشی

(۱) شام و سحر نعت نمبر (۱)۔ ۱۹۸۸ء۔ ص ۲۵۸

(۲) خالق مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۴۳
(۳) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نور سخن۔ ص ۳۳
(۴) نعت کا ایک اور شعر لکھتے میں ثبت ہوتی ہے۔ "یہ شنائے سرت احمد پر رگِ حیات" تو بالکل بجا ہی ہیں گیا۔ خالق کی کتاب میں "اللہ کا جلال و جمال سب ہے شمار" لکھا گیا ہے تو نور احمد میرٹھی نے بھی "اظہار" ہی چھاپا ہے۔ خالد بزمی نے البتہ اسے "اظہار" لکھا ہے۔

شرما میرٹھی 'اندرجیت

خالق مراد آبادی کی مرتب کردہ کتاب میں پنڈت اندرجیت شرما (راجپورہ ضلع میرٹھ) کے ایک مسدس کے پانچ بند شامل ہیں (۱)۔ دراصل یہ مسدس نعتیہ نہیں' حمدیہ ہے جس کا ذکر خالق نے کیا ہے' نور احمد میرٹھی نے اسے نقل کرتے ہوئے یہ لکھا ہے "نور سخن" میں اس مسدس کے تین بند ہیں۔ نور احمد میرٹھی نے فہرست میں "اندرجیت شرما میرٹھی" لکھا ہے' نعت کے ساتھ "میرٹھی" کا لفظ نہیں لکھا اور "اندرجیت" کے پیشِ نظر "الف" میں ان کا ذکر کیا ہے (۲)۔ مسدس کے تین بند یہاں نقل کیے جاتے ہیں۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ شاعر کا تخلص کیا ہے۔

مجھے تیری آرزو ہے
مجھے تیری جستجو ہے
مرے سر میں تیری ہی ہے
مرے دل میں تو ہی تو ہے
مری حسرتوں کے مالک
مری الفتوں کے مالک

کسی حال میں نہ آؤں
سے فریب دہر کھاؤں
کبھی جدھر نظر اٹھاؤں
تجھے بے نقاب پاؤں

مجھے رازداں تھا ہے
مجھے در حق دکھا سے(۳)

حواشی

(۱) کالی داس آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۲۷
(۲) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نور سخن۔ مطبوعہ کراچی۔ ص ۵۰
(۳) نور احمد میرٹھی نے پہلے بند کے تیسرے اور چوتھے مصرعے میں "تیرے" کی بجائے "میرے" لکھا ہے۔

شعلہ بنواری لال

منشی بنواری لال شعلہ کا ذکر ناظر کاکوروی نے اپنی کتاب "اردو کے ہندو ادیب" (۱) میں کیا ہے۔ لکھا ہے کہ ان کا مجموعہ کلام "ارمغانِ شعلہ" شائع ہو چکا ہے۔

نمونۂ کلام یہ ہے:

بڑھے گی جب زیادہ آفتابِ حشر کی گرمی
تری رحمت پکارے گی کہ میدانِ محشر میں
چلے آؤ چلے آؤ گنہگارو چلے آؤ
ہزاروں کوس کا سایہ ہے دامانِ پیمبر [illegible] تک

(۲)

پروفیسر شفقت رضوی کے مضمون "ہندو شاعروں کے کلام پر فکرِ اسلامی کے اثرات" میں ہے کہ منشی بنواری لال شعلہ کا تعلق حصار سے تھا۔ غالب کے شاگرد بے صبر سے شرفِ تلمذ تھا۔ پیدائش ۱۸۴۳ء کی ہے (۳)

حواشی

(۱) نور احمد علوی، حکیم۔ تذکرہ ان کاکوری۔ مطبوعہ کراچی۔ ۱۹۸۸ء۔ ص ۳۵۹، ۳۱۶ (لکھا ہے کہ قاری منیر احمد علوی ناظر کاکوروی ۱۹۰۲ء میں پیدا ہوئے۔ "اردو کے ہندو ادیب" کے نام سے آپ کی یہ کتاب مصور فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب نے ۱۹۳۳ء میں دہلی سے شائع کی اور بعد میں لکھنؤ سے بھی شائع ہوئی)

(۳) ناظر کاکوروی۔ اردو کے ہندو ادیب۔ ص ۹۵ نعت (ماہنامہ) لاہور۔ اگست ۱۹۸۸ء "غیر مسلموں کی نعت" حصہ اول۔ ص ۲۸، ۲۹ (مضمون "اسرار [illegible] سے ہندو اور سکھ دو نعت گو" از راجا رشید محمود)
(۴) اردو (سہ ماہی) کراچی۔ جولائی تا ستمبر ۱۹۸۳ء۔ ص ۷۹

شفیق، لالہ لچھمی نرائن

لالہ لچھمی نرائن شفیق، صاحب کا ذکر سب سے پہلے نصر صدیقی امروہوی نے اپنے مضمون "اردوئے قدیم اور نعت گوئی" میں کیا۔ "چوتھا معراج نامہ صاحب اورنگ آبادی کا ہے جن کا نام لچھمی نرائن تھا اور وہ شفیق بھی تخلص کرتے تھے۔ بڑے عالم و فاضل اور قادر الکلام شاعر گزرے ہیں۔ اس معراج نامہ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ایک غیر مسلم شاعر کا لکھا ہوا ہے۔ الفاظ کا انتخاب مصرعوں کی برجستگی اور زبان کی صفائی دیکھنے کے لائق ہے ... اس کا مخطوطہ "انجمن ترقی اردو کراچی کے کتب خانہ میں ہے" (۱)۔

ڈاکٹر طلحہ رضوی برق نے "اردو کی نعتیہ شاعری" میں جو معراج نامے گنوائے ہیں ان میں سے آٹھواں معراج نامہ لکھا لیکن وہی چھ شعر نقل کئے جو نصر صدیقی امروہوی کے مضمون میں تھے (۲) ڈاکٹر برق نے لکھا۔ "حیرت کی بات یہ ہے کہ شفیق تک آتے آتے اردو زبان بہت تیزی سے صاف اور سلیس ہو گئی ہے" (۳)۔

یہ معلومات بھی نصر صدیقی امروہوی نے دی تھیں کہ یہ معراج نامہ ایک سو چھ اشعار پر مشتمل ہے۔ ڈی کی پروفیسر سید یونس شاہ اور ڈاکٹر اسماعیل آزاد فتحپوری نے نقل کیا ہے۔

پروفیسر سید یونس شاہ لکھتے ہیں "شفیق اورنگ آبادی کی ولادت ۱۱۵۸ھ میں ہوئی۔ ڈاکٹر اسماعیل آزاد فتحپوری نے شمسی سن بھی لکھنا چاہا ہے لیکن "۱۷۴۳" لکھ کر رہ گئے ہیں (۴) اصل میں انہیں ۱۷۴۵ء لکھنا تھا (۵) پروفیسر یونس شاہ اور اسماعیل آزاد نے لکھا ہے کہ ان کے والد کا نام رائے منسا رام تھا جو خود بھی صاحبِ تصانیف کثیرہ تھے۔

شفیق مولانا غلام علی آزاد بلگرامی کے شاگرد ہوئے۔ انہوں نے دو تذکرے بھی لکھے۔

ڈاکٹر اسماعیل آزاد نے اپنی کتاب کی جلد اول میں ان کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔ "چوتھا معراج نامہ بھی دکنی صاحب اورنگ آبادی کا ہے جن کا تخلص شفیق تھا۔ شفیق کا معراج نامہ اس لئے بھی اہمیت و وقعت کا حامل ہے کیونکہ وہ ایک غیر مسلم شاعر کی ذہنی کاوش کا نتیجہ ہے۔ بیان صاف ستھرا ہے، ترکیب و روانی قابل تعریف ہے" (۶)۔

پروفیسر شفقت رضوی نے انہیں معاصر مرزا لکھا ہے اور ان کا سن وفات ۱۲۲۵ھ تحریر کیا ہے (۷)۔

شب واصل تھی وہ نور افلاک (۸)
کہ ہر کوکب تھا اک مہر درخشاں
کہوں کیا رات کی کیا ہے تاثیر
ہوئی گردوں تو عالم میں پرستا عل
ورق لفافات مصحف پہ چھپا رہی تھی
لوح دوات حیرت کیا رہی تھی
سلیم ملک بھیجا پیغام (۹)
سلام حق کہا دو یہ سنایا
ادب بجا یہ لایا ہوا کر باطن
کہا سلطان محمد ﷺ سے ہے حق کی صلوات (۱۰)
چل محمد اسے ﷺ کہ ہے معراج تیرا
علی بھی آج ہے تاج تیرا

حواشی

(۱) ... "نور سخن" ... شاعروں کا انتخاب۔ ... ۱۹۹۱ء۔ ص ۱۰۲

(۲) ... ص ۲۵۷ ... اردو شاعری میں نعت۔ جلد دوم ... ص ۲۳۳ ... احمد میرٹھی (مرتب) ... ص ۱۳۴ ... ﷺ کے حضور میں۔ ص ۱۹۹

(۳) طلحہ رضوی برق: اکبر، اردو کی نعتیہ شاعری۔ ص ۳۲

(۴) اردو شاعری میں نعت۔ جلد دوم۔ ص ۲۲۳

(۵) ضیاء الدین لاہوری۔ جوہر تقویم۔ مطبوعہ لاہور۔ ص ۱۴۰

(۶) اردو شاعری میں نعت۔ جلد اول۔ ص ۳۹

(۷) اردو (سہ ماہی) انجمن ترقی اردو کراچی۔ جولائی تا ستمبر ۱۹۸۸ء۔ ص ۹۸

(۸) نور احمد میرٹھی نے پہلے مصرعے کی اصلاح یوں کی ہے "عجب تھی رات وہ انوار افشاں"۔

(۹) "مہر یک ہے" کو نور احمد میرٹھی نے "مرغ ہے" لکھا ہے جس سے مصرع بے وزن بھی ہو گیا ہے اور معنی بھی۔ ڈاکٹر طلحہ رضوی برق کی کتاب میں "چھا" کو "چھپا" لکھا ہے۔

(۱۰) ... نے یہ شعر ... ﷺ کے حضور میں۔ ص ۱۴۰

شکنتلا دیوی اکبر آبادی

نور احمد میرٹھی نے اپنی مرتبہ کتاب "نور سخن" میں ان کے یہ تین اشعار نقل کئے ہیں:

نظر جن کی آنکھوں میں آئے محمد ﷺ
سکوں جن کے دل میں سمائے محمد ﷺ
تماشا تو دیکھو جہنم کی آگ
لگائے خدا اور بجھائے محمد ﷺ
قیامت میں شان شفاعت تو دیکھو
کہ روٹھے خدا اور منائے محمد ﷺ (۱)

"انوار اقبال" میں ہے۔ "غالباً ۱۹۱۱ء کا واقعہ ہے کہ انجمن حمایت اسلام سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ تھا۔ علامہ اقبال اس جلسے کے صدر تھے۔ جلسے میں کسی خوش الحان نعت خوان نے مولانا احمد رضا صاحب (بریلوی) کی ایک نظم شروع کردی جس کا ایک مصرع یہ تھا:

رضائے خدا اور رضائے محمد ﷺ

نظم کے بعد علامہ اقبال اپنی صدارتی تقریر کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور برجستہ" ذیل کے دو شعر ارشاد فرمائے:

تماشا تو دیکھو کہ دوزخ کی آتش
لگائے خدا اور بجھائے محمد ﷺ
تعجب تو یہ ہے کہ فردوس اعلیٰ
بنائے خدا اور بسائے محمد ﷺ (۲)

اگر شگفتہ دہلوی اکبر آبادی کے نام سے یہ شعر نقل کرتے ہوئے نور احمد میرٹھی لکھتے کہ انھوں نے یہ شعر دوسروں سے لئے ہیں تو کسی نتیجے پر پہنچنے میں آسانی ہوتی۔ بہرحال یہ تو طے ہے کہ علامہ اقبال (مرحوم) نے کسی اور کا شعر نہیں لیا ہوگا، شگفتہ دہلوی نے علامہ اقبال سے اس ردیف میں بھی استفادہ کر لیا ہو تو کچھ تعجب نہیں۔

حواشی

(۱) نور احمد میرٹھی (مرتب) نور سخن، ادارۂ فکر نو کراچی۔ ص ۳۵
(۲) کلیات اقبال۔ [illegible] ﷺ ... ص ۴۳

شگفتہ لکھنوی، منشی سندر لال

ڈاکٹر طلحہ رضوی برق نے اپنی کتاب "اردو کی نعتیہ شاعری" میں لکھا ہے کہ "ذوق و غالب و مومن کے دور میں دلی کے آخری مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر کی طرف سے باقاعدہ نعتیہ مشاعروں کا اہتمام ہونے لگا۔ ظفر، مومن، مجروح، صہبائی، مولوی غلام امام شہید، فخر الملک رمز، رحیم میرٹھی، عزت سنگھ عیش اور منشی سندر لال شگفتہ لکھنوی ان نعتیہ مشاعروں کی جان ہوتے تھے (۱) جہاں انھوں نے ہندوؤں کی نعت گوئی کا الگ ذکر کیا ہے، وہاں لکھتے ہیں "گزشتہ اوراق میں بھی راجہ شفیق (صاحب) دکنی، پنڈت دیا شنکر نسیم، عزت سنگھ عیش دہلوی اور منشی سندر لال شگفتہ کا نام آچکا ہے........"(۲)

اس طرح ڈاکٹر طلحہ رضوی برق نے ہندو نعت گویوں میں منشی سندر لال شگفتہ کا ذکر کیا ہے، اگرچہ ان کا نمونۂ نعت نہیں دے سکے۔

حواشی

(۱) طلحہ رضوی برق ڈاکٹر، اردو کی نعتیہ شاعری۔ دانش اکیڈمی، آرہ بہار۔ ۱۹۷۴ء۔ ص ۴۲
(۲) ایضاً۔ ص ۴۴

شنکر، لالہ شنکر داس

اسد نظامی نے اپنے مضمون "حضور ﷺ کی بارگاہ میں غیر مسلم شعرا کا نذرانۂ عقیدت" میں لکھا ہے کہ "مراد آباد سہسوان شریف کے باسی لالہ شنکر داس شنکر نائی احمد کے عجم ہندی شعر ملاحظہ فرمایئے":

لولاک لما تیری شان ہے جی (۱)
تو سب سے نبی ﷺ آقا مہان ہے جی
شنکر کی صرف بات نہیں
تیرا کرم ہر پہ ہر تن ہے جی (۲)

شعر تو یہ چھپے بھی ہیں، نور احمد میرٹھی نے "نور سخن" میں بھی اسی طرح نقل کر دیئے ہیں (۳) صرف شاعر کے سہسوانی ہونے کا حوالہ نہیں ملا۔

حواشی

(۱) "تیری" کے بجائے اسد نظامی نے مضمون میں "تمہاری" لکھا ہے، نور احمد میرٹھی نے بھی اسی طرح لکھا ہے۔
(۲) الہام (ماہنامہ) بہاولپور۔ نعت نمبر ۲ دسمبر ۱۹۷۷ء۔ ص ۱۸
(۳) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نور سخن۔ ص ۳۶

شوق رامپوری، رگھنندن کشور

ان کی ایک فارسی نعت کے چھ اشعار سب سے پہلے ماہنامہ "فاران" کراچی کے سیرت نمبر میں شائع ہوئے۔ ان کے نام کے ساتھ "ایم اے۔ ایل ایل بی۔ ... رامپور" کے الفاظ لکھے ہوئے تھے (۱) یہ نعت انھی تعارفی الفاظ کے ساتھ فانی مراد آبادی

کی مرتبہ کتاب میں بھی شائع ہوئی (۲) نور احمد میرٹھی نے اس نعت کے پانچ اشعار نقل کئے ہیں (۳)۔

[illegible] ﷺ
[illegible] ﷺ (۴)
[illegible] ﷺ
[illegible] ﷺ
[illegible] ﷺ
[illegible] ﷺ (۵)
[illegible] اسلام
[illegible] ﷺ

حواشی

(۱) فاران (ماہنامہ) کراچی۔ سیرت نمبر جنوری ۱۹۵۹ء ص ۳۸
(۲) فانی مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۲۶
(۳) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نور سخن۔ ص ۷۳
(۴) حضور کرم ﷺ نے مدینہ طیبہ کو "یثرب" کہنے سے منع فرمایا ہے۔ شوق ہندو تھے اس لئے ان کو علم نہیں ہوگا فاران کے ایڈیٹر ماہر القادری کو اس حدیث پاک کا علم ہونا چاہیے تھا۔
(۵) یہ شعر "نور سخن" میں نہیں ہے۔

شوق لکھنوی، وشنو کمار

مکتبہ برہان مصطفیٰ ﷺ گوجرانوالہ۔ کی مرتب و شائع کردہ کتاب "ہندو شعرا

کا نذرانہ عقیدت" میں ان کی ایک نعت کے آٹھ اشعار ملتے ہیں (۱)۔ فانی مراد آبادی اور غلام سہروردی کی مرتب کردہ کتابوں میں یہ نعت نہیں ہے۔ نور احمد میرٹھی نے اس کے چار اشعار نقل کئے ہیں (۲)۔ ماہنامہ "النعت" لاہور کے خاص نمبر بعنوان "غیر مسلموں کی نعت" حصہ سوم میں یہ پوری نعت شائع ہوئی ہے (۳)۔ ماہنامہ "الرشید" کے نعت نمبر میں بھی پوری نعت شامل ہے (۴)۔

دکھاتا ہے نظر سورج سے بڑھ کر گنبد مدینے کا
رسول اللہ ﷺ سے اتنا بڑھا رتبہ مدینے کا

وہ محبوب خدا ﷺ ہے کیونکہ اس کا لاڈلا ہے
انوکھا کیوں نہ ہو عالم سے یگانہ مدینے کا

جہاں کا گوشہ گوشہ نور حق سے ہو گیا روشن
دکھاتا ہے مجھ کو اپنے جلوے آئینہ مدینے کا

نہیں پوشیدہ ہے اس سے کوئی بھی راز قدرت کا
بہت ہشیار ہے عالم میں دیوانہ مدینے کا

اگر جاں بھی نکل جائے مری طیبہ کی راہوں میں
تو سمجھوں گا بہت سستا ہوا سودا مدینے کا

ابھی تو خواب ہی دیکھا ہے اب تعبیر دیکھوں گا
خیالوں میں لئے پھرتا ہوں میں نقشہ مدینے کا

بس اب تو شوق دل میں اک یہی ارمان باقی ہے
کسی صورت پہنچ کر دیکھ لوں روضہ مدینے کا

حواشی

(۱) ہندو شعرا کا نذرانۂ عقیدت۔ ص ۷
(۲) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نور سخن۔ ص ۲۰۸
(۳) النعت (ماہنامہ) لاہور جون ۱۹۹۰ء۔ غیر مسلموں کی نعت۔ حصہ سوم۔ ص ۸۹
(۴) الرشید۔ نعت نمبر ۱۹۸۵ء۔ ص ۳۰۴، ۳۰۵

شیام سندر

والہ شیام سندر ناصر کاشمیری نے اپنی ایک نعت میں اپنے تخلص کے بجائے نام "شیام سندر" استعمال کر لیا تھا۔ اس غلطی کے خیال سے کہ کسی نے وہ نعت دیکھی ہو اور "شیام سندر" کو "ش" میں ڈھونڈے، بحوالہ "ش" میں نے یہاں بھی ان کا نام لکھ دیا ہے۔ حالات اور نمونۂ نعت "ناصر کاشمیری' شیام سندر" میں دیکھیں۔

شیدا دہلوی' چندی پرشاد

لالی مراد آبادی کی مرتب کردہ کتاب میں "مدحِ رسولِ پاک ﷺ" لالہ چندی پرشاد شیدا دہلوی" کے ایک نعتیہ مسدس کے چار بند اور ایک نعتیہ غزل ہے (۱)۔

نور احمد میرٹھی نے ان کا نام "منشی چندی پرشاد" لکھا ہے (۲)۔

پروفیسر خالد بزمی نے اپنے مضمون "اعترافِ عظمت" میں لکھا۔ "شیدا دہلوی کا اصل نام لالہ چندی پرشاد ہے۔ اسے اتفاق ہی کہئے کہ برصغیر پاک و ہند کے نامور طبیب مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں بھی دیوانِ شاعری میں شیدا دہلوی کے نام سے معروف ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ بعض لوگوں کو ناموں کے سلسلے میں یہ التباس ہو جاتا ہو۔ بہرحال، جب غیر مسلم نعت گو شعرا کے سلسلے میں یہ نام آئے گا تو اس سے مراد لالہ چندی پرشاد ہوں گے" (۳)۔

نعتیہ غزل گیارہ اشعار کی ہے۔ ماہنامہ "نعت" نے اس کے آٹھ اشعار (۴) اور نور احمد میرٹھی نے چار اشعار دیئے ہیں۔ خالد بزمی نے ان کے نعتیہ مسدس کے دو بند دیئے ہیں۔

وہ مطلعِ رنگِ صاحب بھی ہے نسیمِ رحمت مآب بھی ہے
رسولوں میں انتخاب بھی ہے' نشاں پہ گلہائے رنگ بھی ہے
وہ پیکرِ نور ہے مجسم' وہ رازِ عرفانِ حق کا محرم

وہ ماہِ کامل ہے حسن کا ہمدم' وہ اک جلالت مآب بھی ہے
وہ قطرہ ہو کر بھی بحر ٹھہرا' وہ قطرہ ہو کر رہا ہے دریا
بشر بھی فوق البشر ہے یکتا' وہ بحر بھی ہے حباب بھی ہے
وہ قابَ قوسین کا فقط جسے حبیب کہہ کر ہے پکارا
احد کا احمد ﷺ سے ہے اشارہ' سوال بھی ہے جواب بھی ہے
ہے منتظر فردوس کا فرقہ' کہ نعت کہتی کا ہے ترانہ
کہ جس کا شیدا ہے اک زمانہ' وہ ایسے رسولوں کا باب بھی ہے

کر دیا اک نور سے معمور ایوانِ عرب
آئینۂ خاموش تھی وہ ابرِ دامانِ عرب
کھلتا تھا وہ شمعِ دل افروز ایوانِ عرب
ہو گئی جس کی تجلی سے فروزاں شانِ عرب
آفتابِ معرفت سے ملک روشن ہو گیا
اور نور سے واں [illegible] ہو گیا

[illegible] ست [illegible] میں [illegible] تھا جلوہ فگن
لیا اک وحشی [illegible] کا ہاں
کی شانِ مقدس ہر طرف وہ جوش میں
[illegible] کے رنگ ہوا کے ذرے رنگ پاکیزن
اپنے ضمیر میں [illegible] راحت الوا [illegible] گئی
وہ شک تھی' فرقہ و وحدت کی کلی مرجھا گئی

نور سے معمور تھا شمع شبستانِ عرب
جس کے جلوے سے منور ہو گئی شانِ عرب
کر دیا رنگین وحدت سے گلستانِ عرب
کہ [illegible] حق کے ہوئے سب بحث پرستانِ عرب
[illegible] کی وہ سامنے ہر اک کے صورت نور کی

نعرۂ اللہ اکبر سے فضا معمور کی
تھے وہ دنیا میں مقدس پاک رکھتے تھے چلن
ان کے ہر دست و زباں میں مشتعل تھا جوشِ فن
بھی آزادی وہ تھے شیدا نہ ہر سو نعرہ زن
بھول بیٹھے جس کو اب افسوس یارانِ وطن
ہے یہ ادنیٰ ساغر سے، غافل جام ساقی رہ گیا
نام ہی نام اب مسلماں کا باقی رہ گیا

حواشی

(۱) فانی مراد آبادی (مرتب) ـ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام ـ ص ۵۰، ۵۲
(۲) نور احمد میرٹھی (مرتب) ـ نور سخن ـ ص ۳۱
(۳) شام و سحر نعت نمبر (۱) ـ ۱۹۸۸ ـ ص ۲۰۰
(۴) نعت (ماہنامہ) لاہور ـ جون ۱۹۸۸ ـ "غیر مسلموں کی نعت" حصہ دوم ـ ص ۳۰

شیدا، لالہ رام سروپ

"ہندو شعرا کا نعتیہ کلام" مرتبہ فانی مراد آبادی میں لالہ رام سروپ شیدا بی اے کے ایک سلام کے 'مخمس' کی صورت میں پانچ بند ملتے ہیں (۱) یہی پانچ بند نور احمد میرٹھی نے نقل کیے ہیں (۲) حامد یزدانی نے پہلا اور آخری بند اپنے مضمون میں دیے ہیں اور لکھا ہے "معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اردو کی نعتیہ شاعری کا مطالعہ کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی نعت میں بعض مخصوص نعتیہ تراکیب عام ہیں"۔ (۳) ماہنامہ "النعت" کے ایک خاص نمبر بعنوان "غیر مسلموں کی نعت" (حصہ دوم) میں اس نعتیہ مخمس کے تین بند شامل کیے گئے (۴)۔

اس نعتیہ مخمس کا نمونہ آپ بھی دیکھیے:

اے رسولِ پاک باطن ﷺ مظہر حق آشنا
پیشوائے دین و ملت، حامی خلق خدا

تیرے الفاظ و مقال سے ہے اعجاز نما
شان میں تیری کی حُسنِ اخلاق پذیرِ نسل
بھیجتی خلقِ خدا ہے تجھ پہ یہاں صدہا سلام

جور و استبداد سے پیدا سب کے دل زخمی یہاں ﷺ
چل رہی ہیں ہر طرف ظلم و ستم کی آندھیاں
خون پانی ہو کے اب ہے اپنی رگ رگ میں رواں
وقت ہے امداد کا ہو اے نبی انس و جاں ﷺ
رحمتِ اعظم ہے تیرے واسطے اُترا سلام

ہیں اطاعت آپ کی دنیا میں بہر انتظام
ہے زباں پہ رواں وہ آپ کا شیریں کلام
آپ کے اخلاق کے شیدا یہاں ہیں خاص و عام
آپ ہی کا نام دنیا میں ہوا خیر الانام ﷺ
ہے زمانے میں رواں یہ آپ کا محترم سلام

حواشی

(۱) فانی مراد آبادی ـ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام ـ ص ۱۸۱
(۲) نور سخن ـ ص ۱۳۱، ۱۳۲
(۳) شام و سحر نعت نمبر (۱) ـ ص ۲۰۵ (مضمون [illegible])
(۴) نعت (ماہنامہ) لاہور ـ جون ۱۹۸۸ ـ "غیر مسلموں کی نعت" (حصہ دوم) ـ ص ۱۸

صابر، پنڈت بہاری لال

فانی مراد آبادی نے ان کا نام "صابر دہلوی لالہ بہاری لال شافت" لکھا، نور احمد میرٹھی نے پنڈت بہاری لال صابر۔ ان کا نمونۂ کلام "شافت لالہ بہاری لال" میں نقل کیا جا چکا ہے۔

صابر لکھنوی، مادھو پرشاد

محقق عصر حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے ذخیرہ کتب میں "گلدستہ ابر رحمت" امرتسر (نمبر اول۔ جلد اول) کا ایک نسخہ ہے جو اکتوبر ۱۸۸۹ء میں شائع ہوا۔ انہوں نے اس نسخے کی عکسی نقل "نعت لائبریری" کو عطا فرمائی ہے۔ گلدستے میں مصرع طرح "بنایا تجھ کو خالق نے جو محبوب اپنے مظہر کا" پر ۲۴ شعرا کا منتخب کلام شامل ہے۔ گلدستہ ۳۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں بارھویں شاعر منشی مادھو پرشاد صابر لکھنوی ہیں جن کے نام کے ساتھ "اہلمد دواخانہ تحصیل کمہاں ضلع میرٹھ" کے الفاظ تحریر ہیں۔

طرحی نعت یہ ہے:

"بنایا تجھ کو خالق نے جو محبوب اپنے مظہر کا
ہوا جاری جہاں میں سکہ تیرا خطبہ پیمبر ﷺ کا
ملائک مدح خواں کیونکر نہ ہوں اس شاہ عالی ﷺ کے
ملا رتبہ اسے لولاک اور معراج اکبر کا
کروں تعریف کیا اس روضۂ شاہ دو عالم ﷺ کی
ملک ہے آستاں بوس اور فلک دربان ہے در کا
ہوا قرآن نازل حق میں تیرے اے شہ والا ﷺ
عقیدہ جس پہ رہتا ہے مسلمانان اطہر کا
کرے تعریف کیا صابر ترے دونوں نواسوں کی
شجاعت سے شہادت لی نہ مانا خوف خنجر کا"

حاشیہ

گلدستہ ابر رحمت۔ مرتب اکتوبر ۱۸۸۹ء جلد اول نمبر اول۔ ص ۸

صابر، یوگندر پال

ماہنامہ "فاران" کراچی میں ان کے دو نعتیہ قطعات شائع ہوئے (۱)۔ قائل مراد آبادی کی مرتب کردہ کتاب میں ان میں سے ایک قطعہ چھپا (۲)۔ "نور سخن" میں بھی قطعہ شامل کیا گیا ہے (۳)۔

خالد بزمی نے لکھا ہے: "یوگندر پال صابر نے غزل کے انداز و ہیئت کے مطابق شاید نعتیں کہی ہوں گی لیکن مجھے کوشش کے باوجود ان کی کوئی مکمل نعت نہیں مل سکی۔ نمونۂ کلام کے طور پر دو قطعات پیش ہیں": (۴)

یہ وہی دو قطعات ہیں جو فاران میں چھپے:

علم حسین اساس ہیں احمد ﷺ
رحمت و حیات ہیں احمد ﷺ
اب اور غیر میں نہیں تفریق
راز کائنات ہیں احمد ﷺ

گو حقیقت کا ۔۔۔ ہیں احمد ﷺ
شمع بزم مجاز ہیں احمد ﷺ
کس عبرت سے تکتا ہے جہاں
راز ہیں کہ نیاز ہیں احمد ﷺ

حواشی

(۱) فاران (ماہنامہ) کراچی۔ سیرت نمبر جنوری ۱۹۵۹ء۔ ص ۱۸۸
(۲) ۱۰۰ شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۲۴
(۳) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نور سخن۔ ص ۴۲
(۴) شام و سحر نعت نمبر (۲)۔ ۱۹۸۸ء۔ ص ۲۸

صبا، چاند بہاری لال

چاند بہاری لال صبا ماتھر جے پوری کی ایک نعت ماہنامہ "فاران" کراچی کے سیرت نمبر میں شائع کی گئی (۱)۔ یہ نعت قائل مراد آبادی کی مرتبہ کتاب میں شائع ہوئی تو شعر

کا تخلص "صبا" کے بجائے "صبا" لکھا گیا (۲)۔ اس میں وہی آٹھ اشعار ہیں جو قارئین
میں پیش ہیں۔ خالد بزمی نے اپنے مضمون میں اس نعت کے چار اشعار شامل کیے ہیں (۳)۔

ہوں اگر روح الامیں بھی پاسبانِ مصطفیٰ ﷺ
رک نہیں سکتے کسی سے عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ

عید میلادُ النبی ﷺ کی بزم ہے آراستہ
آج ہونا چاہیے اظہارِ شانِ مصطفیٰ ﷺ

ساوی تو دیکھیے میری جبیں کی، جھک گئی
عرشِ اعظم کو سمجھ کر آستانِ مصطفیٰ ﷺ (۴)

کوئی سمجھا ہے، نہ سمجھے گا کلامِ پاک کو
جس طرح سمجھے ہوئے ہیں عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ

اب ہمارا دامن نہیں ہے دامنِ رحمت سے کم
آ پڑی ہے اس پہ خاکِ آستانِ مصطفیٰ ﷺ

بادۂ توحید کا اک جام مجھ کو بھی تو دے
اے شہِ معراج والے میکدۂ مصطفیٰ ﷺ

ہم بتا دیں گے تمہیں کعبہ اُدھر آیا ہوا
جس طرف سجدہ کریں گے عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ

صبا متھرا پوری کی دوسری نعت "یا رسول اللہ ﷺ" ردیف کی ہے جو فانی کی مرتب کردہ کتاب میں موجود ہے۔ یہاں چھ اشعار ہیں (۵)۔ "ہندو شعرا کا نذرانۂ عقیدت" میں چار اشعار ہیں (۶)۔ عبد المجید خادم سوہدروی کی مرتبہ کتاب میں "یا رسول اللہ" (ﷺ) ردیف کی کوئی نعت نہیں چنانچہ زیرِ نظر نعت بھی نہیں ہے۔ خالد بزمی کے مضمون میں اس نعت کے چار اشعار دیے گئے ہیں (۷)۔ "نورِ سخن" میں پانچ اشعار ہیں (۸)۔ "اشتیٰ یا رسولَ اللہ ﷺ" میں یہ پوری نعت شامل ہے (۹)۔

تصور باندھ کر دل میں تمہارا یا رسول اللہ ﷺ
خدا کا کر لیا ہم نے نظارہ یا رسول اللہ ﷺ

خدا کا وہ نہیں ہوتا، خدا اس کا نہیں ہوتا
جسے آیا نہیں ہوتا تمہارا یا رسول اللہ ﷺ

لپٹ سے آگ کے خورشیدِ محشر میں، تو ان کو کیا
ہے جن پر سایۂ دامن تمہارا یا رسول اللہ ﷺ

خدا حافظ، خدا ناصر سہی لیکن یہ محشر ہے
یہاں تو آپ ہی دیں گے سہارا یا رسول اللہ ﷺ

خدا کا نام لے لے کر جو بن آیا وہ لکھ ڈالا
مجھے کب نعت لکھنے کا ہے یارا یا رسول اللہ ﷺ

حواشی

(۱) [illegible]، بیروت مکتبہ [illegible] ۱۹۸۶ء، ص ۱۸۹
(۲) فانی مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۱۸۳
(۳) ماہنامہ "نعت"۔ [illegible] (۱)۔ ۱۹۸۸ء۔ ص ۲۰۶
(۴) یہ شعر فانی کی کتاب کے کاتب نے یوں تحریر کیا ہے:

ساوی تو دیکھیے بھولی جبیں کی
جھک گئی، عرشِ اعظم کو سمجھ کر آستانِ مصطفیٰ ﷺ

(۵) فانی مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۳۳
(۶) نفیس [illegible] مصطفیٰ ﷺ [illegible]۔ ہندو شعرا کا نذرانۂ عقیدت۔ ص ۳۲
(۷) ماہنامہ "نعت"۔ [illegible] (۱)۔ ص ۲۰۶، ۲۰۷
(۸) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نورِ سخن۔ ص ۳۵
(۹) دانش قصوری، [illegible] (مرتب)۔ اشتیٰ یا رسول اللہ ﷺ۔ مطبوعہ لاہور، بار دوم ۱۹۹۰ء، ص ۴۳

ضبط، جگل کشور

"نورِ سخن" میں مثنوی کی ہیئت میں ان کی ایک نظم کے ۱۵ اشعار شامل کیے گئے ہیں جو حمدِ باری تعالیٰ کے مضمون کے حامل ہیں۔ ان میں نعت کا کوئی شعر نہیں ہے۔

حاشیہ

۱۰۔ ... (مرتب)۔ نقوش۔ مطبوعہ کراچی۔ ص ۱۳۶ تا ۱۳۷

ضیا فتح آبادی، مہر لال سونی

مہر لال سونی ضیا فتح آبادی۔ ایم اے (انگریزی)۔ بی اے آنرز (فارسی)۔ ۱۹۳۳ء میں باون سال تھی۔ اس وقت ریزرو بینک آف انڈیا دہلی میں ملازم تھے۔ طلوع (قطعات) نورِ مشرق (منظومات) ضیا کے سو شعر، نئی صبح (نظمیں، غزلیں، قطعات) اور گردِ راہ (غزلیات) چھپ چکی تھیں (۱) مالی مراد آبادی نے ان کی دو نعتیں اور ایک نظم اپنی مرتب کردہ کتاب میں شامل کی ہیں۔ سب تک کسی سے استفادہ کیا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا کہ مکتبہ رضا سے متعلق ﷺ گوہر نوالہ کی مرتب کردہ سالوں میں ضیا شامل نہیں ہے۔

اسلام کی تعلیم ہے فرمانِ محمد ﷺ
توحید کا نقشہ ہے عرفانِ محمد ﷺ
حق ہے یہاں روح کی یکتائی و حکمت
ہے سایۂ حق، سایۂ دامانِ محمد ﷺ
دامِ ہوس و حرص سے ہوتے ہیں جو آزاد
ملتا ہے انھیں منصبِ غلمانِ محمد ﷺ
تحقیق کی کرنیں، چشم و علمِ انساں
ہے حق ہی کی شوکتِ دیں، شانِ محمد ﷺ
ہر نقشِ قدم اس کا نشانِ رہِ منزل
سب قافلے والے ہیں ثنا خوانِ محمد ﷺ
پردے ابھی آنکھوں پہ جہالت کے پڑے ہیں
پائے تو کوئی کس طرح پایانِ محمد ﷺ

ظلمت کی دنیا میں ضیا نورِ یقیں ہے
انسان کی تاریخ ہے عنوانِ محمد ﷺ (۲)

بخشا تو نے اقوامِ عرب کو جوہرِ خلقت سے
کیا آزاد عقل و ہوش کو دامِ جہالت سے
منظم کر دیا تو نے سب اجزائے پریشاں کو
سکھایا جینا مل جل کے آپس میں محبت سے
سبق توحید کا ہر روح کو ازبر ہوا آخر
ترے ہمراہ دنیا ہو گئی تیری صداقت سے
غلام آئندہ ہو نہ جائے تا کوئی انساں
کیا روحانیت کو عام تو نے علم و حکمت سے
رسالت درحقیقت جسم کا جاں سے تعلق ہے
کسی کو کس طرح انکار ہو تیری رسالت سے
یہ راہِ زندگی روشن کیا تو نے اجالے سے
کہ بنتا ہے عمل آدمی حق کی عبادت سے
اگر تیرے اصولوں پر رہے قائم تری اُمت
کوئی اُمت نہیں بڑھ کر جہاں میں تیری اُمت سے (۳)

مالی کی مرتبہ کتاب میں ان کی ایک نظم "تعلیمِ اسلام" بھی شامل ہے۔ یہ نعت نہیں ہے، اس میں نعت کا کوئی شعر نہیں ہے لیکن حضور ﷺ کی تعلیمات کے حوالے سے اور خاص طور سے ایک بُت پرست قوم کے ایک فرد کی حیثیت سے ضیا کی اس نظم کا پہلا بند دیکھیے:

کرو تلاش حقیقت کی بزمِ باطل میں
کہ لغزشیں ہیں کہاں پائے عزمِ کامل میں
خدا ہے ایک، نہیں ہے کوئی شریک اس کا،
کہاں روا ہے مجسّمہ خانہ ساز کی پوجا (۴)

حواشی

(۱) فانی مراد آبادی (مرتب) ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۵۵

(۲) پروفیسر خالد بزمی نے اپنے مضمون میں اس نعت کے چھ اشعار نقل کیے ہیں۔ (شام و سحر نعت نمبر (۱)۔ ص ۲۴۳) پروفیسر [illegible] نے بھی اس نعت کے تین اشعار دیے ہیں (تذکرہ نعت گویان اردو۔ جلد دوم۔ ص ۲۲، ۲۳)

(۳) خالد بزمی نے اس نعت کے پانچ اشعار [illegible] نے تین اور نور احمد میرٹھی نے سات اشعار نقل کیے ہیں (نورِ سخن۔ ص ۳۸)

(۴) فانی مراد آبادی (مرتب) [illegible] ص ۱۳ [illegible] ہیں۔ فانی کی کتاب میں [illegible] نے بھی یہی لکھا ہے۔

طالب دہلوی، شیش چندر سکسینہ

فانی مراد آبادی نے یہی نام لکھا ہے، تعلیم بی اے لکھی ہے۔ جنوری ۱۹۳۳ء کے بعد چھپنے والی ان کی کتاب میں طالب دہلوی کی عمر چالیس سال لکھی ہے۔ تالیفات میں یادگارِ برق، اعجازِ حسینؑ، رتن مالا، حرب ناتمام اور گلستان کے نام ہیں۔ دہلی میں رہتے تھے (۱)۔

راقم الحروف نے ماہنامہ "نعت" میں (۲) اور نور احمد میرٹھی نے "نورِ سخن" میں (۳) طالب کا نام فانی کے حوالے ہی سے شیش چندر ہی لکھا ہے۔ پتا نہیں غلط ہے یا صحیح۔ لیکن خالد بزمی نے اپنے مضمون "اعترافِ عظمت" میں ستیش چندر لکھا ہے (۴)۔ انہوں نے دوسری تمام معلومات فانی ہی سے لی ہیں۔ لیکن نام کے بارے میں اندازہ لگایا ہے کہ ستیش چندر ہوگا۔

فانی نے ان کی اس نعت کے تیرہ اشعار شاملِ کتاب کیے ہیں، اپنے اپنے ذوق کے مطابق خالد بزمی، نور احمد میرٹھی اور راقم الحروف (راجا رشید محمود) نے سات سات شعر منتخب کر لیے ہیں۔ اس نعت کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔ طالب دہلوی کا ذکر اور کسی کتاب یا رسالے میں نہیں ملا۔

حشر ہے جیب نور کا گریباں محمد ﷺ
ہے مطلعِ انوار کہ دامانِ محمد ﷺ

محبوبِ خدا خود ہی کہا ان کو خدا نے
اب اس سے سوا اور ہو کیا شانِ محمد ﷺ

کیا درپے صلوات ہوا نوعِ بشر کو
اُترے گا نہ سر سے کبھی احسانِ محمد ﷺ

یہ العجو مقدس تو ہر انساں کی ہے محبوب
مسلم ہی نہیں وابستۂ دامانِ محمد ﷺ

کیا اس سے سوا ہو رسی بیدار یقینی
میں شعر کہوں اور بھی بیزانِ محمد ﷺ

طالب اسے انسان بھی کہنا نہیں اچھا
جو ہو کے مسلماں نہیں شیدائی محمد ﷺ

حواشی

(۱) فانی مراد آبادی (مرتب) ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۳۲

(۲) نعت (ماہنامہ) لاہور۔ اگست ۱۹۸۸ء "غیر مسلموں کی نعت" (حصہ اول)۔ ص ۳۷

(۳) نور احمد میرٹھی (مرتب) نورِ سخن۔ ص ۱۳۹، ۱۴۰

(۴) شام و سحر (ماہنامہ) لاہور۔ نعت نمبر (۱)۔ جنوری فروری ۱۹۸۸ء۔ ص ۲۴۲ (مضمون "اعترافِ عظمت" از خالد بزمی)

عاشق لکھنوی، پربھودیال

ان کے دو اردو اور ایک فارسی نعتیہ مخمس اور ایک اردو نعت فانی مراد آبادی اور غلام سجاد مدنی کی مرتبہ کتابوں میں موجود ہیں۔ فانی عام طور پر شاعروں کے بارے میں حاصل کردہ معلومات بھی لکھ دیتے ہیں۔ لیکن پربھو دیال عاشق کے بارے میں ان کی کتاب میں بھی کچھ نہیں ہے۔

ان کی مذکورہ بالا چاروں نعتوں کا نمونہ درج کیا جاتا ہے:

خواہش دیدار جاناں ہے کسی ایدا کر
جذبۂ الفت، تمنائے رضا، ادا کر
وحشتو، تکمیر حسن وارفتگی امداد کر
اے تصور یوں نظر خلق کی امداد کر
پھر نظر آئے نہ اس کو ان ﷺ کی صورت کے سوا

رات دن تڑپا رہی ہے وحشتِ دل دیکھئے
مضطرب ہوا میں تمنائے نشاط پُر اور ہے
قلب پر ہیں حسرت و ارماں کے حملے ہو رہے
اپنی رحمت سے بچا لیں اب تو ڈوبے ہم چلے
دیجیے فرقت بھی ہیں دل میں درد الفت کے سوا

چشمۂ آب بقا ہیں آپ ﷺ بے شک مان لوں
مشعلِ راہ ہدایت آپ ﷺ ہیں، یہ جان لوں
شافعِ میدان محشر آپ ﷺ ہیں، یہ ٹھان لوں
دیکھ لوں میں آپ کو، میں آپ کو پہچان لوں
حق سے مانگ بھی لے چشمِ بصیرت کے سوا

جسمانی کے لیے گردوں پہ بلایا کے
صورتِ مرکب کو جبریلؑ کا بھیجا کے
پہلے پاسے راہ دکھلائے شب اسرا کے
مرتبہ معراج کا اللہ نے بخشا کے
جیسے حضرت ﷺ کے علاوہ، جیسے حضرت کے سوا(۱)

ہر رجن و ملک کیوں نہ ہو شیدائے محمد ﷺ
عالم میں ہوا کوئی نہ ہمتائے محمد ﷺ
ہیں شمس و قمر عکس کف پائے محمد ﷺ

معراج فلک ہے قد زیبائے محمد ﷺ
ہے عرش جو عالم بالائے محمد ﷺ (الف)
ہُو آب رہے رکس فسانئے محمد ﷺ
بیتاب رہے رطب چلیائے محمد ﷺ
تھی بخشش امت جو تمنائے محمد ﷺ
ہے عرش کی راہ لگے آئے محمد ﷺ
بیکل رہے امت کے لئے ہائے محمد ﷺ (۲)

مجھ سے کاری نہ مجھ سے ہو سکا کچھ عمر بھر
جرم کے مارے اٹھا سکتا نہیں بیکانت سر
بھی عرش پہ نہ جا اپنے کرم پر کر نظر
"چشمِ رحمت بر کشا سوئے من انداز نظر
گرچہ از فرشتگی مردئے سیاہ آوردہ ام"

کوئی دنیا میں نہیں اپنا سوائے آپ کا
درد کی ٹھوکروں سے ہو گیا ہے رنگ زرد
ظلم ناری میں در پہ بیچا اور غم گرد
"غمو و ہے خستگی و درد و وارستگی و درد
ایں ہمہ از دوری حسرت گواہ آوردہ ام"

دور ہے گردش سے گردوں در پئے ایذا مگر
کرتے ہیں ایمان پہ حملہ جہاں نہ جیسی
لوگ کہتے ہیں کہ تو ہے رحمۃ للعالمیں
"ناز رشتن در کمیں نفس و ہوا افتادہ دیں
زیں ہمہ با سایۂ لطفت پناہ آوردہ ام(۳)"

فلک الافلاک پہ صدقے، لیک پہ نازمیں صدقے
جاں کے عوض قرباں، زمانہ کے حسیں صدقے

لعل قرباں، زمیں صدقے، فلک قرباں، مکیں صدقے(۳)
مرا دل ہی نہیں قرباں، مری جاں ہی نہیں صدقے
دو عالم آپ ﷺ پہ یا رحمۃ للعالمین ﷺ صدقے
چمن میں بلبلِ شیریں کلامی پہ ہوئی صدقے
لسبھ جاں عقل کی باتوں پہ اک ہم ہی نہیں صدقے
کلیم اللہ صدقے، عیسیٰ گردوں نشیں، صدقے(۵)

حواشی

(۱) [illegible] (ص ۲۹، ۳۴۸)

(۱-الف)۔ فانی کی کتاب میں "دو عالم" [illegible] لکھا ہے۔

(۲) فانی کی کتاب میں [illegible] (ص ۲۹) خالد بزمی نے اپنے مضمون میں [illegible] نقل کیے ہیں (ص ۳۴۸)

(۳) فانی کی کتاب میں [illegible] (ص ۲۸، ۲۹) [illegible] (ص ۳۴۸)

(۴) فانی اور [illegible] کی مرتب کردہ کتابوں میں "زمیں" کے بجائے "زماں" ہے۔

(۵) فانی کی کتاب (ص ۱۵۸) [illegible] "[illegible] صدقے" [illegible] اللہ معاف کرے۔

عاشق ہوشیارپوری، منشی رانجھا

طاقت کہاں بشر کی کہے شانِ مصطفیٰ ﷺ
جب آپ ہی خدا ہو ثناخوانِ مصطفیٰ ﷺ

سارا جہاں نور سے معمور ہو
چمکا جو آ کے نیّرِ عرفانِ مصطفیٰ ﷺ
تیرہ غم و الم سے ملی مخلصی اسے
جو کر رہا ہو تلاوتِ قرآنِ مصطفیٰ ﷺ
جو پا گیا اُسی گلی کی آ
آ زندگی بنا کے ایمانِ مصطفیٰ ﷺ
اعمال [illegible] عشق کے ہاتھوں میں ہوں تو ہوں
[illegible] کا تھی دامانِ مصطفیٰ ﷺ
عاشق بھی ﷺ کے عشق میں ڈر کی تو بات
میری ہزار جان ہو قربانِ مصطفیٰ ﷺ

حاشیہ

[illegible] ص ۲۸

عرش صہبائی

فانی مراد آبادی نے اپنی مرتبہ کتاب "ہندو شعرا کا نعتیہ کلام" میں ان کی [illegible] شامل کی ہے لیکن ان کا اصل نام نہیں لکھا۔ اگر معلوم ہوتا تو ضرور لکھتے۔ اس [illegible] یہ بھی ہے کہ اگر انہیں یقین [illegible] کہ یہ غیر مسلم ہیں تو ان کی نعت کتاب میں [illegible] کرتے۔ "یادِ رسول ﷺ" ردیف کی اس نعت کے چند اشعار یہ ہیں:

چٹکیاں لیتی ہے دل میں ہر گھڑی یادِ رسول ﷺ
بن گئی ہے اب تو میری زندگی یادِ رسول ﷺ
دکھتا ہے دل [illegible] و گل بگل
جب وفورِ یاس و غم میں آ گئی یادِ رسول ﷺ
کل بھی یہ چھائی ہوئی تھی جان و دل پہ سر بسر

اور رگ رگ میں بسی ہے آج بھی یادِ رسول ﷺ

اس سے پہلے بزمِ ہستی کیا تھی؟ اک ظلمت کدہ
اس سے ملی ہے شمعِ دل کو روشنی یادِ رسول ﷺ

پروفیسر خالد بزمی نے مندرجہ بالا نعت "دھرم پال گپتا وفا" کے نام منسوب کر دی ہے اگرچہ تخلص "عرش" ہی ہے۔ ممکن ہے عرش صہبائی کی یک دو نعت کے چند اشعار شاملِ مضمون کئے ہیں اور شروع میں لکھا ہے۔ "اس سے پہلے ان صفحات میں عرش ملسیانی کا ذکر آ چکا ہے۔ عرش صہبائی ایک الگ شخصیت ہیں۔ ایک ہی تخلص کی وجہ سے اذہان میں نام کا التباس نہیں ہونا چاہیے" (۲)۔

ثنا ہے میرے لب پہ کبریا کی
صبا ہے میرے دل میں مصطفیٰ ﷺ کی
مجھے کافی ہے سایہ مصطفیٰ ﷺ کا
مجھے حسرت نہیں ظلِ ہما کی
یہ قرآنِ مقدس سے ہے ظاہر
خدا نے خود پیمبر ﷺ کی ثنا کی
چھپا ہے ذکر یہ محفل میں کس کا
ہر اک سو گونج ہے صلِّ علیٰ کی

حواشی

(۱) اقبال عروج آبادی (مرتب)۔ ہلال شعر کا نعتیہ کلام ہے ص ۴۴
(۲) شام و سحر (ماہنامہ) لاہور۔ نعت نمبر (۱)۔ ص ۲۷۵، ۲۷۳

عرش ملسیانی، پنڈت بالمکند

عرش، پنڈت لبھو رام جوش ملسیانی کے بیٹے ہیں۔ ان کا مجموعۂ نعت "آہنگِ حجاز" مرکزِ تصنیف و تالیف، نکودر (پنجاب) سے شائع کیا۔ کتاب محبوب المطابع، دہلی میں طبع ہوئی۔ ضخامت ۳۲ صفحات کی ہے۔ سنِ اشاعت درج نہیں، البتہ پیش لفظ کے آخر

میں مولانا عبدالماجد دریابادی نے تاریخ لکھی ہے۔ "۳۰ جولائی ۱۹۵۳" (۱)۔

مولانا عبدالماجد نے اپنے پیش لفظ کے شروع میں لکھا۔ "آفتاب کو آفتاب کہہ کر اگر آپ نے پکارا، اور آفتاب کو آفتاب مان لیا تو یہ آپ کا احسان آفتاب پر کیا ہوا؟ یہ ثبوت تو اس کا ہوا کہ آپ کی بصارت، چشمِ بد دور، صحیح و سالم ہے۔

پیمبر کے جوہرِ پیمبری کو اگر آپ نے پہچان لیا اور جوش میں آ کر نعرۂ نعت بلند کر دیا تو یہ ثبوت صرف اس کا ہوا کہ آپ کی بصیرت ماشاء اللہ درست و بے عیب ہے، اور آپ کا حاسۂ باطنی (لغۃً) بیدار۔

اب اگر آپ کی پیدائش اتفاق سے مسلم گھرانے میں ہوئی اور آنکھیں کھولتے ہی آپ نے ماحول یہی پایا، جب تو کہنا چاہیے کہ آپ کو یہ دولت بغیر کسی طلب و کاوش کے گھر بیٹھے گویا ورثے ہی میں مل گئی۔ کمال بات تو جب ہے کہ آپ کو ماحول شروع سے سراسر غیریت کا ملے اور پھر آپ کا صدقِ طلب اور ذوقِ صحیح اس منزل تک پہنچا دے۔ اس صورت میں قسم کھانا چاہیے آپ کی قسمت و بلند اختری اور اس سے بھی بڑھ کر آپ کی خوش نصیبی اور فلاح یابی کی ------ اس کتابچۂ نعت کے مصنف کا شمار کچھ ایسے ہی قسمت وروں، بلند اختروں اور خوش نصیبوں میں ہے۔"

ڈاکٹر اسماعیل آزاد فتحپوری لکھتے ہیں کہ آہنگِ حجاز میں دس نعتیہ غزلیں ہیں (۲) واقعہ یہ ہے کہ "آہنگِ حجاز" میں گیارہ نعتیں ہیں۔ دس اردو اور ایک فارسی۔

عرش ملسیانی ۲۰ ستمبر ۱۹۰۸ء کو قصبہ ملسیان ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد داغ کے شاگرد تھے (۳)۔ پروفیسر خالد بزمی نے اپنے مضمون "اعترافِ عظمت" میں جو جنوری ۱۹۸۲ میں چھپا، لکھا "عرش زندہ ہیں اور غالباً دہلی میں ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے وہ ماہنامہ "آج کل" کے مدیر تھے۔ انہیں ایک دو بار امرتسر ٹیلی ویژن کے مشاعروں میں دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ وہ جسم کے اعتبار سے بھاری بھرکم شخص ہیں" (۴)۔ ڈاکٹر [illegible] مجید نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے میں لکھا۔ "عرش کی شاعرانہ صلاحیت اور تخلیقی استعداد نے ان کی نعتوں کو فنی محاسن سے بھر دیا ہے" (۵)۔

ان کی گیارہ نعتوں کے اشعار قارئین کے ذوقِ سلیم کی نذر کئے جاتے ہیں:

حاملِ جلوۂ ذات، پیکرِ نورِ ذات تو
شانِ پیمبری سے ہے محورِ کائنات ﷺ تو
تیغِ عشق سے رچتے، قلب و نظر کی وسعتیں
مومنِ حق پرست کا وعدۂ نجات تو
تیرے عمل کے دم سے گرم ہے خونِ ہر بشر
حُسنِ شعورِ زندگی، رنگ و نکہتِ حیات تو
قصۂ گمشدہ امین و کل، اور خزانۂ ہر مکاں
تیرا الٰہی دل ہے تو، رونقِ مشعلِ جہات تو
شانِ بشر کا سنتا، خالقِ دہر کا حبیب
مردِ خدا پرست کا آئینۂ حیات تو
قلب و نظر کے راز سب دہر پہ منکشف ہوئے
معراجِ جہاں رد تو جہاں مکاشفات تو
کس کا ہے ظرف یوں لٹائے شوق کا گنج شائگاں
کھول کے ہم پہ رکھ گیا قلب کے واردات تو
مدح سرائے مصطفیٰ ﷺ ہے تو عمل بھی چاہیے
فرقی ہو ہو سکے تو ہو حرم میں بھی ثبات تو (۶)

لبادے بھر میں مسلّم پیمبری ہے تری
ہر عشق کہیں جہاں ہے، وہ برتری ہے تری
مقام منزلِ مقصود مل ہی جائے گا
شریکِ حالِ سفر میں جو رہبری ہے تری (۷)

ثنائے مصطفیٰ ﷺ کا جمال اللہ اللہ
زباں کا وہ حسین مقال اللہ اللہ
سزاوارِ تجلی درِ مصطفیٰ ﷺ ہے
[illegible] کا دستور سوال اللہ اللہ

اُتر آئے طٰہٰ عرش و کرسی سے جلوے
نبوت کا تاجِ کمال اللہ اللہ (۸)

اے جانِ حزیں چل دیکھ ذرا وہ روضۂ پاک مدینے میں
جس روضے کی خوشبو سے ہے اک نور جہاں کے سینے میں
دنیا کی کشاکش میں اے دل یوں راحتِ جاں ملتی ہے
توحید کا نغمہ ہو لب پر، تصویرِ نبی ﷺ کی سینے میں
دلگیر ہو اس کی صحبت کر اور حق اور کا طالب ہو
مصروف اِدھر تک رہنے دے دنیا کو مرنے جینے میں
اے فرقی درِ محبوبِ خدا ﷺ کا ہے مقصد والوں کا
کٹتے ہیں تصور میں اپنے گو صبح و شام مدینے میں (۹)

ہو وہ چاہے تو ہو کہ اک نظر سے زندگی کٹے
ہو وہ چاہے تو جستجو جنت بھی بیدار ہو جائے
تیرے پیچھے کو روز آیا کرے کی عرشِ اعظم سے
کہ عشقِ احمد ﷺ سے جو تو سرشار ہو جائے (۱۰)

سحر لقا، مست ساری خدائی
صبا مشک افشاں مدینے سے آئی
وہی نور نور، آفریں ہر جگہ ہے
عرب میں ہوئی جس کی جلوہ نمائی
چل اے فرقی ہو تو مدینے کا خادم
نہیں راس دنیا کی ہنگامہ آرائی (۱۱)

یہ شانِ فصاحت ہے گویا ہو منصف
کلیم اللہ، اللہ، کلام اللہ اللہ
ہوئے نذر شیدائیِ جہانِ رسالت ﷺ
یہ بخشش درود و سلام اللہ اللہ (۱۲)

طوفانِ زندگی کا سہارا تمہی تو ہو
دریائے معرفت کا کنارا تمہی تو ہو
ہاں ہاں! تمہی تو ہو ولی عالم کے دلنواز
دلدار و دل نشین و دلآرا تمہی تو ہو
جاری ہے فرش تک یہ تمہارے ہی فیض سے
بیکس دکھائے دل کا سہارا تمہی تو ہو (۱۳)

کرم کیجئے مجھ پہ شاہِ مدینہ ﷺ
کنارے پہ لگ جائے میرا سفینہ
ہوس مال و زر کی نہ پروائے دولت
تمہاری محبت ہے دل کا خزینہ
یہی ماحصل عرشؔ ہے زندگی کا
مرا سر ہے اور آستانِ مدینہ (۱۴)

کہہ دل کا حال شاہِ رسالت مآب ﷺ سے
ہو جائے بے نیاز ذکرِ عذاب و ثواب سے
دل کو اگر ہے چاند بنانے کی آرزو
کر اکتسابِ نور اسی آفتاب سے
ذکرِ نبی ﷺ کروں گا تو کٹ جائیں گے حشر میں
لایا ہوں ارمغاں یہ جہانِ ثواب سے
جب گزار ہو کے درِ مصطفیٰ ﷺ پہ تو
ہو ملتجی کرم کا خدا کی جناب سے
کہتی ہے خلق مجھ کو فدائیِ نبی ﷺ
اچھا کوئی خطاب نہیں اس خطاب سے
ہوتا ہے عرشؔ دولتِ دیں سے جو بہرہ ور
تو بھی سوال کر شہِ دیں ﷺ کی جناب سے (۱۵)

زہے اقبالِ دل بود شب جائے کہ من بودم
نظر نظارۂ حق بود شب جائے کہ من بودم
نہ محفل بودم و نے محفل آرائے دگر بودم
ازاں یک جانِ محفل بود شب جائے کہ من بودم
ملائک دست بستہ عرش و کرسی لطف آمادہ
محمد ﷺ صدرِ محفل بود شب جائے کہ من بودم (۱۶)

"آہنگِ حجاز" کے صفحہ ۳۱، ۳۲ پر قدسی (۱۷) کی نعت کے چھ اشعار شائع کئے گئے ہیں۔

حواشی

(۱) عرش ملسیانی بحوالہ ... "آہنگِ حجاز" مطبوعہ لاہور ... ص ۸۔ (ڈاکٹر) محمد اقبال جاوید ... "آہنگِ حجاز" ... ۱۳۵۳ھ کو چھپا"۔ ماہنامہ "نعت" لاہور۔ غیر مسلموں کی نعت، حصہ ششم۔ ص ۲۳
(۲) ... شاعری میں نعت، جلد دوم (حالی سے حال تک)۔ ص ۲۹۰
(۳) نعت (ماہنامہ) ... ۱۹۹۹ء "غیر مسلموں کی نعت"، حصہ دوم۔ ص ۲۹
(۴) شام ... نعت نمبر (۱)۔ ۱۹۹۷ء ص ۲۵۳
(۵) ... اردو میں نعت گوئی۔ مطبوعہ ... ص ۵۵۳
(۶) نعت ... اشعار کی ہے ... نعت درج کی ہے (ص ۳۲) "... شعرا ... عقیدت" میں تین اشعار ہیں (ص ۲۲) / ماہنامہ "نعت" میں آٹھ اشعار شائع کئے گئے (۱) ... "غیر مسلموں کی نعت" حصہ ... ص ۳۱) ... ایک انتخاب نعت ... "... کائنات" میں سات اشعار چھپے (... لاہور۔ ص ۲۲۹)
(۷) نعت آٹھ اشعار کی ہے۔ قاتل نے سات اشعار شاملِ کتاب کئے ہیں (ص ۳۳)
(۸) نعت آٹھ اشعار کی ہے۔ ... درج کئے ہیں (ص ۹۶) "... شعرا ... عقیدت" میں بھی آٹھ ہی شعر ہیں (ص ۱۵) "... رشید" کے نعت نمبر ... میں بھی آٹھ شعر ہیں (ص ۳۰)
(۹) نعت کے آٹھ شعر ہیں۔ قاتل نے سات شعر نقل کئے ہیں (ص ۱۹)
(۱۰) نعت کے آٹھ اشعار ہیں جو قاتل نے اپنی کتاب میں درج کئے ہیں (ص ۳۱)
(۱۱) نعت کے چھ اشعار ہیں جو قاتل نے بھی نقل کئے ہیں (ص ۳۲)
(۱۲) چھ اشعار کی نعت ہے۔ قاتل کی کتاب میں پوری نعت ہے (ص ۸۲)
(۱۳) نعت سات اشعار کی ہے ... قاتل کی کتاب میں ہیں (ص ۱۹۵) "... " بحوالہ

[illegible] "نذرانۂ عقیدت بحضور سرورِ کونین ﷺ" میں بھی سات شعر ہیں (ص ۳۰۹)
[illegible] اشعار کی ہے۔ ساتوں اشعار ان کی مرتبہ کتاب میں موجود ہیں (ص ۱۴۳)
[illegible] اشعار کی نعت ہے [illegible] کی کتاب "ہندو شعرا [illegible]" میں چھ اشعار ہیں (۱۵۵)
نعت مرتبہ شفیق بریلوی میں سات [illegible] (ص ۹۰ تا ۱۳) [illegible]
[illegible] سے پہلے [illegible] ﷺ [illegible]
[illegible] بھی شامل کر دیا ہے [illegible] آخری مقطع شعر ہے (ص ۱۵۹، ۱۶۰)
[illegible] اشعار [illegible] مرتبہ کتاب میں [illegible] "نذرانہ" [illegible]
۱۹۵۶ میں [illegible] اشعار ہیں (ص ۱۸۸) [illegible]
[illegible]
[illegible] "نعت" کا [illegible] شمارہ جولائی ۱۹۸۸ [illegible]

عشق، دیوان مند کشور

نور احمد میرٹھی کی مرتب کردہ "نورِ سخن" میں ان کی ایک فارسی نعت کے چھ شعر درج ہیں۔

اے ہمائے اوجِ رفعت شاہِ ما ﷺ
بود [illegible] سلطانِ ما ﷺ
[illegible] [illegible] دیدم در کوچۂ [illegible]
[illegible] [illegible] شہنشاہ ما ﷺ
[illegible] [illegible] جلوۂ [illegible]
[illegible] بستانِ ما ﷺ
چوں عشق دل [illegible] [illegible]
[illegible] سلطانِ ما ﷺ

رضائے مصطفیٰ ﷺ [illegible] کی مرتب کردہ کتاب میں اس نعت کے چار [illegible] ہیں (۲)۔

حواشی

(۱) نور احمد میرٹھی (مرتب)، نورِ سخن۔ مطبوعہ کراچی۔ ص ۱۸۸
(۲) ہندو شعرا کا نذرانۂ عقیدت۔ ص ۳

عیش الٰہ آبادی، رامیشور ناتھ

"نورِ سخن" میں ان کی ایک نعت کے پانچ شعر شامل ہیں:

جو لوح پہ حرف ہے فضیلت رسول ﷺ کی
[illegible] خدائے پاک ہے قربت رسول ﷺ کی

دل کو ہے ہمارا مدینے کی سیر میں
گھر بیٹھے ہو رہی ہے زیارت رسول ﷺ کی

جو بار ہو گا اس پہ کرم ذاتِ پاک کا
اک بار ہو گی جس پہ عنایت رسول ﷺ کی

جن کے دلوں میں حسرتِ دیدارِ خلد ہو
طیبہ میں جا کے دیکھیں وہ جنت رسول ﷺ کی

[illegible] کا عیش کوئی کر سکے گا کیا
روشن ہے دل میں شمعِ عقیدت رسول ﷺ کی

حاشیہ

نور احمد میرٹھی (مرتب) نورِ سخن۔ مطبوعہ کراچی۔ ص ۱۸۹

فارغ، بھولا ناتھ

کچھ علم نہیں کہ نور احمد میرٹھی نے ان کی مثنوی کے پانچ نعتیہ شعر کہاں سے لیے ہیں۔ تذکروں میں مجھے صرف مولوی علی خاں جتا لکھنوی کے تذکرے میں "فارغ دہلوی" کا ذکر ان الفاظ میں ملا ہے۔ "از طبقۂ ہندوان و شاگردانِ حاتم و از معتقدانِ مولوی

فخرالدین است"(۱)۔ تذکرہ "گلشنِ سخن" میں جلال نے ان کی ایک غزل کا مطلع نمونۂ کلام کے طور پر دیا ہے۔ پتا نہیں، یہ فارغ بھولا ناتھ ہی ہیں یا کوئی اور۔

بھولا ناتھ فارغ کے پانچ نعتیہ شعر (بصورتِ مثنوی) یہ ہیں:

ہے وزیرِ جہیم بجا محمد
ہے خاتمِ انبیاء محمد [redacted]
نازاں ہے زمیں فلک پر اسی سے
آدم کا شرف ملک پر اسی سے
ہے مظہرِ نورِ ذوالجلال
ہے شمعِ سرائے لایزال (۲)
روشن ہے چراغِ دیں اسی سے
بزمِ شعرا چمکی اسی سے (۳)
سودا ہے تصورِ جمال ہے
سرکارِ زمین و زماں سب ہے (۴)

حواشی

(۱) جلال لکھنوی، ضامن علی خاں۔ گلشنِ سخن، سالِ تصنیف ۱۸۷۴، مرتبہ سید مسعود حسن رضوی ادیب۔ انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڑھ، طبع اول ۱۹۷۷۔ ص ۱۸۷
(۲) "نورِ سخن" میں "ذوالجلال" اور "لایزال" ہی لکھا ہے
(۳) "نورِ سخن" میں "شمعِ حسن" لکھا ہے
(۴) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نورِ سخن۔ ص ۲۲

فانی، چرنجی لال

پنڈت چرنجی لال فانی کی ایک نعت کے چار اشعار فانی مراد آبادی کی مرتب کردہ کتاب میں شائع ہوئے (۱)۔ اس نعت کے تین اشعار پروفیسر خالد بزمی نے اپنے مضمون میں نقل کیے (۲)۔ "نورِ سخن" میں پانچ شعر ہیں (۳)۔

ہے محمد [redacted] سے محبت، کیا کروں

کیا کروں ملنے کی صورت کیا کروں
میری جنت ہے مدینے کی گلی
آرزوئے باغِ جنت کیا کروں
پڑھتا ہوں کلمہ محمد [redacted] کا سدا
میں ہوں پابندِ شریعت کیا کروں
مجھ کو مل جاتی ہے منہ مانگی مراد
شکرِ نعمت شکرِ رحمت کیا کروں (۲)
میں ہوں اے فانی گدائے مصطفیٰ [redacted]
اور اظہارِ عقیدت کیا کروں

فانی کی کتاب میں دوسری نعت کا پہلا شعر یہ ہے:

خدا کے پیمبر [redacted]، بڑی شان والے
ترے در پہ آئے ہیں ایمان والے
سدا جنہیں تو نے آنسو بہانا
ترے در پہ معمول ہے ان کا آنا
نہیں جانتے ہیں کہیں اور جانا
ترے عاشقِ زار ارمان والے
خدا کے پیمبر [redacted]، بڑی شان والے (۵)

حواشی

(۱) فانی مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۱۰۵
(۲) شام کرب۔ نعت نمبر (۱)۔ ۱۹۸۸۔ ص ۲۷۱
(۳) نورِ سخن۔ مطبوعہ ... ص ۱۳ اور نور احمد میرٹھی نے ان کا نام "چرنجی لال" کے بجائے "چرنجی لعل" لکھا ہے)
(۴) نور احمد میرٹھی کی کتاب میں "نعت" کی بجائے "منقبت" لکھ دیا گیا ہے۔
(۵) فانی مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۵۱

فدا دہلوی، بھگوان ناتھ

پنڈت حکیم بھگوان ناتھ کو فدا دہلوی کا تعارف سب سے پہلے ماہنامہ "حقیقت" لاہور میں شائع ہوا۔

پنڈت بھگوان ناتھ کو فدا دہلوی نائب سررشتہ دار عدالت تھے۔ ان کا دیوان "دیوانِ فدا" کے نام سے "[illegible]" طبع کروایا۔ "اس دیوان میں تین نعتیں اور ایک تضمین بر نعت قدسی ہے۔ فدا دہلوی کی نعت سرکار ﷺ سے محبت کا یہ عالم ہے کہ دیوان وفا کی غزلوں میں بھی کہیں کہیں نعتیہ اشعار پائے جاتے ہیں۔ مثلاً:

لے چل صبا اڑا کے فدائے ضعیف کو
یثرب کے واسطے ہے بہت بے قرار دل

ہوئی معلوم عظمت بانیِ اسلام ﷺ کی جب سے
فدا دل سے پسند ہم مذہبِ اسلام کرتے ہیں

اُمتیوں کی شفاعت والا ﷺ ہے تو پھر تجھ کو فدا
روزِ محشر کا کیا فکر، قیامت کیا ہے

عاصی ہے گو فدا، پہ تصدق سے آپ کے
روزِ جزا ہے گا کے اے شہِ ذی شاں ﷺ کل کے

"دیوانِ فدا" میں جہاں نعت ہی سے آغاز ہوا ہے، وہاں ایک نعت م ردیف ں ہے اس کے درمیان میں ہے اور نعت قدسی پر تضمین آخری صفحات میں ہے۔ دوسرے غیر مسلم شعرا کی طرح پنڈت بھگوان ناتھ کی نعتوں میں بھی وہی مضامین دہرائے گئے ہیں جو عام طور پر مسلم شعرا کی نعتوں میں ملتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے:

وہاں کوئی سے دم کو وصف ہے لازم نبی ﷺ کا
کہ لیتا ہے وضو ذکرِ ادب ہے نام سرور ﷺ کا
تصور میں فدا دندانِ حضرت ﷺ کے جو گر جاؤں

ہوا مرقد بنا دعوتِ الماس و گوہر کا
فدائے بے گنہ بھی آپ کی خدمت میں ہو داخل
کی اک "فدا" حضرت ﷺ ہے اس لائق و کمتر کا
ہے تحریر وصفِ مصحفِ لائق مآب ہے
ساری دنیا، قرآں، قلم جبرئیل کے بے کا
بعید ہے فکر تجھ کو اے فدا اپنے گناہوں کی
شفیع عاصیاں جب نام ہے محشر کے نبی ﷺ کا

حافظ ہوں دل سے مصحفِ روئے جناب ﷺ کا
مضموں زباں پہ رہتا ہے اُمّ الکتاب کا
سایہ ہو سر پہ جس کے رسالت مآب ﷺ کا
محشر میں خوف کیا اُسے پھر آفتاب کا
ہے دل کو شوق نعتِ رسالت مآب ﷺ کا
دن رات مشغل رہتا ہے کارِ ثواب کا
کہ دل کا حال قبر میں منکر نکیر سے
ادنیٰ غلام ہوں شہِ عالی جناب ﷺ کا
وہ ٹکڑے چاند کو کیا انگشتِ پاک سے
ادنیٰ سا معجزہ تھا یہ وسعتِ جناب ﷺ کا
لازم ہے، ہو قلم پر جبرئیل کا فدا
لکھتا ہوں وصف کیں شہِ گردوں جناب ﷺ کا
کیونکر ملے جگہ نہ فدا کو بہشت میں
ہے دل سے مدح خواں شہِ عالی جناب ﷺ کا

رکھتے ہیں جب سے عشقِ حبیبِ خدا ﷺ سے ہم
دن رات کام رکھتے ہیں مطلبِ حق سے ہم
لے چل صبا اڑا کے بیابانِ طیبہ راہ

بخشیں جو پاکو جو کرتا ہے ہم
بیدار پاکو احمد مختار ﷺ ہو نصیب
رکھتے ہیں التجا یہی ہر دم خدا سے ہم
ہے آرزو کہ روضۂ اقدس کو دیکھیے
لاچار ہیں پر اپنے طالع بخت سے ہم
عاصی ہیں گو پہ رکھتے ہیں بخشش کی اے فدا
امیدوار شافع روزِ جزا ﷺ سے ہم

قدسی کی مشہورِ زمانہ نعت "مرحبا سید کی مدنی العربی ﷺ" کی تضمین بہت سے مسلم اور غیر مسلم شعرا نے کی ہے۔ لاہوری نے بھی تضمین کی ہے جو دیوان فدا کے صفحہ ۸۸، ۸۹ پر درج ہے

بالیقیں عالم میں ہے قد آپ کا جوں سرو سہی
جس کی تعظیم کو طوبیٰ کی بھی ہے شاخ جھکی
قمری سدرہ کی کہتا ہے بصد شوق دلی
"مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

نسلِ آدم میں ہوا ایک نہ تجھ سا پیدا
بجز خدا کوئی نہیں جانتا رتبہ تیرا
نورِ ظاہر الملک میں اس شان کا دیکھا نہ سنا
"نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
بہتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی"

چشمۂ فیض ہے اے بحرِ سخا تیری ذات
کر دے اے ابرِ کرم فیض سے اپنے برسات
تابشِ خور سے بچا حشر میں اے بحرِ نجات
"ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات

رحم فرما کہ ز حد می گزرد تشنہ لبی"

آرزو ہے یہی مجھ خستہ کی چوموں میں قدم
نقش بردار غلاموں کا ترے، شاہِ امم ﷺ
ہوں حقیقت میں شہا تیرے سگِ در سے بھی کم
منتسب خود ہے سگک کرام و بس مفتخر
"زاں کہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی"

کون ہے تیرے سوا میرا مددگار بحشر
ہے شفاعت کا قیامت میں بھروسا تجھ پہ
گو گنہگار ہوں ہر چند پہ لے میری خبر
"چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقب و ہاشمی و مطلبی"

مجھ سے عاجز سے کیا ہوں ترے اوصاف رقم
ہمسر تیرا نہیں، مجھ سے ہے لکھتا ہے قلم
پرتوِ حسن سے تیرے ہوا روشن عالم
حسنِ یوسف ہے جمالِ تو عجب حیرت ہم
"اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی"

جل گروہ کوئی عالم کے کرے لاکھوں گشت
دوڑیں (مرغ) پھرتا رہے گو دشت بہ دشت
تیرا ثانی نہیں ممکن کہ ملے اے خوش بخت
"شبِ معراج عروج تو ز افلاک گذشت
بہ مقامے کہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی"

جب خدا نے کیا دنیا میں ترا پیدا نور
ہو گیا نامِ خدا نور سے عالم معمور
ہوا شامل یہ ہے احسانِ خداوند غفور

"اسلامِ پاک تو چو در ملکِ عرب کرد ظہور
زاں سبب آمد قرآں بزبانِ عربی"

رونق افزائے چمن، طالعِ اوجِ اسلام
اے کہ صاحب کرم و جود و سخا، نیک انجام
فیض ہے گلشنِ اشعار میں شہا ترا عام
"الغرض گلستانِ مدحت ، تو سرسبز مدام
زیں شدہ شہرۂ آفاق ہے شیریں رطبی"

اپنے کار قضا کی نہ خبر آپ نے لی
ہے تمہید ہمہ سے دلی اس کا شہا اب تو سنی
عرض کرتا ہے یہ مدحت میں حزیں قدسی
"السیدی انفق حبی و طبیبی قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی"(۲)

حواشی

(۱) مدینہ طیبہ کے لئے "یثرب" کا نام بہت سے مسلمان بھی اردو شاعری میں استعمال کرتے رہے ہیں اب تو آج اسے بدعت کہتے ہیں۔

(۲) اردو دہلوی، حکیم پنڈت [illegible]۔ مطبوعہ [illegible]۔ ص ۳۱، ۵۳، ۵۵، ماہ نامہ [illegible] ص ۷۸، ۷۹

فراق گورکھپوری، رگھوپتی سہائے

نام رگھوپتی سہائے، تخلص فراق ہے۔ ولادت گورکھپور میں ۱۸۹۶ء میں ہوئی۔ والد منشی گورکھ پرشاد عبرت وکیل تھے شاعری بھی کرتے تھے۔ ۱۹۱۸ء میں آگرہ یونیورسٹی سے ایم اے اور الہ آباد یونیورسٹی میں انگریزی کے لیکچرر ہو گئے۔ ۳ مارچ ۱۹۸۲ء کو دلی میں فوت ہوئے(۱)۔

ان کی ایک نعتیہ رباعی ملتی ہے اور ہر جگہ وہی نقل ہوتی آ رہی ہے(۲)۔ رباعی

بھی درج کی جاتی ہے:

انوار بے شمار معدود نہیں
رحمت کی شاہراہ مسدود نہیں
معلوم ہے کچھ تم کو محمد [redacted] کا مقام
وہ امتِ اسلام تک محدود نہیں

حواشی

(۱) آزاد تحسینی، ڈاکٹر محمد جمیل۔ اردو شاعری میں نعت۔ جلد دوم۔ ص ۲۷۲، ۲۷۳

(۲) شفیق بریلوی (مرتب)۔ ارمغانِ نعت۔ ص ۳۸۱ / نقوش۔ رسول [redacted] نمبر۔ جلد ۴۔ ص ۵۳۲ / ہندو شعرا اور بارگاہِ نعت۔ ص ۲ / نورِ سخن۔ ص ۲۷ / اردو شاعری میں نعت۔ جلد دوم۔ ص ۲۷۳

فضا، گوبند پرشاد

عبدالغفور نساخ نے تذکرہ "سخن شعرا" میں ان کا ذکر یوں کیا ہے۔ فضا تخلص، گوبند پرشاد، وطن دہلی، بود و باش لکھنؤ۔ شاگرد منشی مہینڈو لال زار (۱)۔ سید محسن علی محسن لکھنوی نے تذکرہ "سراپا سخن" میں یہی سب کچھ کہا ہے۔ "قوم کا ... صاحب دیوان" کے الفاظ کا البتہ اضافہ ہے(۲)۔

مثنوی کی صورت میں ان کے نعتیہ اشعار ملتے ہیں۔ چند اشعار دیکھئے:

محمد [redacted] رہنمائے دین و جہاں ہے
وصلی کبریائے وہ جہاں ہے
وہ ہے مہرِ سپہرِ رہنمائی
حبیبِ بارگاہِ کبریائی
لقب ہے جس کا کوثر ذیشان
ہوا قرآں میں ہے اس کا ثنا خواں
جہاں میں مختصر آدم ہے اس [redacted]

بنائے دیگر حق حکم ہے اس سے
اسی کا پاس خاطر تھا خدا کو
کیا پیدا جو اس ارض و سما کو
ہوا انگشت کا جس دم اشارہ
کیا اعجاز سے مہ کو دو پارہ
نبی ایسا کوئی دنیا میں پیدا
نہ تھا پہلے ۔ نہ اب ہے اور نہ ہو گا (۳)

حواشی

(۱) ساحل عبدالصمد۔ جین شعراء۔ ترقی اردو فاری لکھنؤ۔ ۱۹۸۲ء ... سے ۱۹۸۲ء سے نئے ۱۰ نقش کے
ص ۲۶۸

(۲) محسن کاکوروی۔ محسن علی۔ تذکرہ سراپا سخن۔ مرتبہ ڈاکٹر سید اللہ حسن۔ مطبوعہ لاہور ۱۹۸۵ء
ص ۵۸

(۳) مذکورہ شعر کا مجموعہ کلام مرتبہ عبدالمجید حاکم موجود ہے جس میں ۲۲ شعر ہیں (ص ۵۰)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام مرتبہ فانی مراد آبادی میں ۲۰ (ص ۲۸) پروفیسر خالد بزمی کے مضمون میں سات (شام و سحر نعت نمبر ۱۹۸۱ء ص ۲۶۵، ۲۶۶) "خیر و بشر ﷺ" سے مضمون میں "مرتبہ مشتاق حسین میں سات (ص ۳۳۲) "نعت" لاہور کے خاص نمبر بعنوان "غیر مسلموں کی نعت" حصہ اول میں سات اور حصہ دوم میں سات (ص ۳۸، ص ۴۹) اور "نعت کائنات" مرتبہ راجا رشید محمود میں تین اشعار ہیں
(ص ۴۷، ۴۸)

فقیر سہارنپوری

اسد ملتانی نے اپنے مضمون "حضور ﷺ کی بارگاہ میں غیر مسلم شعرا کا نذرانۂ عقیدت" میں لکھا ہے کہ "سہارنپور کے مشہور ہندو فقیر سہارنپوری یوں اظہار عقیدت کرتے ہیں"۔ اس کے بعد انہوں نے یہ دو شعر لکھے ہیں:

گلشن میں چل رہی ہیں ہوائیں درود کی
غنچوں کی ہیں چٹک میں صدائیں درود کی

گیسوئے مصطفیٰ ﷺ کا جو بکھرا ہے سلسلہ
سر پر گھری ہوئی ہیں گھٹائیں درود کی (۱)

اب اس کا کیا کیا جائے کہ ہمارے محترم مضمون نگار بھی، مرتبین منتخب بھی اور مرتبین "نعت حضور" بھی ماخذ نہیں بتاتے۔ اس طرح وہ عامۃ الناس کے ذہنوں میں تو یہ بٹھا سکتے ہیں کہ انہوں نے بڑی محنت کی ہے لیکن تحقیق کرنے پر جو صورت حال سامنے آ سکی ہے، وہ خوش کن نہیں ہوتی۔ اب ظاہر ہے کہ اسد ملتانی نے خود تو ایسا نہیں کیا ہو گا۔ انہیں کہیں سے یہ بات ملی ہو گی اور انہوں نے مضمون میں نقل کر دی۔ لیکن اگر حوالہ ہوتا تو بات اسد ملتانی تک نہ رکتی، آگے بڑھتی۔

حال یہ ہوا کہ نور احمد میرٹھی نے بھی کسی تحقیق کے بغیر ان شعروں کو فقیر سہارنپوری کی تخلیق سمجھ لیا اور فقیر سہارنپوری کو ہندو جان لیا اور "نور سخن" میں انہیں شامل کر لیا (۲) (اگر ان دونوں حضرات نے ماخذ بتایا ہوتا) تو اور صورت ہوتی۔ فی الحال تو یہ بات سامنے آئی ہے کہ اسد ملتانی نے اپنے مضمون میں یہ لکھا اور نور احمد میرٹھی اس پر ایمان لے آئے ---------- اور پڑھنے والوں کو غلط معلومات ملیں۔

اسی طرح "اوج" کے نعت نمبر میں ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی نے سید غلام بھیک نیرنگ کو "نیرنگ" کر کے ہندو بنا دیا اور ان کے تین شعر بھی چھاپ دیئے (۳)۔ اور پروفیسر سید یونس شاہ نے دائرۂ حیدر گلشنوی کو ہندوؤں کی فہرست میں شامل کر دیا (۴)۔

صورت حال یہ ہے کہ مندرجہ بالا دونوں شعر، مشہور نعت گو شاعر، غریب سہارنپوری کے ہیں۔ ان کا نام محمد فاضل تھا۔ ان کا مجموعۂ نعت "خزینۂ رحمت یعنی عطیاتِ غریب" مطبع نو پریس سہارنپور سے ۱۹۶۵ء میں شائع ہوا جس میں پونے تین سو کے قریب نعتیں ہیں۔ صفحات ۲۷۶ ہیں۔ اس مجموعۂ نعت کے صفحہ ۲۳۴، ۲۳۵ پر یہ نعت ہے۔ نعت نو اشعار پر مشتمل ہے۔ مقطع یہ ہے:

جا کر پڑھیں درود مدینہ میں اے غریب
کھینچیں عرب میں آ کے گھٹائیں درود کی

حواشی

(۱) انعام (اعلیٰ ورلڈ) بہاولپور۔ نعت نمبر ۔ دسمبر ۱۹۸۵ء۔ ص ۸۹

(۲) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نور سخن۔ ص ۳۶۵

(۳) اوج (مجلہ گورنمنٹ کالج' شاہدرہ) لاہور۔ نعت نمبر جلد دوم۔ ص ۳۰۳

(۴) تذکرۂ نعت گویان اردو۔ جلد دوم۔ ص "ز"

فلک' لالہ لال چند

ان کی ایک نعت کے ۱۱ شعر عبدالمجید خادم سوہدروی کی مرتب کردہ کتاب "ہندو شعرا کا نعتیہ کلام" میں چھپے (۱)۔ یہ پوری نعت ماہنامہ "الشعار" کراچی کے سیرت نمبر (۲) اور "اوج" کے نعت نمبر (۳) میں شائع کی گئی۔ فانی مراد آبادی کی مرتبہ کتاب میں گیارہ اشعار ہیں (۴)۔ "ہندو شعرا کا نذرانۂ عقیدت" میں پانچ (۵) "اردو شاعری میں نعت" میں سات (۶) پروفیسر خالد بزمی کے مضمون "اعترافِ عظمت" میں پانچ (۷) ماہنامہ "منعت" میں سات (۸) اور "نور سخن" میں آٹھ اشعار شائع کیے گئے (۹)۔

نغمۂ وحدت حق دہر میں گایا تو نے
کملی والے [illegible] یہ عجب گیت سنایا تو نے
رشتہ ہے شکل کا دنیا میں مٹا کر سب کا
نقش اوہام پرستی کا مٹایا تو نے(۱۰)
بڑھ گئے مانند سہیل شرکِ غلوی کے اختر
مہرِ توحید کا جلوہ جو دکھایا تو نے (۱۱)
باہمی نفرت و کینہ تھی وتیرہ جن کا
انس و الفت کا سبق ان کو پڑھایا تو نے(۱۲)
خوابِ غفلت میں پڑے سوتے تھے تھی مدت
سب کو اسرار سے قم کر کے اٹھایا تو نے (۱۳)
کیوں نہ قرباں مسلماں ترے نام پہ ہوں(۱۴)

حق پرستی کا جنہیں خوب بتایا تو نے(۱۵)

حواشی

(۱) ص ۲۵، ۲۶

(۲) الشعار (ماہنامہ) کراچی۔ اکتوبر/نومبر ۱۹۸۹ء۔ ص ۴۰

(۳) اوج (مجلہ گورنمنٹ کالج شاہدرہ) لاہور۔ نعت نمبر جلد دوم۔ ص ۸۸

(۴) ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۳۷

(۵) تاریخ کی کچھ پرانی [illegible] گوجرانوالہ۔ ص ۹

(۶) جلد دوم (حالی سے حال تک) ص ۳۹

(۷) شام و سحر نعت نمبر (۱)۔ ۱۹۸۸ء۔ ص ۲۵۱

(۸) نعت (ماہنامہ) لاہور۔ "غیر مسلموں کی نعت" حصہ اول۔ اگست ۱۹۸۸ء۔ ص ۷۷

(۹) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نور سخن۔ ص ۲۶۸، ۲۶۹

(۱۰) "اوج" کے نعت نمبر میں "مٹا کر" کو "مٹا کر" کر دیا گیا ہے۔

(۱۱) "اوج" میں "جلوہ دکھایا" لکھا ہے۔ "تو" حذف کر دیا گیا ہے۔

(۱۲) فانی مراد آبادی، خادم سوہدروی، پروفیسر خالد بزمی، [illegible] گوجرانوالہ اور ڈاکٹر ... سب نے "..." لکھا ہے ... صرف ... اسماعیل آزاد نے ... کیا ہے۔

(۱۳) "اوج" کے نعت نمبر میں ... کے الفاظ "..." چھپا ہے۔

(۱۴) "قرباں مسلمان ترے" کو "اوج" میں "قرباں مسلماں ترے" لکھا گیا ہے۔ یعنی تینوں الفاظ ... کر دیے گئے ہیں۔ فانی مراد آبادی کی مرتبہ کتاب میں صرف "..." کو "..." کیا گیا تھا۔

(۱۵) "اوج" کے نعت نمبر میں "..." کو "..." بنا دیا گیا ہے۔

قائلؔ لاہوری' منشی رام داس

مؤرخ لاہور' محمد دین کلیم قادری مرحوم نے اپنے ایک مضمون "لاہور کے غیر مسلم نعت گو شعرا" میں ان کا ذکر کیا ہے کہ لاہور کے نامور شاعر تھے اور مشاعروں میں شرکت کیا کرتے تھے۔ اردو اور فارسی زبان میں قادر الکلام تھے۔ ۱۸۸۱ء میں لاہور میں چار مشاعرے ہوئے۔ یہ چاروں مشاعرے کتابی صورت میں "دیوانِ لطیفہ لاہور" کے نام

سے شائع ہوئے تھے۔ اس میں قابل لاہوری صاحب کا ایک قصیدۂ نعت بزبانِ فارسی شائع ہوا تھا۔ محمد دین کلیم نے اس قصیدے کے آٹھ اور ڈاکٹر اسماعیل آزاد فتحپوری نے پانچ اشعار نقل کیے ہیں۔ ایک شعر ایسا ہے جو دونوں نے دیا ہے۔ اسماعیل آزاد فتحپوری نے ان کا نام "متھرا رام داس" لکھا ہے لیکن میرے خیال میں "متھر رام داس" نام درست ہے۔ آزاد فتحپوری نے لکھا ہے کہ قابل لاہوری نے ۵۲ اشعار کی ایک طویل و مکمل نعت فارسی زبان میں کہی ہے جس میں قرآنی و حدیثی تلمیحات کے سہارے [illegible] (ﷺ) نظم کیے گئے ہیں (۲)۔

عمدہ دارانِ نظامِ ہفت کشور بہ لشکر
زمرۂ قربانِ شیر کوکبش ﷺ در خدمت گری
یک قابل را فدا دورانِ مجموعۂ جہاں
یک ناز اعجز بہ نیاز کرد سحری
طفیلِ حوران و ملائک، اختران و انبیا
در ہوا و در ثنا و در پیشہ چاکری
سہ شفیع المذنبین بہ حلی دار من بہ عیب
جہاں تو عالم سروری باشد رحمت پروری
اے بہ تو آراستہ جہاں حسنِ دل آراے ترا
میں مطلب نیست مگر بینم بہ چشمِ ظاہری
قابلا مطلبش در بندگی کن جناب ﷺ
یا بہ الطاہر ہلال یا شاہد پیمبری (۳)

حواشی

(۱) استقلال (ہفت روزہ) لاہور۔ ۳ مئی تا ۱۰ مئی ۱۹۸۳ء۔ ص ۲۹

(۲) آزاد فتحپوری، ڈاکٹر اسماعیل۔ اردو شاعری میں نعت۔ جلد اول (حالی سے حال تک) ص ۲۳۹، ۲۴۰

قاصر، برہم ناتھ دت

ظفر مراد آبادی کی مرتب کردہ کتاب میں ان کی ایک نعت شامل ہے اور نام یوں لکھا ہے۔ "برہم ناتھ دت قاصر۔ ساہیوال۔ گورداسپور" (۱)۔

پروفیسر خالد بزمی نے اپنے مضمون "مہتاب عقیدت" میں دس اشعار کی اس نعت میں سے چھ اشعار چھاپے ہیں (۲)۔ "نورِ سخن" میں پانچ شعر ہیں (۳)۔

لبِ عزت و قدر و شانِ محمد ﷺ
جہانِ خدا ہے جہانِ محمد ﷺ
یہ کہتا ہوا ہے ما ینطقُ سے
زبانِ خدا ہے زبانِ محمد ﷺ
تجلّی لقاب قوسین سے یہ حقیقت
مکانِ خدا ہے مکانِ محمد ﷺ
نہ ہو گی قیامت تلک ختم ہرگز
طراوت اثر داستانِ محمد ﷺ
محمد ﷺ سے توحید کا راز پوچھو
بیانِ خدا ہے بیانِ محمد ﷺ
رواں تھا، رواں ہے، رواں ہی رہے گا
قیامت تلک کاروانِ محمد ﷺ
ہوئے اجر و بے نشاں اس کے اعدا
مگر جاوداں ہے نشانِ محمد ﷺ
بہاراں بہاراں، طلاوت طلاوت
خوشا گلشنِ بے خزانِ محمد ﷺ
لعمری سرودہ گفتار پاکش
قسم خورد ایزد بجانِ محمد ﷺ

حواشی

(۱) قابل مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۵۴
(۲) شام و سحر (نعت نمبر)۔ ۱۹۸۸ء۔ ص ۲۴۹
(۳) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نورِ سخن۔ ص ۱۷۱

قیس جالندھری، امر چند

قابل مراد آبادی نے اپنی مرتب کردہ کتاب میں ان کے نام کے ساتھ ہوشیار پور بھی لکھا ہے (۱) ماہنامہ "شمسہ" جالندھر کے ایک شمارے میں قیس کی نعت کے ساتھ جو ادارتی شذرہ لکھا گیا، اس میں لالہ امرچند قیس جالندھری مدیر "کیلاش" ہوشیار پوری تحریر ہے۔ "شمسہ" کے اس شمارے میں یہ بھی لکھا ہے کہ "رسول ﷺ درشن" قیس کی اپنی نعتوں کا مجموعہ ہے، جس میں فارسی نعتیں بھی ہیں (۲) لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ مجموعۂ نعت نہیں چھپ سکا ورنہ کہیں نہ کہیں اس کا ذکر ہوتا۔

پروفیسر سید یونس شاہ نے لکھا ہے کہ "اپنی پُرخلوص نعتوں کے سبب عوام میں مقبول ہونے کے باوصف 'عاشقِ رسول ﷺ' اور 'مدّاحِ پیمبر ﷺ' کے لقب سے مشہور تھے (۳)۔"

محبی نور داؤدی مرحوم متحدہ ہندوستان میں روزنامہ "سیاست" کے عملۂ ادارت میں تھے۔ انھوں نے راقم الحروف (راجا رشید محمود) کو بتایا کہ قیس جالندھری نے "سیاست" میں اشاعت کے لیے ایک نعت بھیجی۔ وہ اخبار کے صفحۂ اوّل پر چھاپ دی گئی۔ چند دن بعد میری داؤدی صاحب کی ملاقات اُن سے ہوئی تو انھوں نے اتنی اچھی نعت لکھنے پر انھیں مبارک باد دی۔ قیس نے انھیں بتایا کہ وہ ہندوؤں کی ایک فرم میں کلرک تھے، جس دن "سیاست" میں نعت چھپی، اُسی دن انھیں ملازمت سے جواب دے دیا گیا۔ داؤدی صاحب کہتے ہیں، جب انھوں نے یہ خبر سید حبیب مرحوم ("سیاست" کے مالک و مدیر) کو سُنائی تو وہ بہت متاثر ہوئے اور قیس کو فراغت کے دن سے "سیاست" میں ملازمت کی پیش کش کرنے کو کہا۔ داؤدی صاحب قیس جالندھری کو ملے اور یہ خوشخبری سنائی تو قیس فوراً بولے۔ نہیں صاحب۔ آپ کیا سمجھتے ہیں، میں نعت کو

ﷺ دوں گا۔ میں اپنے جذبات کی قیمت وصول نہیں کر سکتا (۴)

خادم سہروردی اور قابل مراد آبادی اپنی مرتب کردہ کتابوں میں "صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ" کے ٹیپ کے مصرعے والے ایک نعتیہ مخمس کے پانچ بند شائع کیے ہیں، ان کے ساتھ شاعر کا نام لالہ امرناتھ قیس لکھا ہے۔ (۵) یہ نعتیہ مخمس سب سے پہلے لالہ امرناتھ قیس کے نام سے "پیشوا" دہلی رسول ﷺ نمبر ۱۹۳۸ء میں شائع ہوا تھا (۶) ماہنامہ "الرشید" لاہور کے نعت نمبر ۱۹۵۵ء میں (۷) اور مجلہ "اوج" کے نعت نمبر میں بھی (۸) یہ مخمس "لالہ امرناتھ قیس" کی تخلیق کے طور پر چھپا۔ "اوج" میں تو امرناتھ قیس اور امر چند قیس آمنے سامنے کے صفحات پر شائع کیے گئے ہیں، لیکن ہمارے علم کے مطابق "امرناتھ قیس" نام کا کوئی شاعر نہیں ہے۔ یہ مخمس بھی امرچند قیس جالندھری ہی کا ہو گا۔

اس مخمس کے دو بند دیکھیے:

اے کہ ترا وجود ہے وجہِ قرارِ دو جہاں
اے کہ تری نمود ہے لطفِ خدائے لامکاں
اے کہ ترے وجود پر سجدہ گزار آسماں
اے کہ ترا وجود ہے وجہِ نشاطِ انس و جاں
صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ نبی محمد ﷺ

تجھ سے ہی دم قدم سے ہے، نقشۂ بزمِ کائنات
کون و مکاں ہے نور سے آئینۂ تجلیات
دہر میں سب سے تُو بڑا، تجھ سے بڑی خدا کی ذات
بھیج رہا خدا بھی ہے تجھ پہ سلام اور صلوٰت
صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمد ﷺ

"الرشید" میں اس مخمس کے ۵ بند اور "اوج" میں دو بند شامل کیے گئے۔ قیس جالندھری کی وہ نعت جو "سیاست" میں چھپی تھی، بہت مشہور ہے۔ اس کے چند شعر درج ذیل ہیں:

وہ ابرِ فیضِ عمیم بھی ہے، نسیمِ رحمت علیم بھی ہے

شکیل بھی ہے جلیل بھی ہے، رحیم بھی ہے کریم بھی ہے
وہ حُسنِ سیرت کا ہے مرقع، جمیلِ حق ہے جمال اس کا
وہ پیکرِ فطرتِ معلّیٰ، فصیح، مُفکّر، عظیم بھی ہے
وہ سعی، محسنِ الرجال، قمر نواز ہر اہلِ بینش
حبیبِ ربِّ جلیل بھی ہے، جمیل بھی ہے نسیم بھی ہے (۱)
وہ علم و عرفان کا مبدء، فلسفہ، راز اس کا عہد
وہ پیکرِ نورِ سرمدی ہے، وہ حُسنِ کُل، عظیم بھی ہے
کمال یہ اس کا وقار دیکھے پھر اس پہ یہ انکسار دیکھے
سرِ مبارک پہ تاج اطہر ہے، دوش پہ اک گلیم بھی ہے
یہ آپ کے فیض کا ہے کمال حضور ﷺ ہیں رہنمائے اسلام
حضور ﷺ کا جو مبیں ہے قائل، فقیر بھی ہے وہ سیم بھی ہے

نالہ سرہندی لیکن جالندھری کی مزید دو نعتوں کے شعر ملاحظہ فرمائیے:

فصیحِ احمد ﷺ ہے دہان قامت، قدرت پہ
ناز کرتا ہے مُصوّر آپ کی تصویر پہ
سر بہ سر گنجِ معانی آپ کا ایک ایک حرف
سر بہ سر مبنی ہے قرآں آپ کی تقریر پہ
تہہ در، روحانیاں ہے آپ کی آرام گہ
ناز ہے طیبہ کو اپنی خوبیٔ تقدیر پہ
بنتا عالم ہے ضیا بار آپ کی تحریر سے
صد چراغِ طور، قرباں آپ کی تحریر پہ (۳)

یہ شان، یہ وقار ہے شایانِ مصطفیٰ ﷺ
قرآں میں خدا ہے ثنا خوانِ مصطفیٰ ﷺ
دونوں جہاں کی نعمتیں اس کو نصیب ہیں

جو خوانِ مصطفیٰ پہ ہے مہمانِ مصطفیٰ ﷺ
سائل ہیں اسکے در پہ سلاطین با وقار
حاصل ہے جس کو قربِ وجدانِ مصطفیٰ ﷺ
دراصل ہے وہ لاکھ امیروں کا اک امیر
حاصل ہے جس کو دولتِ ایمانِ مصطفیٰ ﷺ
محشر کے روز اُمتِ عاصی کی مغفرت
شایانِ مصطفیٰ ہے یہ احسانِ مصطفیٰ ﷺ
پڑھتا رہوں نعت جب تو یہ کہتے ہیں اہلِ دل
اے قیس تُو ہے بلبلِ بُستانِ مصطفیٰ ﷺ (۲۳)

ڈاکٹر مرتضیٰ آہوی نے قیس جالندھری کے ایک مخمس کے ۷ بند شامل کتاب کیے ہیں جن کی کتابت کاتب صاحب نے یوں کی ہے کہ ۳۵ مصرعوں میں سے ایک مصرع دائیں طرف، دوسرا بائیں طرف لکھ دیا ہے (نثر)۔ حالانکہ نعت نہیں پڑھی، طائرانہ نظر سے دیکھ کر اسے منتخب کر دیکھا اور لکھ لیا اور اس کے پہلے بند کے پہلے چار مصرعے دو شعروں کی صورت میں نقل کر دیے ہیں (۲۴)۔

اس مخمس کے دو بند دیکھیے:

کفر کے ظلمت کدے میں نور پیدا کر دیا
آپ ﷺ نے گھر اندھیرے میں اجالا کر دیا
شاہدِ حُسنِ حقیقت کو تماشا کر دیا
ہر تماشائی کو اک جلوے سے موسیٰ کر دیا
آنکھ کی پتلی کو اک حیرت کا پتلا کر دیا

باعثِ صد ناز موجودات ہے جس کا وجود
جس کی ہستی کا کرشمہ ہے جہاں کی ہست و بود
گلشنِ عالم میں جس کے حُسن کی ہے یہ نمود
بھیج اب اے قیسؔ اس پہ جان و دل سے تو درود

گمرہوں کو جس نے حق سے شناسا کر دیا

ماہنامہ "مسند" میں ان کی ایک اور نعت چھپی، اس کے چند شعر نقل کیے جاتے ہیں:

کچھ ایسے فیض کے دریا بہا دیے تو نے
جہاں تھے خار، وہاں گل کھلا دیے تو نے

بس اک جھلک میں وہ جلوے دکھا دیے تو نے
کہ شرک و کفر کے تختے الٹ دیے تو نے

لبوں گونگوں کے لسان بنا دیے تو نے
وہاں پہ سجدے خدا کے بچھا دیے تو نے

حیاتِ سادہ کے اسباق دے کے عالم کو
تکلفات کے پردے اٹھا دیے تو نے

جہاں کے خود سر و سرکش، جہاں کے ہرجائی
حضور، دستِ وفا میں جھکا دیے تو نے (۱۷)

قیس کی اس نعت کے ساتھ ادارے نے لکھا کہ قیس جالندھری غیر مسلم شعرا کی نعتوں کا انتخاب کر رہے ہیں جو "رسول ﷺ اور شن" کے نام سے چھپے گا۔ لیکن بعد میں ستمبر ۱۹۳۰ کے شمارے میں انھوں نے تصریح کی کہ "رسول ﷺ اور شن" انتخاب نہیں ہوگا، قیس جالندھری کا اپنا مجموعۂ نعت ہوگا۔ اس وضاحتی نوٹ کے ساتھ قیس کی ایک نعت بھی اس شمارے میں چھپی۔ یہ نعت میں نے ماہنامہ "النعت" میں "مسند" کے حوالے سے شائع کی (۱۸)

نعت یہ ہے:

ہم نے جس دن سے ترا جلوۂ رعنا دیکھا
گوشۂ چشم میں بنتا ہوا کعبہ دیکھا

اے نبی ﷺ! جس نے ترے حسن کا جلوہ دیکھا
اس نے اللہ کی قدرت کا تماشا دیکھا

ہر مسلمان کے دل میں ترا ارماں پایا

ہر مسلمان کے سر میں ترا سودا دیکھا

تیرے لطف سے غلاموں میں سکندر شامل
اور ترے ملک سے درباروں میں دارا دیکھا

تیرے در سے نہ پھرا کوئی سوالی خالی
آج تک ہم نے نہ تجھ سا کوئی داتا دیکھا

تجھ سا انسان کوئی، تجھ سا پیمبر کوئی
چشمِ خورشید نے اب تک نہیں اعلا دیکھا

جب مقدر ہوا ملنا، رب کو عرب میں پایا
احمد احمد ﷺ میں فقط میم کا پردہ دیکھا

یہ سمجھ لیں گے کہ کیا دیکھا ہوا کیا اے قیس
اپنی آنکھوں سے اگر ہم نے مدینہ دیکھا

قیس جالندھری کی دو فارسی نعتوں کے چند شعر بھی درج کیے جا رہے ہیں:

ترا کوئے پیمبر ﷺ خوش تر ہست از گلشن رضواں
دل ایں جا، مدح ایں جا، زندگی ایں جا، مزار ایں جا
دلم دلگیر از ارم گشتہ ز فیض الصلوٰۃ احمد ﷺ
گل ایں جا، رنگ ایں جا، بوئے خوش ایں جا، بہار ایں جا (۱۹)

بہ چشم ضیا از جمال محمد ﷺ
بہ قلم لطف از خیالِ محمد ﷺ

چہ پرسی بہ مرگ و حیاتم چہ پرسی
فراق "محمد" وصالِ محمد ﷺ

اگر جام از [illegible] برآید
بہ دل بہ نگاہ خیالِ محمد ﷺ

بہ گنبد بہ چشم دم حسن دیگر
کہ وقف ست بہر جمالِ محمد ﷺ

شمائل تو چہ مُعلّیٰ چہ مُحلّیٰ
مہ والیٰ سے والیٰ شمائل محمد ﷺ
اگر بُوئی از قمیصِ من ہا تو کریم
بکے از لطائف کلِ محمد ﷺ (۳۰)

حواشی

(۱) فانی مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۳۵
(۲) مسلم (ماہنامہ) جالندھر۔ ستمبر ۱۹۳۸ء۔ ص ۲
(۳) تذکرۂ نعت گویانِ اردو۔ جلد دوم۔ ص ۹۔ ۱۲ [illegible]
(۴) نعت (ماہنامہ) لاہور۔ [illegible] ۱۹۸۸ء "غیر مسلموں کی نعت" حصہ اول۔ ص ۵۳ (مضمون "سرکار ﷺ کے ہندو اور سکھ مدحت نگار" از راجا رشید محمود)
(۵) فانی کی مرتب کردہ کتاب۔ ص ۳۶ / غلام سرور قادری کی مرتب کردہ کتاب۔ ص ۳۹
(۶) نعت (ماہنامہ) لاہور۔ "[illegible] ﷺ [illegible]" حصہ اول۔ ستمبر ۱۹۸۸ء۔ ص ۲۳
(۷) رشید (ماہنامہ) لاہور۔ نعت نمبر ۱۹۳۰ء۔ ص ۳۵۵، ۳۵۶
(۸) ارمغانِ نعت طبع جلد دوم۔ ص ۱۹۳
(۹) "ارمغان" میں پہلے مصرعے میں "کرے" کو "کہا" لکھا ہے اور دوسرے مصرعے میں "تری" کو "مری" اور "لامکاں" کو "لاہاں" [illegible] اور تیسرے مصرعے میں "[illegible]" کو "[illegible]" کر دیا گیا ہے۔
(۱۰) فانی صاحب اور "[illegible]" [illegible] مصرعے میں "[illegible]" [illegible] ہے۔
(۱۱) "[illegible]" کے [illegible] "[illegible]" سے [illegible] ہے۔
(۱۲) فانی مراد آبادی کی مرتبہ کتاب میں ۱۲ اشعار ہیں (ص ۳۵، ۳۶) "ہندو شعرا در مدح و منقبت" میں [illegible] اشعار ہیں۔ ماہنامہ "نعت" کی اگست ۱۹۸۸ء "غیر مسلموں کی نعت" حصہ اول۔ ص ۴۹) "غیر مسلموں کی نعت" مرتبہ [illegible] میں سات (ص ۲۳۱) "نورِ سخن" میں [illegible] (ص ۱۶۷، ۱۶۳) [illegible] جلد دوم میں پانچ شعر ہیں جلد دوم۔ ص ۱۹۵)
(۱۳) فانی کی کتاب میں اس نعت کے [illegible] اشعار ہیں (ص ۱۹۷) گلدستۂ نعت میں [illegible] (ص ۱۰۵) اور تذکرۂ نعت گویانِ اردو جلد دوم میں چار اشعار ہیں (ص ۳۷۹)
(۱۴) فانی کی کتاب میں اس نعت کے ۹ اشعار ہیں (ص ۸۵) اور "تذکرۂ نعت گویانِ اردو" میں چار (جلد دوم۔ ص ۳۷۹)

(۱۵) فانی کی مرتبہ کتاب۔ ص ۵۲ ; ۵۳
(۱۶) شام و سحر نعت نمبر (۱)۔ ۱۹۸۹ء۔ ص ۲۵۳
(۱۷) مسلم (ماہنامہ) جالندھر۔ جولائی ۱۹۳۰ء۔ ص ۵، ۶ (مسلم میں اس نعت کے دس اشعار تھے۔ [illegible] اشعار "نورِ سخن" میں کسی حوالے کے بغیر شائع کیے گئے (ص ۱۶۳، ۱۶۴) اور کل دس اشعار "مسلم" کے حوالے سے ماہنامہ "نعت" میں چھپے۔ ("غیر مسلموں کی نعت" حصہ دوم۔ جون ۱۹۹۸ء۔ ص ۲۰)
(۱۸) مسلم (ماہنامہ) جالندھر۔ ستمبر ۱۹۳۰ء۔ ص ۳ / نعت (ماہنامہ) لاہور۔ جون ۱۹۹۰ء۔ "غیر مسلموں کی نعت" حصہ سوم۔ ص ۳
(۱۹) فانی مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۱۹۸
(۲۰) فانی کی مرتبہ کتاب۔ ص ۹۷، ۹۸ ([illegible] اشعار) / ہندو شعرا در مدح و منقبت۔ ص ۱۸ (تین اشعار)
تذکرۂ نعت گویانِ اردو۔ جلد دوم۔ ص ۳۷۹ (تین اشعار)

کاشی، بابا افضل

اسد نظامی نے اپنے مضمون میں لکھا ہے "سرزمینِ دہلی (کے) ایک مشہور ہندو فاضل بابا افضل کاشی کا نعتیہ کلام بزبان فارسی ملاحظہ کیجیے" ---- اور درج ذیل رباعی نقل کی ہے:

اے ذاتِ تو از مدرکِ مقصود بعید
نامِ تو محمد ﷺ و ثنا است محمود
دل بستہ بہ لب رسانے قناعت اسحم
[illegible] (۱)

نور احمد میرٹھی نے اسی طرح یہ چار مصرعے اپنی کتاب میں درج کر دیے ہیں (۲)۔

حواشی

(۱) الہام (نعت نمبر) بہاولپور۔ نعت نمبر ۱۹۹۲ء۔ ص ۶۱ (مضمون "حضور ﷺ کی بارگاہ میں غیر مسلم شعرا کا ہدیۂ عقیدت")
(۲) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نورِ سخن۔ ص ۷۵

کالکا پرشاد

ڈاکٹر طلحہ رضوی برق نے لکھا کہ کالکا پرشاد، دتو رام کوثری ۔۔۔ یہ دو بڑے اہم و مشہور نعت گو ہیں (۱)۔ اس سے شبہ ہوتا ہے کہ کالکا پرشاد بھی دتو رام کوثری کی سطح کے نعت گو ہوں گے۔ حالانکہ صورت حال یہ ہے کہ دتو رام کوثری نے تو درجنوں نعتیں لکھی ہیں اور کالکا پرشاد کے صرف "دو شعر" ملتے ہیں جو مکتبہ رضائے مصطفیٰ ﷺ گوجرانوالہ کی مرتب کردہ کتاب "ہندو شعرا کا دربارِ عقیدت" میں ہیں (۲)۔

چاند سورج کو کیل ہاتھوں پہ جیسے لا دے
کونین کی دولت میرے دامن میں چھپا دے (۳)
پھر کالکا پرشاد سے پوچھے کہ وہ کیا لے
سنتا ہو محمد ﷺ کو وہ آنکھوں سے لگا لے

حواشی

(۱) طلحہ رضوی برق، ڈاکٹر۔ اردو کی نعتیہ شاعری۔ ص ۸۸
(۲) ہندو شعرا کا دربارِ عقیدت۔ ص ۲۱ (افسوس کہ اسے "رباعی" لکھا ہے)
(۳) ہندو شعرا کا دربارِ عقیدت میں "میرے" کو "میرے" لکھا ہے۔ "نورِ سخن" میں بھی یہی ہے (ص ۱۶۷)

کبیر داس

شفیق بریلوی نے اپنی مرتب کردہ کتاب میں لکھا ہے:

"کبیر داس بنارسی نے ایک عجیب و غریب قطعہ کہا تھا جس میں ایک ایسا قاعدہ بیان کیا ہے جس کی مدد سے دنیا کے تمام الفاظ اور جملوں سے "محمد ﷺ" کا عدد (۹۲) برآمد ہوگا۔ یہ قطعہ اس بات کا غماز ہے کہ دنیا جہان کی کوئی چیز نامِ محمد ﷺ سے خالی نہیں۔ قطعہ یہ ہے:

عدد نکالو ہر چیز سے چوگن کر لو وائے
دو ملا کے پنچ گن کر لو بیس کا بھاگ لگائے
باقی بچے کو نو گن کر لو دو اس میں اور ملائے
کہت کبیر سنو بھئی سادھو نام محمد ﷺ آئے

تشریح: جو لفظ بھی آپ فرض کریں اس کے عدد بحساب ابجد نکال لیجئے۔ پھر اس عدد کو چار سے ضرب دیجئے، حاصل ضرب میں ۲ عدد ملا دیجئے۔ پھر اس حاصل جمع کو پانچ سے ضرب دیجئے اور پھر اس حاصل ضرب کو بیس سے تقسیم کر دیجئے۔ تقسیم کے بعد جو عدد باقی بچے اس کو ۹ سے ضرب دیجئے اور پھر اس حاصل ضرب میں دو عدد ملا دیجئے۔ بس اس وقت جو عدد حاصل ہوگا وہ ۹۲ کا عدد ہوگا جو کہ محمد ﷺ کا عدد ہے۔ اس طرح کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ عددوں والے جس حرف و لفظ سے بھی آپ تجربہ کریں، بالکل ٹھیک پائیں گے۔

نور احمد میرٹھی نے یہی تحریر، کسی حوالے کے بغیر اپنی کتاب میں نقل کر دی ہے (۲)۔

فانی مراد آبادی نے معراج النبی ﷺ کے بارے میں کبیر داس جی کا ایک شعر درج کیا ہے:

سب کا وہ کھلا نہیں، پی ﷺ گئے اس پار
بیچ کھڑا، اٹکا نہیں، نکل جات اس پار

معراج کی شب آسمانوں کے دروازے بھی نہیں کھلے۔ مگر پی ﷺ آسمانوں سے اس طرح گزر گئے جیسے نور شیشہ کے پار ہو جاتی ہے (۳)۔

حواشی

(۱) شفیق بریلوی (مرتب)۔ ارمغانِ نعت۔ طبع سوم، ترتیب نو۔ ص ۳۷۵
(۲) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نورِ سخن۔ ص ۷۷
(۳) فانی مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۵۸

کرشن موہن

ثاقب مراد آبادی کے مطابق پورا نام کرشن لال موہن ہے۔ کتاب کی اشاعت کے وقت (۱۹۶۲ میں) چالیس سال کے تھے۔ تعلیم ایم اے انگلش، بی اے آنرز، منشی فاضل تھی۔ نئی دہلی میں انکم ٹیکس آفیسر تھے۔ تصانیف میں شبنم شبنم، دل بادل اور تماشائی کے نام لکھے ہیں (۱)۔ یہی معلومات کسی حوالے کے بغیر خالد بزمی نے اپنے مضمون میں دہرائی ہیں (۲)۔ کرشن موہن کی ایک نعت ثاقب کی مرتبہ کتاب میں ہے (گیارہ اشعار)۔ "نقوش رسول نمبر" میں اس نعت کے پانچ اشعار ہیں (۳) پروفیسر خالد بزمی نے ۴ شعر دیے ہیں۔

محمد آگیں ہے نام مصطفیٰ ﷺ
ہے کرم حق بنام مصطفیٰ ﷺ
ایک سلامی بھی غلام مصطفیٰ ﷺ
ہے شان و احتشام مصطفیٰ ﷺ
اہل ایماں کے لئے ہر گام پہ
مشعل رہ ہے کلام مصطفیٰ ﷺ
معرفت کی روشنی کے نیں سے
تھا منور عرش نام مصطفیٰ ﷺ
لب دنیا پہ کھلا سورج سے
لنا ارفع ہے مقام مصطفیٰ ﷺ
ایک اول کیوں کر نہ محمود و ایاز
ساغر وحدت ہے جام مصطفیٰ ﷺ
چھپا گیا ہے عرش کو مین پہ
جلوہ حسن تمام مصطفیٰ ﷺ
کر رہے ہیں اس کی عظمت کے سبب
برہمن بھی احترام مصطفیٰ ﷺ
ہے گماں اسے کرشن موہن شبہ سے

گیسو گیتی پہ مدام مصطفیٰ ﷺ

حواشی

(۱) ثاقب مراد آبادی (مرتب)۔ ہند شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۷۶
(۲) شام و سحر نعت نمبر (۱)۔ ص ۳۰۳
(۳) نقوش رسول نمبر۔ مطبوعہ کراچی۔ ص ۱۶۸

کشور، منشی سند کشور

منشی سند کشور نام کے تین شعرا ملتے ہیں۔ ایک سند کشور ۔ ہیں جن کی ایک فارسی نعت ملی ہے۔ دوسرے سند کشور یکتا ہیں جن کی نعت "رسول اللہ" (ﷺ) ردیف میں ہے۔ اور تیسرے یہ سند کشور ہیں جن کا نقش و احمد بہ نقشی نے کشور مجھ لیا ہے۔ ان کی مثنوی کے گیارہ شعر "نقوش" میں ہیں جن میں سے ۷ حمدیہ اور ۴ نعتیہ ہیں۔

ہے محبوب خدا سے میرے سر
شمس طلق ا بر محمد مصطفیٰ
شمر بلبل وہ ہر اللہ سر ہیں
شمع الشمس روز جزا ہیں

حاشیہ

(۱) عبد الحق (مرتب)۔ مطبوعہ۔ ص ۵۹

کشوری، بابو کشوری پرشاد

ثاقب مراد آبادی نے ان کے نام کے ساتھ "ایم اے، ایل ایل بی، رئیس اعظم دہلی" کے الفاظ لکھے ہیں اور ان کی ایک نعت کے پانچ اشعار درج کئے ہیں (۱) پروفیسر خالد بزمی نے ان میں سے تین اشعار اپنے مضمون میں نقل کئے ہیں (۲) اور محمد علی

نے پانچوں اشعار دے دیے ہیں (۳) چار شعر نذرِ قارئین کرام کر رہا ہوں:

قیامت کا منظر ہے میدانِ محشر
کھڑیں صاد بندے تمام آ رہے ہیں
شفاعت کو محشر میں داور سے سب کی
پیمبر علیہ السلام آ رہے ہیں
شہیدوں سے ملنے کو ساقیٔ کوثر ﷺ
لیے ساغرِ کوثر کا جام آ رہے ہیں
کسی کی نگاہِ کرم سے کشوری
قوالی زباں پہ تمام آ رہے ہیں

حواشی

(۱) قابل مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۱۵۸
(۲) شام و سحر، نعت نمبر (۱)۔ جنوری فروری ۱۹۹۱ء ص ۲۷۰
(۳) نورِ تجلی۔ ص ۱۲۳

کماری پاشی

کماری پاشی کے مجموعہ کلام "انتظار کی رات" کا ذکر ڈاکٹر ریاض مجید نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے "اردو میں نعت گوئی" میں کیا ہے۔ "انتظار کی رات" دریا گنج دہلی سے ۱۹۷۸ء میں شائع ہوا اور اس کا آغاز نعت سے کیا گیا ہے (ص ۲) ڈاکٹر ریاض مجید نے لکھا ہے "نعت گوئی کی روایت کا اظہار غیر مسلم شاعروں کے شعری مجموعوں میں بھی ہوا ہے۔ "انتظار کی رات" (کماری پاشی) کا آغاز ایک نعت سے ہوا ہے جس کا مطلع ہے:

سہل ہے راستہ محمد ﷺ کا
جل رہا ہے دیا محمد ﷺ کا

راقم الحروف کماری پاشی کا یہ مجموعہ نہیں دیکھ سکا ورنہ اس نعت کے مزید کچھ

اشعار قارئین کے ذوق کی نذر ہو سکتے۔

حاشیہ

ریاض مجید "ڈاکٹر۔ اردو میں نعت گوئی۔ مطبوعہ لاہور۔ ص ۵۵۵

کمال کرتارپوری، جگن ناتھ

قابل مراد آبادی نے ان کے بارے میں جو معلومات فراہم کیں، سب نے انھی سے استفادہ کیا۔ کرتارپور ضلع جالندھر سے تعلق تھا۔ بی اے، فاضل فارسی اور فاضل اردو تھے۔ ان کی ۲۷ اشعار پر مشتمل مثنوی "نغمۂ کمال" و "کمالِ سخن" دو کتابیں چھپ چکی تھیں۔ قابل کی کتاب کی اشاعت کے وقت ان کی عمر ۶۰ سال تھی (۱)۔

قابل نے جگن ناتھ کمال کے دو میلادیہ مسدس شاملِ کتاب کیے ہیں۔ ایک کی ردیف "تھا" دوسرا "برسوں" کا۔ ممتاز حسن نے دونوں مسدسوں کے چھ چھ بند نقل کیے ہیں (۲) خالد بزمی نے ایک مسدس کے چار بند نقل کیے ہیں لیکن غلطی سے اسے مخمس کہا ہے (۳)۔

خالد بزمی نے تو مسدس کو مخمس لکھا ہی ہے، ستم یہ کہ نور احمد میرٹھی نے دوسرے مسدس کے آخری بند میں سے ایک مصرع حذف کر کے اسے مخمس کی صورت میں پیش ہی کر دیا ہے اور یہی ایک بند دیا ہے (۴)۔

دونوں مسدسوں کا ایک ایک بند بطورِ نمونہ درج ذیل ہے:

کہیں نورِ ازل خود قاصرِ امکانِ عالم تھا
کہیں وہ نور تھا جو باعثِ تخلیقِ آدم تھا
کہیں دنیا کے محلوں میں چراغِ خانۂ غم تھا
کہیں وہ روشنی تھی جس سے کفر و جہل درہم تھا
کہیں شیشوں میں نقشہ ہوتا رہا برسوں
کہیں سب امتحانِ عشق کا تھا رشتہ برسوں

اجمالِ اصفیا کا خلاصہ رسول ﷺ تھے
اوصاف اولیا کا خلاصہ رسول ﷺ تھے
افضال انبیا کا خلاصہ رسول ﷺ تھے
کمالِ کبریا کا خلاصہ رسول ﷺ تھے
اب اور وصفِ گوہرِ مقصود کیا کہوں
بس اس تخمین ہے مدد کا صدقہ کیا کہوں

"اوج" کے نعت نمبر میں کیا ... کے مسدس کے آخری تین بند شائع کئے گئے ہیں جن مسدس کی صورت میں تسمیط غزل کی صورت میں ہیں آخری بند میں "کمال بے مثال" کو "افضال یکساں" کر کے بے ... کر دیا ہے۔

ممتاز حسن نے تو اس مسدس کے تخلص والے مصرعے میں اصلاح فرما کر "کمال بے لوا کو صدقے میں ورد آشنا ..." کے بجائے "کمال بے لوا کے دل کو ورد آشنا کر دے" کر دیا تھا۔ "اوج" والوں نے اس "اصلاح شدہ" مصرعے میں سے بھی "ورد" کا لفظ حذف کر کے بے وزن کر دیا ہے (۵)

حواشی
(۱) ... مراد آبادی (مرتب)۔ ... ص ۳۹۰۳
(۲) ممتاز حسن (مرتب)۔ خیر البشر ﷺ کے حضور میں۔ ص ۳۳۳-۳۳۸
(۳) ... نعت ... فروری ۱۹۸۷ء۔ ص ۲۹۸
(۴) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نورِ سخن۔ ص ۱۸۴
(۵) اوج (مجلہ)، گورنمنٹ کالج شاہدرہ، نعت نمبر جلد دوم۔ ص ۱۸۵

کنہیا لال منڈی

ہندی کی ایک نعت کے پانچ اشعار "نورِ سخن" میں شائع کیے گئے:

تجلیٔ جمال ... خاص و عام

جنابِ محمد علیہ السلام
جنابِ محمد رسول ﷺ ہیں
کمال جس سے ہے علم میں انتہا
نبی الوریٰ شاہِ شاہنشہاں
امین الہدیٰ رہبرِ گمرہاں
ہوئی پست قرآن جس کی ادائیں
کھلی ہے اطاعت میں جھنکار ہیں
سراپا عرب جس کا لہجہ گلزار
کرم ہر ہر ادا جان نثار

حواشی
(۱) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نورِ سخن۔ مطبوعہ کراچی۔ ص ۱۸۵

کوثری، چودھری دِلّو رام

دلو رام کوثری کی ولادت بشنوئی قوم میں، ضلع حصار کے قصبہ ... میں ۱۸۶۳ء میں ہوئی (۱) آپ کا نام دھورا رام تھا۔ بقول خود وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنی بشنوئی قوم میں تعلیم حاصل کی۔ انٹرنس میں انگریزی تعلیم کے دوران شاعری کے شوق نے سر اٹھایا اور سلسلۂ تعلیم کو جاری نہ رکھا (۱-الف)

محمد الدین فوق کی "ارایں بت کدہ" میں ہے کہ وفات ۱۹۳۳ء میں ہوئی (۲) ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے میں بھی یہی لکھا ہے کہ ان کا انتقال ۱۹۳۳ء میں ہوا۔ شفیق بریلوی نے ۱۹۳۵ء، ۱۳۵۰ھ لکھا ہے (۳)۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کا انتقال ۲۸ دسمبر ۱۹۳۱ء کو گیارہ بجے کل دوپہر، سرائے محمد شفیع، واقع انارکلی لاہور میں حرکتِ قلب بند ہو جانے سے ہوا (۴)۔

بعض تذکرہ نگار چودھری دلو رام کوثری کو ہندو ہی لکھتے ہیں (۵)۔ لیکن بعض

نے ان کے ایمان لے آنے کا ذکر کیا ہے مثلاً پروفیسر سیّد یونس شاہ لکھتے ہیں۔ "وہ حبیبِ خدا ﷺ کی نعت گوئی آخر کار رنگ لائی اور یہ دلّو رام کوثری سے کوثر علی کوثری بن گئے۔ ممدوح نے دلّو رام کو اپنی طرف کھینچ لیا" (۶)۔ ستار حسن لکھتے ہیں۔ "آخر عمر میں کوثر علی کوثری ہو گئے تھے" (۷) پروفیسر خالد بزمی نے لکھا۔ "آخر انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور کوثر علی کوثری ہو گئے۔ ان کا مزار "لاہور کے مشہور قبرستان میانی صاحب میں ہے" (۸)۔ شفیق بریلوی نے انہیں آنجہانی لکھا (۹)۔

حقیقت یہ ہے کہ آقا حضور ﷺ کے یہ مدحت سرا آخری عمر (۱۹۲۹) میں مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے۔ ڈاکٹر سید صفدر حسین لکھتے ہیں۔ "بالآخر ۱۹۲۹ء میں انہوں نے سیّد حبیب مدیر "سیاست" لاہور کو حیدر آباد دکن سے ایک خط لکھ کر اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا۔ انہوں نے خط میں لکھا۔ "میں نے تمام ادیان و مذاہب کی تحقیق کے بعد خوب اچھی طرح معلوم کر لیا ہے کہ خدا کا آخری اور سچا مذہب اسلام ہے۔ مجھے حقانیتِ اسلام کا حق الیقین ہو چکا ہے۔ اس لئے سر کو در خدائے بے نیاز کے آگے، مسعود رسول ﷺ کو گواہ کر کے جھکانا چاہتا ہوں"۔

مخلص درِ حبیب دلّو رام کوثری
مقیم مسافر خانہ۔ مقام حویلی۔ حیدر آباد دکن" (۱۰)

چودھری کوثر علی کوثری (سابق دلّو رام کوثری) نے ۲۸ دسمبر ۱۹۳۶ کو کوئی دو بجے کل از دوپہر، سرائے محمد شفیع واقع انار کلی لاہور میں حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال فرمایا۔ مرحوم نے دو خورد سال لڑکیاں (۱۱) اور ایک لڑکا کاظم علی (۱۲) اپنی یادگار چھوڑے۔ ان کی نماز جنازہ مولوی حفظ الرحمان نے پڑھائی اور انہیں میانی صاحب میں سپردِ خاک کیا گیا (۱۳)۔ اخبار "انقلاب" لاہور نے جنازہ پڑھانے والے مولوی کا نام مولوی حفظ الرحمان سیوہاروی لکھا ہے اور خبر کے آخر میں تحریر کیا ہے "جن اصحاب کے پاس کوثری صاحب کا غیر مطبوعہ کلام ہو وہ اسے مولوی حفظ الرحمان صاحب پیسہ اخبار سٹریٹ کے پتے پر بھیج دیں" (۱۴)۔

پروفیسر اکبر قادری کہتے ہیں۔ "انہوں نے ایک غیر منقوط دیوان بھی مرتب کیا۔

ان کے تخلص کوثری میں چونکہ حروفِ منقوطہ بھی شامل ہیں اس لیے اس پر ان میں کوثری کی جگہ اپنا اصلی نام دلّو رام تخلص کے طور پر استعمال کیا" (۱۵)۔ ڈاکٹر سید صفدر حسین نے ان کے دیوانِ غیر منقوطہ کا نام "سرِ رسالہ" لکھا ہے۔ یہ نہیں لکھا کہ اس میں نعتیں تھیں یا غزلیں (۱۶)۔ ڈاکٹر صفدر حسین نے ان کی دس مطبوعات کے نام لکھے ہیں جن میں "بزمِ کوثری" کا نام شامل نہیں ہے۔ یہ کتاب چالیس صفحات پر مشتمل ہے اور کتب خانہ صوفیہ، ملتان سے شائع ہوئی ہے۔ راقم السطور (راجا رشید محمود) کو یہ کتاب جناب اسد نظامی نے عنایت فرمائی۔ جناب سید محمد چشتی (ریک جالی تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم) نے دلّو رام کوثری کی "آبِ کوثر" اور "نعتِ لامریکی" کے نسخے عطا کیے۔ ۳۲ صفحات کی یہ کتاب کتب خانہ ثنائی مشرقی، بھاٹی لاہور نے شائع کی (۱۷)۔ ڈاکٹر صفدر حسین نے لکھا ہے کہ خواجہ حسن نظامی نے "ممدوحِ نعت" کے نام سے کوثری کا مجموعۂ کلام بھی شائع کرایا تھا (اگرچہ ڈاکٹر صفدر حسین نے فہرست میں اس کتاب کا نام نہیں دیا) (۱۸)۔

"آبِ کوثر" "بزمِ کوثری" اور "بشارتِ انجیل" دلّو رام کوثری کی کتابیں ہیں۔ ان پر کوثری کے نام کے ساتھ "حسّان الہند" کے الفاظ لکھے ہیں۔ کوثری نے خود بھی اس نسبت پر اظہارِ فخر کیا ہے۔ مثلاً

نبی ﷺ کے ہوئے نعت گو وہ ہزار
کہ دونوں کو اک صف طرازی میں رکھا
ہے حسّانؓ پہلا تو میں دوسرا ہوں
نہیں فرق اتنا میں، حالی میں رکھا
خدا نے اسے موہنی محفل عرب کی
مجھے بزمِ ہندوستانی میں رکھا
اسے سیر دکھلائی دشتِ جہاں کی
مجھے خلق بحرِ معانی میں رکھا
میں کوثر سے پنجاب میں آیا یارو

کے حق نے بانی ہی پانی میں رکھا

ڈاکٹر اسماعیل آزاد فتح پوری نے لکھا ہے کہ "کوثری کو حسانِ اعظم کا خطاب حضرت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری نے ۱۹ جون ۱۹۲۸ میں مرحمت فرمایا تھا" (۲۰)۔ نعت کی نسبت سے کئی نعت گو شاعروں اور نعت خوانوں کو بھی کوئی نہ کوئی ایسے خطاب دے دیا جاتا ہے یا وہ خود اپنے نام کے ساتھ ایسے خطابات لگا لیتے ہیں۔

مثلاً مولانا ابوالحسن علی ندوی نے "عرب میں حقیقہ نام" کے پیش لفظ میں مولانا غلام علی آزاد بلگرامی کے نام کے ساتھ "حسان الہند" کے الفاظ لکھے ہیں (۲۱)۔ سید صباح الدین کشمیری نے خاقانی شروانی کو "حسانِ عجم" لکھا ہے (۲۲)۔ ڈاکٹر خواجہ حمید یزدانی نے بھی لکھا کہ "خاقانی کی زبردست نعتیہ شاعری کے سبب سے "حسانِ عجم" کا لقب دیا گیا ہے (۲۳)۔ پروفیسر سید احمد بدایونی لکھتے ہیں۔ "اس وقت سے لے کر اب تک اہلِ علم اس (خاقانی) کو حسانِ عجم کے لقب سے یاد کرتے آ رہے ہیں۔ خود خاقانی اپنے لئے بھی یہ لقب استعمال کرتا ہے":

مصطفیٰ ﷺ حاضر و حسانِ عجم مدح سرا
نیشہ بیمار خجل طوطیٔ گویا چاہد (۲۴)

لطیف جالندھری کی کتاب "معجزاتِ رسول ﷺ" میں شاعر کے نام کے ساتھ "حسان الہند" لکھا ہے۔ طریف سہارنپوری کے نام کے ساتھ بھی "حسانِ ہند" کے الفاظ لکھے گئے (۲۵)۔

کچھ نعت خوان مثلاً اعظم چشتی (مرحوم) اور محمد علی ظہوری بھی اپنے نام کے ساتھ بالالتزام "حسانِ پاکستان" لکھواتے ہیں۔ کسی کو پاکستان کا، ہندوستان کا یا عجم کا حسان کہنا شاعرِ دربارِ رسالت حضرت حسان بن ثابت انصاری ؓ کی توہین ہے۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے حضرت حسان ؓ کے ساتھ اپنی جس نسبت کی خواہش کی ہے (اور یہ خواہش انہوں نے نعتِ سرکار ﷺ کے توسّل و توسّط سے کی ہے) وہ سب لوگوں کے لئے مشعلِ راہ ہونا چاہئے۔ فرماتے ہیں:

کرم نعت کے نزدیک تو کچھ دور نہیں

کہ رضائے عجمی ہو سگِ حسان ؓ عرب

یا مولانا سے روایت، یہ بات گوارا ہو سکتی ہے کہ لوگ مولانا یعقوب حسین ضیاء القادری بدایونی کو "حسان الحسان" کہتے اور لکھتے تھے۔

اپنے نام کے ساتھ "حسانی" "لکھوانے والے اور یہ پیش کرتے ہیں کہ اپنی نعت گوئی یا نعت خوانی کے طفیل حضرت حسان بن ثابت ؓ سے نسبت ظاہر کرنے کے لئے ایسا کیا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کسی صفت کی وجہ سے، ایسی ہی صفت کے حامل کسی صحابی ؓ کے ساتھ نسبت اور تعلق جوڑنا جائز ہے، نہ کسی نے ایسا کیا ہے۔ اگر یہ جائز ہوتا تو ہر پہلوان کو "علیِ پاکستان" کہا جاتا، بلیوں سے محبت کرنے والا "ابوہریرہ عصر" یا زمین پر سونے والا "ابوتراب فیصل آباد" کہلاتا۔

چودھری دلّو رام کوثری کے بارے میں تکلیف دہ بات یہ ہے کہ جب تک وہ ہندو رہے، ان کی نعتیں سامنے آتی رہیں، ان کے مسلمان ہونے کے بعد دو سال کے دوران میں کہی گئی ان کی کوئی نعت سامنے نہیں ہے۔ بہرحال، ان کی نعتوں کے منتخب اشعار درج کئے جاتے ہیں:

کے نعت نے شادمانی میں رکھا
کہ مسعود شیریں بیانی میں رکھا
میں لکھتا رہا نعت اور حق نے شب بھر
قمر کو مری پاسبانی میں رکھا (۲۶)

دبے میں مجھ کو ہاں یا محمد ﷺ
ذرا سے کرم کچھ دکھا دو یا محمد ﷺ
نہ کھولوں گا برقِ تجلّی سے آنکھیں
تصوّر ہے تیرا سدا یا محمد ﷺ
خدا کی خدائی میں تجھ سا نہیں ہے
تو یکتا ہے بعد از خدا یا محمد ﷺ
نہیں بادشاہوں کی کچھ مجھ کو پروا

قسمت در پہ جنوں میں گرا یا کہ حبیب
از کوثری رہتا ہے اجالوں میں
ہے ظلمت میں گہر جو یا کہ ﷺ (۲۷)

جس دم ملایا جو کو گناہوں کے بار نے
میں شافع محشر کو اٹھا کر پکار نے (۲۸)
حضرت ﷺ نے ۲ کے جو کو چکروں کر دیا
رحمت بڑی کی شافع سالار ﷺ نے
دیکھا ہا کے جگ کو ﷺ کا حسن و نور
محبوب بنا کر لیا پروردگار نے
ہے نام ورد کوثری رام عشق ہے کوثری
دیر و حرم کی سیر کی اس خاکسار نے (۲۹)

رسائی ہے جس کی در شاہ ﷺ تک
وہی صاحب جاہ و اقبال ہے
تبسم ﷺ کی ان کا ہے یہ نقش
نہیں سے تو کہا ہے فال ہے
درود تیری آفت کے کیسی دار ہے
کہ نام ﷺ کا بڑی دولت ہے
ورق چند ہیں نعت کے میرے پاس
یہی اپنی پونجی یہی مال ہے
ہے ہاتھ ﷺ کے ورد رام
یہ نسبت میرے لئے فال ہے (۳۰)
مدینے کے کوچے کے خواب روز
میاں کوثری نیک یہ فال ہے (۳۱)

ہم عبد ہیں اور عشق ہے مولانا ہمارا

محبوب الٰہی ﷺ سے ہے پیار ہمارا
محشر میں بچالیں گے نبی ﷺ جو کو یہ کہہ کر
بخشو نہ واسطے یہ تو ہے دلدار ہمارا (۳۲)

تو بھی عشق کا ﷺ جگ پہ عالم نہ تو
بن خدا جی تو تھا تو ابد تھی کوم نہ تو
چاند سورج آسماں تارے کشتی دریا نہ تھے
کل نہ تھا کچھ نہ تھا اور ظلمت عجم نہ تو
کوثری اُس وقت بھی تھا جو کو عشق مصطفیٰ ﷺ
آج تو جیسا ہے عشق ایسا ہی تھا کچھ کم نہ تھا (۳۳)

راز تھا جس ہے مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ ہے
ہو بھی ﷺ کے ساتھ ہے کیا کے ساتھ ہے
کس لئے جو وہ ہے گلزار ہیں اقرار قوم
اس کا یا کریں گے جو ﷺ کے ساتھ ہے
رحمت للعالمیں کے حشر میں معنی گے
خلق ساری شافع سالار ﷺ کے ساتھ ہے
لے کے ورد رام کو حضرت گے صف میں جب
قل ہوا چند بھی محبوب ﷺ کے ساتھ ہے (۳۴)

عظیم الشان ہے شان ﷺ کا
خدا مرتبہ دان ﷺ کا
زلیخا بھی یہ کہتے ہیں کہ ہم ہیں
غلامان غلامان ﷺ کا
کہ ﷺ کا خلق ہے لطف الٰہی
کلام حق ہے فرمان ﷺ کا
ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر

یکی ہیں چار یاران محمد ﷺ
علیؓ و فاطمہؓ شبیرؓ و شبرؓ
بسا ان سے گلستان محمد ﷺ
جھاؤں کوثری کیا شغل اپنا
میں گھنا ہر دم ثنا خوان محمد ﷺ (۳۵)

کوثری ہے وہی جو پیمبر ﷺ کی ثنا میں
ٹوٹے ہوئے اصنام مرے شعر کے غل سے
ہر چند مصائب میں گرفتار ہوں لیکن
غافل نہیں نعت شہنشاہ رسل ﷺ سے (۳۶)

اُمید میں رکھتا ہوں جناب احدی سے
الفت ہے محمد ﷺ سے، محبت ہے علیؓ سے
مطلب ہے فدا ہوں محمد ﷺ پہ گدا ہوں
اسلام پہ شیدا ہوں میں سو جان سے جی سے
ہر چند ہے اغیار کا مجمع بڑا بھاری
پر عاشق حضرت ﷺ نہیں ڈرتے ہیں کسی سے
بس واسطہ اسلام سے بندہ کا علی ہے
آسودہ ہیں کونین میں ہم شفیع ہی ﷺ سے (۳۷)

اللہ علی صدیق ہادی محمد ﷺ
معمور جہاں اسی سے ہے شیدا محمد ﷺ
میں کون ہوں کیا شے ہوں مری گنتی وہاں کیا
جبریلؑ سے ہیں خادم سرکار محمد ﷺ
سعادت زمانے میں جہاں جاؤ وہاں ہیں
کیا واسطہ جہاں میں بسا گلزار محمد ﷺ
بکہ عشق پیمبر ﷺ میں نہیں شرط مسلماں

ہے کوثری بندہ بھی طلبگار محمد ﷺ (۳۸)

درجہ ہے سب رسولوں سے بڑھ کر رسول ﷺ کا
ثانی کوئی نہیں محمد داور رسول ﷺ کا
آتی لقب اگرچہ تھا اس شاہ ﷺ کا مگر
تھا صدر علم صدر حضور رسول ﷺ کا
کیوں کوثری کھلے جو طلب برزخ و جاہ کی
کیا کم ہے یہ شرف، ہوں ثناگر رسول ﷺ کا (۳۹)

کر اسے بندہ یاں اس طرح سے ڈسپلو احمد ﷺ کا
سلطاں ہی جائیں لیا سب تاج محمد کا
ہوا کب کا رضو دام ہے ہم محمد ﷺ سے
تعلق سو طرح کا ہے مقتدا سے مقتدی کا
محمد ﷺ اور رضو دام میں فقط نہیں کوئی
کہ ہے مداح اور ممدوح میں یہ رشتہ کس حد کا
لکھوں کیا کوثری نہیں، کرنا فقط ہے اب ہاں
محمد ﷺ حسب خدا کا ہے، ہوا جب ہے محمد ﷺ کا (۴۰)

شہنشاہ اعظم محمد ﷺ
رسول دو عالم محمد ﷺ
زباں کا یہی ہے اشارہ لبوں کو
کہیں دل کے باہم محمد ﷺ
اگرچہ نبی ﷺ آخری ہے وہ لیکن
ہے سب سے مقدم محمد ﷺ
الٰہی مرے منہ میں جب تک زباں ہو
زباں پر ہو ہر دم محمد ﷺ (۴۱)

چودھری رضو رام کوثری کی ایک نعتیہ نظم کا ذکر پہلے آچکا ہے، ان کی دو نعتیہ نظمیں اور

دیکھئے جس میں انھوں نے اپنے ہندو ہونے کے باوجود وسعت قلبی کی وجہ سے نا یکوں کھانے کی بات کی ہے:

محشر میں ملک (فرشتہ) نے داور کو دی خبر
ہندو ہے ایک مدحِ رسول ﷺ کا مدح گر
ہے بعد، پست گرچہ وہ لیکن ہے نعت گو
در ﷺ پہ مدحت لکھتا ہے دن میں پیشتر
ہے نام دتو رام، تخلص ہے کوثری
لے جائیں اس کو خلد میں یہ جواب ہے
سنتے ہی یہ ملائکہ سے اک اور بھی بات
فرمایا ذوالجلال نے، جنت ہے اس کا گھر
اللہ اکبر احمد مرسل ﷺ کا یہ لحاظ
کی حق نے کلک کی سگِ دنیا پہ بھی نظر (۴۲)

ہندو سمجھ کے مجھ کو جہنم نے دی صدا
میں پاس جب گیا تو نہ مجھ کو جلا سکا
بولا کہ تجھ پہ سیل مری آگ ہوئی حرام
کیا دیں، تجھ پہ شعلہ مرا قابو نہ پا سکا
کیا نام ہے، تو کون ہے، مذہب ہے تیرا کیا؟
کیوں اس میں یہ عذاب جو تجھ تک نہ جا سکا
میں نے کہا کہ جانے تعجب ذرا نہیں
واقف نہیں تو میرے دلِ حق شناس کا
ہندو سہی مگر ہوں ثنا خواں مصطفیٰ ﷺ
اس واسطے نہ شعلہ ترا مجھ تک آ سکا
ہے نام دتو رام، تخلص ہے کوثری
اپنا کیا کہوں، تا دیا جو مجھ کو بنا سکا (۴۳)

چودھری دتو رام کوثری نے بہت سی منقبتیں، بہت سے سلام اور اسلامی موضوعات پر کئی نظمیں بھی کہی ہیں، جو "آبِ کوثر"، "بزمِ کوثری"، رسائل ادب میں ہندوؤں کا حصہ میں ملتی ہیں۔ "بشارت الجلیل" حضرت علیؓ کی منقبت میں ان کی کتاب ہے، اسی طرح "حسین اور فرقہ" بھی میرے ذاتی ذخیرۂ کتب میں موجود ہے۔ کوثری کی ایک منقبت حضرت علیؓ "آبِ کوثر" میں ایسی ہے جس کا مطلع منتخب ہے۔ مطلع دیکھئے:

پوچھا جب حق نے کہ تم دنیا میں کیا کرتے رہے
کہہ دیا ہم نے، ثنائے مصطفیٰ ﷺ کرتے رہے (۴۴)

حواشی

(۱) "بزمِ کوثری" از دتو رام کوثری (مولفہ ایم جان حاجی محمد جان دار، ھنگری) مطبوعہ ملتان میں ہے کہ ہم نے تمام سے قطعہ "یہاں الٰہی پر ۱۹۲۹ء کمل کر دیا ہو گیا" (ص ۲)

(۱-الف) آزاد ... ڈاکٹر ... اردو شاعری میں نعت، جلد دوم، ص ۴۴۱

(۲) احتشام (ہفت روزہ) لاہور، ۳۰ مئی ۱۹۸۸ء، ص ۳۰

(۳) تنقیل بطالوی (مرتب) ارمغانِ نعت، طبع دوم، ص ۳۷۵

(۴) المنبر (ہفت روزہ) امرتسر، ۷ جنوری ۱۹۳۲/۲۸ شعبان ۱۳۵۰ھ، ص ۵

(۵) ارمغانِ نعت، ص ۳۷۵ "نمک" ... ﷺ ... ص ۱۲ (مضمون پروفیسر ...) "الامام" (ہفت روزہ) ... نعت نمبر ص ۱۷ اور مضمون اسد نظامی) / ربیع الدین اشفاق ... منتخب شاعری، ص ۲۳۳ / اردو شاعری میں نعت، جلد دوم، ص ۲۲

(۶) ہندوؤں کی نعت گوئی ... جلد دوم، ص ۲۲۸

(۷) ... ﷺ کے حضور میں، ص ۳۶، ۳۷ (مقدمہ)

(۸) شام و سحر ... ص ۲۵۱ (مطبوعہ "النوائے عظمت")

(۹) ارمغانِ نعت، ص ۳۷۵

(۱۰) مسعود حسنین ... ڈاکٹر ... ص ۲۸۷، ۲۸۸ (بحوالہ "انقلاب" ۳ جمادی الثانی ۱۳۴۸ / ۷ نومبر ۱۹۲۹)

(۱۱) ڈاکٹر مسعود حسنین نے ان کے نام ... اور شاقی ... لکھے ہیں۔

(۱۲) انقلاب، لاہور، ۲۱ ستمبر ۱۹۳۱ اور المنبر امرتسر، ۷ جنوری ۱۹۳۲ میں یہی نام چھپا ہے۔ ڈاکٹر مسعود علی "جناب ..." لکھتے ہیں اور ہندوانی نام "..." لکھتے ہیں۔

(۱۳) المنبر، ۷ جنوری ۱۹۳۲ / ۲۸ شعبان ۱۳۵۰ھ، ص ۱

(۱۴) رزم نگارانِ کربلا۔ ص ۲۸۸

(۱۵) "مسلک" محرم نمبر [illegible]۔ اشاعتِ خصوصی۔ ص ۳۳۱

(۱۶) صفدر حسین، ڈاکٹر سید۔ رزم نگارانِ کربلا۔ ص ۲۸۹

(۱۷) "آب کوثر" کے صفحہ ۵۲ پر فاروقِ اعظمؓ اور فتح بیت المقدس کے عنوان سے حضرت عمر فاروق اعظمؓ کے دو مناقب بھی ہیں۔

(۱۸) رزم نگارانِ کربلا۔ ص ۲۸۹

(۱۹) کوثری [illegible] آب کوثر [illegible] ص ۸ [illegible] کوثری کے ساتھ لکھا ہے "موطن قصبہ [illegible] ضلع حصار")

(۲۰) اردو شاعری میں نعت۔ جلد دوم (حالی سے حال تک)۔ ص ۲۳۱

(۲۱) عبداللہ عباس ندوی ڈاکٹر۔ عربی میں نعتیہ کلام۔ [illegible] اشاعت دوم جون ۱۹۸۲ء ص ۱۹

(۲۲) مشیری، سید ضیاء الدین۔ نعت حضرت [illegible] [illegible] در شعر فارسی۔ ص ۳۲

(۲۳) "نقوش"۔ رسول [illegible] نمبر جلد دوم۔ ص ۴۰۹ (مضمون "فارسی نعت، ایک سرسری جائزہ")

(۲۴) فاران (ماہنامہ) کراچی۔ سیرت نمبر [illegible] ۱۹۵۶ء ص ۲۸۵ (مضمون "فارسی شعرا اور نعت رسول [illegible]" [illegible] ص ۳۳۹

(۲۵) "الخورشید" (ماہنامہ) میرٹھ [illegible] ۱۹۲۳ [illegible] (مضمون "دورِ حاضر کے شاعر" [illegible])

(۲۶) "آب کوثر" میں یہ نعت [illegible] (ص ۳، ۸)۔ خادم سہروردی کی کتاب میں ۱۹ (ص ۵، ۶) [illegible] کی کتاب میں ۱۲ (ص ۳۲) ماہنامہ "نعت" میں ۲۸ ("غیر مسلموں کی نعت" حصہ [illegible]۔ اگست ۱۹۸۸ء ص ۸۵) [illegible] کی کتاب "اردو کی نعتیہ شاعری" کے حصہ انتخاب نعت میں ۱۳ (ص ۱۸۵) [illegible] جلد دوم میں گیارہ (ص ۳۱۸) نقوش کے رسول [illegible] نمبر ۱ (جلد دوم۔ ص ۱۹۸) [illegible] [illegible] کے حضور میں [illegible] حسن میں اس نعت کے ۹ اشعار (ص ۳۳۹) شامل ہیں۔

(۲۷) "آب کوثر" (ص ۶ - ۸) میں [illegible] کی مرتب کردہ کتاب "ہندو شعرا کا نعتیہ کلام" میں (ص ۹۳) خادم سہروردی کی مرتبہ کتاب میں (ص ۸، ۹) [illegible] میں ہندوؤں کا حصہ" مرتبہ جعفر حسین خان [illegible] (مطبوعہ [illegible] نومبر ۱۹۸۲ء ص ۲۹) میں یہ پوری نعت درج ہے (دس اشعار)

(۲۸) قاتل مراد آبادی نے [illegible] لکھا ہے جس سے مصرع بے وزن ہو گیا۔

(۲۹) "آب کوثر" میں اس نعت کے ۹ اشعار ہیں (ص ۳۱ - ۲۸) "[illegible] ادب میں ہندوؤں کا حصہ" میں بھی پوری نعت ہے (ص ۳۱) قاتل مراد آبادی اور خادم سہروردی نے آٹھ آٹھ شعر دیے ہیں (ص ۸۵، ۲-۳ - بالترتیب)

(۳۰) "[illegible]" ([illegible]) کا آخری حرف "[illegible]" کا پہلا حرف ہے۔ "[illegible]"

(۳۱) آب کوثر میں ۱۳ اشعار (ص ۹، ۱۰) خادم کی کتاب میں بھی یہی ۱۳ اشعار (ص ۶، ۷) ہیں اور قاتل کی کتاب میں [illegible] اشعار ہیں (ص ۳۰)

(۳۲) آب کوثر (ص ۲، ۳) میں سات اشعار ہیں۔ خادم کی مرتبہ کتاب (ص ۸) میں پوری نعت ہے۔ قاتل کی مرتبہ کتاب (ص ۳۱) میں پانچ اشعار ہیں۔

(۳۳) یہ آٹھ اشعار کی ایک نعتیہ نظم ہے جس میں کوثری نے کہا ہے کہ اب کچھ نہ [illegible] اس وقت بھی حضور [illegible] سے عشق تھا اور یہاں بھی عشق آج بھی ہے۔ اس نظم کے پہلے دو اشعار اور مقطع [illegible] سے پیش کیا ہے۔ "آب کوثر" میں اور خادم و قاتل کی مرتب کردہ کتابوں میں پوری نعت ہے (ص ۳، ۳۲ - ص ۵۲ بالترتیب)

(۳۴) آب کوثر (ص ۱۵، ۱۶) قاتل کی کتاب (ص ۳۳)، خادم سہروردی کی کتاب (ص ۷) میں پوری نعت ہے جبکہ چھ اشعار ماہنامہ "[illegible]" دہلی کے رسول [illegible] نمبر، ربیع الاول ۱۳۲۵ھ میں اس نعت کے پانچ اشعار شائع کیے گئے (ص ۴۳)

(۳۵) اس نعت کے گیارہ اشعار خادم سہروردی کی مرتبہ کتاب (ص ۹، ۱۰) نقوش کے رسول [illegible] نمبر (جلد دہم۔ ص ۹۸۹) [illegible] کے نعت نمبر (ص ۳۵۸) اور [illegible] (ص ۸۸) میں ہیں۔ ماہنامہ "مولوی" دہلی کے رسول [illegible] نمبر ۱۳۲۵ھ میں اس کے پانچ اشعار ہیں (ص ۴۳ - ۴۴) قاتل مراد آبادی کی مرتبہ کتاب میں سات اشعار (ص ۵۷) پروفیسر [illegible] کی نعت گو [illegible] جلد دوم میں پانچ اشعار (ص ۳۱۹) "ہندو شعرا کا نذرانہ عقیدت" میں ۹ اشعار (ص ۴۱) ہیں۔

اس نعت کے ایک شعر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو "وصی مصطفیٰ [illegible]" کہا گیا ہے۔ یہ شعر رب سے مصطفیٰ [illegible] کو [illegible] کی کتاب "ہندو شعرا کا نذرانہ عقیدت" میں بھی اور قاتل کی مرتبہ کتاب میں بھی نہیں ہے لیکن خادم سہروردی کی کتاب میں شامل ہے اور لطف یہ ہے کہ [illegible] نے پیش لفظ میں کہا ہے کہ جن شعروں یا مصرعوں میں خلاف شرع کوئی بات نظر آئی ہے وہ مصرعے یا [illegible] خط کشیدہ ہیں۔ پوری کتاب میں جہاں ایسی کوئی بات قابلِ اعتراض معلوم ہوئی ہے (اس کی اصل شرعی صورت جو بھی ہو) انھوں نے اس پر خط کھینچ رکھا ہے مثلاً

نبی [illegible] کے واسطے سب کچھ بنا ہے
ملک ہے تجلی جان [illegible] [illegible]

میں پہلا مصرع غلط لکھا ہے یعنی وہ حضور ﷺ کا باعث ظہور کائنات میں (الخ) لکھتے ہیں

مولا	اس	کی	وجہ	مصطفیٰ ﷺ	ہے
کیا	ہے	دلکشی	کیا	ہے	ﷺ

یہ جگہ بھی غلط لکھی گئی ہے۔

یہ نعت "بزم کوثر" میں شامل ہے۔ "آبِ کوثر" میں نہیں ہے۔

(۳۶) یہ نعت آبِ کوثر اور بزم کوثر میں نہیں ہے۔ لالی اور خادم کی مرتبہ کتابوں میں اس نعت کے ۹ اشعار ہیں (ص ۲۸۔ ص ۵)

(۳۷) یہ نعت بھی آبِ کوثر، بزم کوثر میں نہیں ہے۔ لالی اور خادم کی مرتب کردہ کتابوں میں اس کے ۹ اشعار ہیں (ص ۱۳۰، ص ۱۱)۔ لالی کی کتاب میں "ہو بانئی حضرت" نہیں رہ گئے ہیں کہ "نبی" کی جگہ "اللہ" لکھا گیا۔

(۳۸) لالی اور خادم کی کتابوں میں اس نعت سے ماخذ تیب ماحب دو شعر ہیں (ص ۱۲۵) کی جگہ یہ نعت "بزم کوثر" میں ہے "آبِ کوثر" میں نہیں ہے۔

(۳۹) اس نعت کے ۹ اشعار خادم نے لکھے ہیں (ص ۱۰) پانچ اشعار لالی نے اپنی کتاب میں دیئے ہیں (ص ۳۳۲) "ہندو شعرا کا نذرانۂ عقیدت" میں چار اشعار ہیں۔ اس کتاب میں پہلا مصرع یوں لکھا ہے "آئیں ہے سب دو عالم میں مرور ہوں ﷺ" "لکھ کر نعت" میں اس کے سات اشعار ہیں (ص ۸۸) "آبِ کوثر" اور "بزم کوثر" میں یہ نعت نہیں ہے۔ لالی کی کتاب میں مقطع کے دوسرے مصرعے میں "تاثر" کی جگہ "نگاراں" لکھا گیا ہے۔

(۴۰) آبِ کوثر۔ ص ۲۱، ۲۲ (۹ اشعار)، خادم سوہدروی کی کتاب۔ ص ۸ (پانچ اشعار)۔ "رواں دب میں ہندوؤں کا حصہ"۔ ص ۱۳۰ (پانچ اشعار)، [illegible] نعت گوئی، جلد دوم۔ ص ۲۱۶ (سات اشعار)

مجموعۂ شائع شدہ نہ ہونا۔ "مصلح" ہفتہ ۲۸ مئی کے شمارہ ۱۹۶۱ کے شمارے کے حوالے سے یہ شعر بھی ملا ہے جو "آبِ کوثر" میں نہیں ہے۔

یہ ﷺ کی شفاعت پہ یقیں تو نصف ایماں ہے
کسی سے قانی باندھا نہیں اب تک جو "تاثر" ہے

(۴۱) یہ نعت بزم کوثر میں ہے۔ وہ خادم سوہدروی کی مرتب کردہ کتاب میں۔

(۴۲) یہ نعتیہ نظم آبِ کوثر کے صفحہ ۳۰، ۳۱ پر، خادم سوہدروی کی مرتب کردہ کتاب "ہندو شعرا کا نعتیہ کلام" کے صفحہ ۹ پر، "رواں دب میں ہندوؤں کا حصہ" کے صفحہ ۱۳۰ پر، ماہنامہ "نقوش" لاہور کے خاص نمبر "میر مسلموں کی نعت" حصہ اول کے صفحہ ۱۹ پر اور "نورِ سخن" کے صفحہ ۱۸۸ پر چھپی۔

(۴۳) یہ نعتیہ نظم آبِ کوثر کے صفحہ ۳۱، ۳۲ پر، خادم سوہدروی کی کتاب کے صفحہ ۹ پر، ماہنامہ

"نقوش" کے خاص نمبر "میر مسلموں کی نعت" حصہ اول اگست ۱۹۸۸ کے صفحہ ۲۱ پر اور "رواں دب میں ہندوؤں کا حصہ" کے صفحہ ۱۳۰ پر شائع ہوئی۔

(۴۴) آبِ کوثر۔ ص ۳۰/ رواں دب میں ہندوؤں کا حصہ۔ ص ۱۲۹

کیفؔ اعظم گڑھی، سدیو رام مبارکپوری

علی جواد زیدی نے "اتر پردیش کے قصیدہ نگاروں" میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ولادت ۱۹۰۲ء، وفات اگست ۱۹۶۸ء۔ زیدی نے لکھا ہے۔ "اردو اور فارسی میں اچھی لیاقت رکھتے تھے۔ عربی میں بھی درک تھا۔ غزلوں کے علاوہ نعتیں بھی لکھی ہیں اور قصیدے بھی کہے ہیں۔ حضرت علی کی شان میں ایک قصیدہ لکھا تھا، جس کے دو شعر اثر انصاری نے "شعورِ فن" (ص ۸۱، ۸۲) میں نقل کئے ہیں"۔

فضل اللہ جب تحریب خطائے انس و جاں ہو آئی
ہر طرف ایک الف وقت سے آراء الاں آئی

بچانے کشتی امت کو دریائے ظلم سے
بہ دائے حضرتو شبیر بن کر بادشاہ آئی

علی جواد زیدی کو ان کا کوئی نعت دستیاب نہیں ہوا۔

حاشیہ

علی جواد زیدی۔ قصیدہ نگارانِ اتر پردیش۔ مطبوعہ لکھنؤ۔ دوسرا ایڈیشن ۱۹۸۳ء، ص ۲۲۱

کیفی، برجموہن دتاتریہ

پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی کے والد کا نام کنہیا لال تھا۔ کیفی ۱۳ دسمبر ۱۸۶۶ کو جمعرات کے دن دلی میں پیدا ہوئے۔ (۱) شیخ محمد اسماعیل پانی پتی کے مضمون "ادیب اور مصنف" میں ہے کہ اردو کے مسلّم ثبوت انشاپرداز تھے لیکن اس کے علاوہ ہندی، عربی،

فارسی اور انگریزی کے بھی فاضل تھے (۲) ڈاکٹر گوہر نوشاہی نے اسماعیل پانی پتی کے حوالے سے کچھ عبارت نقل کرنا چاہی تو عجیب صورت پیدا ہو گئی۔ لکھا گیا۔ "علی پائے کے شعرا نثار پرداز تھے (۳) میٹرک کا امتحان گورنمنٹ ہائی سکول، کشمیری دروازہ لاہور سے پاس کیا، بی اے سینٹ سٹیفن کالج دہلی سے کیا۔ ۱۹۱۱ سے ریاست کشمیر کے محکمۂ خارجہ میں اسسٹنٹ سیکرٹری رہے۔ اس کے بعد مدتوں کے ماتحت ایک چھوٹی سی ریاست جاگیرو ... کے وزیر مقرر ہوئے۔ ۱۹۲۳ میں لائل پور (اب فیصل آباد) آ گئے۔ ۱۹۳۰ میں جب انجمن ترقی اردو حیدر آباد سے دہلی آ گئی تو بابائے اردو مولوی عبدالحق انہیں دہلی لے گئے۔ ۱۹۳۵ تک یہ انجمن ترقی اردو کے اہم کام انجام دیتے رہے۔ (۴)
یکم دسمبر ۱۹۵۵ کو فیصل آباد میں فوت ہوئے (۵)
علامہ کیفی خواجہ الطاف حسین حالی کے شاگرد تھے۔ لاہور میں ان کی رہائش ماڈل ٹاؤن میں تھی۔ (۶)

ان کی ایک نعت ملی ہے جس کے سات شعر "ارمغانِ نعت" میں (۷) چار شعر "گلدستہ نعت" میں (۸) پانچ شعر "نقوش" میں (۹) سات شعر "نورِ حق" میں (۱۰) اور سات ہی شعر "اوج" کے نعت نمبر میں شامل ہیں (۱۱)

ہو شوق نہ کیوں نعتِ رسولِ دوسرا ﷺ کا
مقصود ہو جہاں دل میں ہو لولاک لما کا (۱۲)

تھی بخشش محمود خداوند کو منظور
تو پھر وہ بشارت کا "تتمہ نہ دعا کا

ماتھا ہے کس اوجِ سعادت پہ جہاں کو
پھر رتبہ ہو کم عرش سے کیوں غارِ حرا کا (۱۳)

معراج ہو مومن کو نہ کیوں اس کی زیارت
ہے قبلہ میرے روضۂ پُر نور کا نظارہ (۱۴)

دے علم و یقیں کو درسِ رحمت شہِ عالم ﷺ
نام اونچا ہے جس طرح حرا اور صفا کا (۱۵)

یوں روشنی ایمان کی دے دل میں کہ چمکے
بطحا سے اُٹھا جن گلی نورِ خدا کا (۱۶)

ہے حالی و مقبول مرا شافعِ عالم ﷺ
کیفی تجھے اب خوف ہے کیا روزِ جزا کا

حواشی

(۱)۔ ڈاکٹر ... قریشی۔ پنڈت ... [illegible] ... شخصیت اور فن۔ مطبوعہ لاہور ... ۱۹۸۸ء۔ ص ۲۷، ۲۸
(۲)۔ نقوش۔ لاہور رسول نمبر جلد ۱۰، ص ۱۳۱ (مضمون "... اور مصنف ..." از اسماعیل پانی پتی)
(۳)۔ گوہر نوشاہی ڈاکٹر۔ لاہور میں ... شاعر ... مطبوعہ لاہور ... ۱۹۹۱ء۔ ص ۱۰۲
(۴)۔ پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی ہماری شخصیت اور فن۔ ص ۲۲، ۲۸
(۵)۔ اسماعیل پانی پتی شیخ۔ تذکرہ شعرائے متقدمین۔ مطبوعہ لاہور ۱۹۸۹ء۔ ص ۳۰
(۶)۔ استقلال ... [illegible] ... ص ۲۳ "مضمون" لاہور کے غیر مسلم نعت گو شعرا۔ از ...
(۷)۔ شفیق بریلوی (مرتب) ارمغانِ نعت۔ ص ۲۰۶
(۸)۔ ضیاء احمد ضیاء ... (مرتب)۔ گلدستہ نعت۔ ص ۲۷، ۱۲۶
(۹)۔ نقوش۔ رسول ﷺ نمبر جلد ۱۰، ص ۵۵
(۱۰)۔ نورِ حق۔ ص ۸۹
(۱۱)۔ "اوج" نعت نمبر جلد ۲، ص ۳۰۸
(۱۲)۔ "نقوش" میں "مقصود" میں الفاظ الٹ کر کے وزن بڑھا دیا گیا ہے
(۱۳)۔ "اوج" میں اس مصرعے کو "تتمہ دعا" پہ ختم کر دیا گیا ہے
(۱۴)۔ "نقوش" میں "زیارت" کے بعد "ہو" کا اضافہ کر دیا گیا ہے
(۱۵)۔ "نقوش" میں اس مصرعے میں "کو" کو "کی" میں تبدیل کر دیا گیا ہے
(۱۶)۔ "اوج" میں "ایمان" میں لفظ "خود" استعمال کر کے مصرع بے وزن کر دیا گیا ہے

نوٹ

انسان غلطی کا پتلا ہے۔ کتاب یا رسالہ چھپتا ہے تو ایک آدھ غلطی رہ سکتی ہے۔ پوری کتاب یا پورے رسالے میں کتنی کی چند غلطیاں رہ جائیں تو نظر انداز کی جا سکتی ہیں۔ لیکن جہاں غلطیوں کی بھرمار ہو اور وہ غلطیاں شعروں میں ہوں کہ شعر ہی بے وزن اور بے معنی ہو جائیں تو ظلم ہے

کیفی دہلوی، چندر بھان

منشی چندر بھان کیفی دہلوی کی بھی ایک نعت دستیاب ہے۔ اس کے گیارہ شعر "نورِ سخن" میں چھپے (۱) اور آٹھ شعر ماہنامہ "نعت" میں (۲)

اللہ نے حسنِ عرب کو نمایاں بنا دیا
ابرِ کرم سے تو نے گلستاں بنا دیا

نورِ ازل کی ایک ضیا پاشیاں ہوئیں
ذروں کو آفتاب درخشاں بنا دیا

تھیں جسم و دل میں ایسی محبت کی وسعتیں
سارے جہاں کو کوچۂ جاناں بنا دیا

فطرت کے راز چند اشاروں میں کہہ دیئے
مشکل جو کام تھا اسے آساں بنا دیا

اعلیٰ تمام نور کے سانچے میں ڈھل گئے
ہر کلمہ نازش کو نشاں بنا دیا

تھی جس گلی کا رنگِ حنا سے فسردگی
سرشار نسیم سے گلِ خنداں بنا دیا

ہر آن کائنات کا گویا ہے وصف میں
جس پر پڑی نگاہ اسے جاں بنا دیا

آئینہ ہو رہے ہیں جو اسرارِ معرفت
کیفی وہ رازِ دہر کو حیراں بنا دیا

حواشی

(۱)۔ نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نورِ سخن۔ ص ۲۱۰
(۲)۔ نعت (ماہنامہ) لاہور۔ "غیر مسلموں کی نعت" حصہ دوم۔ جون ۱۹۸۸ء ص ۳۰

گلزار دہلوی، آنند موہن

پروفیسر پنڈت آنند موہن زتشی گلزار دہلوی کا ایک نعتیہ قطعہ ماہنامہ "فاران" کراچی کے سیرت نمبر ۱۹۵۹ء میں شائع ہوا (۱)۔ اس کے بعد فانی مراد آبادی نے یہ قطعہ اپنی کتاب میں شامل کیا ہے۔ (۲) پروفیسر حامد ... ی نے اپنے مضمون میں یہ قطعہ نعتیہ غزل کے دو اشعار کے طور پر پیش کیا اور لکھا "گلزار زتشی سوہن ناتھ زار دہلوی کے فرزند ہیں۔ وہ کشمیری پنڈتوں کی ایک گوت زتشی سے تعلق رکھتے ہیں" (۳)

بعد میں نور احمد میرٹھی نے بھی یہی قطعہ اپنی مرتب کردہ کتاب میں شامل کیا (۴)۔ آنند دہلوی نے بھی اپنے مضمون میں یہی چار مصرعے درج کیے لیکن اسے نعتیہ غزل لکھا (۵) جو درست نہیں۔

قطعہ یہ ہے:

پڑھو [illegible] حسن [illegible] ہے
پلٹ [illegible] ملاقات [illegible] ہے
کوئی [illegible] نظر [illegible] مطالعہ [illegible]
سورہ [illegible] کائنات [illegible] ہے

حواشی

(۱) فاران (ماہنامہ) کراچی۔ سیرت نمبر۔ جلد [illegible] شمارہ [illegible] ۱۹۵۹ء ص ۲۹۳
(۲) فانی مراد آبادی (مرتب)۔ [illegible] ص ۱۴
(۳) شام و سحر۔ نعت نمبر (۱)۔ ۱۹۸۸ء ص ۲۶۸، ۲۶۹
(۴) نورِ سخن۔ مطبوعہ کراچی۔ ص ۴۴
(۵) الہام (ماہنامہ) بہاولپور۔ نعت نمبر۔ دسمبر ۱۹۸۲ء ص ۱۸

گلشن بریلوی، رمیش نرائن سکسینہ

ان کی ایک نعت کے پانچ اشعار نور احمد میرٹھی کی مرتب کردہ کتاب "نورِ سخن"

[illegible]

آنے کو تو سنسار میں آئے ہیں کئی اور
آیا ہے نہ آئے گا محمد ﷺ سا کوئی اور

خالق کوئی پیدا ہی نہیں دو سے بھی ﷺ کے
ہندو ہو، مسلمان ہو، سکھ ہو کہ کوئی اور

دو آل سے جب دوری سرکار مدینہ ﷺ
بہتا جاتی ہے گلشن مری آنکھوں میں کئی اور

اگر یہ معلوم ہو سکتا کہ یہ نعت سال سے لی گئی ہے تو شاید اس نعت کے کچھ اور اشعار بھی دستیاب ہو سکتے۔

حاشیہ

(۱) نور سخن۔ مطبوعہ کراچی۔ ص ۴۳

گوندھر، لالہ رام جی لال

ان کی ایک نعت کے پانچ شعر "نور سخن" میں شامل ہیں۔ نعت مثنوی کی ہیئت میں ہے:

ازل سے تھا رتبہ ترا سب سے عالی(۱)
تری ذات کر تھی وہ رحمت خدا کی(۲)

کریں تیری توصیف کیوں کر بیاں ہم
کہیں کس طرح سارے راز نہاں ہم

نہیں تجھ سے برتر ہوئے اس جہاں میں(۳)
تو ہے سب سے افضل زمین و زماں میں

رہے جب تک مہر دنیا میں روشن
دکھائے ہمیں جب تک چاند روشن(۴)

زمانے کی آنکھوں کا تارا رہے تو
حرارت کا عالم کی پارا رہے تو

حواشی

(۱) "نور سخن" میں "میرا" لکھا ہے
(۲) "نور سخن" میں "کی" تحریر ہے
(۳) "ہوئے" کے بجائے "ہوگی" ہو سکتا تھا
(۴) شاید "روشن" کی قافیہ ہے۔
(۵) نور سخن۔ مطبوعہ کراچی۔ ص ۴۳

گوہر دہلوی، ڈمبر پرشاد

ڈمبر پرشاد کی ایک معراجیہ نعت ماہنامہ "...." دہلی میں میری نظر سے گزری (۱) میں نے ماہنامہ "نعت" لاہور کے ایک خاص نمبر بعنوان "معراج النبی ﷺ" حصہ اول میں شائع کر دی (۲)۔ جعفر حسین خاں جونپوری نے اپنی کتاب "رفعائے ادب میں ہندوؤں کا حصہ" میں ان کا نام "ڈمبر پرشاد گوہر" لکھا ہے (۳)۔ "آستانہ" میں "ڈمبر پرشاد" ہے (۴)۔ "رفعائے ادب میں ہندوؤں کا حصہ" میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے حوالے سے ان کے دو قطعات شامل کیے گئے ہیں۔

ان کی محولہ بالا معراجیہ نعت کے چند اشعار دیکھیے:

مشکل گئے جہاں پہ اسرار خدا آج کی رات
چمکی عرش پہ جلوۂ وفا آج کی رات

کوئی دیکھے تو یہ انداز عطا آج کی رات
ہو بھی دیتا تھا وہ خالق نے دیا آج کی رات

ہے فرشتوں میں بھی شور بپا آج کی رات
عرش پہ آئے ہیں محبوب خدا ﷺ آج کی رات

کس کے پرتو سے منور ہے اجالا عالم

عرش پر کون ہُوا جلوہ نما آج کی رات
"الیقاسے کہ رسیدی، نہ رسیدہ ہیچ کسے"
خود یہ کہتا تھا محمد ﷺ سے خدا آج کی رات
نورِ عرفاں سے بھرا دل بھی ہے روشن گوہر
غلغلۂ کفر میں نکلی ہے نیا آج کی رات

حواشی

(۱) آستانہ (ماہنامہ) دہلی۔ اکتوبر ۱۹۴۳ء ص ۲۷ (۱۔ الف)

(۲) [illegible] ۱۹۹۹ء [illegible] ﷺ [illegible] ص ۸۹

(۳) [illegible] ۱۹۸۳ء ص ۲۰۰

(۴) آستانہ، دہلی [illegible] ۱۹۵۱ء [illegible] ۱۹۴۳ء ص ۲۷ [illegible]

ماتھر لکھنوی، وشواناتھ پرشاد

ان کی ایک نعت کے پانچ اشعار [illegible] کی مرتب کردہ کتاب میں شامل ہیں۔ اگر ماخذ کا علم ہوتا تو شاید کچھ اور اشعار بھی سامنے آجاتے۔

تجلی ذات کی گھٹتی ہے [illegible] لے کے آئے ہو
یہ خود رحمت کا مرکز اور رحمت لے کے آئے ہو
نہیں تلوار اٹھانے کی ضرورت ہی نہیں ہوگی
زمانہ خود جھکے گا ایسی طاقت لے کے آئے ہو
کشش اور جذب ہے وہ [illegible] کہ خود ہی آئے گی
زمانہ نور میں پیغام رحمت لے کے آئے ہو
نبی چاہو اسے پیارے جنت عطا کر دو
نظر ہو رحمت، قدموں میں جنت لے کے آئے ہو

یہی سن کر تو ماتھر نے بھی پیشانی جھکائی ہے
پیمبر ﷺ ہو خدا کے، آج عظمت لے کے آئے ہو

حاشیہ

نورِ حق۔ مطبوعہ کراچی۔ ص ۱۸۵

ماہ، پنڈت وشواناتھ

ماہنامہ "پیشوا" دہلی کے رسول ﷺ نمبر بعنوان "تذکرہ جمیل" ۱۹۳۲ء میں پنڈت وشواناتھ ماہ دہلی کے ایک نعتیہ مسدس "یثرب کا اجالا" کے سات بند چھپے تھے۔ ان سات بندوں کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ یہ ان کا مکمل مسدس نہیں ہے۔ لیکن بقیہ بند کہیں سے دستیاب نہیں ہو سکے۔

وشواناتھ ماہ کا یہ نعتیہ مسدس بعد میں کسی کتاب یا انتخاب میں شائع نہیں ہوا، پہلی بار زیرِ نظر کتاب میں چھپ رہا ہے۔

ملا حسن نے کرم کر وہ جوشِ الفت
وہ اسلام، جہ مذہب، ہر مذہب کی چاہت
سمائی ہوئی آب و گل میں محبت
اسی وصف قدرت نے بخشی ہے نعمت
محبت کا پیغام مشرق میں پھیلا
ہوا حسن سے سب یثرب میں اجالا

بکھرا تھا گمراہوں کی وادی میں سارا عرب
کہ مدہوش تھا خوابِ غفلت میں پورا عرب
تباہ تھا گھرا ضلالت میں پورا عرب
عرش سے جدا تھا جہالت میں پورا عرب
کہ مشرق سے نکلی وہ نوراں صورت

ہویدا ہوئی اپنا مرہم کی صورت
ادھر گلشن جاپان تک بڑھ کے پہنچے
ادھر دیکھا عیسیٰؑ نے گاڑے تھے جھنڈے
مگر دو مہاتی علاقے تھے اپنے
تھی وسعت بھی وہ جاپاں عرب کے
نہ زنجیر تھے وہ، نہ تھا پال
نہ فاتح، مبلغ کسی کی کوشش تھی
ادھر ربط کے تھے وہ جاپان اترے
ادھر دل گداؤں میں ہر ہل بچھے تھے
غرض زندگی کے، تھے آثار اپنے
کوئی صورت میں ہو کردار ہے
کہ ہے جہاں انسان کا قدرت نے رکھا
جاپاں سے نکلی ہوئی اک ہوا
وہ بادل ہوئے گم، جہل سے وہ نکلی
مگر بس تھا اور دل میں راز خدا تھی
پھری وحشت میں وہ بعد ہے قراری
ریاضت میں اک عمر اس نے گزاری
جو پا لیا اصلیت کا جب اس نے
گرج کر چمک اٹھی ہے ناکوں سے
سکوں مل گیا پر تڑپ تھی وہ قائم
کہ سمجھے عرب تھے صفات بہائم
ذرا بات پر وحشی تھی وہ دائم
بہائم میں مذہب کو کرتا تو قائم
تھے اوصاف بجا، یاد اپنا خدا تھا

عقیدہ وہ منزل سے ناآشنا تھا
سکھایا پیمبرؐ کی ۳ پہنچے ہیں
بتایا کر عاشق کی جا پہنچے ہیں
ترانے وہ توحید کے گا پہنچے ہیں
تجلی میں موسیٰؑ سے جا پہنچے ہیں
پشاور حق کافر سے بدلی ہے
کہاں بجلی سیتا، کہاں سامری ہے

حاشیہ

[illegible] ﷺ اور عمران "تذکرہ جمیل" [illegible] ص ۱۲۰

ماہر بلگرامی، کمالات سمائے

نور محمد میرٹھی کی مرتب کردہ کتاب "نور حق" میں ان کے ایک نعتیہ مسدس کے دو بند درج ہیں۔ قیاس کہتا ہے کہ اس مسدس کے اور بھی بند ہوں گے لیکن ماخذ کے بارے میں علم نہ ہونے کی وجہ سے ہم ان تک پہنچنے سے قاصر ہیں۔

بل گیا اسم کہ ﷺ کا وہ جادو دل میں
پا لیا جس نے ہر اک جذبہ پہ قابو دل میں
نام احمد ﷺ کا جو چھپا ہوا ہر سُو دل میں
ویر دل بیٹھ گیا احمد کے وہ زانو دل میں
آج اوصاف نبی ﷺ اس کو کرتا ہیں رقم(۱)
خود جتا چاہے تعظیم میں وہ وہ کے قلم
صرف اسلام ہی کا تو نہیں تو پیغمبر ﷺ
تیرا احسان ہے ہر قوم پہ ہر ملت پر
خدا تو نے کہو۔ راست دکھائی احمد کر

تیرا مضمون ہے دنیا کا ہر اک فرد بشر
کیوں نہ دنیا ہو ثنا خواں تری اے پاک رسول ﷺ
پاک دل، پاک نفس، پاک روش، پاک اصول(۲)

حواشی

(۱) مصرعہ بے وزن ہو گیا ہے۔ ہو سکتا ہے "کرتا ہیں" سے پہلے "ہو" کا لفظ چھوٹ گیا ہو۔
(۲) نورِ سخن۔ مطبوعہ کراچی۔ ص ۱۲۹

مجبور جیناوی، منشی لالہ چھترو مل

"نورِ سخن" میں ان کی ایک نعت کے پانچ اشعار شامل ہیں(۱)۔

نبی برحق ہو تم اور بالیقیں شمعِ مبیں تم ہو
رسالت ختم ہے تم پر کہ ختم المرسلیں تم ہو
تمہارے مرتبے سے عیسیٰؑ و مریمؑ کو کیا نسبت
وہ ہیں گردوں نشیں اور بالیقیں عرشِ بریں تم ہو
نہ ہو کیونکر تاجِ انبیا تمہیں کا فرقِ اعظم پر
کہ تم فخرِ بنی آدمؑ ہو اور فخرِ زمیں تم ہو
تمہاری شان میں لولاک فرمایا ہے خالق نے
تمہارا ہی مکاں کونین ٹھہرا اور مکیں تم ہو
تمہیں مجبورؔ سب دادِ سخن کیونکر نہ دیں دل سے
کہ دل اور جان سے مدحت سرائے شاہِ دیںؐ تم ہو(۲) (۳)

حواشی

(۱) نور احمد میرٹھی مرتب۔ نورِ سخن۔ ص ۹۸
(۲) آخری مصرعے میں "جان" کو "جاں" لکھا ہے جس سے مصرعہ بے وزن ہو گیا ہے۔ یہاں اعلانِ نون ضروری تھا۔

مجرم دسوہی، ہربنس لال

پنڈت ہربنس لال مجرم دسوہی کی ایک نعت کے نو اشعار "نورِ سخن" میں شائع ہوئے ہیں۔ پتا نہیں، سوہے والی قوم ہے یا ان کا کوئی تعلق چک دسوہہ ضلع فیصل آباد سے ہے جس کے ایک باشندے محمد برکت علی لودھیانوی نے "۱۴۰۰ النبی الکریم ﷺ" کے نام سے چار جلدوں میں بڑی مبسوط کتاب لکھی ہے۔

نعت کے چند اشعار دیکھیے:

نظر آتے نہیں، اور لطف ہے، دل کے قریں تم ہو
لگے پھر بھی زمانہ چاہتا ہے، وہ حسیں تم ہو
زمانہ جس پہ مرتا ہے، خدا خود جس پہ شیدا ہے(۱)
وہ مہِ جانشیں تم ہو، وہ مہرِ دل نشیں تم ہو
بہ ظاہر کو یہ دعوا کہ کاہوں کو کیا کہنا
مطیعُ النَّبِیِّیْن تم، وَحْشَتاً تَسَانِیْس تم ہو
نبی پر ہو گئی ہیں ختم ساری رفعتیں حق کی(۲)
یہی مجرمؔ کہتا ہے کہ خَتْمُ الْمُرْسَلِیْن تم ہو(۳)

حواشی

(۱) کتاب میں "جس پہ مرتا ہے" لکھا ہے۔ "پہ" کے ذریعے شعر کو بے وزن کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔
(۲) کتاب میں "ہو گئی ہیں" لکھا ہے۔
(۳) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نورِ سخن۔ ص ۱۴۸، ۱۴۹

محروم، تلوک چند

منشی تلوک چند محروم، مشہور ماہرِ اقبالیات اور خوش فکر شاعر پنڈت جگن ناتھ آزاد کے والد تھے۔ ۱۸۸۷ء میں پیدا ہوئے(۱)۔ عیسیٰ خیل اور میانوالی کے گورنمنٹ

شکوؤں میں بیٹھا ماسٹر ہے۔ جشن پانے کے بعد دلی چلے گئے (۲) فانی مراد آبادی نے "پروفیسر تلوک چند محروم بی اے (دلی)" کے بارے میں لکھا ہے کہ ۱۹۰۸ سے ۱۹۵۸ تک درس و تدریس میں مشغول رہے۔ کتابوں میں گنجِ معانی' رباعیات محروم' نیرنگِ معانی' شعلۂ نوا' کاروانِ وطن اور بہارِ طفلی کے نام دیے ہیں"۔ (۳)

پروفیسر خالد بزمی نے ان کی نعت کے حوالے سے لکھا ہے "مجھے تلاشِ بسیار کے باوجود ان کی ایک نعتیہ نظم ملی ہے۔ اس میں حضورِ اکرم ﷺ کی سیرت کا ایک واقعہ منظوم کیا گیا ہے"۔ (۴)

پوری نظم یہ ہے

روایت ہے حضرت ﷺ ایک دن مسجد میں بیٹھے تھے
بیاں فرما رہے تھے خوبیاں مومن مسلماں کی
صحابہؓ تھے ہمہ تن گوش ارشاداتِ عالی پر
کہ ناگہ روح اک اک بات تھی اس فخرِ دوراںؐ کی
جنازہ اک یہودی کا اسی جانب سے آ نکلا!
لقا اٹھی ہوئی تھی جلد فرمایا قدم سے
انہیں معلوم تھا یہ نعش ہے اک ناسلماں کی
کہ بیگانہ ہے مسلم زار فلی اور ماتم سے
مگر پھر بھی اٹھا انسانیت کا درد پہلو میں
ہویدا ہوگئے آثارِ رقت روئے تاباں پر
ہوئے استادہ فوراً پاس سے میت جب آ گزری
کیا یوں فرض ادا ہوتا ہے انساں کا جو انساں پر
صحابہؓ نے تعجب سے یہ پوچھا یک زباں ہو کر
ہماری فہم میں آئی نہیں یہ بات' یا حضرت ﷺ
صریحاً مرنے والا ایک کافر اور مشرک تھا
کہ جس کی روح تھی پروردۂ ظلمت' یا حضرت ﷺ

اُسے تعظیم دی ہے آپ نے کیوں اس طرح اٹھ کر
ہوئے ہیں آپ کے چہرے سے کیوں غم کے نشاں ظاہر
وہ تھا موعود' کونین صدرِ رازِ حق پرستی سے
سامنے ہیں اس کے اعتذارات نہاں ظاہر
یہ فرمایا مجھے معلوم ہے' وہ ناسلماں تھا
بہتر ہو گی اس کو نہ تقدیرِ خداوندی
مگر اس بات سے انکار ہرگز نہیں ہو سکتا
اسی جانِ آفرینِ پاک کی مخلوق تھا وہ بھی
اسی کے رحم کے سائے میں اس نے پرورش پالی
اسی کے لطف سے اس نے بسر کی زندگی ساری
ہمارا اور اس کا ایک خالق' ایک آقا ہو
تو لازم تھا کہ اس سے مجھے اظہارِ غم خواری
صحابہؓ کو حیرت ہوگئی یہ منکشف سن کر
نہ کیونکر دلنشیں ہوں جواہر ریز اقوال اب
بجا لائے خدا کا شکر سب اور یہ کہہ کر
یہ قسمت کہ ہم کو مل گیا ہے راہبر ایسا (۵)
مبارک پیشوا جس کی ہے شفقت دوست دشمن پر
مبارک پیشوا جس کا ہے سینہ صاف کینے سے
انہی اوصاف کی خوشبو ابھی اطرافِ عالم میں
ہمیشہ جانفزا آتی ہے مکے اور مدینے سے (۶)

نظم کا آخری قطعہ لوگوں نے محروم کے نمونۂ نعت کے طور پر نقل کیا ہے (۷) پروفیسر خالد بزمی نے لکھا ہے۔ "ان کی نعت کا ایک اور شعر مجھے یہ مل سکا ہے"

ہے معنیٰ جبرِ انساں کی جنبش میں ازل سے
جس حسن کے ہیں پہلو شکلاً و صفاتاً و حقیقتاً (۸)

حواشی

(۱) عبدالقادر سروری۔ جدید اردو شاعری۔ مطبوعہ لاہور۔ ص ۲۵۸ اردو (سہ ماہی) کراچی۔ جولائی تا ستمبر ۱۹۸۳ء ص ۱۰۵

(۲) ظہیر احمد صدیقی۔ تذکرۂ شعرائے اردو۔ مطبوعہ لاہور۔ اپریل ۱۹۸۶ء ص ۳۳۰

(۳) قاضی مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۲۰

(۴) شام و سحر نعت نمبر (۱)۔ ص ۲۲۵ [illegible] ﷺ [illegible] ایک مثال [illegible] پر انہوں نے اپنا مضمون مرتب کیا ہے)

(۵) کتاب میں [illegible] لکھا ہے جس سے مصرع بے وزن ہو جاتا ہے

(۶) قاضی مراد آبادی کی مرتبہ کتاب۔ ص ۳۱، ۳۲

(۷) ہندو شعرا کا نعتیہ کلام [illegible] نور سخن ص ۲۰۰ [illegible] رسول ﷺ نمبر جلد دوم۔ ص ۵۹۹

(۸) شام و سحر نعت نمبر ۱۹۸۸ء ص ۲۵۵

مخمور لکھنوی، برج ناتھ پرشاد

ان کی ایک نعت کے پانچ شعر "نور سخن" میں موجود ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے:

یہ ارض مدینہ ہے کہ فردوس بریں ہے
جو ذرہ ہے اس شہر کا وہ مہر مبیں ہے
کیا اس کا بگاڑیں گے زمانے کے حوادث
جس کی در سرکار دو عالم ﷺ پہ جبیں ہے
دیکھو تو کوئی گنبد خضرا کی تجلی
اک نور ہے جو فرش سے تا عرش بریں ہے
ہندو ہوں، بہت دور ہوں اسلام سے لیکن
مجھ کو بھی محمد ﷺ کی شفاعت پہ یقیں ہے
جس ذات کی مدحت میں کہی نعت ہے میں نے

مخمور وہی آج مرے دل میں مکیں ہے

حاشیہ

(۱) [illegible] (مرتب)۔ نور سخن۔ ص ۲۰۳

مست کشمیری، دینا ناتھ

ان کے مجموعہ کلام "فردوس جناں" میں مخمس کی صورت میں ان کی ایک نعت "یا محبوب ﷺ" سے دو بند ملتے ہیں۔ نعت سے [illegible] اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ہر بند کے پہلے تین مصرعے ایک ردیف قافیے میں اور آخری دو مصرعے الگ ردیف قافیے میں ہیں (۱) ماہنامہ "نعت" کے خاص نمبر "ہندو شعرا کی نعت سے سامنے ہیں" میں یہ نعت شامل کی گئی (۲)۔

پردۂ ظلمت سے نکلا ناگہاں اک ماہتاب
معرفت کے نور سے دل جس کا رشک آفتاب
طفیل چہروں سے عرب میں آ گیا اک انقلاب
لائے پیغام جو تطہیر خیال و اساس
رہبر کامل معلم حق کے، رسول ﷺ حق شناس
ہو گئے دل پاک جوش باری الہام سے
وحدت ملت بڑھی توحید کے پیغام سے
آشنا ہونے لگی خلقت خدا کے نام سے
بوٹے بوتے دل سوز خلق کے ہوتے گئے
ریگزاروں میں عرب کے، تخم حق بوتے گئے
دل جو تھے بیگانۂ عشق و محبت آج تک
تھے جو نظروں ناشناس نور وحدت آج تک
سرد جن لوگوں کا تھا جذبۂ اخوت آج تک

اب انھیں احساسِ شانِ خلق قدرت ہو چکا
قلب ہر اک واقفِ رمزِ طریقت ہو چکا

جاگ اُٹھے دل، مُردوں کو ملی رخشندگی
مُردنی مٹنے لگی، اب زندگی تھی زندگی
دور سے بیٹھے مسعود، امن میں تابندگی

اب عرب کے دشت و صحرا گلشنِ فردوس ہے
جلوۂ توحید سے پُرنور کالے کوس ہے

روشنی ماہِ عرب ﷺ کی دور تک جائے گی
رفتہ رفتہ اس سے اک دنیا نیا پائے گی
سلکِ اسلام پہ خلقت یقیں لائے گی

تفرقہ حق و باطل کا ہوا پیدا شعور
تیرگی دل کی مٹی، باطن میں چمکی شمعِ نور (۲)

حواشی

(۱) ست نظیری دیا [illegible] ص ۲۷، ۳۶۵
(۲) نعت (ماہنامہ) لاہور، مارچ ۱۹۹۰ء "نعت کے سائے میں" ص ۴۳، ۴۴

مصرؔ پربھودیال

پنڈت پربھودیال مصرؔ کی ایک نعت ماہنامہ "آئینہ" لاہور کے ایک شمارے میں نظر سے گزری (۱)۔ راقم السطور (راجا رشید محمود) نے یہ نعت "آئینہ" کے حوالے سے ماہنامہ "نعت" کے ایک شمارے "غیر مسلموں کی نعت" حصہ دوم میں شامل کر دی (۲)۔ یہی نعت ڈاکٹر طلحہ رضوی برق کی کتاب میں بھی چھپی ہے (۳)۔

ڈاکٹر اسماعیل آزاد فتحپوری نے لکھا ہے "مصر پربھودیال کی دو نعت جو ترکیب بند کی شکل میں ہے، خاصی وقعت کی چیز ہے۔ اس نعت میں ۳ بند ہیں۔ ہر بند میں ۱۱ اشعار کے بعد ایک ٹیپ کا مصرع آتا ہے"۔ اس تحریر کے بعد ڈاکٹر صاحب نے پربھو

دیال عاشق لکھنوی کے نعتیہ مخمس کا ایک بند درج کر دیا ہے (۴)۔

اس میں ڈاکٹر صاحب کا ایک کمال تو یہ ہے کہ انھوں نے پربھودیال عاشق لکھنوی کو پربھودیال مصرؔ سمجھا ہے۔ دوسرا کمال یہ ہے کہ مخمس کو ترکیب بند کہا ہے۔ تیسرا کمال یہ ہے کہ مخمس کے تین الگ مصرعوں کو ایک ہی مصرع بنا کر لکھ دیا ہے کہ ہر بند میں دو اشعار کے بعد ایک ٹیپ کا مصرع آتا ہے۔ بہرحال پربھودیال مصرؔ کی جو واحد نعت ملی ہے اس کے ساتھ اشعار نذرِ قارئین ہیں:

اے ابرِ کرم برسا احمدِ مختار ﷺ
دنیا کے عذابوں سے بچا احمدِ مختار ﷺ

ہو حشر میں حق، ہدیہ تیری احمدِ مختار ﷺ
ہے نام سے دو عالم کی صبا احمدِ مختار ﷺ

مولا کی لقا شب تا احمدِ مختار ﷺ
ہیں عقدہ کشائی تیری خدا احمدِ مختار ﷺ

ہے چہرے لیے پیدا، کثرت کی تماثیل
ہے تو ہی تو عالم کی بقا احمدِ مختار ﷺ

والشمس ترے عارضِ پُرنور کی تاویل
واللیل تری زلفِ دوتا احمدِ مختار ﷺ

ہو عرصۂ محشر میں جو عاشق نہ پکارے
لے دامنِ رحمت میں چھپا احمدِ مختار ﷺ

عصیاں کے تلاطم میں پھنسی ہے مری کشتی
لِلّٰہ اسے پار لگا احمدِ مختار ﷺ

حواشی

(۱) آئینہ (ماہنامہ) لاہور، یکم اکتوبر ۱۹۸۷ء، ص ۲
(۲) نعت (ماہنامہ) لاہور، جون ۱۹۸۹ء "غیر مسلموں کی نعت" حصہ دوم، ص ۴۲
(۳) طلحہ رضوی برق، ڈاکٹر۔ اردو کی نعتیہ شاعری۔ ۱۹۷۴ء، ص ۸۶
(۴) اردو شاعری میں نعت جلد دوم (حالی سے حال تک)، ص ۲۵۵

مضطر لکھنوی، کنور سین

اصل نام کنور سین اور عرف کنور سین تھا۔ مصحفی کے شاگرد تھے۔ ولادت ۱۱۸۸ھ ۔ ۱۷۷۴ء اور وفات ۱۲۶۵ھ ۔ ۱۸۴۸ء میں ۶۵ برس کی عمر میں ہوئی۔ ان کا ایک طویل قصیدہ (۳۲۵ اشعار) "روحی الشعراء" مطبع ثمر ہند میں ۱۲۸۰ھ میں چھپا۔ اس قصیدے کا ذکر شیفتہ نے "گلشن بے خار" میں کیا ہے۔ یہاں مضطر کے بارے میں لکھا ہے: "در عرصہ دوازدہ سال پر علاوہ کاروبار کی ذوق سے از متعلقات بعد شہادت سر اوقات کی مادہ" (۱) علی جواد زیدی لکھتے ہیں کہ شیفتہ نے جو اسے "قصیدہ در واقعہ فتنہ" لکھا ہے اور اس سے مقصود ہے کی صورت میں کریم الدین اور لعل سے بھی یہی بات دُہرائی ہے، وہ درست نہیں۔ اس قصیدے میں دراصل حضرت رسول مقبول ﷺ، حضرت فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کی شہادت اور امام مہدی کی بیعت کا بیان ہے (۲)۔

اس قصیدے کے چند نعتیہ اشعار دیکھیے:

پیغمبر آخر زماں، شاہنشہِ کون و مکاں ﷺ
سالارِ خیلِ مرسلاں، مختار اور کردگار
پیغمبرِ امّی لقب، والا نسب، عالی نسب ﷺ
مہرِ عجم، ماہِ عرب، لا مثل اور ذی وقار

واقعۂ معراج، روح القدس، قدسیوں کے گروہ کے ساتھ حاضرِ خدمتِ رسول ﷺ ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں:

اوّل سلام حق دیا، پھر عرض خدمت میں کیا
اے سرگروہِ انبیا، اے عاشقِ پروردگار ﷺ
ہے اشتیاق اب کبریا، مشتاق کیا کیا وصل کی
فردوس کوثر میں گیا، کی مشتاقی ٹوٹ کی تار

جنت سجی آراستہ، حوریں ہوئیں آراستہ
غلماں بخدمت خواستہ، خدمت کے ہیں اُمیدوار

تب بولے یہ حضرت کی ﷺ، اس سے بھی شانی دکوئی
جا کر خبر دو یا اخی! تا کم ہو میرا اضطرار

معراج المومنین نے پھر کہا، کاسے تحیر ہر دو سرا ﷺ
فرمائے ہے رحمت العلیٰ جب ہو گا محشر آشکار

کرویں کے حاضر انبیاء، از ابتدا تا مرسلیں
اے رحمۃً للعالمیں ﷺ تم ہو گے سب کے تاجدار

فرمایا کہیے یا اخی! اس سے بھی عرض غرض کوئی
حاصل ہو تا خورسندی اور برطرف خاطر کا بار

تب حضرت جبرئیل نے یوں کہا، وعدہ خدا نے ہے کیا
امت تری روزِ جزا بخشے گی اُس گنہگار

حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بس، اب دل کی کل سب ہوس
یہ مژدہ سن فرحاں ہیں ہرگز نہیں کچھ انتظار

حواشی

(۱) شیفتہ، نواب مصطفیٰ خاں۔ گلشن بے خار۔ (فارسی) طبع اوّل، مطبع المطبع دین منشور کے زیر اہتمام لکھنؤ سے ۱۸۴۳ء میں شائع شدہ نسخے کی عکسی نقل ہے)۔ ص ۱۷۹۔ یہی بات ساجد نے لکھی ہے اور ان کا ایک شعر دیا ہے۔ دیکھئے سید عبد الغفور۔ سخن شعراء۔ مطبوعہ لکھنؤ۔ ۱۹۸۲ء۔ طبع اشاعت ۱۲۹۱ھ / ۱۸۷۴ء کی عکسی نقل۔ ص ۴۳۵)

(۲) علی جواد زیدی۔ قصیدہ نگاران اتر پردیش۔ لکھنؤ۔ جزو ثانی ۱۹۸۳ء۔ ص ۲۸۰

مغموم، باوا کرشن گوپال

۱۵ دسمبر ۱۹۰۹ء کو پیدا ہوئے۔ لاہور میں ایک عرصہ تک قیام رہا۔ بھارت کے مختلف شہروں میں رہے۔ ۱۹۴۷ء میں بھارتی حکومت کی ملازمت سے پنشن پانے کے بعد

امریکہ (نیو جرسی) میں اپنے بیٹوں کے پاس رہتے ہیں۔ مطبوعہ کتب میں بہاروں ٔ وطن ٔ نقوشِ حسن ٔ رباعیاتِ معصوم ٔ بزمِ ماتم ٔ آرزوؤں کے خواب ٔ آرزوؤں کے جزیرے ٔ نقوشِ جمال ٔ جمال لما اور جلوہ شوق ہیں (۱)۔

ان کا انتخاب بطور نعت گو شاعر "اوج" کے نعت نمبر جلد اول میں اور ان کی نعت جلد دُوُم میں شائع ہوئی ہے۔ نعت کے ساتھ ان کا تخلص "معصوم" اور مقطع میں "معصوم" چھپا ہے (۲)۔

چند منتخب شعر یہ ہیں:

نعت کہنے کی جہاں دل میں تڑپ دیکھی
وہیں جذبات میں تحریک بھی پیدا دیکھی

تجھے دیکھا جو تصوّر میں کہا اکرم ﷺ
تیرے جلووں سے تجلی بھلتی چھتا دیکھی

گل و گلزار میں ہے تیری ہی زلفوں کی مہک
ذرّے ذرّے میں ترے حُسن کی دنیا دیکھی

یوسفؑ و عیسیٰؑ و موسیٰؑ بھی نہ تھے تیری نظیر
تجھ سے بڑھ کر نہ کوئی اعلیٰ و برتر دیکھی

انبیا آئے ولی آئے بشر آئے
ان میں اک ذات تری برتر و بالا دیکھی

تو نے انسان کی تعلیم مکمل ہم کو
قدر انسان کی اک تجھ سے ہی پیدا دیکھی

آج جس قسم کے ہنگامے ہیں دنیا میں بپا
تیری تعلیم ہی ان سب کا مُداوا دیکھی

تیری تعظیم ہے، تکریم ہے ہر رُوئے زمیں
تیری توقیر ہر عرش معلّی دیکھی

حواشی

(۱) "اوج" ۔ نعت نمبر جلد اول ۔ ص ۲۱۷
(۲) "اوج" ۔ نعت نمبر جلد دوم ۔ ص ۷۰۳

مکھن بہاری لال

نور احمد میرٹھی کی مرتب کردہ کتاب میں "درود" ردیف کی نعت کا مطلع اور مقطع (یا صرف یہی دو شعر) ہیں جس کے خالق کا نام "بہاری لال مکھن" تحریر ہے۔ شعر جیسے بھی ہیں، نذرِ قارئین ہیں:

حق سے لائق مصطفیٰ ﷺ پر ہے درود
بعد از خدا مرتضیٰ پر ہے درود
مکھن اور ہزار دل سے حق ہیں یقیں
ان اصحاب پر خدا کے ہے درود

حاشیہ

نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نور سخن۔ ص ۲۰۵

مکھن لال، راجا

مہاراجا چندو لال (حیدر آباد) کی جانب سے عرض بیگی تھے اور اسی حیثیت سے راجا کا خطاب ملا (۱)۔ ۱۲۵۸ھ میں عمر خیام کی رباعیات کا منظوم ترجمہ رباعیات مکمل کیا (۲) ڈاکٹر اسماعیل آزاد فتحپوری نے ۱۲۴۰ھ کے ساتھ عیسوی سن نکالنے کی سعی میں ۱۸۲۲ لکھ دیا ہے حالانکہ ۱۲۳۸ھ تو جنوری ۱۸۲۳ء میں شروع ہوا تھا (۳)۔

ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق نے لکھا ہے کہ "مکھن داس" کا قلمی دیوان کتب خانہ آصفیہ، حیدر آباد دکن میں موجود ہے۔ اس مجموعے میں نعت زیادہ ہے۔ فارسی اور اردو دونوں میں نعتیہ اشعار ہیں۔ حصہ اول ۲۰۸ صفحات پر مشتمل ہے جس میں ۳ مسدس (۱۷ + ۱۸ + ۲۹ + ۳۰ بند) ہیں۔ تیسرے مسدس کے ابتدائی ۱۶ بند غائب ہیں۔ سولھویں بند میں

صرف آخری مصرع درج ہے۔ ان کے علاوہ ایک مثنوی اور ایک نعتیہ تضمین ہے۔ اردو کی نہ تو کوئی نعتیہ غزل ہے اور نہ رباعی۔ حصہ دوم کے ۵۸ صفحات ہیں جن میں زیادہ تر کلام فارسی میں ہے(۳) یہی معلومات ڈاکٹر اسمٰعیل آزاد نے اس طرح نقل کی ہیں، جیسے خود نبی کی تحقیق ہو، اور حوالہ دینا تو اس لئے نامناسب سمجھا جاتا ہے کہ اس طرح کسی کا کیا ہوا کام اپنے کھاتے میں ڈال دیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر اسمٰعیل آزاد نے شعر بھی وہی دیے ہیں جو رفیع الدین اشفاق نے دیئے ہیں لیکن ان کی ترتیب بدل دی ہے۔

ان کے دو مسدسوں کا ایک ایک بند ملاحظہ کیجئے:

نہیں کچھ بھی اراضیِ ہند میں پاپوں سے چھٹکارا(۵)
دکھا آنکھوں کے تاجر کو اس نوری جھلک کو(۶)
پلٹ اس آرزو میں رنج میں بیٹھا ہوں بیٹھا کو
ہو حاصل بدولت مطلب، تم شاہ اس قرینے کو
یہ بارشِ فیض تو دیگر بجا ہم یا رسول اللہ ﷺ
بکنی لطف و کرم یہ اشک و آہم یا رسول اللہ ﷺ

کیا ہی ﷺ اور کیا عجوبہ کی مثل شان ہے
جس کی صورت سے ہوا سورج رمان ہے
اللہ جن کی ہر جہاں میں فیض احسان ہے
مدح میں ان کی مختصر طاقتِ انسان ہے
یا رسول اللہ ﷺ! تم پہ جان و دل قربان ہے
یاد تیری دل میں میرے ہر گھڑی ہر آن ہے(۸)

حواشی

(۱) اردو شاعری میں نعت۔ جلد دوم۔ ص ۳۴۳ / دکن میں اردو۔ نصیر الدین ہاشمی۔ ص ۵۵۶
(۲) رفیع الدین اشفاق، ڈاکٹر۔ اردو میں نعتیہ شاعری۔ ص ۳۴۳
(۳) ضیاء الدین لاہوری۔ تقدیم۔ مطبوعہ لاہور۔ ص ۲۴۳
(۴) اردو میں نعتیہ شاعری۔ ص ۳۴۳
(۵) ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق کی کتاب میں عام طور سے صحتِ نقل کا خیال رکھا گیا ہے لیکن اس

مسدس میں "پاپیوں" میں نون غنہ نہیں لکھا گیا۔
(۶) "ﷺ" کو ڈاکٹر محمد اسمٰعیل آزاد کی مرتبہ کتاب میں "ﷺ" لکھا ہے جو غلط ہے۔
(۷) اردو میں نعتیہ شاعری۔ ص ۳۴۴ / انتخاب نعت۔ ص ۴۰۵۔ اردو شاعری میں نعت۔ جلد دوم۔ ص ۳۳۶ / اوراق نعت۔ ص ۱۰۶
(۸) اردو میں نعتیہ شاعری۔ ص ۳۳۶ / نعت (ماہنامہ) لاہور۔ اگست ۱۹۸۸ء۔ "غیر مسلموں کی نعت"۔ حصہ اول۔ ص ۳۰ / اردو شاعری میں نعت۔ جلد دوم۔ ص ۳۳۵

ملّا (جسٹس) پنڈت آنند نرائن

ڈاکٹر طلحہ رضوی برق نے اپنی کتاب "اردو کی نعتیہ شاعری" میں غیر مسلموں کی نعت گوئی کے بارے میں لکھا کہ "اردو کے غیر مسلم شعرا" میں خصوصیت کے ساتھ، ہر دور میں چند نعت گو شعرا نظر آتے ہیں جنہوں نے بجز رسم شاعری کے طور پر اور بعض نے گہری عقیدت کے ساتھ نعتیں لکھی ہیں۔ ناانصافی ہوگی اگر میں ان ہندو شعرا کا نمونۂ کلام بھی نہ پیش کرتا چلوں۔ گزشتہ اوراق میں بھی نرائن شفیق، صاحب دکنی، پنڈت دیا شنکر نسیم، حرمت سنگھ عیش دہلوی، درشن لال قلندر کلکتوی کا نام آ چکا ہے، (اور صرف نام ہی آیا ہے۔۔۔ محوی) اس دور کے چند نام اور بھی خاصی شہرت کے مالک ہیں مثلاً آنجہانی تلوک چند محروم، آنند نرائن ملا، جگن ناتھ آزاد، مہیش کمار شاد، عرش ملسیانی، رانا بھگوان داس بھگوان، پنڈت رگھوندر راؤ جذب اور پنڈت پربھو دیال حسرو وغیرہ(۱)۔

اس کے بعد ڈاکٹر برق نے رانا بھگوان داس، جگن ناتھ آزاد، جذب، منظر، سرکشن پرشاد شاد حیدرآبادی اور دتا تریہ کیفی کا نمونۂ نعت دیا ہے اور کالکا پرشاد، دتو رام کوثری، مہیش پرشاد وکیل، دوارکا سہائے مخمور، راجندر بہادر موج، رگھو ناتھ حبیب سرمدی، سوم ناتھ سوم سورجدی اور سکھدیو پرشاد بسمل الہ آبادی کے نام دیئے ہیں (۲)۔

ممکن ہے، ڈاکٹر برق نے کہیں آنند نرائن ملا کی کوئی نعت دیکھی یا سنی ہو، میری

رشتوں کا ہے شکار یہ محمد ﷺ
تیرے کام اور تیری باتیں
اہل جہاں کو دیں تعلیم
تو روشن ہے تو عاشق جوش ہے
اے محبوب رہنما عالم ﷺ
انسانوں میں سب سے بڑھ کر آپ محمد ﷺ
دھرتی پہ آکاش کے اوپر آپ محمد ﷺ
طوفانوں میں موج کے رہبر آپ محمد ﷺ
کام آتے ہیں وقت کے اوپر آپ محمد ﷺ
کرتا ہے محمد ﷺ کا جو ذکر مسعود
ہوتا ہے بہتر سے وہ منصور
ہر محفل میلاد و نعت گوئی میں موج
لازم ہے کہ ہو رستہ باری کا مسعود(۹)

حواشی

(۱) لال مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ادارہ [illegible]
آباد۔ س ن۔ ص ۳۳
(۲) شام و سحر (ماہنامہ) لاہور۔ نعت نمبر (۲)۔ ص ۲۵۰
(۳) ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۳۳، ۳۹، ۴۶، ۴۱
(۴) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نور سخن۔ ص ۲۹۵
(۵) آزاد فتح پوری، ڈاکٹر اسماعیل۔ اردو شاعری میں نعت۔ جلد اول۔ ص ۳۶۸، ۳۶۹
(۶) الرشید (ماہنامہ) لاہور۔ نعت نمبر [illegible]۔ ص ۳۵۷ (جلد دوم)
(۷) [illegible]
[illegible]
(۸) یہ نظم ماہنامہ "نعت" لاہور کے مارچ ۱۹۹۲ کے شمارے [illegible] میں چھپی
(ص ۲۰، ۲۱) / موجیں۔ ص ۴۷، ۵۰
(۹) [illegible]

نظر سے ان کی کوئی نعت نہیں گزری۔

حواشی

(۱) طلحہ رضوی برق، ڈاکٹر۔ اردو کی نعتیہ شاعری۔ ص ۸۳
(۲) ایضاً۔ ص ۸۵ تا ۸۸

تلسی رام لاہوری، لالہ

پنجابی کے مشہور شاعر تھے۔ باپ کا نام گلاب مل کھتری تھا۔ ۱۸۸۳ میں پیدا ہوئے اور ۱۹۲۱ میں [illegible] لاہوری کے شاگرد رہے۔ ان کے آٹھ لڑکے پیدا ہوئے مگر کم سنی ہی میں وفات پا گئے۔ [illegible] بیرون ٹکسالی گیٹ، لاہور کے [illegible] مشاعروں میں پڑھا کرتے تھے۔ برکت علی محمڈن ہال، بیرون موچی دروازہ لاہور کے نعتیہ مشاعروں میں بھی پڑھتے تھے۔ مؤرخ لاہور، محمد دین کلیم نے اپنے ایک مضمون میں بابا صدیق الحسن ولد بابا غلام محمد کے حوالے سے لکھا ہے کہ ایک دفعہ برکت علی ہال میں تلسی نے ایک نعت پڑھی جس کا آخری مصرع یہ تھا:

تلسی چھوڑ دا کلمہ شریف پڑھیا، بھل گیاں کمائیاں حرام دیاں

جب ان کا قصہ [illegible] پڑھا جاتا تو لوگوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگ جاتے اور بازار گلی سے گزرنا مشکل ہو جاتا تھا۔ دھوتی اور صدری ان کا لباس تھا۔ ۱۹۴۰ تک زندہ تھے۔ مولانا عبداللہ قریشی بتاتے ہیں کہ کناری بازار کے کونے پر [illegible] گلی میں واقع ایک قدیم کنوئیں کے ساتھ ایک تھڑا ان کی نشست گاہ تھا جہاں اپنا کلام سنایا کرتے تھے۔(۱)

ان کا "کلیاں ہیر" سیٹھ آدم جی عبداللہ، لوکھا بازار، لاہور نے بھی اور بھائی سنت سنگھ لاہور نے بھی چھاپا (صفحات ۸) ان کے علاوہ اور کتابچے پاک رسول ﷺ اور نعت رسول ﷺ بھی ایسی سنت سنگھ نے شائع کئے (صفحات ۲۱، ۲۴)
ان کے "باراں ماہ" کا بیت کا ٹکڑا محمد دین کلیم نے اپنے مضمون میں نقل کیا ہے:

چیتر۔ چڑھ پئی ﷺ دی صورت [illegible] کے درشن پانچے لی

سوہنے شہر مدینے اندر خوشیاں عید مناندے نی
روضے پاک مبارک اُتوں صدقے صدقے جاندے نی
کھتری منتاں کر کر اوہناں ہتھی مہر لگاندے نی

حاشیہ

حقائق (ہفت روزہ) لاہور۔ ۱۸ مئی تا ۲۴ مئی ۱۹۹۲ء۔ ص ۲۲ (مضمون "لاہور کے غیر مسلم نعت گو شعراء"۔ دوسری قسط۔ از محمد دین کلیم)۔ ۔ ۔ اور راقم الحروف کی یادداشت

منشی، مول چند

تذکرہ "سخن شعراء" میں ہے۔ "منشی تخلص، مول چند کائستھ دہلوی۔ شاگرد نصیر دہلوی۔ ۱۸۳۲ء میں انتقال کیا۔ اس کا شاہنامہ اردو نظم نظر سے گزرا" (۱) "طبقاتِ شعرائے ہند" میں منشی مول چند کا ذکر ان الفاظ میں ہے۔ "منشی تخلص مول چند کا ہے جو نصیر کے شاگردوں میں ہے۔ وہ کائستھ تھا۔ اس نے شاہنامہ اردو زبان میں لکھا ہے۔ دہلی کا رہنے والا ہے" (۲)۔

ڈاکٹر گیان چند نے منشی کے "شاہنامہ اردو" کا تفصیلی ذکر کیا ہے جس کا تاریخی نام "قصۂ خسروانِ عجم" ہے۔ اس نظم میں نو ہزار سے زیادہ اشعار ہیں۔ گیان چند لکھتے ہیں۔ "ابتدا میں حمد، مناجات، نعت اور تعریف صحابیات (۳) ہے۔ ایک ہندو شاعر کا نعت لکھنا قطعاً موجب حیرت نہیں کیونکہ یہ روایت کی پابندی کا نتیجہ تھی۔ بیشتر ہندو مثنوی نگاروں نے نعت و منقبت وغیرہ لکھیں" (۴)۔

مثنوی میں تو یہ روایت ہو سکتی ہے، جن ہندوؤں نے نعتیہ غزلیں، نعتیہ مسدس، نعتیہ مخمس لکھے ہیں، انھوں نے کس روایت کی پابندی کی ہے؟

بہرحال ۔ ۔ ۔ ڈاکٹر گیان چند نے ان کی ایک اور مثنوی ہیر رانجھا کے آغاز میں بھی حمد و نعت کے اشعار کا ذکر کیا ہے (۵)۔

نمونۂ نعت دستیاب نہیں ہوا۔

حواشی

(۱) نساخ، عبدالغفور۔ سخنِ شعراء۔ پہلی اشاعت ۱۲۹۱ھ (اکتوبر ۱۸۷۴ء) کا عکس اُتر پردیش اردو اکادمی لکھنؤ نے ۱۹۸۲ء میں شائع کیا۔ ص ۴۰۳ [ڈاکٹر گیان چند نے ۱۸۳۲ کے مطابق ۱۲۴۸ھ لکھا ہے۔ لکشمن لال کمن نے ۱۲۳۰ھ۔ لکشمن لال کمن کی تاریخ غلط ہے] (عابد پر تقدیم۔ ص ۲۰۳، ۲۰۵)
(۲) کریم الدین۔ طبقاتِ شعرائے ہند۔ اُتر پردیش اردو اکادمی، لکھنؤ۔ ۱۹۸۳ء (۱۸۴۸ء کے ایڈیشن کا عکس)۔ ص ۳۸۹
(۳) غالباً "صحابیات" ہونا چاہیے۔ صحابیوں کی تعریف میں شعر کہے گئے ہوں گے۔
(۴) گیان چند، ڈاکٹر۔ اردو مثنوی شمالی ہند میں۔ جلد اول۔ انجمن ترقی اردو ہند نئی دہلی۔ دوسرا ایڈیشن۔ ۱۹۸۷ء۔ ص ۱۰ (لکشمن لال کمن نے بھی مثنوی "شاہنامہ اردو" میں حمد، نعت و مناجات کا ذکر کیا ہے۔ جنوبی ہندوستان کی تاریخی مثنویاں (تحقیقی و تنقیدی مطالعہ)۔ مطبوعہ دہلی ۱۹۹۱ء۔ ص ۱۸۵)
(۵) اردو مثنوی شمالی ہند۔ جلد دوم۔ ص ۳

منظر بدایونی، چھوٹے لال گپتا

ان کا ایک نعتیہ مطلع "نورِ سخن" میں شائع کیا گیا ہے:

میں سارے جہاں کے الم جانتا ہوں
محمد [illegible] کا محسن کرم جانتا ہوں (۱)

محسن بدایونی کی کتاب "شعرائے بدایوں، دربار رسول [illegible] میں" میں پنڈت دھرم رائے حسرت کے دو نعتیہ اشعار تو موجود ہیں، منظر بدایونی کا کوئی ذکر نہیں (۲)۔ خدا جانے مندرجہ بالا مطلع کا ماخذ کیا ہے؟

حواشی

(۱) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نورِ سخن۔ ص ۳۰۸
(۲) محسن بدایونی۔ شعرائے بدایوں، دربار رسول [illegible] میں۔ مطبوعہ ... ۱۹۸۸

منوّر لکھنوی، بشیشور پرشاد

علی جواد زیدی نے ان کی ولادت کی تاریخ ۸ جولائی ۱۸۹۷ء اور وفات کی تاریخ

۲۲ مئی ۱۹۸۸ لکھی ہے۔ نیز لکھا ہے کہ اپنے منظوم تراجم کی وجہ سے بہت مشہور ہوئے۔ استادی کے مرتبے پر فائز تھے اور کئی بڑے شاگردان کے گرد جمع ہو گئے تھے۔ قصیدے نعت و منقبت میں تمام لوازم قصیدہ گوئی کے ساتھ نظم کیے ہیں (۱)۔

پروفیسر سید یونس شاہ لکھتے ہیں کہ عربی، فارسی اور اردو کا مطالعہ کافی وسیع تھا۔ سنسکرت اور انگریزی زبانوں سے بھی روشناس تھے۔ محکمہ ریلوے میں ملازمت کے بعد پنشن پائی (۲)۔

بنیادی طور پر قانی مراد آبادی نے یہ معلومات اپنی مرتب کردہ کتاب میں دی ہیں۔ قانی کے مطابق ۱۹۷۳ میں ان کی عمر ۶۸ سال تھی۔ ان کی تصانیف میں کائنات دل، سوز وطن، جگر پارے، نعت لخت لخت، ریزۂ گل، نگہت منور، نوحے، نوادر، نوحے، نوحے عطائے نو، [illegible] اور [illegible] کے نام قانی نے لکھے ہیں (۳)۔

منور لکھنوی مرحوم کا ایک نعتیہ مسدس اور ایک نعتیہ غزل ملتی ہے۔ دونوں کا نمونہ دیکھئے:

ہاں! اسلام اے خورشید تابندۂ عرب
اے مہ مصطفیٰ ﷺ جان عرب، شان عرب
قبل الفرس میں پھلا پھولا گلستان عرب (۴)
جگمگایا نور وحدت سے شبستان عرب
آپؐ کے پیغام کی بنیاد تھی اسلام پر
اک نئی دنیا بسا دی اللہ کے نام پر

اپنے مسلک کے محافظ، اپنی اُمت کے کفیل
مصدر اخلاق کی خاطر جنت ہے دلیل
آپ ﷺ سے کر دی جو بات روح کی پیدا سبیل
حشر میں اہل صفا کے آپ ﷺ ہی ہوں گے وکیل
لاکھ کیسے شعلوں تھے ریزۂ پُر نور میں
روشنی پیدا نہ تھی ایسی چراغ طور میں

آپ ﷺ پر نازل خدائے پاک نے قرآں کیا
تزکیۂ [illegible] سے دل ریزۂ عرفاں کیا
آشکارا زندگی کا جوہر پنہاں کیا
پیکر اقدس کو رشک کعبۂ ایماں کیا
ہم نہ سمجھیں آپ ﷺ کا رتبہ، یہ اپنی دل نہیں
اور کوئی جادۂ تسلیم کی منزل نہیں (۵)

منور لکھنوی کی جو نعت ملی ہے اس کے چند شعر درج ذیل ہیں:

اسی سے ہے تقدس پاک سرور کونین ﷺ
یہ عرش و فرش، یہ کل کائنات آپ ﷺ کی ہے
ہے مرتبہ اسے دار السلام کا حاصل
شریک دل تک التفات آپ ﷺ کی ہے
عرب کو جس نے بنایا جواہر صد [illegible]
بس ایک ذات ستودہ صفات آپ ﷺ کی ہے
ہے کون، پیغ مصطفیٰ (۶) کی حد کرے تحدید
خدا کے بعد اگر ہے تو ذات آپ ﷺ کی ہے (۷)

جعفر حسین خان جونپوری نے "رثائی ادب میں ہندوؤں کا حصہ" میں منور لکھنوی کے مناقب اہل بیت میں کہے گئے شعر نقل کیے ہیں اور پروفیسر شفقت رضوی نے ان کے مدحیہ شعر اپنے مضمون میں اکٹھے کیے ہیں (۸)۔

حواشی

(۱) [illegible]۔ قصیدہ [illegible]۔ مطبوعہ لکھنؤ۔ [illegible] ۱۹۸۳ء۔ ص ۲۹۸ (پروفیسر شفقت رضوی نے [illegible] ۱۹۸۹ لکھا ہے۔ والد کا نام [illegible] ہے۔ [illegible] کراچی۔ [illegible]، [illegible] ص ۴۲)
(۲) [illegible] ص ۳۰۰
(۳) قانی مراد آبادی (مرتب)۔ [illegible] کلام ص ۸۸
(۴) نور احمد میرٹھی کی مرتبہ کتاب "نور سخن" میں "قبل الفرس" کو "قبل مقدس" لکھا ہے جس

طرح مصرعہ بے وزن ہو گیا ہے۔

(۵) نور احمد میرٹھی کی مرتبہ کتاب میں اس مسدس کے چار بند ہیں (ص ۷۶، ۷۷)، "تجلیات ﷺ کے حضور میں" مرتبہ ممتاز حسن میں بھی چار بند ہیں (ص ۲۴۳، ۲۴۴)، "نور سخن" میں گیارہ بند ہیں (ص ۲۳۹ تا ۲۴۳) جن میں سے کئی منتخب نہیں، اسلام اور مسلمانوں کے حالِ زار پر ہیں، ماہنامہ "نعت" کے خاص نمبر "غیر مسلموں کی نعت" حصہ دوم میں چھ بند ہیں جن میں کسی نہ کسی طرح سرکار ﷺ کا ذکر موجود ہے (جون ۱۹۸۸ء ص ۳۷)

(۶) شیخ سعدی کا مشہور مصرعہ "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" مراد ہے۔

(۷) ماہنامہ "نگار" لکھنؤ کے سیرت نمبر ۱۹۵۶ء میں اس نعت کے آٹھ اشعار ہیں (ص ۱۸۸)، فانی مراد آبادی کی مرتبہ کتاب میں دس اشعار ہیں (ص ۹۵)، تذکرۂ نعت گویانِ اردو، جلد دوم میں تین اشعار دیے گئے ہیں (ص ۱۰۳)، ماہنامہ "نعت" کے خاص نمبر بعنوان "غیر مسلموں کی نعت" حصہ اول میں چار اشعار ہیں (اگست ۱۹۸۸ء ص ۳۴)

(۸) اردو (سہ ماہی) کراچی۔ ۱۹۹۱ء تا دسمبر ۱۹۹۱ء ص ۶۳

موج فتح گڑھی، راجندر بہادر

حافظ محمد ایوب فانی مراد آبادی کی مرتبہ کتاب "ہندو شعرا کا نعتیہ کلام" کے پیش لفظ میں مولانا سعید احمد اکبر آبادی نے ۲۷ ستمبر ۱۹۶۳ء کی تاریخ لکھی ہے "لالا" یہ کتاب اس تاریخ کے بعد چھپی ہوگی۔ فانی نے کتاب میں موج کی عمر چالیس سال لکھی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کہیں ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوئے ہوں گے۔ فتح گڑھ ضلع فرخ آباد (یوپی) میں مقیم تھے، فرخ آباد میں وکالت کرتے تھے۔ دو کتابیں طوفان (۱۹۵۳ء) اور موج و ساحل (۱۹۵۸ء) شائع ہوئیں (۱) خالد بزمی نے لکھا ہے کہ ترقی کرتے کرتے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج ہو گئے (۲)۔

فانی مراد آبادی نے ان کی چار نعتیں شامل کتاب کی ہیں (۳) ان میں سے معراجیہ نعت کے گیارہ میں سے ۹ شعر، صفحہ ۱۰۷ کی نعت کے آٹھ میں سے تین اور صفحہ ۱۰۹ کی نعت کے سات میں سے تین اشعار پروفیسر خالد بزمی نے اپنے مضمون میں نقل کیے جبکہ صفحہ ۱۰۳ والی نعت کے ۹ میں سے ۵ شعر نور احمد میرٹھی نے اپنی کتاب میں دیے

(۴)۔ ڈاکٹر اسمٰعیل آزاد فتحپوری نے صفحہ ۱۰۷ والی نعت کے تین شعر نقل کیے ہیں (۵)۔ "ارشید" کے نعت نمبر میں ان کی صفحہ ۱۰۷ والی نعت کے آٹھوں اشعار درج ہیں (۶)۔ "اوج" کے نعت نمبر اور خادم مسعود رضوی کی کتاب میں ان کی کوئی نعت شامل نہیں (۷)۔

پاکستان کے رہنے والوں کے تو انڈیا کے باسیوں سے رابطے نہیں ہیں۔ بعض صورتوں میں وہاں کی چھپی ہوئی کتابیں بھی یہاں دستیاب نہیں ہوتیں لیکن تعجب ہے ڈاکٹر اسمٰعیل آزاد فتحپوری پر جنہوں نے اپنی کتاب "اردو شاعری میں نعت" (دو جلدیں) میں ان کا تذکرہ نہیں کیا۔ انہیں ۱۹۵۸ء میں فتح گڑھ یوپی سے چھپا ہوا موج کا مجموعہ کلام "موج و ساحل" مل سکتا تھا، اور وہ فانی مراد آبادی کی کتاب میں سے تین اشعار نقل کرنے پر اکتفا کر گئے۔

"موج و ساحل" میں ایک نظم "اعزاز رسول و قند سیرت ہے" بصورت مثنوی موجود ہے

(۸) ان کے علاوہ ۳ نعتیں بھی شامل کتاب ہیں۔ اس میں فانی مراد آبادی کی کتاب میں شامل (صفحہ ۱۰۳ والی) نعت نہیں ہے جس کے دو اشعار یہ ہیں:

ابتدا تم ہو، انتہا تم ہو
حل حیراں ہے کہ کیا تم ہو
صرف نظروں سے پردہ داری ہے
ورنہ ہر شے سے رونما تم ہو

"موج و ساحل" میں شامل نعتوں کے کچھ اشعار دیکھیے:

عالم نے سنوارا ہے ہر کام محمد ﷺ کا
گردوں کا سہارا ہے اک نام محمد ﷺ کا
ہر مذہب و ملت پر یکساں ہے کرم جاری
ممنون نہیں تنہا اسلام محمد ﷺ کا
اوہام کی ظلمت میں اک شمع ہدایت ہے
بخشی ہوئی دنیا کو پیغام محمد ﷺ کا
تصویرِ حقیقت ہے، اک دردِ محبت ہے

ہر بات حضورؐ کی ہر کام حضور ﷺ کا
ہر چیز میں مثل شمع قرآن حضور ﷺ ہے
یہی سب سے بڑا دنیا پہ احسان حضور ﷺ ہے
جیسے اللہ پہ اللہ کے بندوں سے ہمدردی
یہ مشرب ہے حضورؐ کا یہ ایمان حضور ﷺ ہے
فقط اک کالی کملی اور لباس و لذت یاسہ
یہ پوشاک حضورؐ ہے یہ سامان حضور ﷺ ہے

تمہی راز خدا حق میں حقیقت آشنا تم ہو
شہ دیں فخر موجودات نور الانبیا تم ہو
کسی تقصیر دنیا کی ہو شافع محشر ﷺ
کہ ہر موقع پہ کام آتے ہو تم کیا جانے کیا تم ہو
سفینہ مشتاق کا لرزاں ہے طوفان معاصی میں
مگر کیا خوف امت کا جب ہی کے ناخدا تم ہو

اے گر عرش پہ محبوب خدا ﷺ کی آمد
رک گئی گردش افلاک و نبض کون کی رات
قابل فخر ہے یہ رات کہ اک ابر بشر
بن گیا راز الٰہی کا امیں آج کی رات
مذہب و قوم سے محدود نہیں نبی رسول ﷺ
جھک گئی سارے زمانے کی جبیں آج کی رات

خیر البشر ﷺ کا عرش پہ آج انتظار ہے
ٹھہری ہوئی سی گردش لیل و نہار ہے
انگلی کے اک اشارے سے شق القمر ہوا
اک بندۂ خدا کو بھی کیا اختیار ہے
ہر دم ہے موج بارش انوار و رنگ و بو

محبوب رب ﷺ کی جس جگہ جائے قرار ہے
فلک پہ گھر محبوب حق ﷺ ہے
ادب سے منتظر کھڑے ہیں
ہے سدرہ سے نقش تک نور باری
یہ استقبال کی تیاریاں ہیں
نہیں اسلام کی تخصیص اس میں
عقیدت کیش سب اہل جہاں ہیں

عیاں لولاک سے ہے منزلت محبوب داور ﷺ کی
ہوئی شق القمر سے رونما عظمت پیمبر ﷺ کی
خدا کے ڈھونڈھ جا کر حضور ﷺ لوٹ تک آئے
تھا بستر گرم اور کنڈی وہی ہلتی ہوئی در کی
خدا کے ذکر میں ذکر حضور ﷺ آ ہی جاتا ہے
جدا کب مہر سے ہے روشنی مہر منور کی

ازل ہے دنیا میں شان محمد ﷺ
بیاں ہے خدا بیان محمد ﷺ
تھا معراج کا ایک حیلہ ورنہ
خدا کو دکھانا تھی شان محمد ﷺ

درس عظیم ہے تمہاری زندگی
تم رسولوں کے رہنما تم پہ سلام
تم سے بیعت، بیعت اللہ ہے
حامل سر خدا تم پہ سلام
معیت کے لحاظ میں زندگی کے
علاوہ خدا اور محمد ﷺ کے کیا ہے
فلک پہ ہے گھر محبوب خدا ﷺ کی

نازما نکپوری، چرن سرن

چرن سرن نازما نکپوری کے والد کا نام شری شاردا پرساد ہے۔ آبائی وطن مانکپور ضلع پرتاپ گڑھ (یوپی) ہے۔ اب جونپور میں رہتے ہیں(۱) اپنے بارے میں لکھتے ہیں۔ "میرے والد صاحب مذہبی اور صوفی مسلک تھے۔ ساتھ ہی ساتھ بہت آزاد خیال بھی تھے۔ ان کی تعلیم و تربیت سے مجھ میں مختلف مذاہب کی کتابوں کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوا۔ میری والدہ مذہبی روادار رہی اور یہ خصوصی میں میرے والد صاحب سے بھی آگے تھیں۔ وہ چاہتی تھیں کہ ان کا بیٹا مذہبی تعصب کو صرف اپنائے ہی نہیں بلکہ اس سے بالاتر ہو کر ایک ایسی کی ندا کرے جس میں انسان انسان برابر ہوں"۔(۳)

"رہبر اعظم ﷺ" شاعر کی ایک طویل نظم ہے جو ۱۹۸۵ سے ۱۹۸۸ تک کے دوران میں لکھی گئی۔ اس میں ایک سو پانچ بند ہیں (یعنی چھ سو تیس اشعار) ہر بند چھ مصرعوں پر مشتمل ہے۔ نظم میں سیرت النبی ﷺ کے بہت سے واقعات کو نظم کیا گیا ہے اور ان واقعات سے نتائج اخذ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کتاب ۳۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

نظم کے آغاز میں تین شعر "پیغمبر اسلام ﷺ" کے عنوان سے شائع کیے گئے ہیں:

آیا لباس نور میں پیغمبر خدا ﷺ
ذرّوں پہ جا کے برسی جو اس نور کی ضیا
ہر ذرہ آفتاب کی مانند ہو گیا
کہتے ہیں اس کے جسم کا سایہ کہیں نہ تھا
جلوہ جلال و نور کا پیدا یہ شب تھا
ہر تجلی آفتاب تھا وہ آفتاب تھا (۳)

کتاب میں مجبر سرور کی تعبیب کا واقعہ سات بندوں میں تفصیل سے بیان کیا گیا

ہے اور اس میں آقا حضور ﷺ کی اس صفت مبارکہ کو کہ وہ لڑائی جھگڑے کو مٹانا چاہتے تھے، مکمل بیان کیا گیا ہے۔ آخر میں [illegible]

امن و اماں کی وہ بھی ہموار آگ ہو گئی
عجز کی [illegible] پہلی نشاں [illegible] منزل ہو گیا
[illegible] عمل [illegible] کیا تھا حال [illegible]
یوں صاف ہی [illegible] ہو گیا

[illegible] طرح مکمل اعلان ہوتے [illegible]
[illegible]
[illegible] اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے [illegible] لکھتے ہیں:

سب کا امین بن کر رہا سب کا یقین بن کر رہا
بچپن ہی سب کے لیے میداں در میداں رہا
سب کی نگاہوں میں رہا ہر طرح سے پاکیزہ تر
سب کے لیے وجہ سکوں، تسکین قلب و جاں رہا

تبلیغ اسلام کے حوالے سے تعلیم [illegible] اور گفتار [illegible] ہم آہنگی کے درپے تلقین کا ذکر یوں کرتے ہیں:

دوریاں تمسخرات و آلودگی عام کرنے ہر طرف
ملاجو تفرقی و عداوت دشمنی اٹھانے لگے
کہتے تھے ہم کرتے ہیں وہ اپنے عمل سے خیر کا
چلتے ہیں سیدھی راہ پر جیسے، یہ سمجھانے لگے

نازما نے تین بند میں شعب ابی طالب اور اس سے نجات کا ذکر کیا ہے۔ مسلمانوں کے مکہ میں جو ظلم ڈھائے گئے ان کا [illegible] سے تذکرہ کرتے ہوئے ہجرت کی بات کی ہے:

اس کے لیے گرد سفر لائی پیام جاں فزا
ارض مدینہ کی بنی اس کے لیے آغوش وا

مدینۂ منورہ میں جس طرح سرکارِ والا تبار ﷺ نے حکومت کی بنیاد ڈالی، اس
کی طرف اشارہ دیکھئے:

قائم حکومت اس نے کی اللہ کے امداد سے
آئینہ دار تو بنا دیا اس نے نئے انداز سے

اخوتِ اسلامی کے عملی مظاہرے کا ذکر یوں کیا:

ہر سمت سے پہنچے جو ہتھا خیر مقدم کو بڑھا
انصار سے مل کر مہاجر بھائی بھائی بن گئے
حیران و ششدر رہ گئے وہ سب، جو دشمن اب بھی تھے
یوں طرح سے مل جل کے سب حلقہ اتحادی بن گئے

پھر شاعر نے تعلیمات رسول ﷺ کو بھی بڑے موثر انداز سے پیش کیا ہے۔ مثلاً

مومن ہو تم، مومن رہو، پاکیزگی پیدا کرو
اعمال میں تقدیس ذوقِ بندگی پیدا کرو
پاؤں کو پھیلاؤ، مگر چادر کی وسعت دیکھ کر
سر پہ اٹھاؤ بوجھ لیکن سر کی قوت دیکھ کر
لینے پہ قادر ہے جو اور دے جو ایثار ہے
ہر اک جہادِ زیست میں وہ غازیٔ کردار ہے
جس نے کیا ہے قتل نا حق ایک بھی انسان کا
وہ صرف مجرم ہی نہیں، دشمن ہے وہ ایمان کا
بوڑھوں کی بھی عزت کرو، بچوں پہ بھی شفقت کرو
سر خم اطاعت میں کرو، ماں باپ کی خدمت کرو

غزوۂ بدر کے معرکوں کے نتیجے کے طور پر کیا ہوا، بتاتے ہیں:

ہر گام پہ، ہر موڑ پہ امن و اماں کی بات تھی
رحمت نشاں ہر صبح تھی، خیر نشاں ہر رات تھی

پھر فتح مندیوں کا ... اس فتح و ظفر کے نتیجے میں جس طرح اسلامیوں کا حوصلہ بڑھا

اور کفار مکہ کو سرنگوں ہونا پڑا ــــــ اس کا ذکر یوں کرتے ہیں:

خیبر سے لے کے تبوک تک رہا یوں مرحلہ در مرحلہ
جاری رہا پیہم یونہی فتح و ظفر کا سلسلہ
ہر گام پر دنیا حضور کی سیاست ہو گئی
جس سے کہ پیدا ہو گیا ایوانِ حق کا ولولہ

فتح مکہ میں جس طرح ہمارے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثنا نے اعلان "لا
تثریب علیکم الیوم" کیا، اس کا نقشہ دیکھئے:

عظمتِ نبی ﷺ سے ظلم ہوئے بڑے، کمانیں جھک گئیں
لرزا تکبّر سے بھی، ہے شرم آنکھیں جھک گئیں

حضور رسول ناطق صلوٰۃ ... حیاتِ طیبہ کے کئی گوشوں کا ذکر کرنے
کے بعد شاعر کچھ یوں نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ:

اس کے عمل کو آج بھی جھٹلا جا سکتا نہیں
کوئی بھی اس کی زندگی پہ حرف لا سکتا نہیں
سب کا امانت دار تھا تنہا بھی جینا کر گیا
اس کی دیانت پر کسی الزام آ سکتا نہیں
اس کی نظر میں کچھ نہ تھی مال و زر کی حیثیت
اس کا سا کوئی دوسرا کردار پا سکتا نہیں
کیا عیش و عشرت کی طلب، کیا سیم و زر کی آرزو
اس کی طرح کوئی بھی ہو، ٹھوکر لگا سکتا نہیں
جو راستہ اس نے دکھایا وہ جس پہ وہ چلا
کوئی بھی ہادی نہاں وہ نہ دکھا سکتا نہیں

حضور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ازدواجی مطہرات کے بارے انہوں نے
یوں قلم اٹھایا:

اس کی نظر میں ... بھی نہیں

اس واسطے یہودیوں سے کچھ شناسائی اس نے بھی رکھی

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تاریخ پر دیے گئے جہیز کے حوالے سے ایک بند کے آخر میں انھوں نے کہا:

دستور وہ قائم کیا جو سب کے لیے برابری کی بات تھی
سب سے غریب انسان کی جتنی بھی اوقات تھی

انھوں نے حضور ختمی مرتبت ﷺ کی صفت ختم نبوت [illegible]

یہ ختم رسل [illegible] ہوش ختم ہے
اس پہ سیادت ختم ہے [illegible] شریعت ختم ہے

حضور محسن کائنات علیہ [illegible] الصلوٰۃ والسلام [illegible] شاعر یوں اظہار عقیدت کرتے ہیں:

اب بھی [illegible] ﷺ کی زندگی
اب بھی ہے گراں عزم کی اس حق نگر کی زندگی (۴)

شاعر نے پیش لفظ میں [illegible] ۱۹۸۰ء سے [illegible] نعتوں کو دو قسموں میں بانٹا ہے
پہلی قسم میں وہ نعتیں شامل کی ہیں جو [illegible] معلوم ہوتی ہیں، ان کی نعتوں کے چند شعر دیکھیے:

بطحا کی انجمن میں لے کے پیغام خدا آیا
گلی میں سے جہاں ہو کر رسول کبریا آیا
وہاں کا ماحول قرآنی سے شیریں ہو گئی جس کی
وہ رنگ و نور کب دستہ بڑھاتا ہوا آیا
نگاہ خدا والا ہے، بھلا تم محبت کو
تمہارے واسطے وہ لے کے پیغام وفا آیا

عرفان حق حاصل ہو کہ
حاصل [illegible] عرفان [illegible] ﷺ کی
و [illegible] کے دین و مذاہب

پیغمبر [illegible] عرفان [illegible] ﷺ کی

حور و فرشتے جن و بشر میں، اس دنیا میں، اُس دنیا میں
عام ہوئی ہے تیری شریعت، میرے محمد ﷺ رحمتِ عالم
ساری دنیا ایک ہوئی ہے شاہ و گدا کا فرق نہیں ہے
تو نے وہ دی تعلیم اخوت، میرے محمد ﷺ رحمتِ عالم

چھائی ہے کیسی کرن کرن ادا تجلی تو دیکھ
نام نبی ﷺ کا سلسلہ روشنی تو دیکھ
جس سے جڑی ہے روشنی، ارتقا کی بات

[illegible] کہتے ہیں [illegible] دوسری قسم کی نعتیں وہ ہیں جنھیں میں نے بندہ ہو کر لکھا ہے۔ ایسی نعتوں کے چند اشعار بھی ملاحظہ فرمائیے کہ یہ بندہ کیسا ہے؟

میری گنگا جل میں بھی مشاہدہ آب کوثر ہے
بلند الفاظ کی تواز بھی اللہ اکبر ہے
حالات پھیں اگر گنگ [illegible] تو بھلا کیا پائیں گے
جو ہوا ﷺ ہو گئے میرے تو کیا چھپا منظر ہے
سنبھل زندگی بھی وہ، سنبھل مسرت بھی وہ
خدا کی بندگی میرے لیے عشقِ پیمبر ﷺ ہے

زندگی کی قدر کا اک جذبہ پیدا ہوا
ذہن انساں میں خیال ارتقا پیدا ہوا
رفتہ رفتہ جاگ اٹھی آدمی کی بھی خودی
اک للک پیدا ہوئی، اک حوصلہ پیدا ہوا
ہر تعلق، خیر واضح، بیٹھے سب اُلجھے ہوئے
مسئلے کرنے کو حل مقصد نیا پیدا ہوا
لے کے پیغام حیات نو کوئی آ ہی گیا
آخر کے [illegible] ﷺ کبریا پیدا ہوا

یہ وسیلہ بھی دیکھے سے ہوا نہ ہے
آسرا کچھ میں بھی کوڑ کا ہوا نہ ہے
چاہنے والے کو سلام وفا نہ ہے
گو گوارا ہے مگر طرب بعد نہ ہے
عشق محبوب [redacted] خدا سے ہی خدا نہ ہے

مانگنے والے کی اوقات کو وہ کیا جانے
مسلمہ فقر دے یا تخت سلیماں بخشے
خوب واقف ہے وہ ہر شخص سے، جو چاہے وہ دے
اس کی کیا شان عطا ہے، وہی اس کو جانے
وہ ہر کتا بچھوں کبھی، لے کیا نہ ہے

دل کی تسکین کسی چیز سے ہو سکتی نہیں
دولت عشق جو مل جائے، کمی کوئی نہیں
در دولت پہ کبھی دید سے تکتی ہی نہیں
گر نہیں عشق دلوں میں [redacted] کچھ بھی نہیں
کبر و نخوت کے جو زُہد سے کیا نہ ہے

آج ناکام محبت ہوں تو شکوہ کیا
کشتۂ رنج و مصیبت ہوں تو شکوہ کیا
وقت کی تیغ حقیقت ہوں تو شکوہ کیا
ناز محروم قناعت ہوں تو شکوہ کیا
حاصل عشق ہی [redacted] روز ملا نہ ہے (۵)

حواشی

(۱) ناز سہارنپوری۔ رہبر علم [redacted]۔ ناشر شاہدرہ دہلی۔ ۱۹۸۹ء۔ ص ۲
(۲) ایضاً۔ ص ۹ (شاعری کی ترجیحات "نظم واں")
(۳) ایضاً۔ ص ۳۸
(۴) ایضاً۔ ص ۵۵، ۵۶، ۶۰، ۶۱، ۶۷، ۷۸، ۸۰، ۸۲، ۸۵، ۸۸، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۶، ۱۰۷

(۵) ایضاً۔ ص ۳، ۹۱

ناقد دہلوی، لالہ چھنومل

لالہ چھنومل ناقد کے بارے میں قائل مراد آبادی نے لکھا ہے کہ بے خود دہلوی کے شاگرد ہیں (۱) یہی بات پروفیسر خالد بزمی نے دہرائی ہے (۲) ان کی صحت خادم سجودوری یا مکتبہ رضا سے مستقل [redacted] گرو و نیز اور احمد مہر علی کی مرتب کردہ کتابوں میں نہیں ہے۔ قائل کی کتاب میں اس صحت کے تیرہ اشعار ہیں۔ خالد بزمی نے پانچ اشعار نقل کیے ہیں۔

چند اشعار دیکھیے:

اب حسین دل ہیں نہ ان کی یاد اب پہلو میں ہے
آج کل الجھا ہوا دل شاہ [redacted] کے گیسو میں ہے

یہ تو طاقِ دل شامل ہو کیوں آنسو میں ہے
جب تخلی کے تنے دل کی [redacted] پہلو میں ہے

ہجر احمد [redacted] میں ہوا ہوں اس قدر گریہ کناں
روح کے طوفان کا عالم ہر اک آنسو میں ہے

پوچھیے مرا ہی کی فکر پھر کہاں اور کہیں
کشتہ جب مارا، آپ [redacted] کے قابو میں ہے

جسم و جاں جلتے ہیں فرقت میں پی [redacted] کی راحت دن
دل نہیں آتش کی چنگاری مرے پہلو میں ہے

اٹھتے اٹھتے اور بھی دیکھے ہیں گلشن دہر میں
گلشن ہستی مگر ہے شامل رنگ و بو میں ہے

دہ پہ وحشی بھنوں آنکھوں کو نگاہوں سے طلوں
یہ تمنا ساتھ لے کر دل مرے پہلو میں ہے

کیا مدینے کے چمن سے ہو کے آئی ہے ابھی
کس نے یہ دلکشی تیری سی کو تو میں ہے

کس لئے ہو خوب زینت نے اندھیرے کا مجھے
ذوق رہا کا تصور دست مرے پہلو میں ہے

لطف حضرت ﷺ کا نامہ [illegible] ملی ہے یہ وصف
یہ مالی نعت گوئی [illegible] سخن میں ہے

حواشی

(۱) لال مراد آبادی (مرتب) - [illegible] ص ۵۵
(۲) قیام ، [illegible] نعت نمبر (۲) - ۱۹۸۸ء ص ۲۶۲

نانک گورو نانک جی

۱۴۶۹ء [illegible] ۱۵۳۸ء میں وفات ہوئی۔ ان سے دو شعر "[illegible]" کے حوالے سے شفیق بریلوی کی مرتبہ کتاب "ارمغان نعت" میں درج کئے گئے (۱)۔ "نور حق" میں بھی یک الفاظ اردو ترجمہ شائع کیا گیا (۲)۔

انکھے پہر بھوندا پھرے کھاون سنڑے شول
دوزخ پوندا کیوں رہے جاں چت نہ ہوئے رسول ﷺ

وہ شخص [illegible] پر بھٹکتا پھرے ، اس نے پیٹ میں درد اٹھتا رہے ، وہ دوزخ میں کیوں پڑے جب اس کے دل میں رسول ﷺ کی چاہ ہو۔

محمد ﷺ من توں، من کتاباں چار
من خدا دے رسول ﷺ نوں، سچا ای دربار

تو حضرت محمد ﷺ کو مان اور چاروں کتابوں کو بھی مان۔ تو خدا اور رسول ﷺ (دونوں) کو مان کیونکہ خدا کا دربار سچا ہے۔

حواشی

(۱) شفیق بریلوی (مرتب) - ارمغان نعت - طبع دوم [illegible] ص ۳۶۲

(۲) نور احمد میرٹھی (مرتب) - نور سخن - ص ۲۲

ناتی سہارنپوری، روپ کشور

"نور سخن" [illegible] "نعت" کے ایک خاص نمبر میں ان کی ایک نعت تھی [illegible] "نور سخن" میں اس کے دو اشعار چھپے ہیں (۱)۔ "نعت" میں آٹھ اشعار (۲)۔ نعت یہ ہے:

رسولوں میں محمد ﷺ مصطفیٰ تم سب سے برتر ہو
تمہیں [illegible] کوثر ہو، شفیع روز محشر ہو

گزارے سات دن [illegible] اٹھائے ہیں محمد ﷺ نے
کیا وہ ایک ہی خندہ میں شہر ملک کشور ہو

رسول اللہ ﷺ کے در پہ رسائی اس کی ہوتی ہے
مقدر جس کا یاور ہو، نصیب جس کا راہبر ہو

کرے جس جا پسینہ آپ ﷺ کے جسم معطر کا
وہیں سے مشک و عنبر پیدا گل [illegible] تر ہو

دلوں میں مدتوں پہلے جگایا عشق احمد ﷺ کی
ہو عشق ﷺ کے در سے معمور گھر گھر ہو

نہیں کھانے کو [illegible] میں کھجوریں پایا حضرت ﷺ کی
دعا یہ ہے، [illegible] تمنا [illegible] آور ہو

قیامت گرم ہو جب آفتاب روز محشر سے
برسے [illegible] الٰہی سایہ گل [illegible] ﷺ ہو

نہیں ناتی کو کچھ ڈر [illegible] روز قیامت کا
گناہوں کے مداوا ہو، شفیع روز محشر ہو

حواشی

(۱) نور احمد میرٹھی (مرتب) - نور سخن - ص ۲۲۰، ۲۲۱

(۴) سفینہ (ماہنامہ) لاہور، "غیر مسلموں کی نعت" ۔ حصہ دوم ۔ جون ۱۹۸۸ء ص ۴

زلل امرتسری

پروفیسر خالد بزمی کے مضمون "مقدس عقیدت" میں ان کے بارے میں لکھا ہے "سوائے زلل امرتسری نے بڑے سادہ، آسان اور بے تکلف انداز میں نعتیں کہی ہیں۔ ان کے نمونۂ کلام کے طور پر ایک نعت کے چند اشعار پیش ہیں:

کتاب حق سے یہ مذہب ملا ہمیں تو نے
کہ جس پہ دین و دنیا کا سب انتظام ہو جائے
عرب کو تو نے جہالت سے پاک کر ڈالا
تو کیوں نہ دل میں ترا احترام ہو جائے
ترے خیال میں یہ شغل بے حساب تھا
بشر کوئی بھی بشر کا غلام ہو جائے
رفاہ عام کی تجویز تھا جو مسلک سب المسلمین
لقب نہ کیوں ترا خیر الانام [redacted] ہو جائے (۱)"

میں حیران ہوں کہ زلل امرتسری کا ذکر فانی مراد آبادی کی کتاب میں نہیں ہے۔ بزمی صاحب نے ان کا نام اور مذکورہ نعت کہاں سے لی ہے۔ پھر مجھے یاد آیا کہ نعت کے یہ اشعار تو میں نے کہیں پڑھے ہیں۔ فانی کی کتاب دیکھی تو معلوم ہوا کہ یہ اشعار لالہ دھرم پال گپتا وفا کے ہیں (۲)۔ بزمی صاحب نے اپنے مضمون کے آخر میں لکھا تھا "غیر مسلم نعت گو شعرا پر یہ مضمون لکھنے کے لئے مجھے مختلف اخبارات و رسائل کے علاوہ جس کتاب سے سب سے زیادہ مدد ملی وہ جناب محمد ایوب صاحب فانی مراد آبادی مرحوم کی مرتب کردہ کتاب "ہندو شعرا کا نعتیہ کلام" ہے" (۳) ------- اور لطیفہ یہ ہے کہ بزمی صاحب نے لالہ دھرم پال گپتا وفا کی مذکورہ بالا نعت میں سے ایک شعر

پچھڑا کے بت کی پرستش، سکھائی تھی وحدت

ترے خیال کی ترویج عام ہو جائے

وفا کے ذکر میں نقل کردیا ہے اور چار شعر زلل امرتسری کو دے دیے ہیں (۴) اور وفا کا ذکر علیحدہ ہے جو زلل کا ہے۔

حواشی

(۱) شام و سحر (ماہنامہ) لاہور۔ نعت نمبر (۱)۔ جنوری فروری ۱۹۸۱ء۔ ص ۲۴۳
(۲) فانی مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۵۸
(۳) شام و سحر۔ نعت نمبر (۱)۔ ص ۲۸۰
(۴) ایضاً۔ ص ۲۵۱

نسیم، پنڈت دیا شنکر

پروفیسر شفقت رضوی نے لکھا کہ اردو شاعری پر مسلمانوں کی روایت کا اتنا اثر مرتب ہوا تھا کہ پنڈت دیا شنکر نسیم نے جب اپنی شہرۂ آفاق مثنوی "گلزار نسیم" لکھی تو اس کی ابتدا بھی حمد و مناجات ہی سے کی ہے ..... مختصری حمد کے بعد مناجات بھی مثنوی میں شامل کی ہے (۱)؛ ہم علامہ رضوی یہ بھی لکھتے ہیں کہ "مثنویوں میں حمد و نعت و منقبت کو روایتی طور پر اجزائے لاینفک قرار دیا گیا۔ مثنوی نگار خواہ کسی بھی مذہب کا ہو مثنوی لکھتے وقت ان اجزا کی پیروی لازم ہوئی۔ آتش کے شاگرد دیا شنکر نسیم گو ہندو تھے مگر جب انہوں نے "گلزار نسیم" لکھی تو حمد و نعت بھی موزوں کئے (۲)۔

عبدالغفور نساخ نے اپنے تذکرے "سخن شعرا" میں لکھا ہے "نسیم تخلص، دیا شنکر پنڈت کشمیری۔ ولد گنگا پرشاد۔ باشندہ لکھنؤ۔ صاحب مثنوی گلزار نسیم۔ شاگرد آتش، اپنے مذہب کو ترک کر کے مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ مثنوی ان کی نظم رواں ہے۔" (۳)

دیا شنکر نسیم کے مسلمان ہونے کی بات شاید ہی کسی نے کہیں لکھی ہو لیکن نساخ نے تحدی آمیز انداز میں بات کی ہے۔ بہرحال انہوں نے مثنوی گلزار نسیم کے آغاز میں

قلم کی تعریف میں جو اشعار محو رلحت و منقبت میں لکھے گئے وہ یہ ہیں:

ہر شاخ میں ہے شگوفہ کاری
ثمرہ ہے قلم کا حمد باری
[illegible]
محمد [illegible] حق [illegible] ﷺ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] (۳)

حواشی

(۱) [illegible] (سہ ماہی) کراچی۔ جولائی، ستمبر ۱۹۸۸ء ص ۵۵
(۲) [illegible] رضوی [illegible] اردو کی نعتیہ شاعری۔ ص ۴۰
(۳) [illegible] عبداللطیف [illegible] [illegible]
لکھنؤ۔ ۱۹۸۲ء ص ۱۱۸
(۴) [illegible] ﷺ [illegible]
[illegible] ص ۲۲۲

نشتر لکھنوی 'اودھے ناتھ

جانے سخن کمال' نور خدا کی بات کرتے ہیں
ادب کے ساتھ ختم الانبیا ﷺ کی بات کرتے ہیں
سلامی [illegible] ہیں [illegible] جھوم جاتی ہیں
خوشی میں جب حبیب کبریا ﷺ کی بات کرتے ہیں
غرض تسلیم و کوثر سے' نہ ہم کو کام جنت سے
کہ ہم دل سے محمد مصطفیٰ ﷺ کی بات کرتے ہیں

مٹائیں ظلمتیں جس نے دکھائی راہِ حق جس نے
ہم اُس نورِ خدا' اُس رہنما ﷺ کی بات کرتے ہیں
[illegible] حسین [illegible] ہمارے [illegible]
زباں کوثر سے دھو کر مصطفیٰ ﷺ کی بات کرتے ہیں
ہمیں دوزخ کی کیا پروا' ہمیں کیوں ڈر ہو محشر کا
ہیں عاصی' شافع روزِ جزا ﷺ کی بات کرتے ہیں
سلام اس ذاتِ عالی پر' درود اس نورِ اقدس پر
[illegible] ہم مصطفیٰ ﷺ کی بات کرتے ہیں
[illegible] جن و بشر کیا ہیں' خدا کے ہم زباں ہو کر
فرشتے بھی درِ خیر الوریٰ ﷺ کی بات کرتے ہیں

[illegible] (۱)۔ [illegible] (۲)۔ [illegible] ہے (۳)۔ ماہنامہ "منقبت" میں آٹھ شعر چھپے (۴)۔

حواشی

(۱) [illegible] (مرتب)۔ [illegible] ص ۳۸
(۲) [illegible] (۱)۔ ص ۲۶۹
(۳) [illegible] (مرتب)۔ [illegible] ص ۲۲۵ ۲۲۶
(۴) [illegible] (ماہنامہ) [illegible] ص ۲۱

نشتر' سرواری لعل

[illegible] سرواری لعل نشتر کی نعت سب سے پہلے ماہنامہ "الفیض الاسلام" [illegible] کے سیرت نمبر ۱۹۵۵ء میں شائع ہوئی۔ اس میں چودہ اشعار تھے۔ پروفیسر خالد بزمی نے [illegible] مضمون "اعتراف عظمت" میں تیرہ شعر شامل کئے (۲)۔ یہی تیرہ شعر ممتاز حسن نے اپنی کتاب نعت "خیر البشر ﷺ کے حضور میں" میں نقل کئے (۳)۔ جو دو اشعار

پیش کیے گئے ہیں:

چراغِ حقیقت تھے، شمعِ ہُدیٰ تھے
وہ انساں کے پردے میں نورِ خدا تھے
ملائک سے بالاتر انسان تھے وہ
حقیقت میں اللہ کی شان تھے وہ (۳)

یہ نعت مثنوی کی ہیئت میں ہے اور "[illegible] الاعلام" میں اس کا عنوان "شانِ محمد ﷺ" چھپا تھا۔ چند اشعار نذرِ قارئین ہیں:

جنابِ محمد ﷺ شہِ انبیا تھے
کرم و رحیم و مہر و وفا تھے
طلسم عداوت کو حضرت ﷺ نے توڑا
خلائق میں رشتہ محبت کا جوڑا
گناہوں کے جس وقت طوفاں بپا تھے
وہی کشتیٔ امت کے ناخدا تھے
کیے صاف سینے تو دل کاوشوں سے
جلا دی نکھر اخلاق کی کاوشوں سے
میسر یہ قدرت کسی کو کہاں تھی
دہانِ محمد ﷺ خدا کی زباں تھی
فقط ایک نسخہ ہی کیا مدح خواں ہے
ثنا خوانِ محمد ﷺ کا سارا جہاں ہے

اور محمد میرٹھی نے اس مثنوی کے صرف تین اشعار دیے ہیں (۵)

حواشی

۱) "[illegible] الاعلام [illegible] کے [illegible] (۱۹۵۵ء) کے شمارے [illegible] میں شائع ہوئے تھے
۲) شام [illegible] ص ۲۵
۳) [illegible] ﷺ کے [illegible] ص ۲۰۰
۴) [illegible] الاسلام [illegible] ص ۴۲

(۵) [illegible] محمد میرٹھی مرتبہ [illegible] ص ۲۲۲

نظرؔ، ہری کشور شرما

ہری کشور شرما نظرؔ کی ایک نعت سے چند شعر [illegible] محمد میرٹھی کی مرتبہ کتاب میں چھپے ہیں۔ نذرِ قارئین ہیں:

کبھی چاہتا ہے کہ چھوڑ انوار میں چلوں
آپ [illegible] ﷺ کی [illegible] میں چلوں
تنہائیوں میں [illegible] رہتا ہوں [illegible]
[illegible] تو [illegible] الور میں چلوں
طیبہ پاک ﷺ آپ کا [illegible] ہے نظرؔ
[illegible] میں چلوں

حاشیہ

۱) [illegible] کراچی۔ ص ۲۲۷

نظرؔ لکھنوی

[illegible] نام نظرؔ تخلص۔ [illegible] محمد میرٹھی کی مرتبہ [illegible] کتاب میں ان کی ایک نعت کے سات اشعار ملتے ہیں۔ میرٹھی نے یہ [illegible] نہیں [illegible] ماخذ بتایا ہے اس لئے اس پر مزید کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

چند اشعار دیکھئے:

اشعار لکھوں ایسے میں مدحِ محمد ﷺ میں
قرطاس پہ خامے کو اندازِ خرام آئے
یہ [illegible] حقیقت ہے [illegible] قدسی
جب بزم میں تاروں کی وہ ماہِ تمام ﷺ آئے

وہ بیت کدۂ آزر ہی جائے نہ کیوں کعبہ(۱)
جس دل میں محبت ہو، جو دل ترے غم تک ہے
افلاک کی راہوں سے گزرے ہیں محمد ﷺ جب
عاشق [illegible]
دیباچۂ عشق میں عنواں ہو نظر پہ بھی
اس نسخۂ محمد ﷺ میں میرا کہیں نام ہے(۲)

حواشی

(۱) عام طور سے [illegible] اور "[illegible]" کے ساتھ لکھا ہے [illegible]
سے ماخوذ ہے۔
(۲) [illegible] میرٹھی، مرتب۔ [illegible] ص [illegible]

نعیمؔ روشن علی

بابا روشن علی نعیمؔ [illegible] کے ساتھ قابل مراد آبادی نے "[illegible] غازی خان" کے العلا لکھے تھے(۱)۔ پروفیسر حامد [illegible] نے [illegible] "نعیمؔ [illegible] غازی خان سے رہنے والے تھے، معلوم نہیں [illegible] حال ہیں"(۲)۔ [illegible] ڈاکٹر [illegible] کمال کیا [illegible] کا نام ہی تبدیل [illegible] "بابا روشن خاں نعیمؔ [illegible] غازی خان سے رہنے والے تھے۔ آپ کی نعتیہ کاوشیں سوز و دروں سے معمور ہیں"(۳)۔

[illegible] حقیقی [illegible] قابل [illegible] صاحب میں بھی ہیں، عام موجودی کی کتاب میں بھی۔

اللہ [illegible] سرکار مدینہ
مر جائے [illegible] نثار مدینہ(۴)
ملن چاہوں میں [illegible] سرکار مدینہ ﷺ
لگ جائے الٰہی مجھے [illegible] مدینہ(۵)
حسرت ہے کہ [illegible] شاہ عرب ﷺ

مدفن ہو مرا سایۂ دیوار مدینہ
اے شیخ نجفی کو رہے فردوس مبارک
کافی ہے مجھے گوشۂ گلزار مدینہ
چھا جائے مری قبر پہ رحمت کی بدلیا
دُربار شب و روز ہوں انوار مدینہ
مر جائے نعیمؔ الفت سرور ﷺ میں الٰہی
تعویذ لحد ہو در دربار مدینہ

ترے کوچے ہو کر گئے یا محمد ﷺ
انہیں برق و برملا دیکھتے ہیں
ترے پاک چہرہ و نصائح میں حضرت ﷺ
ہم اک جوش صدق و صفا دیکھتے ہیں
طبیب آپ ہیں یا محمد ﷺ دلوں کے
ہم اس در کو دارالشفا دیکھتے ہیں
جو عشق ہے مومنوں کے دلوں میں
وہ ہر وقت شان خدا دیکھتے ہیں(۶)

حواشی

(۱) قابل مراد آبادی (مرتب)۔ جلد شعرائے [illegible] ص [illegible] ۱۵۳
(۲) شام [illegible] ۱۹۸۰ء۔ نعت نمبر(۱)۔ ص ۳۶
(۳) آزاد فتح پوری، ڈاکٹر [illegible]۔ اردو شاعری میں نعت۔ جلد دوم۔ ص ۲۵۷
(۴) قابل کی کتاب میں "[illegible]" لکھا ہے۔ "[illegible]" کو عام طور سے [illegible] لکھ دیتے ہیں۔
(۵) نعت کا یہ مطلع قابل کی کتاب میں [illegible] چوتھے شعر کے طور پر لکھا ہے۔
(۶) اس نعت میں ایک شعر ایسا ہے جو ہم نے نقل نہیں کیا:
گنہگار ہیں [illegible] ہم [illegible]
[illegible] دیکھتے ہیں
[illegible] شعر [illegible] ہے، وہ بھی [illegible] نہیں لکھا۔
(۷) نور احمد میرٹھی، مرتب۔ [illegible]۔ ص ۳۲۹

نعزؔ بلگرامی، کرشن سہائے

[illegible]

[illegible] نعزؔ بلگرامی کی نعت یہ ہے

قصورؔ جب سے آیا دل میں میرے عشق سرور ﷺ کا
لڑاپا مجھ دامن میں ہو گیا اک سوچ گوہر کا

ثنا خواں شوق سے ہوا میں اس خیر محبوب داور ﷺ کا
کہیں داماں جس کا ہے نظارہ قیصر پاسباں در کا

اسی کی شان میں "لولاک" فرمایا ہے خالق نے
یہ رتبہ کس نبی کا تھا، یہ درجہ کس پیمبر کا

نہیں کم معجزہ شق القمر کا چشم بینا کو
کریں یوں منکر کو حرف لکھ کر حال پتھر کا

عرب، رطب اللساں، مصری شکر لب شیریں احمد ﷺ میں
ابھی تک مدام نوبہا ہے اس کے تجر کا

نگاہ لطف سے شاہ امم ﷺ گر ایک نظر دیکھیں
گہر بن جائے ہر قطرہ ہمارے دامن تر کا

یہی نعت نبی ﷺ ہو گی اپنی حافظ و ناصر
کریں کس واسطے ہم نعزؔ کھٹکا روز محشر کا

حاشیہ
[illegible]

نور لکھنوی، کرشن بہاری

[illegible] خصوصی "مدراس عقیدت [illegible]
[illegible] ﷺ میں ان کی نعت [illegible] (۱) [illegible]
[illegible] (۲) [illegible]
[illegible] (۳)

چند اشعار دیکھئے:

آتے ہیں نبی جاتے ہیں نبیؐ عرش پہ حسن پڑتی ہے صبح (۴)
لٹ جاتی ہے جب معراج کی شب عالم میں سویرا ہوتا ہے

وہ نور خدا کا ٹکڑا تھا کس طرح بھلا ہوتا سایہ (۵)
. نکلی سے جدا جاتا ہے، جس جسم میں سایہ ہوتا ہے

ہر عیب سے مل کر پاک شمس، سردار نبی ﷺ دامن ہے
ہو جاتا ہے جب دل آئینہ میں جلوہ ہوتا ہے

گفتار محمد ﷺ کیا کہنا، انداز محمد کیا کہنا
ایمان کے تختے چلتے ہیں، فردوس کا سودا ہوتا ہے

ہے جلوۂ کثرت اور وحدت، ہر دل میں یکساں ہوتا ہے
جھکتی ہے جبیں کعبہ کی طرف اور دل میں محمد ہوتا ہے

اک تجربہ والی ہے مولا، اب ہاں کو دعا کہنے کہ بلا (۶)
ہر یاد نبی ﷺ کو کرتا ہے، بیمار وہ اچھا ہوتا ہے (۷)

وہ نور کی نظریں ہوتی ہیں گنبد سے جو ٹکرا جاتی ہیں (۸)
مل جاتا ہے جو پھر گنبد سے تڑی، وہ نور کا جلوہ ہوتا ہے

حواشی

(۱) سب (مجلہ گورنمنٹ کالج) گوجرانوالہ۔ اشاعت خصوصی "نذرانۂ عقیدت بحضور سرور کونین ﷺ"۔ ص ۳۳، ۳۴
(۲) نورِ سخن۔ مطبوعہ کراچی۔ ص ۴۳۰
(۳) اردو شاعری میں نعت۔ جلد دوم (حالی سے حال تک)۔ ص ۲۷۷، ۲۷۸
(۴) اسماعیل آزاد کی کتاب میں "مستور" لکھا ہے۔
(۵) ہم "مقدمہ" میں لکھ چکے ہیں کہ غیر مسلم شعرا عام طور پر نعت سے واقف نہیں ہوتے۔ نعت میں تو بعض اوقات مسلمان شاعر بھی بے احتیاطی کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔
(۶) نورِ سخن میں ہے "اک تجلی رنگ ہے جو"
(۷) نور احمد میرٹھی نے "محمد ﷺ کی" لکھا ہے۔
(۸) اسماعیل آزاد نے پہلا مصرع یوں لکھا ہے "... نظر ... ہے ---- اور اس طرح "الفت" خراب کر دی ہے۔

نیرنگ سنبھلی

"نورِ سخن" میں نام یہی لکھا ہے۔ اصل ماخذ کا پتا ہوتا تو دیکھا جاتا کہ ان کا اصل نام کیا ہے، کہیں یہ "سنبھلی" تو نہیں۔ موجودہ صورت میں "نورِ سخن" میں شامل ان کی نعت نقل کی جاتی ہے۔

مدینے جائیں گے مجھ کو محمد ﷺ شفاعت سے ان کی نظر ہو چکی ہے
بلندی پہ چمکے گا میرا ستارہ کہ اب شام غم کی سحر ہو چکی ہے
بحضور میں ہے نامِ نفس کا سفینہ جبیں پر اجل کا ہے کھٹکا ...
خبر دو مری تاجدارِ مدینہ ﷺ کو اب زندگی مختصر ہو چکی ہے
بڑھا چل مدینے کی جانب کو ... تجھے حق نے بخشے ہیں جذبات کامل
ملے گی "...تجھے تیری منزل کہ اب انتہائے سفر ہو چکی ہے
بلا کر مدینے مقدر جگا دو ... خانۂ زندگی جگمگا دو
خدا کے لئے اب تو جلوہ دکھا دو تڑپتے ہوئے عمر بھر ہو چکی ہے

دواریں گے مجھ کو شہنشاہ بطحا ﷺ ملے گا تجھے نعت خوانی کا صدقہ
نہ گھبراؤ نیرنگ رکھو بھروسا نبی ﷺ کو تمہاری خبر ہو چکی ہے

حاشیہ

(۱) نور احمد میرٹھی (مرتب) نورِ سخن۔ ص ۴۳۱

وفا، دھرم پال گپتا

فانی مراد آبادی کی مرتب کردہ کتاب میں ان کا نام یوں تحریر ہے۔ "لالہ دھرم پال گپتا وفا۔ مدیر اعلیٰ روزنامہ تیج دہلی" (۱)۔ ان کی ایک ہی نعت دستیاب ہے۔ فانی کی کتاب میں اس کے آٹھ اشعار چھپے ہیں۔ خادم سوہدروی کی کتاب میں ان کی نعت نہیں ہے۔ "ہندو شعرا کا نذرانۂ عقیدت" میں یہ نعت دو ٹکڑوں میں شامل ہے۔ ایک جگہ پانچ، دوسری جگہ چار اشعار تحریر ہیں۔ دو اشعار کی دونوں جگہوں پر تکرار ہے۔ اس طرح اس نعت کے سات اشعار کو دو صفحوں پر پھیلا دیا گیا ہے۔ نور احمد میرٹھی کی مرتب کتاب میں فانی والے آٹھوں شعر موجود ہیں (۲)۔

پروفیسر خالد بزمی نے یہ کیا ہے کہ ان کی اس نعت کا ایک شعر ان کے نام سے (۳) اور چار اشعار "ارگن امرتسری" کے نام سے پیش کر دیے ہیں۔ نیز دھرم پال گپتا وفا کی ایک اور نعت جو نقل کی ہے، اس کے مقطع میں "عرشی" تخلص استعمال ہوا ہے (یہ نعت وفا کی نہیں ہے، عرشی صہبائی کی ہے جو ان کے ذکر میں نقل کی جا چکی ہے)

بادۂ غم سے جب ہوا میں بالکل بے ہوش
میرے دل کو دے گئی تسکین کی یادِ رسول ﷺ

اس صورت میں وفا کی جو واحد نعت دستیاب ہے، اس کے چند اشعار دیکھیے:

چھڑا کے منہ کی پرستش سکھائی تھی وحدت
ترے خیال کی ترویج عام ہو جائے
الٰہیات سے مذہب ملا دیا تو نے

کہ دین و دنیا کا سب انتظام ہو جائے
عرب کو تو نے جہالت سے پاک کر ڈالا
تو کیوں نہ ان میں ترا احترام ہو جائے
ترے خیال میں یہ [illegible] مناسب تھا
بشر کوئی بھی بشر کا غلام ہو جائے
رفاہِ عام کی تجویز تھی جب کہ نصب العین
لقب نہ کیوں ترا خیر الانام ﷺ ہو جائے

"اوج" کے [illegible] یہ شعر [illegible] میں اصلاح کر کے "اپنا" کو "اپنا" بنا دیا ہے (۵)۔

حواشی

(۱) لال مرزا آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا (انتخاب کلام)۔ ص [illegible]
(۲) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نور سخن۔ ص ۲۲۲، ۲۲۳
(۳) ماہنامہ [illegible] نعت نمبر (۱)۔ ص ۲۷۱
(۴) ایضاً۔ ص ۲۷۲
(۵) "اوج" نعت نمبر۔ جلد دوم۔ ص ۲۰۲

وفاؔ، شنکر لال

جنم پتری میں نام پریم شنکر ہے۔ منشی بھوانی پرشاد سری واستو کے گھر [illegible] آگرہ میں پیدا ہوئے۔ [illegible] کلیم میرٹھی کی صحبت سے شاعری سے لگاؤ پیدا ہوا۔ علامہ سیمابؔ اکبر آبادی کے سامنے زانوئے ادب تہ کیا۔ "نغمۂ الحبیب" مطبوعہ دیوان ہے (۱)۔

مقبول عرفی نے ان کا جو منتخب کلام درج کیا ہے، اس میں تصوّف کی جھلکیاں صاف نظر آتی ہیں۔ مثلاً

وجودِ [illegible] وہ عالم کی ابتدا ہوں میں

خدا نہیں ہوں مگر مظہرِ خدا ہوں میں

"حد" [illegible] کی [illegible] شعر بھی شامل ہیں جس کا مقطع حسبِ [illegible]

ساقی! ترے سر کے جھکا دے دل بھی اپنا اے وفا
یہ عقیدہ ہے مرا ﷺ کا کہ در اور خدا (۲)

حواشی

(۱) [illegible] عرفی۔ شعرائے ہنود [illegible]۔ ص ۲۹، ۳۰
(۲) یہ شعر میں نے اپنے مضمون "نعت کے سائے میں" میں بھی نقل کیا (ماہنامہ "نعت" لاہور، اپریل ۱۹۹۲ء، جلد ۵، شمارہ ۴، "نعت کے سائے میں"۔ ص ۲۹)

وہبیؔ، شیو پرشاد

منشی شیو پرشاد وہبی لکھنوی "اودھ اخبار" لکھنؤ کے ایڈیٹر تھے۔ "کلیاتِ وہبی" مطبع نول کشور لکھنؤ سے ۱۸۸۰ء میں شائع ہوا (۱)۔

وہبی کی ایک نعت نور احمد میرٹھی کی مرتب کردہ کتاب "نورِ سخن" میں شائع ہوئی ہے (۲)۔ یہ نو اشعار ہیں۔ یہی نو اشعار ماہنامہ "ارشید" لاہور کے نعت نمبر میں بھی چھپے (۳)۔ ماہنامہ "نعت" لاہور کے نمبر "غیر مسلموں کی نعت" حصہ دوم میں اس نعت کے آٹھ اشعار شائع ہوئے (۴)۔

نعت یہ ہے:

سب خبر ہو دونوں عالم سے سوائے مصطفیٰ ﷺ
یا الٰہی! دل ہو اب جلوہ نمائے مصطفیٰ ﷺ
دل ہے میرا بستۂ زلفِ دوتائے مصطفیٰ ﷺ
جان ہے پروانۂ شمعِ لقائے مصطفیٰ ﷺ
حکم موسیٰ کو ہوا معراج میں لاتخلع مگر
تاج زیبِ عرش ہے نعلینِ پائے مصطفیٰ ﷺ
بوریائے فقر تختِ سلطنت سے ہے سوا

بادشاہ ملک کشور ہے گدائے مصطفیٰ ﷺ
ذرے اس در کے ہیں، کیا ستارے کیا شمس و قمر
جلوہ آرا شکل جنت میں ہے نیبائے مصطفیٰ ﷺ
شافعِ محشر ملا ہے کس پیمبر کو خطاب
کون محبوبِ الٰہی ہے سوائے مصطفیٰ ﷺ
جو ہو سائل، دہی اس کو نہ پھر کچھ احتیاج
ایسا کر دیتی ہے مستغنی عطائے مصطفیٰ ﷺ
آدمی کیا، مدح کر سکتے نہیں جن و ملک
حق تعالیٰ آپ کرتا ہے ثنائے مصطفیٰ ﷺ
آسماں پہ لوگ کہتے ہیں جنہیں شمس و قمر
سب یہ کہتے ہیں کہ ہیں یہ نقشِ پائے مصطفیٰ ﷺ
ہرلعل ہے حسرت یہی، کھل دل سے یہ میرا ہوا
دیکھتا ہوں جب میں ذکی نقشِ پائے مصطفیٰ ﷺ

حواشی

(۱) ... قصیدہ نگارانِ ... مطبوعہ ... ایڈیشن ۱۹۸۳ء، ص ۳۳۵، ۳۳۶
(۲) نور احمد میرٹھی (مرتب) ۔ نورِ سخن ۔ ص ۳۳۴، ۳۳۵
(۳) ارشید (ماہنامہ) لاہور ۔ نعت نمبر ۱۹۸۳ء ۔ ص ۳۴۸
(۴) نعت (ماہنامہ) لاہور ۔ اکتوبر ۱۹۸۹ء ۔ "غیر مسلموں کی نعت" ۔ حصہ دوم ۔ ص ۴۹

ہرکشن لال، پنڈت

"پیشوا" دہلی کا رسول ﷺ نمبر جو ۱۹۲۸ء میں شائع ہوا، اس میں ۲۳ مضامین اور ۲۹ منظومات ہیں۔ ان میں پنڈت ہرکشن لال کی ایک فارسی نعت ہے (۱)۔ غلام سرور اور فاضل مراد آبادی نے یہ نعت اپنی کتابوں میں درج کی ہے (۲)۔ نور احمد میرٹھی نے اس کے چار بند درج کیے ہیں (۳)۔

اے سرورِ پیغمبراں / اے صاحبِ ہر کون و مکاں
بر ہر نفس بر ہر زماں / قولی شفیع عاصیاں
صلّو علیٰ محمدٍ

شکل تو را ثنائے تو / کہ دو جہاں برائے تو
ملک در پائے تو / قدسیاں فدائے تو
صلّو علیٰ محمدٍ

داری مقام الخمس / قرن رب الملکی
مسلم بہ خاطر حزیں / ز غلامِ لعنت فرنگیں (۳)
صلّو علیٰ محمدٍ

جاکیم جسم و سر خوری / شفیع من اگر شوی
در عمر راہبر شوی / بہ حشر چارہ گر شوی
صلّو علیٰ محمدٍ

محبوب ذات کبریا / اشان شان مصطفیٰ ﷺ
رفیع ز صبح و سما / تو وقار اعلیٰ
صلّی علیٰ محمدٍ (۵)

فاضل اور غلام نے اپنی مرتب کردہ کتابوں میں شاعر کے نام کے ساتھ لکھا ہے "سابق مہتمم ٹرسٹ مہاراجہ پرتاپ سنگھ والی کشمیر"۔ ان دونوں کتابوں میں نام "ہرکشن لعل" لکھا ہے۔

حواشی

(۱) نعت (ماہنامہ) لاہور ۔ ستمبر ۱۹۸۸ء "رسول ﷺ مسلموں کا تعارف" حصہ اول ۔ ص ۳
(۲) فاضل مراد آبادی (مرتب) ۔ ہند شعرا کا نعتیہ کلام ۔ ص ۸۱ (پہلا بند) غلام سرور، عبدالمجید (مرتب) ۔ ہند شعرا کا نعتیہ کلام ۔ ص ۳۱، ۳۲ (پانچ بند)
(۳) نور احمد میرٹھی (مرتب) ۔ نورِ سخن ۔ ص ۴۱
(۴) "نورِ سخن" میں "ہو الاول" کو "الاول" لکھا گیا ہے۔
(۵) آخری بند ماہنامہ "حقیقت" میں چھپا ۔ (نعت ۔ ستمبر ۱۹۸۸ء ۔ ص ۲۱)

ہمدم گوری پرشاد

فاضل مراد آبادی ... گوری پرشاد ہمدم ... (۱) [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اور ملتی اب بھی جگہ سے تعلق رکھتے ہیں"(۳)۔

ان کی ایک ہی نعت [illegible] ماہنامہ "نعت" [illegible] اشعار [illegible] (۴)۔ [illegible] ماہنامہ "نعت" میں شائع ہوئے (۵)۔

چند اشعار دیکھئے:

شوقِ پابوس لئے چل تو مدینے مجھ کو
رب قسمت کہ بلایا ہے نبی ﷺ نے مجھ کو

واپسیں دم ہے لبِ ذکرِ نبی ﷺ کرتے ہو
وحشتِ موت کے آتے ہیں پسینے مجھ کو

چشم مشتاق ہے در پہ تو ہیں کان آہٹ پہ
ان کے آنے کی خبر دی جو کسی نے مجھ کو

کھل گیا غنچۂ دل ہجر میں ہے تب دہ ہو
ہو گئے ان کی زیارت کو مہینے مجھ کو

کیوں نہ ہو فخر یہ توقیر ہے کہ نام ہمدم

حشر میں نعت کی جاگیر نبی ﷺ نے مجھ کو

حواشی

(۱) فاضل مراد آبادی (مرتب)۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۳۰۹
(۲) اردو شاعری میں نعت۔ جلد دوم (اقبال سے حال تک)۔ ص ۲۴۳
(۳) شام و سحر نعت نمبر (۱)۔ ص ۲۶۳
(۴) نعت (ماہنامہ) لاہور۔ اگست ۱۹۸۸ء۔ "غیر مسلموں کی نعت" حصہ اول۔ ص ۸۱
(۵) ابرِ کرم۔ ص ۲۳۶ (فاضل کی کتاب میں ۹۔ اشعار ہیں)
(۶) ماہنامہ "نعت" میں "مشتاق بدایونی" چھپا اور احمد صابر کی نے بھی یہی نقل کیا۔

یکتا، منشی نند کشور

[illegible] شائع کردہ کتاب "ہندو شعرا در عقیدت" میں ان کی ایک ہندی نعت جو "یا رسول اللہ ﷺ" ردیف میں ہے کے پانچ اشعار ملتے ہیں (۱)۔ "عشقِ رسول اللہ ﷺ" مرتب تاش قصوری میں اس نعت کے سات اشعار چھپے (۲)۔ "نور سخن" میں یہی سات اشعار ہیں (۳)۔

لگا دو پار کشتی کو ہماری یا رسول اللہ ﷺ
مصیبت میں کرو یاری ہماری یا رسول اللہ ﷺ

ہے کالی رات اندھیاری بھنور اٹھتی چلی بھاری
تمہاری آس ہے کاری ہماری یا رسول اللہ ﷺ

گئے تر [illegible] سب میرے [illegible] میں [illegible]
دعا کر دے کہ [illegible] ہماری یا رسول اللہ ﷺ

کروں اب دھیان میں کس کا نہیں ہے آپ سا دوجا
شفاعت ہے بڑی بھاری تمہاری یا رسول اللہ ﷺ

نہیں کوئی [illegible] اپنا [illegible] جگ [illegible] کا [illegible]

تمہارے نام کو جپنا ہے جاری یا رسول اللہ(۴)
ہے جیسے برج کو کہا خلیل اللہ نے تارا
تو ہم کو بھی پیارا ہے پیاری یا رسول اللہ ﷺ
یہ دل جلا جو رو کر فرقت تمہاری اب کہے یکتا
میں جاؤں دل سے بلہاری تمہاری یا رسول اللہ ﷺ(۵)

حواشی

(۱) محمد صفدر/نذر، "...": ص ۳۲
(۲) نائل قصوری، محمد طفیل (مرتب)، "عشق یا رسول اللہ ﷺ"، مطبوعہ لاہور، ص ۴۳
(۳) نور احمد میرٹھی (مرتب)، "نور سخن"، ص ۲۴۴، ۲۴۸
(۴) "نور سخن" میں "جپنا" کو "چھپنا" لکھا گیا ہے جو غلط ہے۔
(۵) "عشق یا رسول اللہ ﷺ" میں مقطع کا پہلا مصرع مختلف ہے اور دوسرے مصرع میں "دل سے" کے بجائے "جاں سے" ہے۔

ضمیمہ

بیتاب، سرداری لعل

ماہنامہ "پیشوا" دہلی کا ایک رسول نمبر ۱۹۳۲ء، ۱۳۵۱ھ میں "تذکرۂ جمیل" کے عنوان سے شائع ہوا۔ اس کا نسخہ بہاء الدین زکریا لائبریری، ٹمّن، تحصیل چوا سیدن شاہ ضلع چکوال میں موجود ہے۔ راقم الحروف نے اس خاص نمبر میں سرداری لعل بیتاب کی نعت دیکھی اور اس کا ایک شعر ماہنامہ "نعت" کے خاص نمبر "رسول ﷺ مسلموں کا تعارف" حصہ چہارم (ستمبر ۱۹۹۳ء، ص ۲۹) میں شائع کیا۔ شعر یہ ہے:

پڑھا کیں آیتیں حق کی، بتائیں معجزے ان کی
محمد مصطفیٰ ﷺ بے شک جہاں کے رہنما تم ہو

"پیشوا" کا محولہ بالا شمارۂ خاص فی الوقت پیش نظر نہیں ہے۔ پوری نعت اس میں دیکھی جا

سکتی ہے۔

چھوٹو داس، بابا

ماہنامہ "پیشوا" دہلی (رسول ﷺ نمبر "تذکرۂ جمیل"، ۱۹۳۲ء، ۱۳۵۱ھ) ایک سو ساٹھ صفحات پر مشتمل ہے اور جلد ۱۱ کا شمارہ نمبر ۲ ہے۔ اس میں جن غیر مسلموں کی نعتیں شائع ہوئیں، ان میں بابو چندی پرشاد شیدا دہلوی، بابو بھگندر ناتھ خمار امرتسری، سوہن لال من، منشی چو... لال ترون دہلوی، سالک رام مالک غازی پوری، آنند لال نصرت، سرداری لال بیتاب، پادری جی آر مسیحی الہ آبادی، ... لال ساقی، ماسٹر ... پرشاد شاد، پنڈت ... ساحر دہلوی، دیوان نند کشور عاشق، منشی نند کشور یکتا، بابا چھوٹو داس اور امر چند قیس جالندھری شامل ہیں۔

اس خاص نمبر کا تعارف ماہنامہ "نعت" کے ستمبر ۱۹۹۳ء کے شمارے میں شائع ہوا۔ فی الوقت "پیشوا" میرے سامنے نہیں ہے، اس لئے بابا چھوٹو داس کا نمونۂ نعت نہیں دیا جا سکتا۔ بہرحال، ضروری ہے کہ ان کا ذکر نعت گوؤں میں آ جائے۔

خمار امرتسری، بھگندر ناتھ

"بھگندر ناتھ خمار امرتسری" کے نام سے "نور سخن" میں ایک نعت شائع ہوئی۔ میں نے اس کے حوالے سے اس شخصیت کا ذکر کر دیا ہے۔ اب ماہنامہ "نعت" لاہور کا خاص نمبر "رسول ﷺ مسلموں کا تعارف" حصہ چہارم سامنے آیا تو معلوم ہوا کہ وہی نعت جو نور احمد میرٹھی نے بھگندر ناتھ خمار امرتسری کے نام سے چھاپی، ماہنامہ "پیشوا" دہلی کے رسول ﷺ نمبر "تذکرۂ جمیل" مطبوعہ ۱۹۳۲ء میں "بھگندر ناتھ خمار امرتسری" کے نام سے چھپی تھی۔ ماہنامہ نعت کے محولہ بالا نمبر (ستمبر ۱۹۹۳ء) کے صفحہ ۱۵ پر شاعر کا نام چھپا اور صفحہ ۲۶ پر ان کی اسی نعت کا ایک شعر "پیشوا" کے محولہ بالا نمبر کے حوالے سے شائع کیا گیا۔

"پیشوا" کا محولہ بالا نمبر فی الوقت میرے پاس نہیں ہے، اس لئے نہیں کہا جا سکتا

کہ [illegible] کی بات درست ہے یا ماہنامہ "نعت" میں "پیشوا" کے حوالے سے [illegible] کا نام لکھا ہے

ساقی دہلوی، پنڈت جواہر ناتھ

اب تک کی حاصل کردہ معلومات کے مطابق اردو کے سب سے پہلے رسول ﷺ [illegible] ساقی [illegible] ماہنامہ "الاسلام" [illegible] ﷺ [illegible] حصہ چہارم [illegible] ساقی [illegible] نعت فی الوقت دستیاب نہیں۔

شہرت، آنند لال

ماہنامہ "پیشوا" دہلی [illegible] ﷺ [illegible] نمبر ۱۹۳۲ء [illegible] شہرت کی ایک نعت [illegible] کی۔ جس سے ان کی نعت کا ایک شعر

غلام [illegible] کمال آدمیت
پیام [illegible] اللہ ہے

ماہنامہ "نعت" لاہور کے خاص نمبر "[illegible] ﷺ [illegible] کا تعارف" حصہ چہارم (دسمبر [illegible] جلد ۳، شمارہ ۱۲، ص ۴۴) میں چھپا تھا۔ فی الوقت "پیشوا" کا مذکورہ نمبر میرے سامنے نہیں ہے۔ اس کا ایک نسخہ [illegible] لائبریری میں موجود ہے۔ مستقبل میں اس موضوع پر کام کرنے والے اس نمبر کو حاصل کر کے پوری نعت حاصل کر سکیں گے۔

سکھوں کی نعت گوئی

سکھوں کے معاملے میں دوسرے غیر مسلموں کی نعت گوئی سے ہٹ کر ایک صرف یہ [illegible] بات ہے [illegible] توحید کے قائل ہیں۔ [illegible] میں خالق و مالک کی وحدانیت [illegible] بات ہے۔ اس طرح وہ [illegible] مسلمانوں سے زیادہ قریب [illegible] اپنی مرضی سے پتھر [illegible] کی عبادت [illegible] ایک خدا کو مانتے ہیں اور اس حد تک مسلمانوں سے قریب ہیں۔

مسلمان بھی توحید کے قائل ہیں لیکن ہم اس توحید کے قائل ہیں جو حضور محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر ایمان کے ساتھ مشروط ہوتی ہے۔ [illegible] توحید [illegible] لا الٰہ الا اللہ [illegible] ختم نہیں ہوتا "محمد رسول اللہ ﷺ" [illegible] مکمل [illegible] میرا ایمان ہے کہ اگر آپ توحید کے قائل ہیں تو آپ [illegible] حضور ختمی مرتبت ﷺ کی رسالت و نبوت بلکہ محبوبیت کا قائل ہونا مشکل نہیں رہتا۔

یہ بات [illegible] نظر [illegible] صفحات سے بلکہ ہر فقرے اور ہر شعر سے واضح ہوتی ہے کہ حضور [illegible] علیہ السلام والصلوٰۃ کی سیرت طیبہ کا معروضی مطالعہ کرنے والے آپ ﷺ کی تعریف و ثنا میں [illegible] آپ کو مجبور پاتے ہیں۔ جو صاحب علم [illegible] حضور [illegible] ﷺ کی رحمت [illegible] کو پیش نظر رکھتے ہیں وہ آپ ﷺ کی محبت میں [illegible] ہوتے ہیں۔ پھر اگر کوئی آدمی توحید خداوندی کا پہلے سے قائل ہو تو اس کے لئے سرکار ﷺ کے حالات حیات سے واقفیت کے نتیجے میں متاثر ہونا نسبتاً آسان ہوتا ہے۔

اس لئے سکھ حضرات سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت کہتے نظر آتے ہیں تو بات آسانی سے سمجھ میں آ جاتی ہے۔ لیکن ہندو اور سکھ نعت گویوں کا تقابل کریں تو ہندو

نعت گو تو وہ ہیں، سکھ کم ہیں۔ اس کی وجہ دراصل یہ ہے کہ سکھ قوم شاعری کی طرف کم ہی آئی ہے۔ سکھ عسکری صلاحیتوں کی حامل قوم ہے، شعر و سخن کی دنیا ان کی جنگ و جدل کی زندگی سے مختلف ہے۔ ہندو تعداد کی اعتبار سے سکھوں سے کہیں زیادہ بھی ہیں اور شعر و سخن کی دنیا میں آنے والے بھی ہیں۔

پروفیسر شفقت رضوی نے سکھ شعرا کی مدح گوئی کا ذکر اپنے مضمون "ہندو شاعروں کے کلام پر فکرِ اسلامی کے اثرات" میں کیا ہے۔ انہوں نے جن سکھوں کے مدحیہ اشعار شاملِ مضمون کئے ہیں، ان میں یہ شاعر شامل ہیں۔ مہاراجہ [illegible] سنگھ [illegible]، راجہ بہادر سنگھ بہادر (شاگرد انشا)۔ دیوان صورت سنگھ بہار و صورت۔ جوہر سنگھ جوہر (شاگرد جرأت)۔ منشی جوہر سنگھ جوہر (شاگرد خواجہ وزیر م ۱۸۸۰ء)۔ موہن سنگھ دیوانہ (م ۱۸۹۹ء)۔ کنور مہندر سنگھ بیدی سحر۔ منشی دیال سنگھ مخمور۔ منشی شیو سنگھ (دہلی)۔ منشی سدا سنگھ تاباں (شاگرد مصحفی)۔

چونکہ توحید سکھوں کے مذہب کی بنیاد ہے اور ان کے ماحول میں ہندو ہی رچے بسے ہیں، اس لئے ان کے چند مدحیہ اشعار کا مطالعہ قارئین کرام پسند کریں گے!

لقب جس کا ولی ہے، وہی گھر خدا کا
یہ کعبہ اس کا سنوارا نہیں ہے (سدا سنگھ تاباں)

نہیں دیکھے خلق میں جو خدا کو
خدا جانے وہ لوگ کیا دیکھتے ہیں (موہن سنگھ دیوانہ)

مری قدر تک و جم کا کام کرتی ہے
رہنمائے حق ہے رہگیر خوبی تقدیر لوٹی ہے (موہن سنگھ دیوانہ)

کس کو ہے اس کے فروغِ شیخ وحدت کی خبر
یک سو ہی تھا پروانہ تجلی گاہ کا (جوہر۔ شاگرد وزیر)

الوہیت، ذات، تحقیق، شانِ خاص اس کی ہے
پرستش کرتے ہیں ہم نام رکھ کر اس کی قدرت کا (جوہر۔ شاگرد جرأت)

اشتیم اٹھ کر پو اسنگھ

ماہنامہ "رشید" لاہور کے نعت نمبر ۱۹۸۵ء میں ان کی ایک نعت شائع ہوئی ہے (۱)۔ پہلے چار اشعار کے بعد شاعر کا نام ہے، پھر پانچ اشعار مزید چھپے پر شاعر کا نام لکھا گیا ہے۔ اس طرح بظاہر اشتیم کی دو حقیقی نظر آتی ہیں "مقبولیت" میں یہ ایک ہی نعت ہے جس سے تمام اشعار تو نعت سے نہیں مگر اشعار ملتجی ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

جھکا ہے نورِ خیرِ تجلیِ انور کے سامنے
[illegible]

اتنا گرم ہوا آگ میں آ جانے روشنی
کہا صبا نے جا کے [illegible] کے سامنے

جس در سے کچ تک کوئی لوٹا نہ خالی ہاتھ
دستِ طلب دراز ہے اس در کے سامنے

حاجت ہے کیا بیان کی ہے مرض عیاں
[illegible] حال [illegible]

رضواں تجھے جو ناز ہے جنت پہ اس قدر
کیا چیز ہے وہ روضۂ اطہر کے سامنے

محشر میں ہو ان کا دستِ شفاعت تمام کے
جس دم کھڑا ہو داورِ محشر کے سامنے

حواشی

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

اشک جالندھری "نردیو سنگھ"

فانی مراد آبادی نے لکھا ہے کہ ان کی تعلیم بی اے اور عمر (۱۹۹۵ میں) [illegible] کی [illegible] کی شاعت سے وصی ۳۳ سال [illegible] [illegible] [illegible] میں [illegible] شعر [illegible] حفیظ [illegible] گئے ہیں۔ پروفیسر خالد [illegible] [illegible] [illegible] ہیں ہے۔

رسائی پھر تجلی ہے دری اے طالب حق
مسیحا کہنا ﷺ جب ہے امیر کارواں تیرا

اے دونوں جہاں کی نعمتیں حاصل ہیں دنیا میں
ملا جس نے دل میں اے رسول اللہ ﷺ مکاں تیرا

بچل ہوں میں گناہوں سے، کرم ہو شافع محشر ﷺ
مجھے بھی ہو جا حاصل، ملے جو آستاں تیرا

اگر کوئی تمنا ہے مرے دل میں تو یہ ہے ﷺ
دم آخر جبیں میری ہو، سنگ آستاں تیرا

بہت گھبرا گیا ہوں یا نبی ﷺ! آہ! دنیا سے
سکوں مل جائے، مجھ کو بھی، ملے جو آستاں تیرا

حواشی

(۱) فانی مراد آبادی، مرتب [illegible] نعتیہ کلام [illegible]
(۲) شام و سحر نعت نمبر (۱) [illegible] ص ۳۳
(۳) [illegible] (مرتب) [illegible] ص ۷۲
(۴) "نور حق" میں اس نعت [illegible] نہیں ہے۔

بی ذی (بواوتی)

[illegible] (امرتسر) کی [illegible] ان کی ایک نعتیہ نظم کے چار اشعار اور فارسی کے چار اشعار [illegible] کا ایک شعر نعتیہ ہے، فانی مراد آبادی کی مرتب کردہ کتاب

[illegible]

فانی مراد آبادی کی کتاب ہے۔

میں کس کے لئے دنیا سے بیزار ہو گی
میری حیات کس لئے دشوار ہو گی

فرقت نے کس کی ہے مجھے بے چین کر دیا
میں کس کی جان و دل سے طلبگار ہو گی

[illegible] ہو گی ہے میرے دل کی [illegible]
[illegible] کہ خواب سے بیدار ہو گی

اخلاق احمدی ﷺ سے ہے [illegible] گیا
[illegible] ﷺ ہو گی (۳)

[illegible]
[illegible] ﷺ [illegible] (۴)

[illegible] اردو کے اور چار فارسی کے ہیں (۵)۔

حواشی

(۱) [illegible]
(۲) اردو شاعری میں نعت، جلد دوم (حالی سے حال تک)، ص ۳۴۳
(۳) پروفیسر خالد بزمی نے اپنے مضمون [illegible] میں یہ چاروں شعر نقل کئے ہیں (شام و سحر نعت نمبر [illegible])
(۴) [illegible] نے اپنی مرتبہ کتاب "نور حق" میں فارسی کے چار [illegible] نقل کئے ہیں اور [illegible] اشعار بھی نقل کئے ہیں [illegible] ہے (نور حق، ص [illegible])
(۵) [illegible] کی مرتبہ کتاب، ص ۳۷

بیدار، پروفیسر کرپال سنگھ

ماہنامہ "جلوۂ طور" ملتان کی اشاعتِ خاص بعنوان "پیغمبرِ اسلام ﷺ" مکمل مقدس کی روشنی میں "۲۰ و ۳۰ ... سے ۴۹ صفحات پر مشتمل ہے۔ ... فروری ۱۹۵۸ء میں شائع ہوئی۔ اس میں ... کرپال سنگھ بیدار کی ایک نعت شامل ہے۔(۱) ... ماہنامہ "النعت" کے خاص نمبر بعنوان ... ﷺ ... "جلوۂ طور" کے حوالے سے شائع کی گئی(۲)۔ یہ ... نعت یہاں پیش کی جاتی ہے۔

ہے کہ تجھ سے صبحِ عالم [illegible] تابانی ہوئی
ماہ و خورشید [illegible] ہوئی
[illegible] نور تجلیات سے [illegible]
پیشتر [illegible] فانی [illegible]
ہے کہ تیری ذات [illegible] شان [illegible]
ہے کہ تیری [illegible] مثال [illegible]
[illegible] تجھ [illegible] ذات [illegible]
تیری ہستی [illegible] اثبات [illegible]
اے کہ تیرے نام کی تابش سے لطفِ پُر نور ہے
تیری خاکِ پا کا ہر ذرہ غیرتِ طور ہے
نور افشاں تیری محبت ہے دلوں میں اس طرح
عکسِ انجم مضطرب آبِ رواں میں جس طرح
تیری شانِ لطف عالم میں آشکار ہو گئی
رحمتِ "الغفور" "الغفری" [illegible] مثال ہو گئی
اس قدر تیری کرامت کی فراوانی ہوئی

بے کسوں کو دولت [illegible] ارزانی ہوئی
عالم و مظلوم کو تو نے برابر کر دیا
ذرۂ ناچیز کو ہمدوشِ اختر کر دیا
تیری پُر اسرار ہستی کا بیاں ہو کس طرح
تجھ میں جو انداز حق ہے، عیاں ہو کس طرح
گنجائی عظمت و تقدیس کا مظہر ہے تو
مظہر ہے، خدا کا خاص پیغمبر ﷺ ہے تو

حواشی

(۱) جلوۂ طور (ماہنامہ) ملتان۔ اشاعتِ خاص۔ شمارہ فروری ۱۹۵۸ء ص ۱۹
(۲) النعت (ماہنامہ) ... ۱۹۹۰ء ... ﷺ ... ص ۸۰

بیکلؔ، بشن سنگھ

سردار بشن سنگھ بیکلؔ کے ایک نعتیہ مسدس کے چار بند ماہنامہ "پیشوا" دہلی کے ﷺ نمبر بعنوان "تذکرۂ جمیل" ۱۹۳۴ء میں شائع ہوئے(۱)۔ یہ نمبر میرے (راقم کی) کتب میں موجود ہے جس سے یہ چاروں بند ماہنامہ "النعت" کے خاص نمبر "غیر مسلموں کی نعت" حصہ اول میں چھاپ دیے (۲)۔ ممتاز حسن نے اپنے "انتخابِ نعت" میں اس مسدس کے تین بند شامل کیے (۳)۔ نور احمد میرٹھی نے "نور سخن" میں اس کا ایک بند نقل کیا ہے (۴)۔ ثاقب احمد نقوی (اب و من) نے اس مسدس کے تیسرے بند کے آخری دو مصرعوں کو ایک شعر کے طور پر نقل کیا ہے (۵)۔

"الفضل" قادیان کے ایک خاص نمبر میں اس مسدس کے چاروں بند شائع کیے گئے اور ساتھ میں لکھا گیا: "کیفیِ جناب خلیق لاہوری، مرحوم تھا" (۶)

مسدس یہ ہے:

اے رسولِ پاک ﷺ، اے پیغمبرِ عالی وقار
چشمِ باطن بیں نے دیکھی تجھ میں شانِ کردگار

تیرے دم سے گل تر نے ہیں وہ عرفاں کے نکھار
خوبیوں کا ہو تری کیونکر بھلا ہم سے شمار

نور سے تیرے اندھیرے میں درخشانی ہوئی
تیرے آگے آبرو گوہر کی پانی ہوئی

کیوں نہ ہم بھی اس جہاں کا پیشوا مانیں تجھے
کیوں نہ دو حق میں بھلا رہنما جانیں تجھے
[illegible] آنکھیں نہ بچھائیں تجھے
حق کی ہے تجلی صدا [illegible] مانیں تجھے

گر مسلمانوں کا اک پیغمبر اعظم ہے تو
ہاں ہنودوں میں بھی اک اوتار سے کب کم ہے تو

حواشی

(۱) [illegible] (ماہنامہ) دہلی۔ رسول ﷺ نمبر "[illegible]"۔ جون جولائی [illegible]۔ ص [illegible]
(۲) [illegible] (ماہنامہ) لاہور۔ اگست ۱۹۸۸ء "غیر مسلموں کی [illegible]"۔ حصہ اول۔ ص [illegible]
(۳) [illegible] ﷺ کے حضور میں۔ ص [illegible]
(۴) [illegible] (مرتب) [illegible]۔ ص [illegible]
(۵) [illegible] ﷺ [illegible] ۱۹۸۸ء [illegible] ﷺ [illegible] ۱۹۸۱ء [illegible]
(۶) [illegible] (ماہنامہ) [illegible]۔ اکتوبر [illegible]۔ ص [illegible]

جوہر، جواہر سنگھ

"جواہر سنگھ جوہر" نام کے دو شخص ہیں۔ ایک کے بارے میں عبدالغفور نساخ نے لکھا ہے۔ "جوہر تخلص۔ جواہر سنگھ [illegible] باشندہ لکھنؤ۔ شاگرد [illegible] مرزا قتیل۔ فارسی گو۔ دیوان ان کا نظر سے گزرا"(۱)۔

سید محسن علی محسن لکھنوی کے "تذکرہ سراپا سخن" میں ان کے بارے میں یہ معلومات ملتی ہیں۔ "جوہر۔ منشی جواہر سنگھ۔ سررشتہ دار [illegible] دفتر [illegible] باشندہ [illegible]۔

[illegible]
[illegible] کے اور جواہر [illegible] راجا [illegible] کے قوم [illegible] باشندہ [illegible]۔ صاحب دیوان فارسی اور ریختہ [illegible] شاگرد خواجہ [illegible] فارسی میں [illegible]

[illegible]

[illegible] شعرا" میں جرأت کے شاگرد کا نام "جواہر سنگھ جوہر" تحریر ہے اور [illegible]

[illegible] ہوتا ہے" وہ "جاگر" ردیف میں کسی کی غزل کا مطلع ہے(۵)۔

[illegible] لاہور [illegible] ۲۲۲ [illegible] نقل [illegible] شاعر کا نام "جواہر سنگھ جوہر" لکھا ہے اور [illegible] کے رشتہ [illegible] سے [illegible] ۲۲۳، ۲۲۲ [illegible] لکھنؤ شاہی سرکار سے وابستہ تھے مگر جب [illegible] انتقال [illegible] چلے گئے [illegible] کلام کے نمونہ [illegible] ہے(۶)۔

حضور اے شاہ دیں [illegible] منصور [illegible] کا
انا الحق [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کا

حواشی

(۱) [illegible] تذکرہ [illegible] لکھنؤ [illegible] ۱۸۷۳ء [illegible] کا عکس [illegible]
[illegible]
(۲) تذکرہ سراپا سخن (مرتبہ ڈاکٹر [illegible] حسن) [illegible]۔ ص ۳۲
(۳) [illegible] انجمن ترقی اردو کراچی۔ [illegible]۔ ص [illegible]
(۴) ایضاً۔ ص [illegible]
(۵) [illegible] شعر۔ ص [illegible]

(۵) ڈاکٹر [illegible] - اردو کے ہندو ادیب - دہلی۔ ۱۹۶۲ء ص ۲۲۳

راجا بھوان سنگھ

عبدالغفور نساخ نے تذکرہ "سخن شعرا" میں ان کے بارے میں لکھا ہے۔ "راجا تخلص، بھوان سنگھ۔ خلف راجہ جیت سنگھ بہادر۔ راجہ بنارس مقیم [illegible] شاگرد مرزا حاتم علی بیگ مہر۔ صاحب دیوان ہیں" (۱)۔ سید محسن علی محسن لکھنوی کے "تذکرۂ سراپا سخن" میں بھی یہی معلومات ہیں (۲)۔

پروفیسر سید یونس شاہ نے ان کے بارے میں جو معلومات دی ہیں، وہ یہ ہیں۔ "نظیر اکبر آبادی کے ایک شاگرد مہاراجہ بھوان سنگھ بہادر راجہ کاشی گوتم برہمن، تخلص راجا، سکونت قدیم بنارس حال [illegible]۔ عمر ۵۰ سال۔ مدت شاعری ۳۰ سال۔ تصنیفات، دیوان و ایک مثنوی و ایک بیاض سلام و مراثی وغیرہ" (۳)۔ پتہ نہیں چلتا کہ انھوں نے یہ معلومات کہاں سے نقل کی ہیں، بھوان سنگھ راجا کی عمر ۵۰ سال کس سن میں تھی؟..... وغیرہ

پروفیسر سید یونس شاہ نے یہ بتایا ہے کہ ان کی حمد کا ایک شعر ملتا ہے۔ اور یہ لکھ کر نعت کے دو شعر درج کئے ہیں۔ پھر لکھا ہے "اب نعت کا یہ شعر ملاحظہ کیجیے" ... یہ لکھ کر ایک نعت کا اور ایک منقبت کا ----- مندرجہ ذیل شعر درج کیا ہے:

ھُوَ الاَوَّلُ ھُوَ الآخِرُ کا مطلب نورِ احمد ﷺ ہے
اسی پر ابتدا ٹھہرے، اسی پر انتہا ٹھہرے

الٰہی ذرۂ خاکِ نجف ہوں، بوترابی ہوں
کوئی پوچھے، کوئی راجا، کوئی قنبر کا ٹھہرے

مجھے جعفر حسین خاں جعفری کی مرتبہ کتاب "اردو اور عربی ادب میں ہندوؤں کا حصہ" میں بھوان سنگھ راجا کی ایک نعتیہ رباعی ملی ہے، ملاحظہ فرمائیے:

کیا چیز تھی نورِ سیّد ﷺ سے پہلے

سب شُبہ ہیں جو تھے انبیا سے پہلے
بعد ان کے نبوت ہے اسی طرح محال
جس طرح نہ تھا کوئی خدا سے پہلے (۴)

حواشی

(۱) نساخ، عبدالغفور - سخن شعرا (تذکرہ) - منشی نول کشور، لکھنؤ ۱۲۹۱ھ (پہلا ایڈیشن) مطبوعہ ۲۹ [illegible] ۱۸۷۴ء - ص ۱۶۲
(۲) محسن لکھنوی، سید محسن علی - تذکرۂ سراپا سخن - (مرتبہ ڈاکٹر اقتدا حسن)۔ مطبوعہ لاہور ۱۹۶۱ء ص ۲۵
(۳) یونس شاہ، پروفیسر سید - تذکرۂ نعت گویان اردو - جلد دوم - ص ۳۰
(۴) جعفر حسین خاں ایم۔ اے (علیگ)۔ اردو اور عربی ادب میں ہندوؤں کا حصہ [illegible] لکھنؤ ۱۹[illegible] ص ۸۶

سحر کنور مہندر سنگھ بیدی

کنور مہندر سنگھ بیدی سحر کی [illegible] ۱۹۰۹ء [illegible] والے علاقے میں رہے۔ [illegible] ضلع منٹگمری کے ڈپٹی کمشنر تھے بعد میں دہلی کے ڈپٹی کمشنر ہو گئے۔ [illegible] سے ہیں کہ [illegible] محمد عبداللہ قریشی مدیر "ادبی دنیا" لاہور سے ملنے آئے تھے۔ لاہور میں جب بھی آتے، قریشی صاحب سے ملنے (اس دور) میں ٹھہرتے تھے (۱)۔

میں ان کی وفات سے چند ماہ قبل فروری ۱۹۹۸ء میں دہلی گیا تو ایک دن ان سے ملنے ان کی قیام گاہ پہنچا۔ بہت شفقت سے پیش آئے۔ میں نے ماہنامہ "نعت" لاہور کے "غیر مسلموں کی نعت" کے موضوع پر شائع ہونے والے تین شمارے پیش کیے۔ انھوں نے اپنی نعتیں بھجوانے کا وعدہ کیا۔ اپنی خودنوشت "یادوں کا جشن" عنایت فرمائی [illegible] نعت کے تین شعر لکھوائے (۲)۔

ان کی چند نعتیں دستیاب ہیں، ہر نعت کے چند شعر درج کیے جاتے ہیں:

نعت خوانِ سرورِ کون و مکاں ﷺ ہوتا ہوں میں

دیکھا روح الامیں سے ہم زباں ہوتا ہوا میں
رات دن جس آستاں پر ہیں ملائک سجدہ ریز
بارہا اوجِ تخیل سے وہاں ہوتا ہوا میں
سرورِ کون و مکاں ﷺ پر بھیجتا ہوں صد درود
کس طرح شیریں سخن رطب اللساں ہوتا ہوا میں
گھر سے پاؤں ہوتی ہے حیاتِ جاوداں
جب لحد کے بام شاہِ انس و جاں ﷺ ہوتا ہوا میں
جب بھی جاتے ہیں سی کر سوئے طیبہ خوش نصیب
کارواں کے ساتھ گردِ کارواں ہوتا ہوا میں(۳)

بلندی پہ اپنا نصیب آ گیا ہے
درِ پاک ساقی ﷺ قریب آ گیا ہے
مدینہ بالآخر قریب آ گیا ہے
مرے کام میرا نصیب آ گیا ہے
یہ کہہ کہہ کے دل کو سنبھالا ہے میں نے
ٹھہر جا، مدینہ قریب آ گیا ہے
نکلتے ہیں دل کے ارماں سحر سے
وہ دیکھو، مدینہ قریب آ گیا ہے(۴)

مدینہ تک پہنچ جائے، پہنچ جائے تو مر جائے
یہی معیارِ علم کا مدعا معلوم ہوتا ہے
سمٹ کر دو جہاں کی وسعتیں آ گئیں تخیل میں
تصور سرورِ لولاک ﷺ کا معلوم ہوتا ہے
سحر کے لب بافراطِ ادب ہے تکبیر گونجی ہیں
سلونہ عمل قتل عشق علی معلوم ہوتا ہے(۵)

مقدرات سے یہ اہتمام ہو جائے

کہ میری روح کا طیبہ مقام ہو جائے
جو کام عشقِ نبی ﷺ میں تمام ہو جائے
حصولِ لذتِ کیفِ دوام ہو جائے
[illegible] ہو جائے
زباں پہ جاری جو ﷺ کا نام ہو جائے
یہی ہے ایک تقاضائے زندگی ہر دم
حریمِ پاک میں عرضِ سلام ہو جائے
درِ وصال ﷺ پہ جا کر جو ہوں میں سر پہ کھڑا
تو شام صبح ہے، صبح شام ہو جائے
رسائی تا بہ درِ شاہِ دو جہاں ہو اگر!
یہی نصیب فلک احتشام ہو جائے
پھر اک جہان ہے مشتاق یا رسول اللہ
تجلیات کو پھر اذنِ عام ہو جائے
یہ آرزو ہے مدینے پہنچ کے اے مولا ﷺ
نثار روضہ پہ ادنیٰ غلام ہو جائے
سب تعلقات [illegible] کا تو بیا کہنا
کھلا قبول صد احترام ہو جائے
وفورِ شوق میں روضہ کے سامنے گر کر
سجود و رکوع و قعود و قیام ہو جائے
حبیبِ پاک ﷺ بلا لیں اگر مجھے تو سحر
مری رسائی طلب کا تمام ہو جائے(۶)

پہنچ کے طیبہ میں یا الٰہی نظر یہ کیا تھی کہ دیکھ رہی ہے
مری نگاہوں میں تیری کیسی حسین دنیا بسا رہی ہے
قرار ہوا شوق کا تقاضا تڑپ رہی ہے ہر اک تمنا

★ مدینے' چلو مدینے' یہ دل سے آواز آ رہی ہے
شہر عرب کی عنایتوں کا تو تذکرہ نہیں ہے کوئی ٹھکانا
بھرے گناہوں کی ہے یہ پوٹلی ہزار مجھ کو ڈرا رہی ہے(۷)

فانی مراد آبادی کی مرتبہ کتاب میں سے ایک سلام بصورت مثنوی ہے (دعا شعر) سلام کے تمہیدی شعر ملاحظہ فرمایئے:

تصور ہے یہاں میں ہو گا
تخیل کا سر بسر عرش کا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کروں عرض سلام عاشقانہ(۸)

تعلیم معرفت ہے محبت رسول ﷺ کی
ہے بندگی خدا کی' اطاعت رسول ﷺ کی
ہے مرتبہ حضور ﷺ کا بالائے فہم و عقل
مطلوب ہے خدا کی جو عزت رسول ﷺ کی
تسکین دل ہے سرور کون و مکاں ﷺ کی یاد
سرمایہ حیات ہے الفت رسول ﷺ کی
انسانیت' تہذیب ' [illegible] تمیز' عقل
ہر چیز بھی ہے' سب ہے عنایت رسول ﷺ کی
ترتیب دی گئی شعر [illegible] کی [illegible]

محفل محفل یہ شان' یہ عظمت رسول ﷺ کی(۹)

یہ اشعار مجھے [illegible] سے لکھوائے تھے' یہ ہیں:

عشق ہو جائے کسی سے' کوئی چارہ تو نہیں
صرف مسلم کا محمد ﷺ پہ اجارہ تو نہیں
خود بخود ان کے تصور سے منور جاں ہے
ہم نے خود اپنے مقدر کو سنوارا تو نہیں
کتنے حشر میں مانگے ترے بندوں سے حساب
تم کو محبوب خدا ﷺ یہ بھی گوارا تو نہیں(۱۰)

حواشی

(۱) [illegible] "غیر مسلم نعت گو شعراء"
(۲) [illegible]
(۳) [illegible]
(۴) [illegible]
(۵) [illegible]
(۶) [illegible]
(۷) [illegible]

(۸) یونس شاہ نے بھی پانچ شعر دیئے ہیں (تذکرۂ نعت گویان اردو۔ جلد دوم۔ ص ۳۳۲) عادل [illegible] نے یہ پانچ شعر دیئے کہ بعد سلام کے پانچ شعر بھی نقل کئے ہیں (شاعر و مجرو نعت نمبر [illegible] ص ۲۵۸)

(۹) ثاقب کی کتاب میں ۹ شعر ہیں (ص ۳۳)، "بعد از خدا" [illegible] ﷺ کے [illegible] سات شعر ہیں (ص ۱۸۳) "نور سخن" میں چھ شعر ہیں (ص ۳۱) / تذکرۂ نعت گویان اردو' جلد دوم میں پانچ شعر ہیں (ص ۲۲۰) "نعت" میں پانچ شعر چھپے (غیر مسلموں کی نعت حصہ اول۔ ص [illegible])

(۱۰) نعت (ماہنامہ) لاہور۔ مارچ ۱۹۹۲ء "نعت کے سائے میں" ص ۲۵

شمیم فرخ آبادی، شیر سنگھ

[illegible] کی ایک نعت ثاقب [illegible] کی مرتبہ کتاب میں [illegible]

[illegible] ۹ اشعار ہیں (۱)۔ [illegible] شعر [illegible] منقبت [illegible] میں شعر [illegible] ہیں (۲)۔

غلام محمود روی کی کتاب میں شیر سنگھ شمیم کی ماخذ کی [illegible] [illegible] میں کی

کا کوئی شعر نہیں۔

نعت یہ ہے:

رواں [illegible] [illegible] [illegible] ﷺ
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ﷺ

[illegible] [illegible] [illegible] ﷺ
[illegible] [illegible] [illegible] ﷺ

نہیں [illegible] دیکھا [illegible] کی
[illegible] [illegible] ﷺ

حقیقت [illegible] [illegible] کے [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] ﷺ

[illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] ﷺ

چھپ [illegible] کی [illegible] حوروں کی
[illegible] حشر [illegible] ﷺ

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] ﷺ

شمیم ایسا [illegible] بھی کوئی [illegible]
[illegible] [illegible] شائق [illegible] ﷺ

ثاقب نے ان کی کسی اور نعت کا مطلع بھی شامل کتاب کیا ہے:

مطلع [illegible] خواہ [illegible] [illegible] کے [illegible]
سب پہ شمیم [illegible] ہے شفاعت [illegible] ﷺ کی (۳)

ثاقب [illegible] [illegible] لکھا ہے۔ "[illegible] شیر سنگھ شمیم [illegible] [illegible]۔ [illegible] [illegible]" (ص ۳۸ '۸۶)

حواشی

(۱) ثاقب مراد آبادی (مرتب)۔ [illegible] شعرا کا نعتیہ کلام۔ ص ۸۶

(۲) [illegible] شعرا کا نعتیہ [illegible] ص [illegible] (۳) ثاقب مراد آبادی کی مرتب کردہ کتاب۔ ص ۳۸

عارف روپڑی، امر سنگھ

امر سنگھ عارف کی ایک نعت کے [illegible] شعر [illegible] سب [illegible] کی شاعت

[illegible] ہیں (۱) [illegible] ماہنامہ "نعت" لاہور کے ایک خاص [illegible] "غیر مسلموں کی

نعت" حصہ دوم میں شائع ہوئے۔

[illegible] میں [illegible] کے جلوے ہیں، دل [illegible] ہے
[illegible] زبان پہ وصف [illegible] ﷺ ہے

[illegible] [illegible] پہ چلے تیری [illegible] سے [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] تعمیر سے [illegible]

فراخ جس کا ہے دست کرم وہ عالم [illegible]

تو وہ نبی ہے، حقیقت میں جو ذکر ہے

تمام نکہت و رنگ و طرب ہیں جس پہ نثار
رسول ﷺ وہ ہی نبوت کا وہ نگیں تر ہے

ملا ہے اشعر مرحوم کو بھی تحفہ یہی
کہ میرے تحفے میں زمزم ہے اور کوثر ہے

ادا حسین کو یہ تیرے ہی شرف سے ملی
زباں کو عبارت ہے، مہر پہ تحریر ہے

نہیں ہے غم ہمیں خورشید حشر کا ہرگز
ہمارے سر پہ تری رحمتوں کی چادر ہے

ادا حسین جہاں پہ نہیں رہی قادر
کہ اس اسیر ادائے شفیع محشر ﷺ ہے

حواشی

(۱) [illegible] نذرانۂ عقیدت [illegible] ﷺ [illegible] ص ۱۱۰

(۲) [illegible] (ماہنامہ) لاہور "غیر مسلموں کی نعت" [illegible] ۱۹۸۱ء جلد [illegible] ص ۸۲

عیش دہلوی، عزت سنگھ

ڈاکٹر طلحہ رضوی برق نے اپنی کتاب "اردو کی نعتیہ شاعری" میں لکھا ہے کہ دور غالب، مومن کے دور میں بہادر شاہ ظفر کی طرف سے باقاعدہ نعتیہ مشاعروں کا اہتمام ہونے لگا تھا۔ ظفر، مومن، مجروح، صہبائی، مولوی غلام امام شہید، فتح الملک رمز، رحیم میرٹھی، عزت سنگھ عیش اور منشی دولال شگفتہ لکھنوی ان نعتیہ مشاعروں کی جان سمجھے جاتے تھے(۱)۔

آگے چل کر جب برق نے غیر مسلم نعت گویوں کا ذکر کیا تو اس میں کہا کہ "گذشتہ دور میں بھی راجہ شکتی [illegible] صاحب دکنی، پنڈت دیا شنکر نسیم، عزت سنگھ عیش دہلوی اور

منشی دولال شگفتہ لکھنوی کا نام آچکا ہے ...."(۲)۔

ڈاکٹر طلحہ رضوی برق نے عزت سنگھ عیش کا نمونہ نعت نہیں دیا۔ مجھے کہیں اور سے بھی ان کی کوئی نعت یا نعتیہ شعر نہیں ملا۔ لیکن ڈاکٹر برق نے یقین کے ساتھ یہ بات کہی ہے تو ممکن ہے، مستقبل میں نعت کے موضوع پر کام کرنے والا کوئی شخص عیش کی کوئی نعت تلاش کر ہی لے .... اس لئے ان کا ذکر کر رہا ہوں۔

حواشی

(۱) طلحہ رضوی برق، ڈاکٹر۔ اردو کی نعتیہ شاعری۔ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۴ء ص ۴۲

(۲) ایضاً۔ ص ۴۳

کشش، ڈاکٹر شیر پرتاپ سنگھ

ماہنامہ رسالہ "مقبول ﷺ" کو جو ادارہ نے شائع کی وہ کتاب "جلوہ قدرا کا نذرانۂ عقیدت" میں ان کی نعت سے کچھ اشعار شامل ہیں(۱)۔ نور احمد میرٹھی نے ان میں سے پانچ اشعار "نور سخن" میں نقل کئے ہیں(۲)۔ فانی مراد آبادی اور خادم مسعودی کی مرتب کردہ کتابوں میں شیر پرتاپ سنگھ کشش کی کوئی بھی نعت نہیں ہے:

بادشاہ دو جہاں خاتم پیغمبراں ﷺ
حاکم جن و ملک رہنمائے عاصیاں(۳)

آپ ﷺ ہی کو عرش پر حق نے کر کے میہماں(۳)
ساری کائنات کا کر دیا ہے رازداں

محمد پہ بھی نظر ہو اے شفیع عاصیاں ﷺ
بادلوں میں کفر کے کوندتی ہیں بجلیاں

فکر کچھ نہیں ہمیں حشر کے حساب کی
عاصیوں کو آپ سا مل گیا ہے مہرباں

آپ سرور جہاں، ہادی ہر انس و جاں
رہبر راہ نجات، پیشوائے مرسلاں

حشر کا جب آئے دن رکھیے گا کلفی کو یاد
اے شفیعِ عاصیاں، اے شفیعِ عاصیاں ﷺ

"اہلِ شعرا کا نذرانۂ عقیدت" میں نام "پرکاش سنگھ" لکھا ہے۔

حواشی

(۱) "اہلِ شعرا کا نذرانۂ عقیدت"، ص ۱۹ (۲) ماہنامہ نعت ... ص ۷۲
(۳) "نورِ سخن" میں "حق تک" لکھا ہے جو درست نہیں۔
(۴) "اہلِ شعرا کا نذرانۂ عقیدت" میں "احساس" لکھا ہے جو درست نہیں۔
(۵) "نورِ سخن" میں "ہے کا کلفی آ بھی یاد" لکھا ہے جس سے شعر غلط ہو گیا ہے۔

کلیمؔ کرتارپوری، ٹھاکر رتن سنگھ

ماہنامہ "معارفِ اسلام" لاہور کے رسول ﷺ نمبر ۱۹۷۳ء میں "عقیدت کے پھول" کے نام سے ان کی ایک نعت کے پانچ اشعار شائع ہوئے (۱) بعد میں یہی اشعار ماہنامہ "نعت" لاہور کی اشاعت اگست ۱۹۸۸ء میں بھی نقل کیے گئے (۲)۔ اشعار یہ ہیں:

فخرِ جہاں کہوں کہ حبیبِ خدا ﷺ کہوں
حیراں ہوں، تجھ کو اے شہِ لولاک ﷺ کیا کہوں

تیری جبیں کو میں ستارا کہا کہوں
تیرے ہی سایے کو سایۂ نورِ خدا کہوں

عقل و ادب سرشت کو کچھ سوجھتا نہیں
اے عشق! تو بتا کہ محمد ﷺ کو کیا کہوں

بعد از خدا بزرگ تُوئی قصہ مختصر
اُمیدوارِ لطف ہوں میں، اور کیا کہوں

ہو گر کلیمؔ شافعِ محشر ﷺ کے سامنے
میں اپنے منہ سے داورِ محشر سے کیا کہوں

حواشی

(۱) معارفِ اسلام (ماہنامہ) لاہور۔ چوتھا رسول ﷺ نمبر۔ اگست ۱۹۷۳ء (جلد ۸۔ شمارہ ۵)۔ ص ۳۸
(۲) نعت (ماہنامہ) لاہور۔ اگست ۱۹۸۸ء (جلد ۱۔ شمارہ ۸)۔ "غیر مسلموں کی نعت" حصہ اول۔ ص ۷۲

مخمورؔ جالندھری، کنور بخش سنگھ

پروفیسر خالد بزمی لکھتے ہیں کہ سردار گوربخش سنگھ مخمورؔ جالندھری اردو کے ایک بلند پایہ شاعر ہیں۔ ان کے کلام کے ایک سے زائد مجموعے منظرِ عام پر آ چکے ہیں۔ ان کے کلام میں صداقت اور جذبے کی لَو ہے۔ وہ ترقی پسند تحریک سے بھی متاثر معلوم ہوتے ہیں (۱)۔

ان کی ایک ہی نعت ملی ہے۔ فانی مراد آبادی نے اپنی مرتب کردہ کتاب میں اس نعت کے ۷ اشعار شامل کیے ہیں (۲)۔ "نورِ سخن" میں چار اشعار نقل کیے گئے (۳)۔ پروفیسر خالد بزمی کے مضمون میں ۶ (۴) اور ماہنامہ "نعت" لاہور کے نمبر "غیر مسلموں کی نعت" میں بھی ۶ اشعار (۵) درج ہوئے۔

نعت کے چند اشعار دیکھیے:

پھیلا اُفق پہ نورِ رسالت مآب ﷺ کا
ہیبت سے منہ اُترنے لگا آفتاب کا

تابانیِ عرش، سایۂ کون و مکاں ہے تُو
مدحِ الامیںؐ ہے نام ترے ہر کتاب کا

وحدت کا اک سخن و آہنگِ نوا ہے تُو
ہر لحنِ شعر سوز ہے تیرے رباب کا

تاروں میں روشنی ہے تو پھولوں میں تازگی
یہ وقت ہے ظہورِ رسالت مآب ﷺ کا

ظلمت کدوں میں ہیں سحرِ نو کی تابشیں

یہ نیل ہے ولادت ختمی مآب ﷺ کا
مخمور کیف اور رسالت سے مست ہوں
سب جانتے ہیں، میں نہیں مخمور شراب کا

"ہندو شعرا کا نذرانہ عقیدت" میں اس نعت کے تین اشعار دیے گئے ہیں۔

حواشی

(۱) شام و سحر (ماہنامہ) لاہور۔ نعت نمبر (۱)۔ جنوری فروری ۱۹۸۹ء ص ۲۹۰
(۲) حافظ مراد آبادی (ایم۔ اے)۔ ہندو شعرا۔ لاہور۔ ص ۹۰
(۳) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نور سخن۔ ص ۲۴۱، ۲۴۲
(۴) شام و سحر نعت نمبر (۱)۔ ص ۲۹۰
(۵) نعت (ماہنامہ) لاہور۔ "غیر مسلموں کی نعت" حصہ اول۔ اگست ۱۹۸۸ء ص ۶۹

ناشاد، سرجیت سنگھ

نور احمد میرٹھی نے اپنی مرتب کردہ کتاب "نور سخن" میں ان کے دو منتخب اشعار دیے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

کس کی ہیں جبینیں اسی کی ہیں شاہیں
ہر دم یہ ہے ... نام محمد ﷺ
قیامت سے کہہ دو ذرا ... ہے تاج
چاہے کہ میں ہوں غلام محمد ﷺ

اگر یہ معلوم ہو سکتا کہ نور احمد میرٹھی نے یہ اشعار کہاں سے لئے ہیں تو ہو سکتا ہے یہ مکمل نعت قارئین کی نذر کی جا سکتی۔

حاشیہ

نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نور سخن۔ مطبوعہ کراچی۔ ص ۲۴۱

عیسائیوں کی نعت گوئی

حضور سید عالم و عالمیان، محسن اعظم نور مجسم ﷺ کی نعت میں اہل ہونے کے لئے اسے بہ سابقہ یہاں لانا بھی ضروری ہے۔ ہم مومن ہیں، ہی سچے حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی نبوت پر ہمارا ایمان ہے --- اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہ ہیں جو ہمارے آقا حضور ﷺ کی تشریف آوری کا اعلان فرماتے رہے۔

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ (الصف۔ ۶۱: ۶)

اور یاد کرو، جب عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) نے کہا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، مجھ سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوں اور اُن رسول (ﷺ) کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے، ان کا نام احمد (ﷺ) ہے۔

اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی ماننے والا میرے سرکار ﷺ کی تعریف میں تر زبان ہوتا ہے، نعت کہتا ہے تو گویا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا امتی ہونے کا حق

ادا کر رہا ہوتا ہے۔ قابلِ تحسین اور قابلِ مبارک باد ہیں وہ عیسائی جو اپنے رسول علیہ السلام کی تقلید میں حضور ختمی مرتبت ﷺ کی نعت کہتے ہیں۔

محمد عبدالغنی حسن نے اپنی عربی تالیف "الشعر العربی فی المھجر" (مطبوعہ قاہرہ ۱۹۵۵) میں عیسائی شعرا کے بارے میں لکھا "...... اس وُسعتِ نظر کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم شعر نے مہجر کے بہت سے دواوین میں عیسائی شاعروں کو دیکھتے ہیں جو اسلام اور حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر کامل یقین رکھتے ہیں جس طرح ہم مسلمان شاعروں کو دیکھتے ہیں کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام پر پختہ یقین رکھتے ہیں اور ان سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں (ص ۴۱) اس ضمن میں انہوں نے ایک مسیحی شاعر ریاض معلوف کی کتاب "خیالات" مطبوعہ برازیل کے حوالے سے یہ شعر نقل کیے ہیں:

یا رسولا الانام انت و عیسیٰ
خیر من یصطفی لوحی و یعبد
و لکل العرب فخر ہم بالانتساب
لنبی ہو النبی محمد ﷺ

(اے رسول کائنات ﷺ آپ اور حضرت عیسیٰ بہترین انتخاب ہیں جن سے امید وابستہ رکھی جا سکتی ہے اور گوہرِ مقصود حاصل کیا جا سکتا ہے۔ عربوں کو کسی نبی کی نسبت پر یہی فخر کافی ہے کہ وہ نبی محمد ﷺ ہے)

"الاتحادیات" طبع نیویارک ص ۳۲۷ کے حوالے سے محمد عبدالغنی حسن نے رشید ایوب کے یہ دو شعر لکھے ہیں:

اصلی لموسیٰ و احمد عیسیٰ
واتلو السلام علی احمد ﷺ

(میں موسیٰ علیہ السلام پر صلوٰۃ پڑھتا ہوں، عیسیٰ علیہ السلام کی غلامی کا دم بھرتا ہوں اور جناب احمد ﷺ پر سلام بھیجتا ہوں)

لمن ما تری اعلی الوری کمحمد
و اولھم مجدا و اسمی مناقبا

(دیکھو جناب محمد مصطفیٰ ﷺ جیسا دنیا میں کون ہے جن کی عظمت بھی ارفع ہے اور مناقب بھی بلند و بالا)

کتاب میں محبوب اشراقی کے دیوان کے صفحہ ۸۸ کے حوالے سے یہ شعر بھی دیا گیا ہے۔

و محمد ﷺ بطل البریہ کلھا
ھو للاعارب اجمعین امام

(جناب محمد ﷺ تمام کائنات کی عظیم ترین ہستی ہیں۔ وہ تمام عربوں کے امام و مقتدا ہیں)

ایک اور مسیحی شاعر رشید خوری کا ایک شعر دیکھئے:

عید البریہ عید المولد النبوی ﷺ
فی المشرقین لہ والمغربین دوی

(عید میلادُ النبی ﷺ ہی کائنات کی عید ہے۔ مشرق و مغرب میں اسی کی دھوم ہے)

یہ اشعار نقل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ عیسائی عربوں نے بھی ہمارے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثنا کی تعریف و ثنا میں تر زبانی کی ہے۔ یقیناً فارسی ادب کی بھی یہی صورت ہو گی۔ فارسی گو غیر مسلموں نے بھی حضور سیّدِ دو سرا سرورِ دین ﷺ کی نعت کہی ہو گی۔ اردو کے چند عیسائی شاعروں کی نعتیں فی الوقت دستیاب ہیں، ان کا ذکر کیا جا رہا ہے تاکہ معلوم ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح اُنکے ماننے والے بھی سرکارِ ابد قرار ﷺ کی نعت سرائی میں مشغول نظر آتے ہیں۔

ان عیسائی نعت گوؤں میں نذیر قیصر لاہور کے رہنے والے ہیں۔ جدید لفظیات اور خوبصورت استعارات و تراکیب استعمال کرتے ہیں۔ ان کے مجموعۂ نعت "اے ہوا

"معراج ہو" کے دیباچے میں نعت سرکار ﷺ کی جو قدریں روشن نظر آتی ہیں، ان سے استفادہ کرنا ہم اہل ایمان کے لئے ضروری ہے۔ وہ حج پر جانے والی ایک محترم خاتون کے ہاتھ پیغام بھجواتے ہیں "رسول کریم ﷺ سے عرض کریں کہ وہ میرے نعت کی صورت میں کہے ہوئے لفظوں کو قبول کریں" (ص ۱)۔ وہ یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ "آج کی تیسری دنیا کے انبوہ عظیم کے مظلوموں کی امامت اور قیادت عالم اسلام کر سکتا ہے لیکن اس کے لئے ہمیں سب سے پہلے اسلام کے حقیقی تصور کو پھیلائے ہوئے گرد و غبار سے باہر لانا ہوگا۔ ہمیں رنگ و نسل، خطے، قبیلے اور فرقوں کے رائج اسلام کی بجائے رسول کریم ﷺ کے اس عالمی اسلام کو رائج کرنا ہوگا جو تمام انسانوں اور جہانوں کے لئے ہے۔" (ص ۳، ۴)

کیسے "الفاظ" دردمندی کے شدید احساس سے کہے گئے ہیں یا نہیں؟ شاید نعت کی نسبت محبتوں کو پھیلا دے، دشمنیاں ختم کر دے۔ آمین!

جانؔ لکھنوی، جون رابرٹس

شفیق بریلوی ایڈیٹر ماہنامہ "ہمارا پاکستان" کراچی نے ان کے بارے میں لکھا:

"جون رابرٹس، سر ابراہام رابرٹس کے سی۔ بی کے فرزند تھے۔ جان رابرٹس بچپن میں بنگال آئے اور ایسٹ انڈیا کمپنی میں افسر ہو گئے۔ یہیں مشرف بہ اسلام ہوئے اور کلکتہ میں نواب رمضان علی خاں کی لڑکی قمر النساء بیگم سے شادی کر کے خاص مسلمان نوابین کی وضع قطع اختیار کر لی اور صوم و صلوٰۃ کے بڑی سختی سے پابند ہو گئے۔ انہیں شعر و ادب سے بھی کچھ لگاؤ تھا۔ ۱۳ مئی ۱۸۴۹ء کو لکھنؤ میں ان کا انتقال ہوا۔ ان کی اولاد آج تک لکھنؤ اور کلکتہ میں آباد ہے۔ گولا گنج لکھنؤ کے مشہور نواب قیصر مرزا اسی کے فرزند تھے" (۱)۔

ہے عرش پہ آئین کی جا جائے محمد ﷺ
رتبہ میں بڑھا ہے کعبہ سے پائے محمد ﷺ
عیسیٰ سے ہے بڑھ کر لبِ گویائے محمد ﷺ
یوسف سے ہے بڑھ کر رخِ زیبائے محمد ﷺ
کوثر ہو کہ دریا ہو تلے پائے محمد ﷺ
جنت ہو وہی جا کہ ہے جائے محمد ﷺ
والشمس ہے رخسار تو واللیل ہیں زلفیں
اک نور کا شعلہ تھا سراپائے محمد ﷺ
اندھیر ہوا کفر کا سب دور جہاں سے
روشن ہوا عالم جو یہاں آئے محمد ﷺ
عصیاں سے بھلا ہو کے قیامت میں اٹھے جو
بے شک ہے بہشتی جو ہے شیدائے محمد ﷺ

"ہمارا پاکستان" کے رسول ﷺ نمبر حصہ دوم میں ان کی اس نعت کے سات اشعار

شائع ہوئے، جن میں ایک حضرت امام حسین علیہ السلام کی منقبت میں تھا۔ ان میں سے ماہنامہ "نعت" لاہور کے خاص نمبر بعنوان "غیر مسلموں کی نعت" حصہ دوم میں پانچ اشعار شامل کئے (۲)۔ نور احمد میرٹھی نے یہی پانچ اشعار "نورِ سخن" میں نقل کر دیئے (۳)۔ لیکن لطیفہ یہ ہے کہ "خاتونِ پاکستان" میں "و تجیل" کو "و تلمیل" لکھا تھا، میں نے درست کر دیا۔ نور محمد میرٹھی نے ماہنامہ "نعت" سے یہ اشعار نقل کرتے ہوئے پھر "و تلمیل" لکھ دیا۔ پہلے قرآنی الفاظ ہی مد قرآنی ہی ہونا چاہئے، یہ نہیں کہ مسلمان بھی غلط سلط لکھتے رہیں۔

حواشی

(۱) خاتونِ پاکستان (ماہنامہ) کراچی۔ رسول ﷺ نمبر ۱۹۵۹ء دوسرا حصہ۔ ص ۱۵۱
(۲) نعت (ماہنامہ) لاہور۔ جون ۱۹۸۹ء "غیر مسلموں کی نعت" (حصہ دوم)۔ ص ۴۲
(۳) نور احمد میرٹھی (مرتب)۔ نورِ سخن۔ مطبوعہ کراچی۔ ص ۷۱

جرجیس، جارج فان توم

شکیل بریلوی ایڈیٹر "خاتونِ پاکستان" کراچی نے ان کی ایک فارسی نعت رسول ﷺ نمبر حصہ دوم میں شائع کی اور ان کے حالاتِ زندگی کے بارے میں یہ نوٹ لکھا:

"جارج فان توم کے والد ایک فرانسیسی عیسائی تھے، انھوں نے دہلی میں شہزادہ تیمور شاہ کی لڑکی سے شادی کی۔ ان کے بطن سے جارج فان کی ولادت ہوئی۔ لائق ماں نے اپنے بچے کی اسلامی طرز پر پرورش کی، فارسی اور عربی کی تعلیم دلائی، جس کے نتیجہ میں جارج اپنے وقت کے ایک صاحبِ طرز شاعر بنے۔ فارسی میں جرجیس، اور اردو میں صاحب تخلص کرتے تھے۔ جارج فان توم دہلی اور لکھنؤ کے علاوہ بریلی، اور رامپور میں بھی عرصہ تک رہے۔ بریلی میں ان کے خاندان کے افراد اب تک موجود ہیں۔ ۷ محرم ۱۲۸۳ھ میں ان کا انتقال ہوا۔"

نعت کے چند اشعار یہ ہیں:

اگر بہ چشمِ ارادت نظر کنی بحبیب

برائے صدقِ عقیدت ہمیں بس ست دلیل
کہ ریخت مطہرہ ذکر محمد پاک ﷺ
میانِ یہود و اسحاق و نور اسماعیل
شود شفیع کہ بہر حال سائیل
وسعد تجلیات و دیگر آل اسرائیل
ز موسیٰ تو بہ بود عظیم ثنا این بحث
کہ ہست موسیٰ و عیسیٰ زیک گروہ و قبیل
ظہور مہدی و عیسیٰ آمدہ دنیا
بگو کہ گفتہ شد ہست راست راست دلیل

حاشیہ

خاتونِ پاکستان (ماہنامہ) کراچی۔ رسول ﷺ نمبر ۱۹۵۹ء دوسرا حصہ۔ ص ۱۵۱

قیصر، نذیر قیصر

ان کا مجموعۂ نعت "سے ہوا موزوں ہو" جون ۱۹۹۳ء میں لاہور سے شائع ہوا۔ ۸۰ صفحات کی اس کتاب میں چالیس نعتیں ہیں۔ ان کی وجہِ تخلیق نذیر قیصر نے اپنے دیباچے "پہلا حرف" میں بتا دی ہے کہ انھوں نے پہلے ایک ریڈیائی مشاعرے کے لیے اور پھر ایک اور نعتیہ مشاعرے میں شرکت کے لیے فرمائشی نعتیں کہیں اور اس کرب میں مبتلا ہو گئے کہ کیا حضورِ اکرم ﷺ کی تعریف فرمائش سے کی جانی مناسب ہے۔ پھر ۱۹۸۵ء کے رمضان کی پانچ راتوں میں ان سے یہ چالیس نعتیں ہو گئیں۔ انھوں نے بعد میں ان نعتوں میں شعوری کوشش سے کوئی تبدیلی یا کوئی اضافہ نہیں کیا اور یہ جوں کی توں چھاپ دیں۔ انھوں نے لکھا: "ان پانچ راتوں میں چالیس نعتیں کہنے کے بعد مجھے لگا کہ میرا قرض کسی حد تک کم کر دیا گیا ہے ——— مگر یہ قرض اس بے حد تک کا ہے، جو ادا ہو کر بھی ادا نہیں ہوتا۔"

اس دیباچے میں نعت گوئی کا مقصد بیان کرتے ہوئے یہ مسیحی شاعر کہتے ہیں۔

"ہمیں جاننا چاہیے کہ نعت کہنے کا مقصد کیا ہے؟ آج نعت کہنے کا سب سے بڑا مقصد رسول کریم ﷺ سے رسمی عقیدت کی بجائے ان کے عالمی پیغام کو انسانوں تک پہنچانا ہے اور تیزی سے مٹتے اور مرجھاتے ہوئے انسانوں کو تحفظ دینا ہے۔"

نذیر قیصر نے لکھا کہ "روم میں ہونے والی کانفرنس روم کی دستاویزات بتاتی ہیں کہ ویٹی کن سٹی نے باضابطہ طور پر رسول کریم ﷺ کو نبی مان لیا ہے۔ اب پوپ کو تمام مسیحی دنیا میں اس سچائی کا باضابطہ اعلان کر دینا چاہیے تاکہ مسلم اور مسیحی دنیا ڈائیلاگ کی بجائے عملی طور پر ایک دوسرے کے زیادہ قریب آ جائے۔"

"پہلا حرف" کے آخر میں لکھتے ہیں "میں اپنے ملک اور دنیا کے تمام انسان دوست، امن پسند، انصاف پسند، باضمیر، شاعروں، ادیبوں، مذہبی علما اور رہنماؤں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان دعاؤں میں رکھتے پھولوں اور حرف حرف بکھرتے نور سے اپنے اور تمام انسانوں کے دامن بھرنے میں میری مدد کریں ———— تمام انسانوں کے لیے محمد ﷺ کا یہی پیغام ہے اور یہی نعت کا سب سے بڑا مقصد بھی۔"

اصل بات یہ ہے کہ "اے ہوا مؤذن ہو" کے الفاظ و تراکیب اور معانی و مفاہیم میں متحرک ذات ایک سچے مسیحی کی ہے جو ان مسیحی دستاویزات کی سچائی کا باضابطہ اعلان چاہتی ہے جن میں حضور رحمتِ ہر عالم ﷺ کو نبی مان لیا گیا ہے۔

"اے ہوا مؤذن ہو" میں آج کا ایک اچھا شاعر جدید لفظیات کے ساتھ خوبصورت ہے اور متاثر کن اسلوب میں ادب کی زبان میں بات کرتا دکھائی دیتا ہے اور کہیں یہ محسوس نہیں ہوتا کہ کوئی بات سرسری کی گئی ہے۔ کہیں روایتی انداز نہیں، کہیں تنگ نظری پر اظہار کی صورت نہیں۔ نذیر قیصر کو شاید خود بھی احساس تھا کہ ان پر اترنے والی ان نعتوں کی اشاعت کا مقصد کیا ہے، اس لیے انھوں نے کہا

آگ اور خون کی لہروں سے
ہم نے تجھے پکارا ہے

اس مجموعۂ نعت کی اشاعت کے بعد مسیحی قلم کاروں نے بھی اس کے خلاف مہم شروع کر دی اور ہفت روزہ "زندگی" میں ستار طاہر نے بھی اس کے خلاف لکھا۔ راقم الحروف (راجا رشید محمود) نے ستار طاہر کی تحریر کے جواب میں "زندگی" میں اشاعت کے لیے ایک تحریر بھیجی جو شائع تو نہیں ہوئی لیکن ستار طاہر مرحوم نے اس تحریر کے حوالے سے میری تعریف کر کے اس موضوع کو ٹھپ دیا۔ میری تحریر یہ تھی:

"زندگی (۳ تا ۹ اکتوبر ۱۹۹۳) میں "تضادات" کے عنوان سے عیسائی شاعروں کی نعت گوئی پر ستار طاہر کی ایک تحریر شائع ہوئی ہے جس میں "اے ہوا مؤذن ہو" کے شاعر نذیر قیصر اور ان کی نعتیہ شاعری کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔ نذیر قیصر نے کتاب کے دیباچے میں پاپائے روم کے حوالے سے جس دستاویز کا ذکر کیا ہے، ستار طاہر نے اسے اپنے علم اور تحقیق کے حوالے سے غلط کہا ہے تو اس سلسلے میں صرف نذیر قیصر ہی کچھ کہہ سکتے ہیں۔ وہ اپنی غلط بیانی کا اعتراف کریں یا ستار طاہر کے دعوے اور تحقیق کی تردید۔ ہم آپ اس سلسلے میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن نعت گوئی اور غیر مسلموں کی نعت گوئی کے ضمن میں ستار طاہر کی تحریر میں بعض باتیں ایسی ہیں جن میں سے کچھ کی تردید اور کچھ کی وضاحت ضروری ہے تاکہ "زندگی" جیسے وقیع جریدے کے قارئین کو غلط معلومات نہ ملیں۔

زیر نظر تحریر میں "اے ہوا مؤذن ہو" کو کسی غیر مسلم کا پہلا مجموعۂ نعت قرار دیا گیا ہے جو درست نہیں۔ چودھری دلو رام کوثری کی "آبِ کوثر" اور "حرم کوثری"، مہاراجا سر کشن پرشاد شاد کی "ہدیۂ شاد"، راجا کشن لال کی "دیوانِ مخلص" (جو شائع نہیں ہوا، مخطوطے کی شکل میں حیدرآباد دکن میں ہے) پنڈت بالمکند عرش ملسیانی کی "آہنگِ حجاز" اور چمن سرن ناز بکھوری کی "رہبر اعظم ﷺ" پہلے سے موجود ہیں۔ ان میں سے پانچ مطبوعہ ہیں اور چار میرے پاس "نعت لائبریری" میں محفوظ ہیں۔ اس کے علاوہ لالہ [illegible] کے کلیات "معراجِ محبت" میں بہت سی نعتیں ہیں۔ پیارے لال رونق دہلوی کے دیوان "رونقِ سخن" میں آٹھ نعتیں ہیں، پنڈت مکھن لال دعا دہلوی کے دیوان "دعا" میں کئی نعتیں ہیں، ان کے علاوہ بیسیوں غیر مسلموں کی سیکڑوں نعتیں

وہ میرے ہی پاس موجود ہیں۔

اگر مختار طاہر "اسے مجموعۂ موزوں ہو" کو کسی مسیحی شاعر کا پہلا مجموعۂ نعت قرار دیتے تو یہ درست ہوتا لیکن اسے کسی غیر مسلم کا پہلا مجموعۂ نعت قرار دینا درست نہیں۔
مختار طاہر نے ایک سوال یہ اٹھایا ہے کہ کیا کوئی مسیحی اپنے مسیحی ہونے پر اصرار کرتے ہوئے نعت کہہ سکتا ہے اور مسیحی رہ سکتا ہے؟ افسوس ہے یہ سوال مسیحی علما اور دانشوروں سے کیا ہے۔ مسیحی علما اور دانشور تو ویسے ہی مدیر "تعمیر" کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور اس کی طرف اشارہ زیرِ نظر تحریر میں بھی موجود ہے۔ کیا مختار طاہر اس سوال کے در پردہ مسیحی علما اور دانشوروں کو "پکڑو جانے نہ پائے" کہہ رہے ہیں؟ میں پوچھتا ہوں جون رابرٹس جان نے جب یہ شعر کہا تھا

عیسیٰ سے بڑھ کر لب گویا ہے محمد ﷺ
یوسف سے بڑھ کر نرخ زیبا ہے محمد ﷺ
(مصحف اردو ۱۸۸۱ ص ۱۸)

یا پادری ای اے مسیح الہ آبادی نے کہا تھا کہ

مسیحِ ناصری آئے تمھاری دینے خوشخبری
ہو شرح مفصل ہے انجیل میں، وہ رہنما تم ہو
(پیشوا دہلی جولائی ۱۹۳۴ ص ۳۳)

تو ان پر کس عیسائی عالم یا دانشور نے فتویٰ لگایا تھا یا کس دانشور نے انھیں ایسا مشورہ دیا تھا۔

زیرِ نظر تحریر میں دوسرا سوال علمائے دین اور مسلمان نعت گوؤں سے یہ کیا گیا ہے کہ کیا کسی غیر مسیحی (شاید "مسیحی" کہنا مطلوب تھا) کو مسلمان ہوئے بغیر نعت کہنے کا حق حاصل ہے اور اسے حق حاصل ہے تو کیا اس کی کہی ہوئی "نعت" کو نعت تسلیم کیا جائے گا؟ ایک نعت گو کی حیثیت سے اور ماہنامہ "نعت" کے ایڈیٹر کی حیثیت سے اس کا جواب یہ عرض کرتا ہوں کہ غیر مسلم ہمیشہ سے نعت کہتے آئے ہیں اور ان کی ایسی شعری کاوش کو "نعت" ہی کہا جاتا ہے۔ اعشیٰ میمون بن قیس پہلا غیر مسلم ہے جس نے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں آپ ﷺ کی مدح میں قصیدہ کہا اور آج تک عربی نعت کے ذکر میں اس کے اشعار شامل کیے جاتے ہیں۔ اب تک غیر مسلموں کی نعتوں پر مشتمل ماہنامہ "نعت" کے چار سو اڑتالیس صفحات شائع ہو چکے ہیں۔ میرے علم کی حد تک آج تک کسی نے یہ سوال نہیں اٹھایا کہ غیر مسلموں کی حضور رسولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی تعریف میں کہے گئے اشعار کو "نعت" کہا جائے گا یا نہیں، یہ سوال البتہ پہلے بھی اٹھتا رہا ہے کہ غیر مسلم نعت کہتے ہیں تو مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے۔

میں "علما" میں سے نہیں ہوں لیکن اس معاملے میں ایک جید عالم اور ایک مشہور دانشور کی رائے پیش کرتا ہوں تاکہ بات واضح ہو جائے۔ مولانا سعید احمد اکبرآبادی (صدر شعبۂ علوم اسلامیہ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) غیر مسلموں کی نعت کے پہلے مشہور انتخاب "ہندو شعرا کا نعتیہ کلام" از فانی مراد آبادی کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں۔
"رحمۃ للعالمین کی حیثیت سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے عالمِ انسانیت پر جو عظیم احسانات کیے ہیں، کوئی شخص بھی، بشرطیکہ عناد و تعصب نے اس کی آنکھوں کو بینور نہ کر دیا ہو، آپ ﷺ کا منکر نہیں ہو سکتا۔ ان احسانات اور ذاتی اوصاف و کمالات نے حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی شخصیت کو اس درجہ دلکش اور محبوب بنا دیا ہے کہ کسی شخص پر اس شخصیت کی ایک ذرا سی جھلک بھی پڑ جاتی ہے اور طبیعت کی سلامتی اگر ساتھ ہوتی ہے تو اس کے دل و دماغ بے اختیارانہ طور پر اس شخصیت کے لیے عظیم احترام و محبت کے جذبات سے لبریز ہو جاتے ہیں۔ اور اگر وہ شاعر بھی ہوتا ہے تو یہی جذبات منظوم مدح کا (جسے اصطلاح میں نعت کہتے ہیں) روپ دھار کر زبانِ قلم سے تراوش پانے لگتے ہیں۔"

مولانا غلام رسول مہر نے ایک کتاب کے تعارف میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق و محبت کے حوالے سے کہا: "... اس عشق کی ایک زندہ کرامت یہ ہے کہ اس نے لاکھوں نیک دل غیر مسلموں پر بھی گہرا اثر ڈالا اور ان میں سے جو لوگ شعر کہتے تھے، وہ اپنے ذوق سے نعتیں بھی کہتے رہے۔"

غیر مسلموں کی نعتوں کے اب تک جو کتاب شائع ہوئے ہیں، ان میں سے مذکورۃ الصدر کتاب کے علاوہ "ہندو شعرا کا نعتیہ کلام" مرتبہ عبدالمجید خادم سوہدروی، "ہندو شعرا کا نذرانۂ عقیدت" مرتبہ و مطبوعہ مکتبہ بصائرِ مصطفیٰ ﷺ گوجرانوالہ اور "نورِ سخن" مرتبہ نور احمد میرٹھی شامل ہیں۔ ان میں اوّل الذکر کتاب کے مرتب اہلِ حدیث عالم ہیں اور ثانی الذکر کتاب اہلِ سنت و جماعت (بریلوی) مکتبۂ فکر کی ہے۔ اس سے بھی واضح ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں غیر مسلموں نے منظوم ہدیۂ عقیدت بحضور خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو "نعت" ہی مانے اور کہتے ہیں۔

حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ بے مثل مثال ہیں۔ حسن و جمال و کمالاتِ مثالی کا منبع ہیں۔ آپ کی شخصیت و تعصب کی عینک سے بغیر دیکھنے والا متاثر ہوئے بغیر اور تعریف کیے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ پھر غیر مسلم شعرا، اسلامی تہذیب و معاشرت اور اسلامی ماحول کے زیرِ اثر بھی نعت لکھتے رہے ہیں۔ لیکن اس سے علاوہ بھی ایک بات ہے۔ سارا ضمیرِ انسانیت کے محسنِ اعظم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے احسانات پر ہدیۂ تشکر ادا کرنا چاہتا ہے۔ مثلاً جہاں پاکستان میں تو راجہ بھگوان داس بھگوان اور نذیر قیصر مسلمان شاعروں کے نعتیہ اسلوب سے بھی متاثر ہو سکتے ہیں لیکن انڈیا میں جہاں مسلمانوں کا جینا دوبھر کر دیا گیا ہے یا کم از کم یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کی کوئی معاشرتی اور سیاسی حیثیت نہیں ہے قیامِ پاکستان کے بعد عرشی ملسیانی دہلی سے "آہنگِ حجاز" چھپ چکے ہیں اور چودھری دلّو رام کوثری کی کتاب "رہبرِ اعظم ﷺ" ۱۹۸۳ء میں دہلی سے شائع ہوئی ہے اور لالہ بھگی رائے تقاضی کی "معراجِ محبت" ۱۹۷۷ء میں چھپ چکی ہے جس میں بچاس نعتیں ہیں تو بات دوسری ہی معلوم ہوتی ہے۔ امرا سنگھ سوز اور ڈاکٹر اجیا سندھیر کے غزلوں کے مجموعے "سوئے میرے لق و تب میں" اور "سموج عشق" ۱۹۹۰ء میں دہلی سے چھپے ہیں اور ان دونوں کتابوں کا آغاز حمد و نعت سے کیا گیا ہے تو ظاہر ہے کہ کسی مسلمان کے زیرِ اثر نہیں، اپنے دل ہی کے زیرِ اثر ہوا ہے۔

ستار طاہر نے پروفیسر رفیع اللہ شہاب کے حوالے سے لکھا ہے کہ غیر ملکی (ان کی مراد شاید "غیر مسلم" سے ہے) مستشرقوں، عالموں وغیرہ کے حوالے سے نبی کریم (صلی

اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی عظمت ثابت کرنا کوئی مستحسن کام نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف کرنے کو ان کی "عظمت ثابت کرنا" کوئی اہلِ ایمان کہہ ہی نہیں سکتا۔ عظمت تو ان کی ہمارا خالق و مالکِ حقیقی ثابت کر چکا ہے۔ جو مسلمان بھی ان کی منثور یا منظوم تعریف کرتا ہے، وہ اپنے کمالات درست کرنے اور اس مد میں نیکیاں جمع کرانے کے لیے کرتا ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی "عظمت ثابت کرنے" کا خیال بھی دل میں نہیں لاتا۔ اور جو آدمی غیر مسلم شعرا و دانشوروں کے توصیفی کلمات یا شعر نقل کرتا ہے، وہ "اَلْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ" (فضیلت اس گواہی کو ہے جو دشمن دیں) کے حوالے سے کرتا ہے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ابوجہل اور دوسرے کفار بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو صادق اور امین ہی کہتے اور سمجھتے تھے تو اس سے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت ثابت کرنا مطلوب نہیں ہوتا، عظمت تو ان کا خالق و مالک ثابت کر چکا، ہم تو دشمن کی گواہی سامنے لاتے ہیں۔

ستار طاہر نے اپنی تحریر کے آخر میں لکھا ہے "جہاں تک حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو خراجِ تحسین پیش کرنے کا تعلق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ نعت کی مخصوص صنف کو اپنانے کے علاوہ بھی دوسری شعری اور نثری اصناف میں خراجِ تحسین پیش کیا جا سکتا ہے۔" اس سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ نعت کوئی مخصوص صنفِ سخن ہے اور وہ غیر مسلموں کے لیے اگر ممنوع کر دی جائے اور وہ باقی شعری یا نثری اصناف میں وہ اپنا ذوق پورا کر لیا کریں تو کوئی حرج نہیں۔ یہ تاثر درست نہیں، نعت کوئی صنفِ سخن نہیں، ہر صنفِ سخن میں نعت کہی جا سکتی ہے۔ نعت غزل، قصیدہ، مثنوی، مسدس، مخمس، رباعی، قطعہ، آزاد نظم، ہائیکو، مستزاد، مثلث، سانیٹ، غرض ہر صنفِ سخن میں کہی گئی ہے اور کہی جا رہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف میں کہے گئے ہر موزوں کلام کو نعت کہا جاتا ہے بلکہ بعض کے نزدیک تو نثر میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح و ثنا میں جو کچھ کہا جائے، نعت ہے۔

زیرِ نظر تحریر میں نذیر قیصر کو داخلِ اسلام ہونے کا مشورہ بھی دیا گیا ہے۔ یہ ایک علمی بحث ہے کہ غیر مسلم نعت گو مسلمان کیوں نہ ہوئے؟ اس راہ میں بہت سے عوامل

حائل ہوتے ہیں۔ ایسے شخص کو جس کا پورا معاشرہ اس کے اہلِ خانہ اور قبیلے میں رہتے ہوئے، جان، مال، بدن، مادی اور روحانی قربانی دینی پڑتی ہے۔ بعض غیر مسلم حضرات کو ان کے حالات اور ان کی معاشرتی مجبوریاں ان کے اعلانِ حق کی راہ میں حائل ہو سکتی ہیں۔ اگر کوئی ایسا شخص مال بچوں کو چھوڑ کر آ جائے تو تمام اہلِ مسلمان اسے عزت سے دیکھتے اور میرے نزدیک سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جو غیر مسلم بھی آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور شمائل سے متاثر ہو کر 'میری زندگی کا راستہ' مسلمان نہیں ہوتا۔ مادی مخالفت اس کے قدم روک دیتی ہے۔ مثال کے طور پر چودھری دِلّو رام کوثری کو دیکھئے۔ اس شخص نے زندگی بھر حضرت کی مناقب لکھے، مسلمان اس کی عزت و تکریم کرتے رہے۔ وہ محبتِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے [illegible] میں مسلمان ہو گیا اور دسمبر ۱۹۷۶ میں فوت ہوا۔ لیکن مسلمان ہونے کے بعد اس کی برادری نے تو اس کے ساتھ بُرا سلوک کیا ہی تھا، مسلمانوں نے بھی اس کے ساتھ کوئی اچھا سلوک نہ کیا اور کتنی تکلیف دہ حقیقت ہے کہ جب وہ ہندو تھا تو نعت کہتا تھا، مسلمان ہوا تو نعت کہنا بھی چھوڑ دی۔ نذیر قیصر کو سب سے زیادہ ظاہر ہے کہ مولانا لوگ بھی اسلام لانے کی دعوت دے چکے ہیں لیکن ابھی تو اس نے کائنات کے محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کی ہے تو اس کے ہم مذہب بھی اس کے خلاف لکھ رہے ہیں اور مسلمان صحافی بھی۔ جب وہ ایمان لے آئے گا تو وہ اس کے خلاف کیا سلوک روا رکھیں گے!!

اب نذیر قیصر کے چند نعتیہ اشعار بھی ملاحظہ فرمائیے:

حمد لکھوں کہ نعت کیا لکھوں
عکس ذات و صفات کیا لکھوں
روح پہ انگلیاں کھینچے لکیریں
آئینہ کائنات کیا لکھوں
حرف در حرف نور بکھرا ہے
میں سیاہی کے ساتھ کیا لکھوں

رات سے آگے سورج اور سورج سے آگے تُو
تجھ سے آگے تیرے مقدس قدموں کی خوشبو
خوشبو اسم بنے اور اسم سے آگے نور کا ہالہ
آج کی رات اس ہالے کو میں تھا دیکھنے والا

ہجر کی کھلی رات کو
اپنا نور وصال دے
میری زخمی روح کو
اپنی کملی ڈال دے

گنبدِ سبز پہ تاروں کا ہجوم
اور یہ باہر رہا دل میرا
جن ہاتھوں میں تری خوشبو تھی
ان ہاتھوں کی ہوا دے چہرا

اپنی کملی سے
کوئی اشارا ظاہر کر
اُمّی لقب پانے والے
علم صحیفہ ظاہر کر
ریگزاروں کی بستی میں
کوئی دریچہ ظاہر کر

چُوموں پاؤں وہ ہجرت والے
ہجرت والے، برکت والے
بچے قسموں پہ پھیلا دے
بادل اپنی رحمت والے

جی تپتی کومل کومل تیری لو
سطح سطح حرف ستارہ تیرا نام

حرف میرے ہیں، صدا اس کی ہے
ان دریچوں میں ضیا اس کی ہے
میں شکستہ ہوں، خطا میری تھی
میں سلامت ہوں، رضا اس کی ہے

کاغذ، قلم، دوات بھی تو
سچی بھی، کتابت بھی تو
یہی سبز کھجوروں میں
چاند کی پہلی رات بھی تو
صبح و شام مسافت میں
دور بھی تو اور ساتھ بھی تو

کاش آنکھوں تو کا میں کنول لیں اترے
تا جمال زرق پہ کرن کرن اترے

آسماں آسماں قدم اس کے
مجھ سے خاک پہ رقم اس کے
سطر سطر بشارتیں اس کی
حرف جاری قلم قلم اس کے

دیکھ رہی ہیں جاگتی آنکھیں چہرے سچے خواب
رحل پہ شب پہ سطر سطر کھلی جائے کتاب

صحرا میں شجر کا دستے ہیں
اور ان میں ثمر کا دستے ہیں
اک شب کی انگشت بچھو کے آتے لے
لمحات کو ہے کا دستے ہیں

ذات، آنکھیں، حرف، بجتے آئیے
شہر شب کھلتا ہوا جیب قبول

آنکھ میں آنسو ابھر کا
دل میں بارش نور کی
ایک مسافر بے نوا
دل میں لگن [redacted] حضور کی

رنگ یہ نسل کا پرچم پاؤں میں ڈال دیا
بندے کو انسان کا حسن و جمال دیا
تیرا سایہ نہیں تھا لیکن عالم کو
تو نے رحمت رب کا سایہ ڈال دیا

جو حرف تیرے لئے لکھا ہے
وہ حرف ستارہ بن گیا ہے
شب تمام فراق میں اجلی تھی
دن تیرا وصال چاہتا ہے

حرف دو نیم پہ چاند ظاہر ہوا
روشنی تجلی دلپذیر کی عام ہوئی
پاؤں اترے اندھیرے میں میری طرف
صبحیں روشن ہوئیں، رات محرم ہوئی

لفظ کو داستان کس نے دی
پتھروں کو زبان کس نے دی
راہ کے سہمے نشان آرزوں کو
رفعت آسمان کس نے دی
ہے وعدوں کو عزم کس نے دیا
بے وقاروں کو شان کس نے دی

چراغ نور مصطفیٰ [redacted] دلوں میں ہے
وہ آفتاب کم نما دلوں میں ہے

نشاں جس کے سائے کو ترس گئی
اس انجیل کا تخیل ہا دلوں میں ہے
[illegible] ہوا ہے جس سے سارا [illegible] سخن
کبھی سلو کہ وہ صد دلوں میں ہے

مظہر سب کہ سایہ ہے
کس نے دیا جلایا ہے
مسیح سایہ نہیں لیکن
دیا کے سایہ ہے

پل میں وہ سدرہ عرش گئے اور آ گئے
انساں کا ہے مقام کہاں تک بتا گئے
مسیحؔ اب اس سے بڑھ کے ہو کیا دیں زندگی
جینا سکھا گئے ہمیں مرنا سکھا گئے

مسیحی الہ آبادی، پادری ای آر

ماہنامہ "[illegible]" کی جلد ۹۶ شمارہ نمبر ۹ "رسوں [illegible] سلسلہ تعارف" حصہ چہارم تھا۔ اس میں [illegible] مسیحی، تحصیل [illegible] ضلع چکوال میں [illegible] [illegible] سلسلہ تعارف شائع ہوا۔ [illegible] میں ماہنامہ "[illegible]" دہلی کا سلسلہ [illegible] "تذکرہ جمیل" ۱۹۳۲ء، ۱۹۵۱ء بھی موجود ہے جس میں پادری مسیحی الہ آبادی کی ایک نعت بھی شامل ہے۔ ماہنامہ "نعت" لاہور کے گوشہ ... نمبر (ستمبر ۱۹۹۳ء) میں مسیحی کا ایک شعر شائع کیا گیا۔ فی الوقت ۱۹۳۲ء کا "[illegible]" (تذکرہ جمیل) دستیاب نہیں ہے، اس لیے ماہنامہ "نعت" میں شائع ہونے والا مسیحی کا ایک نعتیہ شعر ہی نذر قارئین ہے۔ مزید کام کرنے والے حضرت [illegible] کا مذکورہ بالا سرو دیکھ سکتے ہیں۔

مسیحی کہتے ہیں:

مسیح ناصری آئے ہماری دینے خوشخبری
جو مژدہ صدق ہے انجیل میں وہ رہنما تم ہو

حاشیہ

نعت ماہنامہ لاہور۔ ستمبر ۱۹۹۳ء "[illegible] سلسلہ تعارف"۔ حصہ چہارم۔ ص ۶۶

میرزائیوں کی نعت گوئی

ہندوؤں، سکھوں، عیسائیوں اور دیگر غیر مسلموں کی نعت گوئی کی بنیاد حضور رحمت للعالمین ﷺ کی رحمت سے متمتع ہونا اور سرکار ﷺ کی سیرت و کردار سے متاثر ہونا ہے لیکن میرزائیوں کی نعت گوئی کی بنیاد یہ حقیقت نہیں ہے۔ ان کی نعت گوئی کا تعلق تاریخی لحاظ سے کعب بن اشرف سے تو ہو سکتا ہے، دوسرے غیر مسلموں سے نہیں۔ ان کی نعت گوئی کے سبب کو سمجھنے کے لیے میرزائیت کی تاریخ کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

آقا حضور ﷺ کے بعد بہت سے جھوٹوں نے "نبی" ہونے کا دعویٰ کیا جن میں مُسیلمہ کذاب بہت مشہور ہے کہ حضور ﷺ کی حیاتِ مبارکہ ہی میں اس نے یہ حرکت کرنے کی جسارت کر لی تھی۔ آقا حضور ﷺ کے خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اس فتنے کے سدِّباب کا اعزاز حاصل ہوا۔

اسود عنسی قبیلہ [illegible] سے تھا۔ اس نے ۱۰ھ ہجری کو نبوت کا دعویٰ کیا۔ سجاح قبیلہ بنو تغلب کے سردار کی لڑکی تھی اور شہر موصل کی رہنے والی تھی۔ اس نے ۲۸ ربیع الثانی ۹ ہجری کو نبوت کا دعویٰ کیا۔ حکم بن ہشام (المقنع) نے ۱۵ اپریل ۷۷۵ء کو یہ جھوٹ بولا۔ قرمط [illegible] کوفے میں پیدا ہوا۔ اسے ۳ اپریل ۸۹۱ء کو اس جھوٹ کی جسارت ہوئی۔ مرزا علی محمد باب ۱۸۱۹ء میں شیراز میں پیدا ہوا، اس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا۔ بہاء اللہ ایرانی اور غلام احمد قادیانی نے بھی یہی حرکت کی، علامہ اقبال رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے متعلق کہا:

آں ز ایراں بود و ایں ہندی نژاد

آں ز حج بیگانہ و ایں از جہاد

سینہ ہا از گرمیٔ قرآں تہی

از چنیں مرداں چہ اُمید بہی

(وہ ایران سے تھا اور یہ ہندی نسل سے ہے۔ وہ حج سے بیگانہ تھا، یہ جہاد سے بیگانہ ہے۔ ان کے سینے قرآن کی گرمی سے خالی تھے، ایسوں سے بھلائی کی کیا امید ہو سکتی ہے)

مرزا غلام احمد قادیانی چونکہ ہندی النسل ہیں، اس لیے برصغیر میں ان کے ماننے والے موجود ہیں۔ مرزا غلام احمد، مغل قوم سے ہونے کے مدعی تھے۔ ان کے سوانح نگار عبدالقادر (سابق سوداگر مل) کے بقول، کوئی مستند دستاویز ایسی نہیں جس کی بنا پر صحیح تاریخ ولادت معلوم کی جا سکے، البتہ مرزا بشیر احمد نے بعض تحریروں سے اندازہ لگایا کہ غلام احمد ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء مطابق ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ کو پیدا ہوئے (حیاتِ طیبہ از عبدالقادر۔ ص ۷) مسلمان پہلے ہی ان سے قادیانیوں کو الگ سمجھتے تھے، مگر برطانوی حکومت اور اس کے دریوزہ گر لوگ ان کی حمایت پر کمربستہ رہے۔ آخر مسلمانوں کی بھرپور جدوجہد سے مجبور ہو کر پاکستان قومی اسمبلی نے ۱۹۷۴ء میں قادیانی اور لاہوری جماعت کے افراد کو غیر مسلم اور اقلیت قرار دیا اور ۱۹۸۴ء میں اس اعلان پر عمل در آمد کے لیے حکومت کے سربراہ نے متعلقہ آرڈیننس جاری کروایا۔

قرآن و حدیث میں واضح طور پر حضور ختمی مرتبت ﷺ کو "خاتم النبیین" کہا گیا ہے جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ بعثتِ انبیاء کا سلسلہ سرکار ﷺ پر ختم ہو چکا۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی جعلی نبوت کے اثبات میں قرآنی نص میں تحریفِ معنوی کی اور "خاتم النبیین" کی نئی تعبیر کی۔ لکھا۔ "وہ خاتم الانبیاء ہے مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحبِ خاتم ہے۔ بجز اس کی مُہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا اور اس کی امت کے لیے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہو گا۔" (حقیقۃ الوحی۔ از مرزا غلام احمد قادیانی ص ۲۷) مرزا صاحب کے ملفوظات میں بھی ہے۔ "خاتم النبیین" کے معنی یہ ہیں کہ آپ کی مُہر کے بغیر کسی کی نبوت کی تصدیق نہیں ہو سکتی۔ جب مُہر لگ جاتی ہے تو وہ خط مستند ہو جاتا ہے اور مصدقہ سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ کی مُہر

تشریعی جس نبوت پر نہ ہو' وہ صحیح نہیں ہے"۔ (ملفوظات۔ مرزا غلام احمد قادیانی۔ جلد پنجم۔ ص ۲۹۰) قادیانیوں پر اہلِ اسلام کی طرف سے جو اعتراض کیے جاتے ہیں' انہوں نے خاتم النبیین کے معنی کے متعلق ان میں سے ایک کے اعتراض کا جواب یوں دیا۔ "خاتم النبیین کے معنی ہیں نبیوں کی مُہر۔ جس طرح مُہر کاغذ پر اپنے نقوش ثبت کرتی ہے' اسی طرح آنحضرت ﷺ کے نقوشِ قدم پر چلنے سے جب مقصد واصل کی آپ کے اتباع نبوت کے نقوش ثبت ہو جاتے ہیں۔ گویا دوسرے انبیاء کی بعثت اللہ نے آپ کو خاتم النبیین کا منصب دے کر یہ خاصیت بخشی ہے کہ آپ کی روحانی توجہ نبی تراش ہے اور آپ کا کامل متبع نبوت کے مقام پر بھی فائز ہو سکتا ہے"۔ (جماعت احمدیہ سے متعلق بعض سوالات کے جوابات۔ مرتبہ محمد اسد اللہ قریشی۔ ص ۹)

سمجھ کی سی بات ہے کہ کسی چیز کو بند کرنے کے بعد اس پر مُہر لگا دیتے ہیں' اس کو عربی میں "ختم" کہا جاتا ہے۔ جیسے سورۂ بقرہ میں ہے ختم اللہ علیٰ قلوبہم کفار کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے۔ یعنی اب ان کے دلوں میں ہدایت نہیں آ سکتی۔ اسی طرح حضور ﷺ سے سلسلہ نبوت ختم ہو گیا۔ واضح مطلب اس کے علاوہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اب کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ جب احادیث نبوی ﷺ میں واضح طور پر یہی معنی موجود ہیں تو یہ بات قابلِ بحث ہی نہیں رہتی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ نبی بننے کے شوق میں مرزا غلام احمد قادیانی اتنی سی بات کو بھی لوگوں کی نظروں سے چھپانے کی کوشش کرتے رہے کہ نبی بنانا اللہ کا کام ہے' حضور ﷺ کا نہیں۔ سورۃ الانعام میں ارشادِ خداوندی ہے۔ اللّٰہُ اعلمُ حیثُ یجعلُ رسالتہٗ کہ اللہ خوب جانتا ہے' وہ کسے رسول بنائے گا۔

گروہِ انبیا میں سے کوئی بھی قسط وار نہیں بنا۔ نبی تو وہ اُس دن سے ہوتا ہے جب خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہوتا ہے' وہ اپنی نبوت کا اعلان کر دیتا ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے گہوارے سے اپنی والدہ کی عصمت اور اپنی نبوت کا اعلان فرمایا۔ یا حضور صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان ہوتے ہی لوگوں پر یہ حقیقت واضح کر دی۔ حالانکہ آپ اس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آدمؑ مٹی اور پانی کے

درمیان تھے۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے تو آپ پر الہام ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر مجدد بنے۔ پھر بیعت لینا شروع کی۔ پھر مسیح موعود اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور آخر میں ان پر انکشاف ہوا کہ وہ "نبی" ہیں۔ "تاریخِ احمدیت" میں ہے۔ "۱۹۰۰ء کے آخر اور ۱۹۰۱ء کے اوائل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (؟) پر یہ منکشف ہوا کہ نظامِ نبوت صرف کثرتِ مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہونے کا نام ہے اور نئی شریعت کا لانا' پہلی شریعت کا ترمیم کرنا یا براہِ راست منصبِ نبوت و رسالت کا حصول' نبی کی تعریف میں داخل نہیں ہے"۔ (تاریخ احمدیت جلد سوم۔ مرتبہ دوست محمد شاہد۔ ص ۲۹۸)

تعریفِ نبوت کی تبدیلی کا سب سے پہلا تحریری اعلان ۵ نومبر ۱۹۰۱ء کو اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" (مشمولہ تفسیر قادیان۔ ۲۰ نومبر ۱۹۰۱ء ص ۵'۶) کے ذریعے کیا گیا۔ دوست محمد شاہد نے اس کا ذکر کرتے ہوئے حاشیے میں یہ وضاحت بھی کی ہے کہ پہلے ۱۹۰۰ء میں مولوی عبد الکریم اپنے خطباتِ جمعہ میں اسی خیال کا اظہار کرتے رہے۔ ۱۰ اگست ۱۹۰۰ء کے خطبے میں مولوی صاحب نے مرزا صاحب کو رسول ثابت کیا اور لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ والی آیت ان پر چسپاں کی جسے مرزا صاحب نے پسند کیا (تاریخ احمدیت جلد سوم۔ ص ۲۲)۔ یعنی اس سے پہلے انہیں خود بھی احساس نہیں ہوا تھا کہ مولوی عبد الکریم نے ان کی نبوت کو ثابت کرنا شروع کیا اور انہوں نے اس کو پسند کر کے اپنی نبوت کا اعلان فرما دیا۔ چنانچہ مرزا بشیر الدین محمود احمد (مرزا صاحب کے بیٹے اور دوسرے "خلیفہ") لکھتے ہیں۔ "پس یہ ثابت ہے کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کے وہ حوالے جن میں آپ نے نبی ہونے سے انکار کیا ہے' اب منسوخ ہیں اور ان سے حجت پکڑنی غلط ہے"۔ (حقیقۃ النبوۃ از میاں بشیر الدین محمود احمد ص ۱۲۱) ------- یعنی مرزا صاحب پہلے "نبی" ہیں جنہیں پہلے خود بھی پتا نہیں تھا کہ وہ نبی ہیں۔ وہ قسط وار ترقی کرتے رہے اور آخر کار مولوی عبد الکریم نے اپنے "خطباتِ جمعہ" کے ذریعے انہیں یقین دلا دیا کہ وہ نبی ہیں' چنانچہ وہ نبی بن بیٹھے۔

نبی ﷺ کے لغوی معنی ہی غیب کی خبریں دینے والا کے ہیں۔ تمام انبیاء کرام غیب کی خبریں دیتے رہے۔ مختلف احادیثِ مبارکہ میں بے شمار ایسے واقعات ہیں۔

جن کے وقوع سے پہلے سرکارِ دو عالم ﷺ نے خبر دے دی تھی اور وہ حضور ﷺ کی دی ہوئی خبر کے عین مطابق وقوع پذیر ہوئے۔ مثلاً خریم بن اوس سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے حیرہ کے فتح ہونے کی خبر دی اور حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے زمانے میں حیرہ فتح ہوا۔ حضرت جابر، حضرت کعب بن مالک، حضرت ابو ذر، حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) کی روایتیں متفق ہیں کہ سرکار ﷺ نے مصر کے فتح ہونے اور وہاں پیش آنے والے واقعات کی خبر دی۔ حضرت ابوہریرہ، حضرت جابر بن سمرہ اور حضرت حسن (رضی اللہ عنہم) کی روایتیں کتبِ احادیث میں موجود ہیں کہ حضور ﷺ نے کسریٰ اور قیصر کے ہلاک ہونے کی خبر دی، یہ بھی فرمایا کہ ان کے خزانے مالِ غنیمت بن جائیں گے اور ان کے بعد کسریٰ اور قیصر نہیں ہوں گے۔ بہت سی احادیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت ثابت بن قیس بن شماس، حضرت ربیع بن معوذؓ، ام ورقہ، عمار بن یاسر، نعمان بن بشیر اور حضرت امام حسین (رضی اللہ عنہم) کی شہادت کی خبر دے دی تھی اور اس سلسلے میں واقع ہونے والے بہت سے واقعات بتا دیئے تھے۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کئی حدیثیں مروی ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت اویس قرنیؓ کے بارے میں معلومات مہیا فرما دی تھیں جو بعد میں اسی طرح سامنے آئیں۔ بخاری شریف میں حضرت ابوبکرہ سے روایت ہے کہ حضور رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حضرت حسنؓ کے بارے میں فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرا دے گا۔

حضور حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا نے ہزارہا معاملات میں پہلے سے خبر دی جو حرف بحرف درست ثابت ہوئی۔ اس سلسلے میں بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں سے ایک خصائص الکبریٰ فی معجزات خیر الوریٰ، علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہے جس میں ہزارہا ایسے واقعات جمع کر دیئے ہیں۔ نمونے کے طور پر چند واقعات کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ حضور ﷺ نے شام میں پھیلنے والے طاعون کی خبر دی، حضرت زید بن ارقم کے طویل عمر پانے اور نابینا ہونے کی خبر دی، آپ ﷺ نے خود

دی کہ چوتھی صدی میں لوگ پیدا ہو جائیں گے۔ آپ نے خوارج کی خبر دی، بغداد کی تعمیر کی خبر دی، غرض مخبرِ صادق ﷺ نے مختلف معاملات میں جو جو کچھ اپنے نام لیوا رفقا کے سامنے فرمایا، وہ درست ثابت ہوا۔

لیکن حضور ﷺ کے بعد جن کذابوں نے نبوت کا دعویٰ کیا، انہوں نے بھی اپنے آپ کو نبی ثابت کرنے کی کوشش میں بہت سی پیشگوئیاں کیں۔ دیکھنا چاہئے کہ ان پیشگوئیوں کا کیا حال ہوا۔ مسیلمہ کذاب نے ۷ ربیع الاول ۱۰ ہجری کو پیشگوئی کی کہ "محمد ﷺ ایک مہینے کے بعد فوت ہو جائیں گے اور اسلام کا آفتاب غروب ہو جائے گا اور بے شک یہ کلام آسمانی فضل سے نازل ہوا ہے۔" (میزان الادیان۔ جلد اول۔ ص ۲۸) دنیا جانتی ہے کہ حضور محبوبِ کبریا علیہ الصلوٰۃ والثنا ۱۲ ربیع الاول ۱۱ ہجری تک اس دنیا میں رونق افروز رہے اور مسیلمہ کذاب ٹھہرا۔

اسود عنسی نے ۲۷ جمادی الثانی ۱۰ ہجری کو یہ کہا کہ "اسلام تین سال کے بعد مٹ جائے گا اور میں یہ پیشگوئی خالقِ ارض و سما کے حکم سے کر رہا ہوں۔" (میزان الادیان۔ جلد اول۔ ص ۳۶) کسے معلوم نہیں کہ اسلام آج تک موجود ہے۔ سجاح نے ۱۵ ذی قعدہ ۱۰ ہجری کو یہ پیشگوئی کی کہ حکومتِ روم دو سال کے بعد عرب پر غالب آ جائے گی اور یہ خبر صحیح آسمانی نے پہنچائی ہے (تاریخ ابو الفداء۔ جلد چہارم۔ ص ۲۱) اس خبر کا حشر بھی دنیا جانتی ہے۔

المقنع نے ۶ اکتوبر ۷۵۷ء کو پیشگوئی کی کہ ابو مسلم خراسانی دو سال کے بعد یقیناً ہلاک ہو جائے گا (تاریخ العرب۔ ص ۳۳۲) تاریخی شواہد سامنے ہیں کہ ابو مسلم خراسانی ۲ نومبر ۷۸۳ء تک زندہ رہا۔ قرمط نے ۲۳ مارچ ۸۹۸ء کو خبر دی کہ "دو مہینے کے بعد آفتاب مشرق کے بجائے مغرب سے طلوع ہو گا اور بے شک یہ ایک عجیب بات ہے۔" (میزان الادیان۔ جلد اول۔ ص ۴۸) ظاہر ہے کہ یہ خبر جھوٹ نکلی۔ مرزا علی محمد باب نے ۱۵ اپریل ۱۸۴۸ء کو شاہِ ایران کے دو سال بعد ہلاک ہونے کی پیشگوئی کی لیکن وہ ۱۸۵۹ء تک زندہ رہا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۹۰۷ء میں پیشگوئی کی کہ "مولوی ثناء اللہ امرتسری

ایک مہینے کے بعد ضرور مر جائے گا اور یہ مجھے وحی کے ذریعے معلوم ہوا ہے" (مجموعہ اشتہارات۔ جلد اول۔ مرزا غلام احمد قادیانی۔ ص ۱۹۸) مرزا صاحب تو یہ پیشگوئی کر کے ۱۹۰۸ میں مر گئے لیکن ثناء اللہ امرتسری قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۸ میں فوت ہوئے۔ مرزا صاحب نے ۱۸۸۸ میں کہا کہ عرش اعظم پر محمدی بیگم کے ساتھ میرا نکاح ہو چکا ہے اور میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ وہ اس دنیا میں ضرور میرے نکاح میں آئے گی۔ لیکن ہوا یہ کہ وہ آخر دم تک محمدی بیگم کی رفاقت سے محروم ہی رہے۔ اسی طرح انہوں نے عیسائی پادری آتھم کی موت کے بارے میں کہا کہ وہ ۵ دسمبر ۱۸۹۴ تک مر جائے گا لیکن وہ زندہ رہا اور عیسائیوں نے اس کا بڑی شان و شوکت سے جلوس نکالا۔ مرزا صاحب نے زندگی میں بہت پیشگوئیاں کیں اور ان کا انجام یہی ہوا۔ لیکن افسوس ہے اپنے بارے میں جو پیشگوئی فرمائی تھی، اس کا حال دیکھیے۔ کہا "بشارت ہوئی کہ عمر اسی سال ہو گی یا اس سے زیادہ" (مواہب الرحمٰن۔ مرزا غلام احمد قادیانی۔ ص ۲۱) لیکن ہوا یہ کہ اڑسٹھ سال کی عمر میں مر گئے۔ ۱۹۰۷ میں انہوں نے اس الہام کا دعویٰ کیا: "فرمایا کہ میں تیری عمر کو بڑھا دوں گا۔ یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ میں چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں، ان سب کو جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک میرے اختیار میں ہے" (تبلیغ رسالت۔ جلد دہم۔ ص ۱۳۲) لیکن عمر نہ بڑھی اور اللہ نے "دشمن" ہی کی بات سچ کر دکھائی۔ مرزا صاحب مئی ۱۹۰۸ سے آگے نہ بڑھ سکے۔ اس کے باوجود مرزا صاحب کا دعویٰ ملاحظہ ہو۔ "میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جس کثرت تعداد اور صفائی سے غیب کا علم حضرت جل شانہٗ نے اپنے اس خاص سے مجھے عنایت فرمایا، اگر دنیا میں اس کثرت تعداد اور انکشافات تام کے لحاظ سے کوئی اور بھی میرے ساتھ شریک ہے تو میں جھوٹا ہوں" (تریاق القلوب۔ مرزا غلام احمد قادیانی۔ ص ۳۷)

مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے "غیر مستقل نبوت" گھڑی ہے، حالانکہ قرآن و حدیث کی رو سے جو شخص نبی کا دعویٰ کرتا ہے وہ نبوت مستقلہ کا دعویٰ کرتا ہے۔ کیونکہ غیر مستقل نبوت کا کوئی تصور نہیں ہے۔ لیکن مرزا صاحب نے اپنے لئے

کبھی ظلی، کبھی بروزی نبی کی اصطلاح گھڑی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ کوئی نئی شریعت نہیں لائے، حضور سرور کائنات ﷺ سے تعلق ہیں، اس لئے ظلی نبی ہیں۔ (حضور ﷺ کے بعد صرف اس نبوت کا دروازہ بند ہے جو احکام شریعت جدیدہ ساتھ رکھتی ہو یا دعویٰ ہو جو آنحضرت ﷺ کی اتباع سے الگ ہو کر کیا جائے۔ لیکن یہ شخص ایک طرف تو اپنی وحی میں [illegible] قرار دیتا ہے پھر دوسری طرف اس کا نام نبی بھی رکھتا ہے۔ یہ دعویٰ قرآن شریف کے احکام کے مخالف نہیں ہے کیونکہ یہ نبوت باعث [illegible] ہونے کے دراصل آنحضرت ﷺ کی نبوت کا ایک ظل ہے، کوئی مستقل نبوت نہیں"۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ مرزا غلام احمد قادیانی طبع اول۔ ص ۱۸۱) اسی طرح "ازالہ اوہام" میں لکھتے ہیں۔ "انہیں جو ملتا ہے، ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے"۔ (جلد اول۔ ص ۲۳۸) "چشمہ معرفت" میں ہے "وہ نبوت جو اس کی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اس کے چراغ سے روشنی لیتی ہے وہ ختم نہیں"۔ (ص ۳۲۴)

قادیانیوں نے بھی مرزا صاحب کی نبوت کو ظلی کہا ہے لیکن ان کا مرتبہ سب انبیا سے بڑا بتایا ہے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۱) نبی تھے۔ آپ کا درجہ مقام کے لحاظ سے رسول کریم ﷺ کا شاگرد اور آپ کا ظل ہونے کا ہے۔ دیگر انبیا علیہم السلام میں سے بعض سے آپ بڑے تھے۔ ممکن ہے، سب سے بڑے ہوں" (الفضل۔ قادیان۔ ۲۹ اپریل ۱۹۲۷)

کبھی مرزا صاحب اپنی نبوت کو بروزی قرار دیتے ہیں۔ "اب بجز اس (خاتم الانبیا) کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی ہو.... یعنی جو کامل طور پر مقام میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے، وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں"۔ (کشتی نوح۔ مرزا غلام احمد قادیانی۔ ص ۲۴)۔ "البدر" کی ۳ ستمبر ۱۹۰۳ کی اشاعت میں کسی نے مرزا صاحب سے پوچھا کہ بروز کسے کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ "جیسے شیشے میں انسان کی شکل آتی ہے، حالانکہ وہ شکل بذات خود الگ قائم ہوتی ہے، اس کا نام بروز ہے" (ملفوظات۔ جلد ششم۔ مرزا غلام احمد قادیانی۔ ص ۲۴)

مرزا صاحب نے اپنی بیویوں کو "امہات المومنین" قرار دیا، اپنے گھر والوں کو

مثیل ہیں" کہا، جن لوگوں نے مرزا صاحب کی زیارت کی، انہیں "صحابہ" مانا۔ اسی قسم کے ایک "صحابی" سید سرور شاہ قادیانی کہتے ہیں۔ "بروز کے معنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام (؟) نے خود لکھے ہیں کہ اصل اور بروز میں فرق نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اب آنحضرت ﷺ کے ساتھ غلامی کی نسبت بیان کرتے ہیں تو فرماتے ہیں "ایں یک قطرۂ ز بحر کمال محمد است"۔ لیکن جب آپ بروز کی رنگت میں جلوہ نما ہوتے تو فرماتے۔ "من فرق بینی و بین المصطفیٰ فما عرفنی و ما رآنی" کہ جو مجھ میں اور آنحضرت ﷺ میں ذرا بھی فرق کرتا ہے، اس نے نہ مجھے دیکھا اور نہ پہچانا (اخبار الفضل قادیان۔ ۲۲ جنوری ۱۹۲۱)

اب مرزا صاحب کی وحی یا کسی کے ان پر کئے گئے "الہامات" کا ذکر بھی ہو جائے۔ خداوند قدوس نے تو فرمایا تھا۔ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ (ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا) لیکن مرزا صاحب پر کئی زبانوں میں "وحی" نازل ہوئی۔ اگرچہ انہوں نے خود کہا تھا۔ "یہ بالکل لغو اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو" (چشمۂ معرفت۔ مرزا غلام احمد قادیانی۔ ص ۲۰۹) بقول "الہامات" اس قسم کے ہیں کہ قرآنی آیات میں کچھ تحریف کر کے مرزا صاحب والا الہام بن گیا۔ کچھ الہامات معنوی لحاظ سے عجیب و غریب ہیں۔ "انت منی بمنزلۃ ولدی" (تو مجھ سے بیٹے کی جگہ ہے) اس سوال کے جواب میں کہ اس الہام کے معنی کیا ہیں، قادیانی حضرات کا موقف ہے کہ کسی کو "بیٹے کی جگہ" کہنا پیار کے اظہار کے لئے ہوتا ہے، ورنہ خود مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ خدا بیٹوں سے پاک ہے۔ نہ اس کا کوئی شریک ہے اور نہ بیٹا ہے لیکن یہ فقرہ اس جگہ قبیل مجاز اور استعارہ میں ہے (جماعت احمدیہ سے متعلق بعض سوالات کے جوابات۔ ص ۳۹) بہرحال مرزا صاحب کے خدا نے تو انہیں بیٹے کی جگہ کہہ ہی دیا!!

قرآن پاک میں تحریف کرتے ہوئے مرزا صاحب کے "خدا" نے بعض جگہوں پر زبان الٹ کر دی ہے۔ قرآن نے کہا تھا۔ "یا آدم اسکن"۔ مرزا صاحب کے "الہام" میں مخاطب عورت ہو گئی لیکن فعل مذکر رہا۔ "یا مریم اسکن" (اربعین نمبرات۔ ازالۂ اوہام

جیلانی بمبئی۔ ص ۲۲۲، ۲۲۵) ----- اور مرزا صاحب کا "خدا" تو کوئی سی زبان بھی ٹھیک استعمال نہیں کرتا۔ یہ الہام دیکھئے "بہت سے سلام میرے تیرے پر ہوں"۔ (حقیقۃ الوحی۔ مرزا غلام احمد قادیانی۔ ص ۱۰۲) ان پر جو الہامات انگریزی میں نازل ہوئے، ان کی زبان بھی تو بس اللہ ہے جبکہ مرزا صاحب جیسے "پڑھے لکھے" آدمی کی ہونی چاہئے تھی (مثال دیکھئے حقیقۃ الوحی۔ مرزا غلام احمد قادیانی۔ ص ۳۰۴) انگریزی الہامات کے بارے میں حاشیے میں لکھتے ہیں۔ "چونکہ یہ غیر زبان میں الہام ہے اور الہام الٰہی میں ایک سرعت ہوتی ہے، اس لئے ممکن ہے کہ بعض الفاظ کے ادا کرنے میں کچھ فرق ہو اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض جگہ خدا تعالیٰ انسانی محاورات کا پابند نہیں ہوتا" (حقیقۃ الوحی۔ ص ۳۰۴) ایک خط میں اسی سلسلے میں شکوہ کرتے ہیں کہ "چونکہ اس ہفتے میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ الہام ہوئے ہیں اور اگرچہ بعض ان میں سے مولود لڑکے سے دریافت کئے مگر قابل اطمینان نہیں"۔ (مکتوبات احمدیہ، جلد اول۔ ص ۶۸)

اور پھر انگریزی الہامات ہی پر کیا منحصر ہے، سنسکرت اور عبرانی وغیرہ میں بھی ان پر یہ عنایات ہوتی رہیں۔ لکھتے ہیں۔ "زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ واقفیت نہیں ہے جیسے انگریزی، سنسکرت یا عبرانی وغیرہ" (نزول المسیح۔ ص ۵۷)

مرزا صاحب کا نام "غلام احمد" تھا۔ لیکن ان کے کئی "الہامات" میں انہیں "احمد" کے نام سے پکارا گیا۔ خود انہوں نے اپنے بارے میں کہا۔

احمد آخر زماں نام من است
آخریں جامے ہمیں جام من است

لیکن وہ خود اس حوالے سے ارتقائی مدارج ہی طے کرتے رہے۔ انہوں نے خود یہ اعلان نہیں کیا کہ "... من بعدی اسمہ احمد" کی آیت کے مصداق حضور نبی اکرم ﷺ نہیں بلکہ وہ خود ہیں، یہ بات تو ان کے بیٹے اور "خلیفۂ دوم" نے کہی۔ "اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون رسول ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آیا اور اس کا نام احمد ہے۔ میرا یہ دعویٰ ہے اور میں نے یہ دعویٰ یونہی نہیں کر دیا بلکہ

حضرت مسیح موعود(؟) کی کتابوں میں بھی اسی طرح لکھا ہوا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل (حکیم نور الدین بھیروی) نے بھی یہی فرمایا ہے کہ مرزا صاحب احمد ہیں۔ چنانچہ ان کے درسوں کے نوٹوں میں بھی یہی چھپا ہوا ہے اور میرا یہی عقیدہ ہے کہ اس آیت (اسمہ احمد) کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام (؟) ہی ہیں (انوار خلافت۔ میاں بشیر الدین محمود احمد۔ ص ۲۱) مرزا بشیر الدین محمود احمد نے ۱۹۵۰ کے سالانہ جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کھل کر کہا کہ "احمد" سے حضور محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء مراد نہیں ہیں (الفضل قادیان۔ ۱۹ اگست ۱۹۵۱)

اس صورت حال میں کہا جا سکتا ہے کہ مرزائیوں کا حضور ختمی مرتبت ﷺ کی شان میں نعت کہنا عقیدت و ارادت کی وجہ سے بھی نہیں، حضور ﷺ کی رسالت سے ملتی پر عقیدہ تفکر و امتنان کے طور پر بھی نہیں، وہ مرزا کو حضور ﷺ کی حیات طیبہ سے مثل ہونے کا نتیجہ بھی نہیں بلکہ اپنے آپ کو امت محمدیہ ﷺ میں شامل رکھنے اور اس طرح اندرونی اور بیرونی طور پر فائدہ حاصل کرنے اور دلوں کو اپنے ساتھ ملانے کی شعوری کوشش کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

ثاقب زیروی

ہفت روزہ "لاہور" لاہور کے ایڈیٹر جنہوں نے "دورِ خسروی" کے نام سے اپنی ان نظموں کا مجموعہ شائع کیا جو مرزائیت کی تبلیغ میں اور مخالفین قادیانیت کی ہجو میں کہی گئی تھیں۔ ان کی چند نعتوں کے اشعار دیکھئے:

سلام ان پر، درود ان پر، زباں پہ آیا ہے نام جن کا
ورائے تخیل کی رفعتوں سے بلند تر ہے مقام جن کا
انہی کے فیض کرم سے علم و ادب کے چشمے ابل رہے ہیں
مثال قرآں زبانِ عالم پہ گونج اٹھا ہے کلام جن کا
ہمارے دل کا تو پوچھنا کیا، انہی کا قائل انہی پہ مائل
بلند رتبہ ہے بادشاہوں سے ایک ادنیٰ غلام جن کا
نہیں یہ جرأت تو اور کیا ہے، میں ان کی توصیف کر رہا ہوں
خدا نے ارض و سما میں ثاقب کیا ہے خود احترام جن کا (۱۵)

تو حبیبِ ربِ جلیل ہے، تری عظمتوں کا جواب کیا
تو مقامِ فہم عقیل ہے، تری رفعتوں کا حساب کیا
تری اک نگاہ پڑی جہاں، وہاں عقل کا گزر کہاں
ترے ایک جلوے کے سامنے مہ و مہر کی تب و تاب کیا
یہ مری نظر کا قصور ہے کہ تو پاس رہ کے بھی دور ہے
یہ مرا ہی شوق ہے درمیاں مجھے اعتبارِ حجاب کیا
کہاں تو کہ باعثِ کن فکاں، کہاں فکرِ ثاقبِ خستہ جاں
بھلا وصفِ شیرِ انس و جاں کرے کیا یہ خانہ خراب کیا

[illegible] [illegible] [illegible] عرب کے شہسوار
تو [illegible] تھا خدائی حکمت کا رازدار

تو نے ہی اصحابؓ کو بخشا وہ روحانی جلال
جس کے آگے سر بسجدہ ہو گئے کفر و ضلال
تیری آنکھوں میں درخشندہ تھی روحانی چمک
صبر و استقلال کی تھی تیری سانسوں میں جھلک
تیری ہی ضو سے ہوئے روشن تُرک شام و عجم
تیرے ہاتھے ہوئے بیدار اے شاہِ امم [redacted]
تجھ کو خالق نے کہا قرآن میں خیر البشر [redacted]
ہے تخلیق اللہ جہاں اے غیرتِ شمس و قمر
تیرے اندازِ تکلم میں فصاحت کا کمال
تیرے اخلاق و تأدّب میں نہاں رعب و جلال
تیرے بن سکتا نہ تھا کوئی غریبوں کی آس
بارگہ میں تیری مظلوموں کو ملتی تھی اماں
تو نے امت کو سکھائے صبر و الفت کے طریق
رشتے والے بن گئے اک دم میں مولانا شفیق
جو برادر شکل تھے ان کو بھا الوحدت بخش دی
نیک دل ان کو بنایا اور مروت بخش دی
ہے بجا کہنا تجھے · شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ
آمنہؓ کے گلبدن رنگیں محمد مصطفیٰ [redacted]

حواشی

(۱) مسلم (ماہنامہ) لاہور۔ سیرت النبی [redacted] نمبر جنوری ۱۹۸۸ء۔ ص ۱۵۴
(۲) رجا رشید محمود (مرتب و مقدمہ نگار)۔ نعت کائنات۔ نقش پبلشرز' لاہور۔ ۱۹۹۳ء۔ ص ۱۰۲' ۱۰۳
(۳) ثاقب زیروی۔ مدیر لاہوری۔ غلام المحمدیہ مرکزہ' قادیان۔ ص ۱۱ (۱۹۲۱ء) بشیر احمد نے "الفاروق" ۱۳ ستمبر ۱۹۳۵ء کو لکھا)۔ ص ۲۰۸

غلام احمد قادیانی' مرزا

مرزا غلام احمد ۱۸۳۹ء میں قادیان ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد ڈپٹی کمشنر' سیالکوٹ کے دفتر میں ملازم ہو گئے' چند سال کے بعد مستعفی دے دیا۔ ۱۸۸۰ء میں "براہین احمدیہ" شائع کی۔ ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ ۱۹۰۲ء میں انہوں نے قادیان سے "ریویو آف ریلیجنز" شروع کیا۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور آئے تھے کہ ان کا انتقال ہو گیا(۱)۔

شیخ محمد اکرام نے مرزا صاحب کے "نبی" ہونے کے بارے میں تفصیل کر نہیں لکھا لیکن صورتِ حال یہ ہے کہ ۱۹۰۰ء کے آخر اور ۱۹۰۱ء کے اوائل میں مرزا صاحب پر یہ "انکشاف" ہوا تھا کہ وہ نبی ہو سکتے ہیں (۲) تقریباً نبوت کی تبدیلی کا پہلا تحریری اعلان انہوں نے ۵ نومبر ۱۹۰۱ء کو کیا (۳)۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب "دافع البلاء" (مطبوعہ ۱۹۰۲ء۔ ص ۲۰) میں ان کے یہ شعر ہیں:

زندگی بخش جام احمد [redacted] ہے
کیا ہی پیارا یہ نام احمد [redacted] ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقام احمد [redacted] ہے

آخری شعر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہے' اس لئے وہ نقل نہیں کیا گیا۔

ان کی ایک طویل نظم معنون بہ "قادیان کے آریہ اور ہم" (مطبوعہ ۱۹۰۷ء۔ ص ۳۸) سے منتخب اشعار دیکھئے:

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد [redacted] دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ [redacted] یہی ہے
پہلوں سے خوب تر ہے' خوبی میں اک قمر ہے

کہ بے بدر اک نظر ہے' بدرالدجیٰ یہی ہے
وہ آج شاہِ دیں ہے' وہ تاجِ مرسلیں ہے
وہ مجتبیٰ و اعلیٰ ہے' اس کی شان کیا ہے
حق سے جو حکم آئے' سب اس نے کر دکھائے
جو راز تھے بتائے' نعم العطا یہی ہے
آنکھ اس کی دور بیں ہے' دل یار سے قریں ہے
ہاتھوں میں شمعِ دیں ہے' عین الضیا یہی ہے
جو رازِ دیں تھے بھارے' اس نے بتائے سارے
دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے(۳)

حواشی

(۱) محمد اکرام شیخ۔ موجِ کوثر۔ لاہور۔ بار دوم ۱۹۵۸ء۔ ص ۱۴۰
(۲) دوست محمد شاہد (مرتب)۔ تاریخ احمدیت۔ جلد سوم۔ ص ۱۲۸
(۳) اشعار "ایک غلطی کا ازالہ" مشمولہ الحکم قادیان۔ ۱۰ نومبر ۱۹۰۱ء ص ۵
(۴) غلام احمد قادیانی مرزا۔ درِ ثمین (مرتبہ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی)۔ ۱۹۶۳ء۔ ناشر شیخ محمد اسماعیل پانی پتی' رام گلی نمبر ۳ لاہور۔ ص ۷۷'۷۸

گوہرؔ' ذوالفقار علی خاں

"الفضل" قادیان کی اشاعتِ خاص میں ان کی ایک نعت چھپی۔ نام کے ساتھ "مولوی۔ اکسائز سپرنٹنڈنٹ رام پور سٹیٹ" کے الفاظ تحریر ہیں۔ نعت تیس اشعار کی ہے۔ چند اشعار دیکھیے:

ہے محمد ﷺ اکملِ علم دیں
افتخارِ اولین و آخریں

مجتبیٰ اولادِ آدم بے گماں
سرور و سردارِ انساں بالیقیں

خُلق کامل کا نمونہ بے مثال
حق پرستی میں نظیر ان کی نہیں

شفقتِ خلق سے معمور دل
ماحیِ ظلمت تھی نورِ افشاں جبیں

امن سے گلزار اس کو کر دیا
جس زمیں پر حکمراں تھے بغض و کیں

امنِ عالم کے لئے اسلام میں
اس نے سکھلائے اصولِ بہتریں

امن رکھو' اس کی اطاعت کے بغیر
راحتِ دارین مل سکتی نہیں

اس کی ہے تعلیم سیدھی اور صاف
اس کے ہیں آداب زریں دلنشیں

حاشیہ

الفضل (روزنامہ) قادیان۔ ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۰ء (جلد ۱۸' شمارہ ۵۰) ص ۳

محمودؔ احمد' میرزا بشیرالدین

میرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے۔ کلامِ محمود (حصہ دوم) میں ان کے پانچ اشعار "خطاب بہ رسولِ کریم ﷺ" کے عنوان سے چھپے۔ تین شعر دیکھیے:

اے شاہِ معالی آ بھی جا
اے خسروِ لاثانی آ بھی جا

اے شانِ جلالی آ بھی جا
اے موجِ جمالی آ بھی جا

تو میرے دل میں' دل تجھ میں

مصدق و معانی آ بھی جا

میرے (خیر) کتب میں کلام محمود کا جو نسخہ ہے، وہ صفحہ ۱۸۸ تک ہے۔ اس صفحے پر میرزا بشیر الدین محمود احمد نے لکھا کہ میں نے تغلقہ لکھنا شروع کیا ہوا ہے:

اس کے بعد اس صفحے پر ایک ہی شعر ہے

میں آپ سے کہتا ہوں کہ اے حضرتِ لولاک ﷺ
ہوتے نہ اگر آپ ﷺ تو بنتے نہ یہ افلاک

ہو سکتا ہے، اور اشعار بھی ہوں۔ مجھے یہی ایک شعر ملا ہے جس میں حضور کریم ﷺ کو "شاہِ لولاک" یا "صاحبِ لولاک" لکھنے کے بجائے "حضرتِ لولاک" کہا گیا ہے۔

حاشیہ

محمود احمد، بشیر الدین احمد۔ کلام محمود۔ ص ۱۸۸، ۱۸۹

ناہید عبد المنان

ماہنامہ "الفرقان" ربوہ میں ان کی ایک نظم "صحابہ کرام اور عشقِ رسول ﷺ" شائع ہوئی۔ نذرِ قارئین کی جاتی ہے:

حکمت خدا کی تھی کہ ہوئے بادیہ نشیں
پہلے پہل امانتِ قرآن کے امیں
عشاقِ جاں نثار نبی ﷺ کے رفیقِ کار
بے خانماں نماز کے معمارِ اولیں
اہلِ جہاں تھے، اہلِ جہاں سے الگ بھی تھے
یعنی زمیں سے دور اور افلاک کے قریں
کہتے ہیں، عشق محوِ نوازی میں محو تھے
وہ فاقہ کشی امیر تھے ایک ملا کہیں

اک حرب میں رسولِ خدا ﷺ جا کے مل گئے
ہمراہ لشکر، تازہ فلک، تاجدار رسل
گزری یہ بات عشقِ وفا کیش پر گراں
اپنی کمانیں حضرتِ طالب نے پھینک دیں
بولے کہ جس طرف ہوں خدا کے رسولِ پاک ﷺ
ہم اس طرف کو تیر چلائیں؟ نہیں نہیں

حاشیہ

الفرقان (ماہنامہ) ربوہ۔ ستمبر، اکتوبر ۱۹۵۹ء (جلد ۶ شمارہ ۹، ۱۰) ص ۸

نسیم سیفی

مشہور میرزائی مبلغ و ادیب ابوالعطا جالندھری نے نسیم سیفی (مبلغ افریقہ میں قادیانیت کے رئیس التبلیغ) کے مجموعہ کلام "نورِ معرفت" کے پیش لفظ میں ان کی ساری نظموں کو سراہا اور دلکش بتایا۔ کتاب ضیاء الاسلام پریس، ربوہ میں پہلی بار ۱۹۶۸ میں چھپی۔ شروع میں دو نعتیں ہیں، پھر میرزائیت کے بڑوں کی تعریف اور میرزائیت کے فروغ کے مضمون کی نظمیں ہیں۔(۱)

نمونۂ نعت یہ ہے:

اے شوخ و شنگ ترے جلوے جلوے کو
نمود جلوہ گر حیرت التفات سے ہے
ترا وجود ہے گلشن بہار و رنگ کا راز
تجھے کچھ ایسی ہی نسبت ہر ایک بات سے ہے
تجلیاتِ جمال و جلال ہیں تجھ سے
دلوں کا نور تری ہی تجلیات سے ہے
حصولِ مقصدِ ہستی بہ رضائے دوست سہی

رضائے دوست بھی تیرے ہی التفات سے ہے
بچھے ہوئے ہیں تری رہ گزر میں شمس و قمر
کھڑے ہیں وقت نے تجھ پہ نثار شام و سحر
ترے وجود سے پیدا ہوئے ہیں جُود و سخا
ترا ہی نقشِ قدم ڈھونڈتے ہیں اہلِ وفا
خدا نے اپنا اتارا کلام ہے تجھ کو
کلیم کو بھی تری پیروی کا شوق ہوا
ہزار شکر کہ ہے مجھ سے نعت سیں رواں
ہزار شکر کہ مجھ کو ملا خیالِ رسا
ہے ذکرِ محمد گر کل [illegible] مایۂ حیات نسیم(۲)
دل و نظر کی بکی تو ہے کائنات نسیم

حواشی

(۱) یہ بات ذہن میں رہے کہ ہندوؤں اور دوسرے غیر مسلموں میں سے قریباً سب سے متعصب کی جب اپنے مذہب کے بڑوں کی تعریف میں قصیدے نہیں کہیں۔ لیکن میرزا خاں نے ایک اہم نعت کہہ کر ہی اور اسے مذہب اسلام کی تبلیغ کا ذریعہ بنایا ہے۔
(۲) نسیم کاظمی۔ نور لطیف۔ کتابی بہار ادب لاہور۔ طبع اول ۱۹۸۸ء ص ۳۰۔

نوابہ مبارکہ بیگم

میرزا غلام احمد قادیانی کی بیٹی تھیں۔ ان کی ایک نعت روزنامہ ''الفضل'' قادیان کے ۲۵ء اکتوبر ۱۹۳۰ء کے شمارے (جلد ۱۸ – نمبر ۵۰) میں شائع ہوئی۔ چند اشعار دیکھئے:

السلام اے ہادیٔ راہِ ہُدیٰ جانِ جہاں
والسلام اے محبوبِ مطلق اے شہِ کون و مکاں
آپ چل کر تو نے دکھلا دی رہِ وصلِ حبیب

تو نے بتلایا کہ یوں ملتا ہے دلبر بے نشاں
ہے تسلّی آپ کا اسوہ سب کے لیے
دَرِ احساں کیوں نہ ہوں پھر مرد و زن، پیر و جواں
تشنہ روحیں ہو گئیں سیراب تیرے فیض سے
علم و عرفانِ خداوندی کے بحرِ بے کراں
ایک ہی رستہ ہے اب تو مراد وصل کا
بے ملے تیرے ملے ممکن نہیں وہ دلستاں
تا قیامت جو رہے تازہ تری تعلیم ہے
تو ہے روحانی مریضوں کا طبیبِ جاوداں
ہے یہی وہ مے جس پہ زوال آتا نہیں
ہے یہی گلشن کہ چھو سکتی نہیں بادِ خزاں

حاشیہ

الفضل (اخبار) قادیان ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۰ء ص ۶

راجا رشید محمود کی مطبوعات

اردو مجموعہ ہائے نعت

- ۱- ورفعنا لک ذکرک (پہلا مجموعہ نعت) ۱۹۷۷، ۱۹۹۱، ۱۹۹۳
- ۲- حدیث شوق (دوسرا مجموعہ نعت) ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۶
- ۳- منشور نعت (اردو پنجابی رباعیات) ۱۹۸۸
- ۴- سیرت منظوم (مسدس نعتیات) ۱۹۹۳
- ۵- "" (نعتیہ قطعات) ۱۹۹۳

پنجابی مجموعہ ہائے نعت

- ۶- ستاں دی اِل (صدارتی ایوارڈ یافتہ) ۱۹۸۵، ۱۹۸۷
- ۷- حق دی تاکید- ۱۹۸۶

تحقیق نعت

- ۸- پاکستان میں نعت، ۱۹۹۳
- ۹- غیر مسلموں کی نعت گوئی، ۱۹۹۳
- ۱۰- خواتین کی نعت گوئی
- ۱۱- نعت کیا ہے

اسلامی موضوعات پر کتابیں

- ۹- اطاعت اور معاشرہ- ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸ ([illegible])
- ۱۰- ماں باپ کے حقوق- ۱۹۸۵، ۱۹۹۳
- ۱۱- ماہِ نعت (مدون) ۲۱ مضامین، ۳۹ منظومات ۱۹۸۸
- ۱۲- میلاد النبی ﷺ (مدون) ۱۸ مضامین، ۸۰ میلادیہ نظمیں- ۱۹۸۸
- ۱۳- مدینۃ النبی ﷺ (مدون) ۱۸ مضامین، ۵۷ منظومات- ۱۹۸۸

تاریخ اور تاریخی شخصیات پر کتابیں

- ۱۴- اقبال و احمد رضا- مدحت گران پیغمبر- ۱۹۷۷، ۱۹۸۰، ۱۹۸۳ (تکملہ) ۱۹۸۷
- ۱۵- اقبال، قائد اعظم اور پاکستان- ۱۹۸۳، ۱۹۸۷
- ۱۶- قائد اعظم ------ افکار و کردار- ۱۹۸۵
- ۱۷- تحریک ہجرت ۱۹۲۰ء (تاریخ و تحقیقی تجزیہ- ۲۳۴ صفحات) ۱۹۸۳، ۱۹۸۶، ۱۹۹۳

مزید کتابیں

- ۱۸- میرے سرکار ﷺ- ۱۹۸۷
- ۱۹- حضور ﷺ اور بچے- ۱۹۹۳
- ۲۰- تفسیر عالمین اور رحمۃ للعالمین ﷺ- ۱۹۹۳
- ۲۱- درود و سلام- ۱۹۹۳، ۱۹۹۳ (چار ایڈیشن چھپے)
- ۲۲- ارمغان محبت (حب رسول ﷺ کے مظاہر) ۱۹۹۳
- ۲۳- سفر سعادت، منزل محبت (سفرنامہ حج) ۱۹۹۳
- ۲۴- راج دلارے (بچوں کے لئے نظمیں) ۱۹۸۵، ۱۹۸۷
- ۲۵- میلاد مصطفیٰ ﷺ- ۱۹۹۰
- ۲۶- عظمت کا مینار ختم نبوت- ۱۹۸۷، ۱۹۸۸
- ۲۷- حکایات- ۱۹۸۵

تراجم

- ۲۸- نور نور- ۱۹۹۵
- ۲۹- حضور ﷺ کی ولادت کریمہ- ۱۹۹۵
- ۳۰- الخصائص الکبریٰ- جلد اول و دوم (از علامہ سیوطی) ۱۹۹۲
- ۳۱- فتوح الغیب (از حضرت غوث اعظم) ۱۹۹۳
- ۳۲- تعبیر الرؤیا (منسوب بہ امام سیرین) ۱۹۹۲
- ۳۳- تعلیم پاکستان اور نصابی کتب (تدوین و ترجمہ) ۱۹۸۱

راجا رشید محمود کے مرتبہ

انتخابِ نعت

مدحِ رسول ﷺ۔ انتخابِ نعت جس میں شامل نعتیں ثانوی اور اعلیٰ ثانوی جماعتوں کے طلبہ و طالبات کی ذہنی استعداد کو پیشِ نظر رکھ کر منتخب کی گئی ہیں۔ پہلے حصے میں ۵۵، دوسرے میں ۸۲ نعتیں ہیں۔ صفحات ۱۹۸۔ ناشر: پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور۔ ۱۹۸۳

نعتِ خاتم المرسلین ﷺ۔ حروفِ تہجی کی ترتیب سے شعرا کی نعتیں شاملِ انتخاب ہیں۔ پہلے ۲۰×۳۰/۱۶ سائز پر چھپا۔ اب ۲۳×۳۶/۱۶ سائز پر چھپتا ہے۔ مطبوعہ لاہور۔ صفحات ۱۹۲۔ ۱۹۸۶، ۱۹۸۸، ۱۹۹۳

نعتِ کائنات۔ اسالیبِ سخن کے اعتبار سے ضخیم نعتیہ انتخاب۔ مبسوط تحقیقی مقدمے کے ساتھ۔ ۱۲۲۷ نعتیہ منظومات۔ ۸۹۶ صفحات۔ بڑا سائز۔ چار رنگی طباعت۔ ناشر: جنگ پبلشرز، لاہور۔ ۱۹۹۳

نعتِ حافظ۔ حافظ پیلی بھیتی کے آٹھ نعتیہ دواوین کا انتخاب۔ شروع میں کئی صفحات پر مشتمل مقدمہ۔ مطبوعہ لاہور۔ ۱۹۸۸

قلزمِ رحمت۔ امیر مینائی لکھنوی کی نعتوں کا انتخاب۔ ۸۰ نعتیں۔ امیر مینائی کے فنِ نعت گوئی پر تحقیقی مقدمہ۔ صفحات ۹۱۔ مطبوعہ لاہور۔ ۱۹۸۷

ماہنامہ "نعت" میں شامل انتخاب۔ نعت کیا ہے، مدینۃ الرسول ﷺ، نعتِ قدسی، میلاد النبی ﷺ، لاکھوں سلام، معراج النبی ﷺ، درود و سلام، ضیاء القادری، حسن رضا بریلوی، آزاد بیکانیری، غریب سہارنپوری، شاز وارثی، بہزاد لکھنوی، محمد حسین فقیر، اختر الحامدی، ظہور بریلوی، جمیل نظر، [illegible] مرادآبادی، نعتیہ مسدس، نعتیہ رباعیات، آزاد نعتیہ نظم، تضمینیں، سراپائے سرکار ﷺ، نعت ہی نعت، نورٌ علیٰ نور، استغاثے اور نعت کیا ہے کے موضوعات پر انتخابِ نعت ماہنامہ "نعت" کے اب تک کے مختلف شماروں میں شائع ہو گئے۔

راجا رشید محمود کا نعت کے موضوع پر تحقیقی کام

پاکستان میں نعت

فہرستِ مندرجات یہ ہے:

نعت کیا ہے؟
برِ صغیر میں نعت گوئی کا آغاز
قیامِ پاکستان کے بعد نعت
پاکستان میں مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت
جن کے مجموعے ابھی طبع نہیں ہوئے
انتخابِ نعت
جرائد کے نعت نمبر
نعت سے متعلق جرائد
رسائل و جرائد کے رسول ﷺ نمبر
نعت کے موضوع پر کیا گیا کام
نعتیہ مشاعرے
نعت خوانی
نعت ایوارڈ
پاکستان میں فروغِ نعت کے اسباب
نعت کے موضوعات
[illegible]
نعت کے آداب
نعت پر تنقید کی ضرورت
علاقائی نعت

اس کتاب کی ترتیب و تدوین کے لئے ۸۴۸ کتابوں اور رسائل و جرائد کے ۲۲۱ خاص نمبروں سے استفادہ کیا گیا ہے۔

صفحات ۴۴۴۔ قیمت ۳۰

نعت سے متعلق مزید تحقیقی کتب

☆۱۔ نعت کیا ہے (۳۲ صفحات) ۱۹۹۵

☆۲۔ خواتین کی نعت گوئی (۲۴۰ صفحات) ۱۹۹۵

راجا رشید محمود کی ایک نیاز مندانہ تالیف

درود و سلام

فہرست مندرجات یہ ہے:

درود و سلام کا حکم — حکم درود و سلام کا تاریخی پس منظر
درود کیا ہے؟ — درود و سلام واجب بھی ہے، مستحب بھی
درود شریف، کس کس کی سنت — جو درود و سلام نہیں پڑھتا
مقرر، کاتب اور درود و سلام — حضور صلی اللہ علیہ وسلم درود و سلام سماعت فرماتے ہیں
حیوانات و جمادات اور درود و سلام — درود خوانوں کے لیے تحفے
درود و سلام — ہر بیماری کی شفا — درود و سلام، حُسنِ آخرت کا ذریعہ
درود و سلام، قبولیتِ دعا کا واحد وسیلہ — درود و سلام کتنا پڑھنا چاہیے؟
درود خوانی میں عدد کی اہمیت — درود پاک کون سا پڑھا جائے
درود و سلام کے چند صیغے اور ان کے فوائد — اذان کے ساتھ درود و سلام
مستشرقین اور درود و سلام — جمعہ اور پیر کے دن درود خوانی
درود خوانوں کے چند واقعات — درود شریف کے ثواب
حلقۂ درود پاک — چند مجرب درود شریف
درود و سلام اور اعلیٰحضرت سرکار صلی اللہ علیہ وسلم

صفحات: ۳۸

ہدیہ: دعائے خیر

چھ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں

ناشر

ایوانِ درود و سلام

اظہر منزل۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور (کوڈ ۵۴۵۰۰)

راجا رشید محمود کی کتاب

پاکستان میں نعت

اپنے موضوع پر پہلی تحقیقی کاوش

نعت سے [illegible] ہے؟

نعت کیا ہے؟

برصغیر میں نعت گوئی کا ارتقا

قیامِ پاکستان کے بعد نعت

پاکستان میں مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت

جن کے مجموعے ابھی طبع نہیں ہوئے

انتخابِ نعت

جرائد کے نعت نمبر

نعت سے متعلق جرائد

نعت کے موضوع پر کیا گیا کام

نعتیہ مشاعرے

نعت خوانی

نعت [illegible]

پاکستان میں فروغِ نعت کے اسباب

نعت کے موضوعات

ہیئتی تجربے

نعت کے آداب

رسائل و جرائد کے رسول (ﷺ) نمبر نعت پر تنقید کی ضرورت

علاقائی نعت

اس کتاب کی ترتیب و تدوین کے لئے ۸۰۰ کتابوں اور رسائل و جرائد کے ۳۰ خاص نمبروں سے استفادہ کیا گیا ہے

صفحات ۲۲۴ قیمت